میرے حق میں خداوند بادگار کا ہو مشتاق آرزو مندی

۱۲۹۲

دیوان فدوی

در مطبع ... دہلی

فہرست کتاب دولت فاروقی

دیباچہ

تاریخ تالیف کتاب	سبب تالیف	نعت زبور سے	حمد زبور سے

اور یہودیونکا عقیدہ مسیح کے آنیکی بابت اور انجیل مین سے پیشین گوئی

خاتمہ اور اسمین دو باب ہین

باب اول		باب دوم	
آدمیون اور شہرونکے نام کے معنے	بعضے شہرونکی نقشہ جات کہ اس کتاب کے پڑھنے والے کو ضرور ہے	مناجات نظم اردو مین	فہرست بعض اُن کتابونکی جنسے اس کتاب مین مضامین جمع کئے گئے
عبرانی اور انگریزی مہینونکی مطابقت		عیسائی اور یہودی اور اہل اسلام اس کتاب کے خاتمہ پر دعائیہ و دستخط	

متفرق اصطلاحات اہل کتاب کہ جنسے واقفیت اس کتاب کا مطلب سمجھنے کیلئے ضرور ہے

فٹ بارہ ۱۲ انچہ کا اور ایک گز انگریزی رائج ہندوستان تین ۳ فٹ کا اور سترہ سو ساٹھ گز ۱۷۶۰ کا ایک میل (از ریوڈی ہسٹری آف نالج مطبوعہ لندن صفحہ ۲۳۶ ترجمہ تواریخ مارشمین مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۳۵ حاشیہ)

اس کتاب مین باب کے لفظ کے بعد جو ہندسہ ہے اُس سے مراد آیت یا درس ہے اور (اسکے) یعنے حلقہ کے اندر جو عبارت ہے اکثر جگہہ مین توضیح مطلب کے واسطے مولف کیطرف سے ہے اور ہر عبارت کے آخر مین جو انتہی کا لفظ ہے وہ سب عبارت لفظ بلفظ نقل کسی کتاب سے ہے اور اسیطرح یہہ لفظ بھی یعنے تمت کلام اور جن دو عددونکے درمیان لکیر ہے مثلاً ۲ — ۵ اس سے مراد یہہ کہ دو سے پانچ تک

کوس ہر ملک کے مقدار مین متفاوت ہوتے ہین مگر اس کتاب مین اکثر جگہہ کوس سے مراد دو ۲ میل

میرے خداوند کی [illegible]

۸۴ زبور ۱۰

مختصر [illegible] صحیح تواریخ بیت المقدس [illegible]

۱۲۹۲

[illegible] جناب امام فن [illegible]

در مطبع نصرت المطابع دہلی طبع شد

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الستار الرحیم والصلوة علی نبیہ محمد النبی ...

یارب فہم ما ہمہ اعلی مکان تو | دار السلام شہید بہ لامکان
مرکس نما غریب کہ رسیدہ سفر | ہیچ یک مکین نیم الا مکان

اے خدا حمد و ثنا صیہون مین تیرا انتظار کرتی ہے اور تجھکو نذر ادا کیجائیگی

اے تو جو دعا کا سننے والا ہے سارے بشر تجھ پاس آوینگے (۶۵ زبور)

اور (۲) مین بیگناہی مین اپنے ہاتھ دہوونگا تب مین اے خداوند تیرے مذبح ...

طواف کرونگا تاکہ مین تیری شکرگزاری بیان کرون اور تیری عجایب قدرتین بیان کرون اے خداوند مجکو تیرے رہنے کا گہر بہایا وہ مکان جہان تیرا جلال رہتا ہے خوش آیا (۲۶ زبور ۶ - ۸) مبارک ہے وہ جسے تونے برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ) کیا اور اپنے حضور (معراج) مین بلایا تاکہ وہ تیری بارگاہون مین سکونت کرے ہم تیرے گہر ہان تیری ہی مقدس ہیکل کی خوبی سے سیر ہونگے (۶۵ زبور ۴) تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے (۸۴ زبور)

عمارت کریگا کون اس سے زیادہ ہے اُسکی قصر آرائی کی شان	کہ ہے عرش صدر منزل ایوان محمدیا داراء بنینا فوقکم سبعا شدادا

آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہین اور فلک اُسکی دستکاری دکہاتا ہے ایکدن دوسرے دن سے باتین کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو معرفت بخشتی ہے اُنکی کوئی لغت اور زبان نہین اُنکی آواز سنی نہین جاتی ساری زمین مین اُنکا تار گزر گیا اور دنیا کے کنارون تک اُنکا کلام پہونچا ہے اُنہین اُسنے آفتاب کے لئے خیمہ کہڑا کیا ہے جو دولہا کی مانند خلوت خانے سے نکل آتا ہے اور پہلوان کی طرح میدان مین دوڑنے سے خوش ہوتا ہے (۱۹ زبور ۱ - ۵) اُسکی بنیاد مقدس پہاڑون پر ہے یہوواہ (یعنے خدا) صیحون کے پہاٹکون کو یعقوب کے سارے مسکنون سے زیادہ پیار کرتا ہے اے شہر خدا تجہین جلال والی باتین کہی گئین (۸۷ زبور ۱ - ۳) اے یروسلم یہوواہ کی تعریف کر اے صیحون اپنے خدا کی حمد کر (۱۴۷ زبور ۱۲) اُسکا غصہ ایکدم کا ہے اور اُسکے کرم مین زندگی ہے اگر چہ ناشام کو

یہ سب مجمل مطلوب لندن سے لکہا گیا تو نعت حضرت صلعم اور صفت بی اور جناب الٰہی مین شکرگزاری کی

اُسکی بنیاد دیعنے اُسکا مقدس اور اُسکا دار السلطنت (از تفسیر جوزف ... صاحب) پہاڑون یعنے کوہ صیحون اور مقدس شہر مسجد اقصیٰ ہے وہ مقدس کہلاتا ہے اور فرق وہ پہاڑ ہے وہ تمام شہر بیت المقدس اور وہ تمام ملک ارض مقدس کہلاتا ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

تو صبح کو گانے کی نوبت ہوئی (۳۰ زبور ۵)

خداوند یکہ باب لطف وا کرد	بما افزون تر از عالم عطا کرد
ز ابراہیم تا احمد شفیعان	ز صحن کعبہ تا اقصیٰ زبا کرد

در نعت حضرت سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

میرا دل جوش مار رہا ہے مین اچھی بات کہتا ہون میرے کام بادشاہ کے لئے ہون میری زبان زود نویس کا قلم ہو تو بنی آدم مین از حد حسین و جمیل ہے تیرے لبون مین لطف انڈیلا گیا ہے اسلئے ابد تک خدا نے تجھے برکت دی ہے اے پہلوان اپنی تلوار کمر پر باندہ اپنے جلال اور اپنی حشمت ہیبت اور اپنی حشمت مین سچائی اور فروتنی اور صداقت کے واسطے سوار ہو کر آگے بڑہ اور تیرا دہنا ہاتہ تجھے ہیبت ناک کامونکی راہ دکہاے گا بادشاہ کے دشمنون کے دلین تیرے تیر تیز گئے ہین امتین تیرے تلے گرین گے (۴۵ زبور ۱-۵) صلی اللہ علی محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین جنکا مرتبہ اس پیشینگوئی سے ثابت ہے دیکہو میرا بندہ جسے مین سنبہالتا میرا برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ صلعم) جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اسپر رکہی وہ قومون پر عدالت ظاہر کرے گا (۲) وہ نہ چلّائے گا اور اپنی صدا بلند کرے گا اور اپنی آواز بازارونمین نہ سنائے گا (۳) وہ مسلے ہوئے سینٹہے کو نہ توڑے گا اور سن کو جس سے دہوان اٹہتا ہے نہ بجہائیگا جبتک انصاف کو صداقت کے ساتہ انجام نہ دے (۴) وہ نہ گہٹیگا اور نہ تہکیگا جبتک

کہ راستی کو زمین پر قایم نکرے اور جزیرے اُسکی شریعت کی راہ تکینگے (۵)
خداوند خدا جو آسمانونکو خلق کرتا اور اُنہین تانتا جو زمین کو اور اُنہین جو
اُسمین سے نکلتے ہین پہیلاتا اور اُن لوگون کو جو اُسپر ہین سانس دیتا اور
اُنکو جو اُسپر چلتے ہین روح بخشتا یون فرماتا ہے (۶) مین خداوند نے تجہے
صداقت کے لیئے بلایا مین تیرا ہاتہ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور
لوگونکے عہد اور قومونکے نور کے لیئے تجہے دونگا (۷) کہ تو اندہونکی آنکہین
کہولے اور بندہوؤنکو قید سے نکالے اور اُنکو جو اندہیرے مین بیٹہے ہین
قیدخانہ سے چہڑاوے (۸) خداوند مین ہون یہ میرا نام ہے اور اپنی
شوکت دوسرے کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میرے لیئے ہوتی کہودی ہوئی
مورتونکے لیئے ہونے نہ دونگا (۹) دیکہو آئندہ کی (یعنے گزشتہ) کی باتین
جو تہین سو وقوع مین آئین اور مین نئی باتین بتاتا ہون اُس سے پیشتر کہ واقع
ہون مین تمسے بیان کرتا ہون (۱۰) خداوند کے لیئے ایک نیا گیت گاؤ تم جو
سمندر پر گزرتے ہو اور تم جو اُسمین بستے ہو اے جزیرو اور اُنکے باشندو تم زمین
پر سرتاسر اُسکی ستایش کرو (۱۱) بیابان اور اُسکی بستیان قیدار کے آباد
دیہات اپنی آواز بلند کرین چٹانون کے بسنے والے ایک گیت گائین پہاڑونکی
چوٹیونپر سے للکارین (۱۲) وے خداوند کا جلال ظاہر کرین اور جزیرونمین اُسکی
ثناخوانی کرین (یسعیاہ ۴۲ باب ۱ سے ۱۲) اس پیشین گوئی مین پہلی بات
یہ ہے کہ عدالت ظاہر کریگا یہ تو خاص منصب حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا تہا اور حضرت عیسیٰ کو تو خود زمین پر سر رکہنے کی جگہ نتہی (متی ۸ باب ۲۰) دوسرے

چلاوے گا (متی ۱۲ باب ۱۹ آیت میں ہے وہ جھگڑا اور شور نکریگا انتہی یا یہ کہ لوگونکے
آگے اپنا افتخار نہ کریگا یعنے فروتن ہوگا تیسرے وہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑیگا
اور سن کو الخ یعنے عاجزوں کا ہمدرد اور یہ صفت حضرت نبی اسلام کی تمام
تہی دیکھو میزان الحق چھاپہ لدھیانہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۵۶ میں یہ عبارت در شان
حضرت نبی اسلام صلعم کہ فقرا و مساکین پر مہربان الخ اور ڈین آف ناچ کی
کرانسلیم سے ظاہر ہے کہ پیغمبر نے اپنے ہموطنوں کے طعن و تشنیع کو حلم اور نہایت
دلچسپ گفتگو اور اطوار سے گوارا کیا ادنی اور اعلی سے بامروت اور خوش خلق
اور غریبوں پر مہربان اور سخی تہے (منقول از تذکرہ محمد تالیف پربڈو کس صفحہ ۱۹۱
از حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۴ دفعہ ۲۰ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ
فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ع چوتہے وہ نہ گہٹیگا یہ دین اسلام کی
ترقی اور بزرگان اسلام کی کوششونکی سب تعریف ہے پانچوین جزیرے اسکی
شریعت الخ یہ صاف صاف دین اسلام کا حال کہدیا کیونکہ توریت کے بعد
کسی نبی کو کوئی شریعت نہین ملی ہی سواے قران مجید کے جو کہ حضرت رسول اللہ
صلعم پر نازل ہوا چہٹے تیری حفاظت کرونگا حقتعالی اپنے نبی سے فرماتا ہے واللہ
یعصمک من الناس (مائدہ ع ۱۰) ساتوین اپنی شوکت دوسرے کو نہ دونگا الخ اسکا وقوع
بت شکنی اہل اسلام خصوصاً بربادی بت ہاے مکہ معظمہ سے ثابت ہے اٹھوین
نئی باتین بتلاتا ہوں یعنے آئندہ کی خبر دیتا ہوں نوین قیدار کے آباد دیہات
اپنی آواز بلند کرین یہ اولاد اسمعیل کے لیے خوشخبری یعنے ہمارے پیغمبر حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ہے کیونکہ قیدار حضرت

اسمعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے دیکھو پیدایش ۲۵ باب ۱۳ - اور اُسمین ایک
بڑا امید یہ ہے کہ دسوین اور گیارہوین آیتوین سمندر پر گزر نیوالے اور جو ہین
اور بیابان اور چٹانونکے بسنے والے ہر قوم مین اور تمام کسی شہر کا یہان آباد ہوا
قیدار کے اس سے ظاہر ہے کہ قیدار کے لیئے خصوصاً اور تمام جہان کے لئے
عموماً یہ خوشخبری ہے اور یہ بہی غور کرنا چاہیئے کہ قبل لفظ قیدار کے بیابان کا
لفظ ہے جو لفظ عرب کا ترجمہ ہے دیکھو خاتمہ دولت فاروقی کا باب اول اس
ثابت ہے کہ یہ خوشخبری خاص اہل عرب اور اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام
کیواسطے ہے

	شد کاخ عجم نگون سر خاک لولاک لما خلقت الافلاک		تا زیب عرب شد آن تن پاک یک رکن زبارگاہ اوحش

پہر یہ کہ وہ فرماتا ہے یہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کے فرقون کے برپا کرنے اور اسرائیل
کے بچے ہوؤنکے پہیر لانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ مین تجہکو غیر قومونکے لئے نور بخشونگا
کہ تجہ سے میری نجات زمین کے سب کنارون تک پہنچے خداوند اسرائیل کا
نجات بخشنے والا اور اُسکا قدوس اُسے جسے انسان حقیر جانتا ہے اور اُسے
جس سے اُمت کو نفرت ہے اور اُسے جو امیرونکا چاکر ہے یون فرماتا ہے
کہ شاہان تجہے دیکہینگے اور اُٹہہ کہڑے ہونگے شہزادے بہی سجدہ کرینگے
خداوند کے لئے جو صادق القول ہے اور اسرائیل کا قدوس ہے جسنے تجہے
برگزیدہ کیا ہے انتہی (یسعیاہ ۴۹ باب ۶ و ۷) اسرائیل کے بچے ہوؤنکا پہیرنا
صرف زمانہ اسلام مین ہوا کیونکہ مسیح کے زمانہ مین تو بنی اسرائیل فراوانی

اسکے بعد رومیون کی لڑائی مین تیرہ لاکہ قتل ہوئے اور پہر برباد ہوتے گئے یہانتک کہ تمام دنیا مین صرف نوہ لاکہ رہگئے ہین اور پہر الاسکے لیے حقتعالی سورۃ مائدہ رکوع ۹ مین فرماتاہے وَلَوْاَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (از شہادت قرانی مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ لکہنو ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۹۴ فصل ۱۲۶) اور بندہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ذات لوہیت کے درجہ مین ہوگا غیر قومون سے مراد اسرائیلی قوم کے سوا جتنی قومین ہین جسے انسان حقیر جانتاہے الخ یہ آثار اسلام کی نسبت حالیان اور شدت عداوت یہود کا قال اللہ تعالی (سورہ مائدہ آیت ۹۱)

الخ (از شہادت قرانی صفحہ ۲۰۱ فصل ۱۲۸)

اوراس پیشین گوئی مین امت کے لفظ سے بہی قوم یہود مراد ہے کیونکہ اس لفظ کا تثنیہ اور جمع نصارا اوراہل اسلام کے وقت مین ہوا اور امیرونکا جیا ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۵۲ مین ہے کہ حضرت صلعم خدیجہ کے پاس جو مالدار تہے نوکر ہوگئے اور ایک بہت بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب نے اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲ مین لکہاہے یہی لڑکا محمد تہا اپنے چچا کی ملازمت مین بطور شتر سوار کے ۲۵ برس تک رہے بعدہٗ آپ نے ایک بیوہ خدیجہ کی نوکری کرلی (از حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء صفحہ ۹ دفعہ ۱۲ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) شاہان تجہے دیکہین گے الخ یہ اسلام کی اقبالمندی کہ جیسے سب اچہی طرح جانتے ہین سجدہ کرین گے یہ قدیم محاورہ ہے جیسے ارنون نکلاہور (داؤد) بادشاہ کے آگے جہک کر

زمین پر سجدہ کیا (۲ سموئیل ۴۲ باب ۲۰) اور برگزیدہ بہ حضرت محمد مصطفی صلعم کا اسم پیشین گوئی کے آخر میں صاف صاف نام بتلا دیا ہے

مسیح از مقدس فرح پیامی شب معراج در محراب اقصی	کلیم اللہ بہ جنش خوش کلامی صفوف انبیا را شد امامی

الٰہی اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے سب آل و اصحاب کی محبت ہمارے دلوں میں قایم کر خصوصاً حضرت رسول خدا کے یار وفادار صاحب وقار خواجہ ابرار حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ*

در جہان یار احمد مختار* ماند مرجا مصاحب شد بین	ہم مزارش شد قریب مزار ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ

سورہ توبہ ع ۶ ۴

حاشیہ

اور شاہنشاہ فلک بارگاہ ملایک سپاہ شرف اسلام عالی مقام حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ۔ اور جامع قران کامل الحیاء والایمان رفیع المکان حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ*

دو بالا اوج عثمان غنی شد ازان دو دختر نیکو اختر شہ	کہ ذوالنورین از مہر نبی شد چو مہر و مہ مکان پر روشنی شد

اور جناب شیر خدا شاہ لافتا تاجدار ہل اتی حضرت علی مرتضی اور اُنکے اولاد ائمہ ہدی علیہم السلام کا ہمیں سچا پیرو بنا*

شد چو آن شاہ لافتا پیدا قبلۂ ما و کعبۂ ما شد	گشت در خانہ خدا پیدا قبلہ از کعبہ بر ملا پیدا

اما بعد عبدہ محمد ابو المنصور صانہ اللہ عن شر الدہور ان جناب عظمت مآب

قبلۂ صوری و معنوی کعبۂ دینی و دنیوی صاحب مدارج بلند خدا وند مراتب ہمایوں پسند سید محمد علی صاحب مغفور نے بنظر ثواب یہ کتاب بیادگار جناب مقدس مآب حضرت سراپا برکت جناب جد امجد نابر گزیدہ ایزد متعال درویش باعیال قانع بے سوال جنید تمثال شبلی خصال مالامال ہر گونہ فضل و کمال مسافر پر درسالک باخبر حضرت سید فاروق علی صاحب قدس سرہ العزیز کہ ذریعہ تفاخر خاندان و وسیلۂ برکت اہل ایمان تھے تالیف کی ہے اور چونکہ مقصود اسکی تالیف سے بیان شوکت اسلام تصرف مملکت یہودیہ و شام بنصرت صمصام خلیفہ عالیمقام مزین المنبر والمحراب رکن الثانی لقصر الخلافت والاحتساب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ہے اسلئے بدو وجہ اسکا نام دولت فاروقی رکھا

بفرمائش یکی از حبیب
چو تالیف زین بیشتر شد کتاب
مولف شدم بہر انصار حق
چہ ارزد بہ این کاسدے قماش
عذاب است بہر شما رے حسود

حبیب لبیب و ادیب اریب
بہین ان ھذا لشئ عجیب
کہ نصر من اللہ و فتح قریب
کہ ان لدینا تقریب مجیب
کہ لا تقنطوا انی معکم قریب

خدائے واحد حقیقی جل شانہ اس تالیف و مولف دونوں کو برکت روح پاک ان دونوں بزرگوار ہم اسم کی دونوں جہان میں قبول فرماوے اور اسکے پڑھنے اور لکھنے والوں دونوں پر دو چند برکت نازل ہو اور میری غلطیوں اور خطاؤں کا مجھ سے حساب نہ لے ؂

رہا نہ تقسیم مِن عذاب غلیظ . کہ شہابی علیک بانش حفیظ

قطعہ تاریخ سنہ ۱۲۹۲ ہجری

کردم چو بہ یادگار جلد امجد	تسطیر بیان شوکت فاروقی
در مدح عمر قلم بمیدان رفت	افراشت لوای نصرت فاروقی
فاروق علیست نام پاک اللّٰہ	بنواخت کوس محبت فاروقی
مقبول شود منصور این نزد جناب	تالیف کلام عظمت فاروقی
منصور نوشت سال تالیف کتاب	آن ابرار دولت فاروقی
	۱۲ ھ ۹۲

قطعہ تاریخ سنہ ۱۸۷۵ع

منصور تراست دولت فاروقی	انعام خدا است دولت فاروقی
ابیست صحیح عیسوی سال او	درقفای فقر است دولت فاروقی
	۱۸ ع ۷۵

اس کتاب مین بابو کی جگہ تین محراب ہین اور ایک خاتمہ اور ہر محراب مین پانچ
رکن ہین ہیکل اول کی شروع بنیاد سے اُسکے تجارت تک کا ایک محراب
مین بیان ہے اور دوسری ہیکل کی شروع تعمیر سے اُسکے غارت تک کا
دوسری محراب مین اور تیسری ہیکل یعنے مسجد الصخرہ
کا تیسری محراب مین بیان ہے اور خاتمہ مین
دو باب ہین ایک باب مین انبیا کے اسماء اور
اور ناموں کے معنے اور دوسرے باب
مین مناجات نظم و فہرست وغیرہ

محراب اوّل

اسمین پانچ رکن ہین

رُکن اوّل

شہر یروسلم کہ جسکا معرب دار السلام اور ایکدت سے دار السلام سے
قدیم سے مسکن انبیاء بنی اسرائیل اور معدن اتقیاء مراتب جزیل چلا آتا ہے
اُسکی عظمت دور نزدیک دور تک مشہور اُسکی ہیکل نور جلال کبرائی سے معمور تہی
(اوّل سلاطین ۸ باب ۱۰ و ۱۱) وہ شہر اُس ملک مین واقع ہے کہ جسکے اتنے
نام ہین **کنعان** اسلیئے کہ حام کے بیٹے کنعان نے اُسے آباد کیا تہا
(پیدایش ۱۰ باب ۱۵—۲۰) **ملک یہودیہ + ملک**
فلسطین اس سبب سے کہ فلسطی اس ملک کے جنوبی و غربی
حصہ پر قابض تہے (خروج ۱۵ باب ۱۴) از جغرافیہ پاک کتاب مصنفہ پادری
جونز جیکب صاحب مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۶۷ء صفحہ ۳ و ۴ **عبرانیونکا ملک** (پیدایش ۴۰
باب ۱۵) **خداوند کی زمین** اس سبب سے کہ خداوند خاص طور پر اس ملک کا
بادشاہ تہا (اوّل سموئیل ۱۲ باب ۱۲) ہوسیع ۹ باب ۳ احبار ۲۵ باب ۲۳ استثناء ۳۲ باب ۴۳
دویم تواریخ ۷ باب ۲۰ زبور ۸۵ ایوئیل ۲ باب ۱۸ اور ۳ باب ۲ یرمیاہ ۲ باب ۷ اور ۱۶ باب ۱۸
پاک زمین (زکریاہ ۲ باب ۱۲) **محمدؐ کی زمین** (عبرانیونکا ۱۱ باب ۹) اسوجہ سے کہ اسکے دینیکا

وعدہ اللہ رب العالمین نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت
یعقوب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام سے بار بار فرمایا تھا (پیدایش ۱۷
باب ۸ خروج ۱۳ باب ۵ پیدایش ۱۵ باب ۱۸ ۔ اور ۲۶ باب ۳) اسلئے وہ
خاص کر وعدہ کا ملک کہلاتا ہے (اعمال ۷ باب ۵) چنانچہ خروج ۶ باب ۲-۴
لکھا ہے پھر خدا نے موسیٰ کو فرمایا اور اُسے کہا میں خداوند ہوں اور میں نے
ابراہیم و اسحاق و یعقوب پر خدائے قادر کے نام سے تجلی کی پر یہوواہ
کے نام سے اُنپر ظاہر نہوا اور میں نے اُنکے ساتھ اپنا عہد بھی باندھا ہے کہ کنعان
کی زمین جو اُنکی غربت کی زمین ہے جسمیں وے مسافر تھے اُنکو دونگا انتہی
اور دیکھو پیدایش ۱۲ باب ۷ اور ۱۳ باب ۱۵ اور ۲۲ باب ۱۷-
واضح ہو کہ اہل یہود یہوواہ کا لفظ کہ خدا کا اسم ذات جانتے ہیں بے کامل
طہارت کے زبان پر نہیں لاتے اور اُسکے عوض **ادونائی** کہتے ہیں جسکے معنے
خداوند اور یہوواہ کے معنے جو تھا اور جو ہے اور ہمیشہ تک رہے گا دیکھو
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۲ کالم ۲ یروسلم فلسطین یعنے کنعان کا
علاقہ اور عربستان کے شمال مغربی میں (سیر الاسلام صفحہ ۱) ڈیڈ سی جھیل
(یعنے بحر احمر) اور میڈی ٹیرین کھاڑے کے بیچمیں پہاڑوں سے گھرا
ہوا ایک اونچے میدان میں اور تیس ہزار آدمیوں کی بستی ہے دیکھو باڈرن
جاگرفی مطبوعہ لندن ۱۸۶۵ع صفحہ ۱۳۴ ملک یہود کا اصلی نام کنعان ہے
کیونکہ حام بن نوح علیہ السلام کا چھوٹا بیٹا (کنعان نامی) وہاں جا کر رہا
اور اُسنے اُس زمین کو اپنے گیارہ بیٹوں میں تقسیم کیا جسوقت خدا نے ابراہیم سے

وعدہ کیا کہ مین یہ ملک تجہے دونگا اُسوقت اُسکی یہ حدین باندہین مصر سے لیکر
فرات ندی تک (پیدایش ۱۵ باب ۱۸) یعنے پچہم طرف بحیرۂ روم اور پورب
عربستان اور دکہن دریاے مصر اور سین کا ریگستان اور اوتر کوہ لبنان
(گنتی ۳۴ باب ۲-۱۲) یہ ملک بنی کنعان کے قبضہ مین سات سو برس تک
رہا اور اُنکی طرح طرح کی بادشاہتین اور حکومتین تہین چنانچہ حضرت موسیٰ
کے زمانہ مین اُسمین سات الگ الگ قومین تہین (از کتاب جغرافیہ رفاہ عامی
چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۵ع) یعنے حوّی جرجاسی کنعانی فرزی یبوسی اموری
حتّی (یہوشع ۳ باب ۱۰) دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۴۴ مین ہے کہ جب
بنی اسرائیل کنعان مین داخل ہوے تب فلسطی ہوائی + مدیانی + اموری
+ عمالیقی + اَدومی + اُسکے چوگرد رہتے تہے بلکہ اُنکے بعضے لوگ ملک ہی
مین سکونت کرتے تہے + اموری بحر موت کے دکہن پچہم کنارے پر اور حتّی
دکہن طرف حبرون کے پاس اور یبوسی یروسلم کے پہاڑی ملک مین
اور جرجاسے یردن ندیا کے پاس اور حوی کوہ حرمون کے چوگرد اور
فرزی وادی یزرعیل کی دکہن طرف رہتے تہے اُتہی اس ملک کی
لمبائی شہر دان سے لیکر کوہ لبنان کی جڑ پر تہا شہر بیرسبع تک جو
اُسکے دکہن رُخ کے سوانہ پر تہا قریب سو کوس کے اور چوڑائی اُسکی
بحیرۂ روم سے لیکر پوربی حد تک تخمیناً پینتالیس ۴۵ کوس کے تہی (از مفتاح
الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۴۷) لیکن حضرت داؤد کے
زمانہ مین ملک کی سرحدین پچہم پورب بحیرۂ روم سے لیکر فرات ندی کے کنارے تک

اور اوتر دکہن ملک قلیکیا سے لیکر دریاے قلزم تک بڑہ گئین نہین
اسطرح وہ وعدہ جو ابراہیم سے خدا نے کیا تہا پورا ہوا (ردمن تواریخ
کلیسیا صفحہ ۹۶) پہر ردمن تواریخ کلیسیا مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۶ء حصہ اول
دوسرا مقدمہ صفحہ ۳۰-۳۱ لکہا ہے کہ ملک یہودیہ جسمین حضرت مسیح نے جنم
پایا دو سببون سے ممتاز اور قابل نگاہ کے ہے پہلے کہ اُس زمین کے
نزدیک واقع ہے جسمین طوفان کے بعد حضرت نوحؑ اور اُسکا خاندان کشتی
پرسے اوترا اور جسمین سے انسان کی نسل دوبارہ سطح زمین کے اوپر
پہیل گئی دوسرے کہ جہانکے اسی نصف دایرہ کا جسمین زمانون سے
انسانکی آبادی ہوئی گویا عین مرکز ہے جسمین سے یورپ اور ایشیا اور
افریقہ کے دور اطراف مین سفر کرنے کے لیے عجیب تیاری بنی ہے کیونکہ
مثل مشہور ہے کہ سمندر ساری قومونکی شاہی سڑک ہے اور ملک مذکور
کی پچہم طرف بحیرہ روم ہے جسکی راہ سے اُنہین اوترا اور پچہم کے سارے
ملکونمین پہونچنا آسان ہے اور دکہن طرف دریاے قلزم ہے جس سے ہوکر
دکہن اور پورب کے ہر ایک اقلیم مین بڑی آسانی سے سفر کر سکتے ہین
اور سلطنتین اور حکومتین (بابل و نینوا و مصر و شوریا وغیرہ) کے اسی
ملک کی چار دن سرحد دنپر مشتمل تہین ملک مذکور کی اوتر کی سرحد پر
ملک آرام یعنے شوریا اور پورب طرف دریاے یردن اور بحر الموت اور
دکہن طرف ملک عرب اور پچہم طرف بحیرہ روم واقع ہین اور دکہن پچہم کے
کونے پر ملک مصر ہے ملک یہودیہ کی لمبائی اوتر دکہن ملک سوریا سے لیکر

اسی ملک کا بادشاہ ہیرام تہا جسنے حضرت سلیمان کو ہیکل کی تعمیر کے واسطے لکڑیان وغیرہ بہیجے ... کی طرف ...

عمالیقیون اور ادومیون کی زمین تک اسی کوس تھی اور اُسکی چوڑائی
پچھم پورب بحیرہ روم سے لیکر موآبیون اور عمونیون کی زمین تک
چالیس کوس اوتر طرف کے ملک سُریا مین سے پہاڑون کے دو بڑے
سلسلے تفاوت کے ساتھ تمام ملک یہودیہ کے بیچ دریاے قلزم تک چلنے
مین پہلے دونون سلسلے برابر دکھن اور پچھم طرف چلتے ہین اور اُس
مقام پر لبنان کے نام سے مشہور ہین تھوڑی دور یون چلکر پچھم والا
سلسلہ قدیم شہر صور کے دو کوس اوتر طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم
ہوتا ہے اور پورب والا سلسلہ اُسکی برابر اپنے مین سے ایک شاخ
ڈالکر جو شہر صور کے دکھن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہے اور
آپ دو نئے سلسلے ہوکر سیدہا دکھن طرف کو چلتا ہے۔ نئے سلسلون
کا پورب والا پہلے حرمون کے نام سے مشہور ہے یہ پہاڑ سب سے اونچا ہے
بعضے کہتے ہین کہ نو ہزار اور بعضے گیارہ ہزار فٹ اونچا ہوگا
اُسکی چوٹی پر برف ہمیشہ رہتی ہے اور اُسکی اور لبنان کی ترائی
پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سرسبز رہتے ہین پھر یہ سلسلہ آگے
بڑھکر دریاے جلیل کے پورب طرف بسن نام سے کہلاتا ہے جو بلوط اور
چراگاہ کے واسطے مشہور تھا پھر اور آگے کو دریاے یردن اور بنی
عمون کی زمین کے بیچ کوہ جلعاد جو روغن بلسان کے واسطے مشہور تھا
اور بحر الموت کے نزدیک پہور جسکی چوٹی پر بلق نامی بلعام کو بنی اسرائیل
اور موسیٰ پر بد دعا کرنے کے لئے لیگیا (گنتی ۲۳ و ۲۴ باب) اور پھیو

جسکی چوٹی پسگہ نامی پر موسیٰ نے ملک کنعان کو دیکہکر وفات پائی (استثنا ۳۴ باب) کہلاتا ہے اور دکہن طرف کو سوا ہونکی زمین مین ابرہم کے پہاڑ اور مدیانیون کی زمین مین کوہ شعیر جسمین سے ایک کوہ حور نام کی چوٹی پر موسیٰ کے بہائی ہارون نے وفات پائی (گنتی ۲۰ باب ۲۵ - استثنا ۳۲ باب ۵۰) کہلاکے دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے اب پچہم والے سلسلہ کا ذکر سنلاتا ہے یہ سلسلہ اُس شاخ سے نکلتا جو بیان بالا کے موافق شہر صور کے دکہن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے جب شاخ مذکور ملک کے بیچ مین پہونچی اسمین سے یہ نیا سلسلہ شروع ہوکر تفاوت کے ساتہ پورب والے کی برابر ملک کے بیچ دکہن طرف کو چلتا ہے

اسمین سے پہلے ایک شاخ پورب طرف کو دریاے جلیل کے پاس کوہ تبور کے نام سے ملتی ہے پہر اور آگے کو پچہم اور اوتر طرف پر ایک اور شاخ کرمل پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسکی لنبائی ۴ - ۵ کوس اور اونچائی ایکہزار پانسو فٹ ہوگی کرمل لفظ کا ترجمہ باغ اللہ ہے اور اس سے معلوم ہوگا کہ اُسکی کیسی خوبصورتی ہوگی اُسکی چوٹیون پر بلوط اور دیودار اور اوترائی مین تیج پات اور زیتون کے درخت اور طرح طرح کے پہول پیدا ہوتے ہین اسکی ایک چوٹی پر جو سمندر کے پاس ہے الیاس نبی نے بعل دیوتی کے نبیوؤن (یعنے پنڈون) کا مقابلہ کیا تہا (اول سلاطین ۱۸ باب ۲۰-۴۰) اسکے اور تبور پہاڑ کے بیچ سمندر سے لیکر دریاے یردن تک بنی اسرائیل کی وادی ہے اسکی لنبائی چودہ کوس اور چوڑائی چہہ کوس

اول سلاطین ۱۸ باب ۱۹

اور اُسکے بیچ قیسون ندی بہتی ہے جس مقام سے کرمل کی شاخ نکلتی اُس سلسلہ
کا نام کوہ جلبوعہ ہے اور سیدہی دکہن طرف کو چلکر اسرائیل یا افرائیم کے پہاڑ
اور یہودیہ کے پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسرائیل کے پہاڑ وہین کوہ
عیبال اور کوہ جرزیم جسکی چوٹی پر سامریون نے دوسری ہیکل تعمیر
کی اور یہودیہ کے پہاڑ وہین کوہ موریہ جسپر سلیمان کی ہیکل بنی تہی اور
کوہ صیحون جسپر داؤد بادشاہ کی گدی تہی اور کوہ زیتون واقع ہین
تہوڑا اور آگے یہ سلسلہ ملک کی دکہنی سرحد سے گزر کر اور پورب جا کے
سلسلہ کے اور نزدیک آکر اُسکی برابر ایسا چلتا ہے کہ اُن دونون کے بیچ
بحر المیت سے لیکر دریاے قلزم تک ایک تنگ وادی ہے جسکی بابت
بعضے گمان کرتے ہین کہ اگلے زمانہ مین دریاے یردن کا نالہ تہا اندر
مین وادی الاربعہ کہلاتی ہے اُس مقام پر دریاے قلزم کی ایک
شاخ ہے جو وادی مذکور سے ملکر بحر العکابہ کے نام سے مشہور ہے اس
شاخ کے پچہم کنارے پر سلسلہ مذکور کوہ حوریب جسکی جڑ پر خداوند کا فرشتہ
موسیٰ نبی کو دکہائی دیا اور کوہ سینا جسپر خداوند نے موسیٰ کو شریعت
دکہلا کر دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے (خروج ۳ باب ا اور ۲ اور
۱۹ باب ا و ۲) ان دونون سلسلون کے بیچ اوتر طرف سے ملک کی دکہنی
سرحد تک ایک وادی ہے جسکے بیچ مین دریاے یردن بہتا ہے دریاے
مذکور کا چشمہ لبنان پہاڑ وہین بتلاتے ہین اور دو تین کوس کے
فاصلے پر اُسکے اور ندیون کے پانی سے میروم کی جہیل ساڑہے تین

کوس لمبی اور ۲ کوس چوڑی بہتی ہے اس سے چھوٹ کے سیدہے دکہن
طرف چھ کوس کے فاصلے پر دریاے جلیل ملتا ہے اسکے دو اور نام بہی
ہین یعنی جنسرت کی جہیل اور دریاے تبریاس اُسکی لمبائی آٹھ کوس
اور چوڑائی ڈہائی کوس ہے اُسکا پانی نہایت صاف اور میٹھا ہے اور
اُسمین مچھلیان کثرت سے ہین چارو نطرف ٹیلے اور پہاڑ بہت زرخیز ہین
اور اُنپر سے بہت سی چھوٹی چھوٹی ندیان جہیل مین اوتر گیتی ہین اس
سے نکل کے دریاے یردن پینسٹھ کوس اور دکہن طرف بڑہ کر بحر الموت
مین جاگرتا ہے یہ فاصلہ یردن کی ترائی کہلاتا ہے اور اُسکے پچھم طرف
پر یریحو کا میدان مشہور ہے دریا کے کنارو نپر کریرا اور تاکہا اور بید کے
درختونکا ایک بڑا جنگل ہے جسکے سبب سے اکثر جگہونمین پانی چھپ جاتا
بحر الموت کے پاس اُسکی چوڑائی دو تین یا تین سو فٹ ۱۰۰ ہوگی قدیم
زمانون مین بحر الموت کے مقام پر ایک وسیع اور زرخیز میدان تہا جسمین
پانچ شہر جو آگ اور گندہک سے بھسم ہوے بسے تہے اسی میدان مین ابراہیم
کا بھتیجا لوط رہتا تہا اب بحر الموت جو دریاے شور اور میدان کا دریا اور
پورب کا سمندر بہی کہلاتا تہا اوتر دکہن چوبیس کوس لمبا اور پورب
پچھم ساڑہے آٹھ کوس چوڑا ہے اُسکا پانی نہایت نمکین کھاری یعنی شور
ہے کہ جو چیز اُسمین ڈوب جاے جب نکلتی تو نمک کے چھلکے سے ڈہپی ہوئی
ہوتی اس مقام پر یردن ندی کا میدان ختم ہوتا ہے پہر پچھم والے سلسلے
اور بحیرہ روم کے بیچ مین کوہ کرمل سے لیکر ملک کی دکہن سرحد تک ایک

برا میدان ہے جو علی الخصوص میدان کہلاتا اسکے پچہم اور سمندر کے
کنارے پر یافہ شہر آجتک موجود ہے وہان سے ایک اوتر طرف کرمل
پہاڑ تک سرون نام سے مشہور تہا اور یافہ کی دکہن طرف ملک کے اصلی
باشندون کے کئی خاص شہر واقع تہے جنکا ذکر توریت مین دفعتاً ملتا ہے
اگلے زمانونمین اکثر ملک کی آب و ہوا موافق اور معتدل اور زمین بہت
سیراب اور زرخیز تہی مگر کئی وجہون سے انکا حال آگے سے اور طرح
ہوگیا انتہی کوہ حرمون کے بائین ہاتہ شہر دمشق ہے اور اسکے داہنے
پر بحر روم نظر آتا ہے اور اسمین جزائر کپرس اور کریت اور میلیتا اور سسلیا
دکہائی دیتے ہین جو ہونگے اوتر پچہم کوچک ایشیا۔ اور کوچک ایشیا کے
پچہم طرف ایک چہوٹے سمندر پار یونان کا ملک ہے اور اسکے اوتر مین
ملک مقدونیہ واقع ہے وہانسے پچہم طرف چلکر اور ایک سمندر پار جاکر
ملک اطالیہ ملتا ہے جسکا دار السلطنت شہر روم ہے دریاے یردن کے
وار پار پہاڑون سے گہری ہوئی ایک وادی ہے جسمین گناسرت یا گلیل کی
جہیل اور یردن دریا اور بحر موت یعنے سدوم کی جہیل واقع ہے دریاے
یردن کا طول قریب سو کوس کے ہے۔ صوبہ گلیل مین کوہ کرمل کے
نزدیک ایک وادی ہے جو کئی ایک نام مثلاً اصدرا یلون یا ازرعیل اور
مجدو نامون سے مشہور ہے اور اس وادی کے پاس ٹیلونکے پچہم ناصرت
واقع ہے اس وادی مین اکثر لڑائیان ہوا کرتی تہین مثلاً دبورہ
اور برق اور جدعون اپنے دشمنون سے یہان لڑے تہے اور ساؤل نے یہان

جغرافیہ

فلسطیون کے ساتھ جنگ کیا اس وادی مین اخیاب شاہ اسرائیل شاہ
آرام بن ہاداد پر اور شاہ مصر نیکوہ کے بادشاہ یوصیاہ پر یہین غالب آیا
علاوہ اسکے اسوری اور فارسی اور عربی اور یوروپ کے لوگ اس
وادی مین لڑے ہین اور قومونکے اس میدان جنگ پر فرانس کے بادشاہ
نپولین نے ملک آرام کو چھوڑنے سے پیشتر اپنے دشمنون کو مغلوب کیا
(دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگسٹس ٹراڈ ہید مطبوعہ مشن پریس
الہ آباد ۱۸۷۴ء صفحہ ۶۹)

ملک کنعان کے اصلی باشندونکا حال

ازروی تواریخ کلیسیا حصہ ا صفحہ ۴۲ و ۴۳

ملک مذکور کے اصلی باشندے کنعان بن حام بن نوح کی اولاد مین تھے اسلیے
وہ ملک کنعان اور اسکے باشندے کنعانی کہلاتے ہین علاوہ اسکے الگ
الگ فرقون اور قومونکے موافق انکے کئی اور نام بھی تھے چنانچہ حت
بن کنعان کے نام سے حتّی ایک قوم جس سے ابراہیم نے قبر کا دیکھ لیا
کھیت اور ایک غار خریدا (پیدایش ۲۳ باب ۳) اور یبوس سے یبوسی
جو داؤد بادشاہ کے وقت تک شہر یروسلم مین رہتے تھے نکلے پھر کنعان کے
پہلوٹھے صیدا نامی نے شہر صیدا کو جو آجتک موجود ہے تعمیر کیا یہ شہر ملک
کی اوتر طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر واقع ہے اسکی طرف سے شہر صور بھی
اسکے تیار اور آباد ہوگیا اسلیے نبیونکی کتاب مین بنت صیدا کہلاتا ہے

دونون شہر جہاز سازی مین مشہور ہوے اور یونانیون کی طرف سے انکا اور ان پاس
کے شہرونکے باشندونکا ایک اور نام یعنے فونیکی اور انکا ملک فونیکیہ ٹھیرایا گیا یہ
نام تاڑ کے درخت کے یونانی نام سے نکلا کہ یہ درخت جو اُس ملک مین پیدا ہوتا
سے قدیم یونانیونکو نیا اور عجیب معلوم ہوا پھر بنی یہوداہ کیطرف سے ایک اور
نام اکثر ملک کے باشندونکے لیے استعمال ہوا یہ نام فلسطی یعنے پردیسی ہے اور
ملک کا نام فلسط یا فلسطیہ اور اس نام سے انگریزی زبان مین پلسٹاین کہلایا مگر
فلسطی نام کا ایک خاص استعمال بھی تہا چنانچہ جو قومین بحیرہ روم کے کنارہ
پر کرمل پہاڑ کی دکہن طرف کے میدان مین رہتی تہین اور جنکی طرف سے یافہ
اور غازہ اور اشدود اور عسقلون اور یقرون وغیرہ شہر آباد تھے خاصکر
فلسطی نام سے مشہور تہین تواریخ کی رو سے اغلب ہے کہ ان لوگونکی اصل
ایک کوش والے فرقے سے تہی جو ابتدا مین پورب اطراف مین رہتی تہین
بعضے گمان کرتے ہین کہ یہ قوم اور عمالیقی قوم ایک ہی ہین اور بعضے جانتے
ہین کہ انکے اور پورب طرف بلکہ ملک ہند سے قوم مذکور آئی ہوگی کہ ہندو کی
کتابونمین پالی نام سے ایک گڈریہ والی قوم کا ذکر ہے جنہے پچہم طرفکو جاکر
فلستان کو اپنے قبضے مین کیا مسیح سے دو ہزار برس آگے اُنہون نے ملک مصر
پر چڑہائی کرکے بعضے ملک پر قبضہ کر لیا مصر کی تواریخ مین اُنکا ذکر ہکسوس
یعنے چوپان والے بادشاہونکے نام سے ملتا ہے اور خبر ہے کہ یوسف کے
ملک مصر مین جانے سے ۲۰ برس پیشتر مصریون نے اُنکو نکالدیا اُس وقت
اُنہون نے ملک کنعان مین جاکر شہر مذکورہ بالا کو آباد کیا پھر جب بنی اسرٰئیل

ملک مصر میں اسیر تھے (یعنے بعد یوسفؑ) یہی قوم دوبارہ ملک کے اونترا طراف
میں حکمران ہوگئے تھے اور اُنکے عمل میں بنی اسرائیل کا خروج ہوا (یعنے
حضرت موسیٰؑ کے وقت میں) اس بیان سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل سے
پیشتر کئی الگ قومیں ملک کنعان میں رہتی تہین اُنکی حکومتیں الگ الگ تھیں
بلکہ اکثر ایک ہی شہر پر ایک حکمران ہوتا اکثروں کا پیشہ جہاز رانی اور سوداگری
تہا کاشتکاری اور چوپانی کم کرتے تھے اور دین کے مقدمہ میں خاص و
عام ایک شخص اور زنا کاری بت پرستی میں مبتلا تھے انتہی۔
حضرت موسیٰؑ دس معجزہ دکھلا کر بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے تھے پہلا معجزہ
تمام ملک کا پانی لہو ہوگیا دوسرا معجزہ مینڈکوں کا غول آیا تیسرا زمین کے
گرد جوئیں ہوگئیں چوتھا مچھروں کا غول آیا پانچویں مواشی میں وبا آئی
چھٹے انسان اور حیوان کے بدن پھوڑے اور پھوڑے نکلے ساتویں بڑے
اولوں کی بارش ہوئی آٹھویں ٹڈیوں کا غول آیا نویں تین دن تک عجب
اندھیرا رہا دسویں سارے انسان اور حیوان کے پہلوٹھے ہلاک ہوئے
(ایضاً تواریخ کلیسا جلد ۱ صفحہ ۵۰ - اور خروج ۷ سے ۱۱ باب تک) دینی اور
دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۷ میں ہے کہ اُسے (یعنے حضرت موسیٰؑ کو) قوت بخشی
گئی کہ تین طرح معجزے کرے انتہی یعنے سب وہ معجزے تین قسم کے تھے حضرت
موسیٰؑ کے بعد حضرت یشوعؑ بن نون بنی اسرائیل کے پیشوا ہوئے اور جیسا کہ
حضرت موسیٰؑ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا اور خشک اُس پار اوتر گئے ایسا ہی
حضرت یشوعؑ نے یریحو کے پاس یردن کو دو حصہ کیا تہا (یشوع ۳ باب ۱۶)

انکے بعد چودہ قاضی یا جوانمرد ایک بعد دوسرے کے بنی اسرائیل مین پیشوا
ہوئے حضرت سموئیل ع تک پہر بنی اسرائیل کی درخواست سے حضرت سموئیل
نے قوم مین بادشاہی قایم کی اور ساؤل کو جسے قرآن مین طالوت لکہا ہے
مسح کرکے بادشاہ ٹہرایا بسبب طوالت قد کے ساؤل کا یہ نام ہوا طالوت
کے بعد حضرت داؤد نبی ع (اعمال ۲ باب ۳۰) انکے بعد حضرت سلیمان ع اور
حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کے وقت مین دو بادشاہتین ہوگئین دو
فرقون یہوداہ و بنی بنیامین نے اور کسیقدر لیوی فرقے نے بہی رحبعام کا
ساتھ دیا یہ یہودی کہلائے اور دس ۱۰ فرقون نے یوربعام کو جو حضرت
سلیمان ع کا غلام تہا اپنا حاکم بنا کر افرائیمی یا اسرائیلی بادشاہت نام رکہا
اور سِکم دارالسلطنت ٹہرایا (روہن تواریخ کلیسا جلد ا صفحہ ۷۲) اور
یوربعام نے اسلئے کہ لوگ یروسلم کی زیارت کو نہ جاوین سونیکے دو بچہڑے
بنا کر اشتہار کیا کہ اے بنی اسرائیل تمہارا خدا یہ ہے ان بچہڑون مین سے
ایک بیت ایل مین اور دوسرا دان مین کہڑا کیا (اول سلاطین ۱۲
باب ۲۸ و ۲۹) پہر جبکہ سن عیسوی سے سات سو اکیس ۷۲۱ برس آگے
شالمنذر شاہ اسور نے اسرائیلون کو اسیر کرکے غیر ملک کے لوگونکو سامریہ
مین بسایا یہی لوگ سامری کہلائے مسیح کے وقت مین یہ ملک دو حصونمین
تقسیم ہوا ایک حصہ اوتر طرف جلیل کے نام سے اور دوسرا جو جلیل اور
یہوداہ کے بیچ واقع تہا سامریہ یا سمرون کے نام سے مشہور ہوا (از روہن
تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۷۵) پس یہودی اور اسرائیلی دونون

سلطنتوں کے بادشاہوں کی فہرست یہ ہے

یہوداہ	مدت سلطنت	قبل مسیح	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
حضرت داؤد	۴۰	۱۰۷۰	[illegible]	
حضرت سلیمان	۴۰	۱۰۳۰		
رحبعام	۱۷	۹۹۰	یربعام	۲۲
ابیاہ	۳	۹۷۳		
آسا	۴۱	۹۷۰		
		۹۶۸	نادب	۲
		۹۶۶	بعشا	۲۴
		۹۴۳	ایلاہ	۱
		۹۴۲	زیمری و عمری	۱۱
		۹۳۱	اخاب	۲۲
یہوشفاط	۲۵	۹۲۹		
		۹۰۹	اخزیاہ	۲
		۹۰۷	یہورام	۱۲
یہورام	۸	۹۰۴		
اخزیاہ	۱	۹۹۶		

یہوداہ	مدت سلطنت	قبل مسیح سال	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
اتالیاہ	۶	۸۹۵	یاہو	۲۸
یہوآس	۴۰	۸۸۹		
		۸۶۷	یہوآخز	۱۷
		۸۵۰	یہوآس	۱۶
امصیاہ	۲۹	۸۴۹		
		۸۳۴	یربعام دوسرا	۴۱
تخت خالی رہا	۱۱	۸۲۰		
عزیاہ یا عزریاہ	۵۲	۸۰۹		
		۷۹۳	تخت خالی رہا	۲۲
		۷۷۱	ذکریاہ و شلوم	۱
		۷۷۰	منحیم	۱۰
		۷۶۰	فقحیاہ	۲
		۷۵۸	فقح یا فقحہ	۲۰
یوتام	۱۶	۷۵۷		
آخز	۱۶	۷۴۱		
		۷۳۸	تخت خالی رہا	۱۰
		۷۲۸	ہوشیع	۹

یہوداہ	تعداد سال حکومت	سنہ قبل مسیح	بنی اسرائیل	تعداد سال حکومت
حزقیاہ ... اس بادشاہ کے [illegible]	۲۹	۷۲۵		
		۷۱۹	سامریہ کا لے لینا تب سے انکا کچھ پتہ نشان نہیں ہے۔	
منسّی	۵۵	۶۹۶		
عمون	۲	۶۴۱		
یوصیاہ	۳۱	۶۳۹		
یہوآخذ اور یہویقیم	۱۱	۶۰۸		
یہویقیم صدقیاہ	۱۱	۵۹۷		
اسیری بابل		۵۸۶		

از مفتاح الکتاب مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۵ء صفحہ ۳۷۷ و ۳۷۸

فہرست ثلاثہ ہائے ہفتگانہ مسلّمات یہود و نصاریٰ و اہل اسلام

پہلی مدّت

جسکا عرصہ دنیا کی پیدایش سے لیکر طوفان نوح تک ۱۶۵۶ برس کا ہے۔

دوسری مدّت

جسکا عرصہ طوفان سے لیکر ابراہیم کے بلائے جانے تک ۴۲۷ برس کا ہے

تیسری مدّت

جسکا عرصہ ابراہیم کے بلائے جانے سے بنی اسرائیل کے مصر سے خروج تک ۴۳۰ برس کا ہے

چوتھی مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کے کنعان مین داخل ہونے تک ۴۰ برس کا ہے

پانچوین مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے کنعان مین داخل ہونے سے سلیمانؑ کی ہیکل بنانے تک ۴۴۷ برس کا ہے (یعنے موسٰیؑ کی پیدایش سے قریب ۶ سو برس)

چھٹی مدت

جسکا عرصہ سلیمانؑ کے ہیکل بنانے سے بابل کی اسیری تک ۴۱۵ برس کا

ساتوین مدت

جسکا عرصہ بابل کی اسیری سے مسیح کی پیدایش تک چھ سو برس کا ہے

مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۵

پس پیدایش حضرت موسٰیؑ سے ہیکل اول کی تعمیر تک تخمیناً چھ سو برس اور خرابی ہیکل اول سے حضرت عیسٰیؑ کی پیدایش تک چھ سو برس اور خرابی ہیکل ثانی سے حضرت نبی آخر الزمان صلعم کی وفات تک قریب چھ سو برس اور ہیکل سیوم یعنے مسجد الصخرہ کے اختتام تعمیر سے وقوع نار حجاز اور اختتام خلافت عباسیہ تک جسکی خبر رسول اللہ صلعم نے پیشتر سے دی تھی دیکھو صحیح بخاری و مسلم و ابو داؤد چھ سو برس اور نار حجاز سے اختتام سلطنت اسلامیہ ہندوستان تک چھ سو برس ہوتے ہین ٭

	بھوص بارہ فرقون کا نام جو حضرت یعقوبؑ کے بیٹون کے نام

(۱) یہوداہ — ماکانام لیاہ
(۲) اشکار — ماکانام لیاہ
(۳) زبلون — ماکانام لیاہ
(۴) روبین — ماکانام لیاہ + یہ حضرت یعقوبؑ کا پہلوٹہا بیٹا تہا
(۵) شمعون — ماکانام لیاہ + اسی بی بی سے یہودی پیدا ہو
(۶) جد — ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی
(۷) افرائیم — حضرت یوسف کا بیٹا
(۸) منسی — حضرت یوسف کا بیٹا پہلوٹہا پیدائش ۸۴ بابلی
(۹) بنیامین — ماکانام راحیل اس بی بی سے حضرت یوسفؑ پیدا ہو (پہلے)
(۱۰) دان — ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی
(۱۱) یسر — ماکانام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تہی
(۱۲) نفتالی — ماکانام بلہا جو راحیل کی لونڈی تہی

دان و نفتالی ایک لونڈی بلہا نام سے پیدا ہوئی یہ بی بی راحیل کی لونڈی تہی اور جد و یسر دوسری لونڈی زلفہ سے تہی جو حضرت یعقوبؑ کی دوسری بی بی لیاہ کی لونڈی تہی اور حضرت یوسفؑ کے نام سے کوئی فرقہ نہین مگر اُنکے دونون بیٹونکے نام سے افرائیم و منسی کا فرقہ ہوا اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ کو منظور ہوا کہ حضرت یوسفؑ کو اُنکے بہائیون سے دونا حصہ ملے پس افرائیم اور منسی کو متبنی کرنے کے سبب یوسفؑ کے فرقے کو دونا حصہ دیا گیا (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۹) اور حضرت یعقوبؑ کے

اسرائیل

ایک بیٹے کا نام لیوی تہا (پیدایش ۳۵ باب ۲۲-۲۵) مگر اس فرقے
کے لوگونکو کہ جنمین حضرت موسیٰ و ہارون تہے میراث ملک کنعان نہ
تہین ملی اُس فرقے کے لوگ کہانت یعنے امامت کرتے اور سب
فرقون سے دہ یکے وغیرہ لیتے تہے اور میراث انہین بارہ فرقون
مرقومہ فہرست کو ملی تہی مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵ و ۲۵ مین لکہا ہے
کہ وے لوگ شریعت کے مطالعہ مین مصروف رہتے تہے ۔ اڑتالیس
شہرونکے سوا اُنکی کوئی موروثی زمین نتہی (یشوع ۲۱ باب ۴۱)
کیونکہ خدا ہی اُنکی میراث ٹہرا اور اُسنے اُن کوششون کے عوض
جو اُنہون نے لوگون کے درمیان کین زمین اسرائیل کی پیداوار
کا دسوان حصہ اُنکا حق ٹہرایا انتہی

فہرست اسماء دوازدہ پسران حضرت اسمعیل

(۱) نبیت — یہ پہلوٹہا بیٹا تہا
(۲) قیدار — اس نام سے اکثر تمام قبائل بنی اسمعیل مراد ٹہرتی ہیں جیسے یہود اسے تمام اسباط بنی اسرائیل
(۳) ادبئیل
(۴) مبسام
(۵) مشماع
(۶) دومہ
(۷) مسا

(۸) حدد

(۹) تیما

(۱۰) اطور — کوہ طور انہین کے نام سے مشہور ہے اہل عرب اس پہاڑ کو الطور کہتے ہین

(۱۱) نفیس

(۱۲) قدمہ

یہ اسمعیلؑ کے بیٹے ہین اور اُنکے نام اُنکی بستیون اور قلعوین یہ ہین اور
اپنی امتونکے بارہ رئیس ہین (دیکھو پیدایش ۲۵ باب ۱۳-۱۶)

پانچوین صدی ع مین اُس تمام ملک کے تین حصّے تھے یعنے یہوداہ اور
سامریہ گلیل اور تراکونیتس پیریہ اور ادوم فی الحال وہ سلطنت
ترکی کے تحت مین ہے اور اُنہون نے اُسے دو حصّون یعنے اکرا اور
دمشق مین کردیا (دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۵۸) اسی ملک کی بابت
مسیحؑ کی شان مین لکہا ہے کہ داؤد کے تخت پر ہمیشہ تک سلطنت کریگا
چنانچہ اعمال ۲ باب ۳۰ مین ہے سو اس سبب سے کہ نبی تہا (یعنے
داؤد) اور جانتا تہا کہ خدا نے اُس سے قسم کہائی ہے کہ مین تیری
نسل سے مسیحؑ کو جسم کی رو سے ظاہر کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹھے انتہی
اور لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے کہ وہ (یعنی مسیحؑ) سدا یعقوب کے گہرانیکی
بادشاہت کریگا (از رومن بیل چہاپہ لندن ۱۸۶۰ع) اس سدا کے
لفظ سے جو لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے بعضون نے گمان کیا ہے کہ مسیحؑ کی
نبوت صرف بنی اسرائیل کے واسطے تہے لیکن کئی دلیلون سے یہ گمان

رفع ہوسکتا ہے (۱) انجیل جسکی تعریف قرآن مین بار بار ہے اگر الہامی ہے تو
خدا کی سب مخلوقون کے واسطے وہ خدا کا فرمان ہے (۲) مسیح انبیاء بنی
اسرائیل مین سے تھے اور ان انبیا مین سے حضرت یونس بحکم الٰہی غیر قوم
کے لوگون مین نبوت کرچکے ہین پس حضرت عیسیٰ کی نبوت بھی صرف بنی اسرائیل
پر منحصر نہ تھی (۳) اعمال ۱ باب ۸ مین مسیح نے حضرات حواریون سے
فرمایا کہ تم قوت پاؤگے اور یروشلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ مین
بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے انتہی یہ ظاہر ہے کہ مسیح نے کبھی ایک
لمحہ بھی ملک یہودیہ پر حکومت نہین کی بلکہ مسیح کو خود دنیا مین سر
رکھنے کی جگہ نہ تھی (لوقا ۹ باب ۵۸ متی ۸ باب ۲۰) لیکن سب مفسرین
انجیل کا اسپر اتفاق ہے کہ اس سے مسیح کی روحانی حکومت مراد ہے
نہ یہ کہ ظاہری اور دنیاوی جیسا کہ ظاہر بھی ہے اور مسیح نے خود فرمایا
کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہین ہے (یوحنا ۱۸ باب ۳۶) اور
اس سدا کے لفظ سے بھی جو لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے یہی بات ظاہر ہے
کیونکہ کوئی دنیاوی سلطنت سدا قایم نہین رہتی لیکن روحانی سلطنت
کو ہمیشہ قیام ہے اور وہ سلطنت تو عقیدہ اور ایمان ہے جو مسیح کے
ایماندارون مین ہمیشہ تک بدستور جاری ہے

یروشلم یعنی بیت المقدس سے مراد یہودی اور عیسائی اور اسلامی
محاورہ مین وہ عبادتخانہ جسے اگلے زمانون مین ہیکل سلیمانی کہتے تھے
(لوقا ۲ باب ۲۴) اور کبھی وہ تمام شہر اور کبھی صرف صیحون تمام شہر

یروسلم سے مراد ہے (یسعیاہ ۱ باب ۲۷) شہر یروسلم چار پہاڑ وں پر آباد ہے
ایک موریہ دوسرا صیحون تیسرا اکرا چوتہا بزیتہا یا نیا شہر قدیم زمانہ مین سب کا
ایک ہی نام موریہ تہا (الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ مرزا پور صفحہ ۱۹
سنہ ۱۸۶۶ع کوہ صیحون اور اکرا پچہم طرف ہین اور موریہ اور بزیتہا پورب مین ہین (جاگرفی انڈرسن مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۴۳) حضرت داؤد کے
زمانہ سے وہ سب پہاڑ جنپر یروسلم آباد ہے صیحون کہلاے (از روین
تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آوین صاحب مطبوعہ مرزا پور سنہ ۱۸۶۱ع
بر آیت ۲ زبور ۴۸ صفحہ ۳۰۹ ؛
غالباً اموریون کے نام سے جوکہ اُس ملک کے قدیم باشندے تہے مشتق
ہوکر زمانہ قدیم مین یہ سب پہاڑ موریہ کہلاے اور اموریون کے ایک
بادشاہ صیحون کے نام پر اُنمین کا ایک پہاڑ صیحون کہلایا (۵ ۳ زبور ۱۱
و ۲۶ ۱۳ زبور ۱۹) یا شاید اسکے بالعکس ہو یروسلم اوتر پچہم طرف سیڈی ٹیرین
کہاڑے سے دو ہزار پانسو اکیاسی ۲۵۸۱ فٹ بلند ہے اور دکہن پچہم رُخ دو
ہزار پانسو اڑتیس ۲۵۳۸ فٹ اُسکی بلندی سمندر کی سطح سے ہے یروسلم
سیڈی ٹیرین کہاڑی سے ۳۲ میل اور دریاے یردن سے اٹہارہ ۱۸ میل ہے
یروسلم سے جبرون دکہن طرف بیس ۲۰ میل اور سامریہ اوتر طرف
چہتیس ۳۶ میل ہے (کوئی ورانسٹریٹڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی سنہ ۱۸۶۸ع
صفحہ ۴۸۵ مصنفہ پادری چارلس ٹیل اِم اے) یروسلم دمشق سے دکہن
پچہم رُخ ایکسو بیس ۱۲۰ میل (لغت کتاب مقدس صفحہ ۷۲ کالم ۲) تک معظمہ سے جیسے گبون صاحب مشہور مورخ

رومی اپنی کتاب کے پچاسویں باب میں لکھتے ہیں کہ ممالک ایشیا کے ناف میں واقع ہے (از سیر الاسلام صفحہ ۴۸) اوتر طرف آٹھ سو پچیس ۸۲۵ میل مدینہ منورہ سے چھ سو پچاس ۶۵۰ میل اس دہلی دارالسلطنت ہندوستان سے اوتر پچھم رخ دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل طہران پایۂ تخت فارس سے چھ سو ۶۰۰ میل اصفہان سے آٹھ سو پچاس ۸۵۰ میل بغداد شریف سے چار سو پچاس ۴۵۰ میل بخارا سے ایکہزار چار سو ۱۴۰۰ میل یارقند سے دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل کابل پایۂ تخت افغانستان سے ایکہزار آٹھ سو ۱۸۰۰ میل کوہ سینا سے دو سو ۲۰۰ میل موصل سے دکہن پچھم رخ قریب چار سو ۴۰۰ میل قسطنطنیہ یعنی استنبول دارالسلطنت یورپ سے دکہن رخ نو سو ۹۰۰ میل (اٹلاس ڈاکٹر ٹیلر صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ء نقشہ افریقہ و نقشہ ایشیا) بیر سبع یروسلم سے دکہن پچھم طرف پچیس ۲۵ میل سیلون یا سیکم یروسلم سے اوتر طرف تینتیس ۳۳ میل یافہ جہاں سے سلیمانی ہیکل کے لئے لکڑیاں آتی تھیں یروسلم سے دکہن طرف باسٹھ ۶۲ میل صیدا یروسلم سے اوتر طرف ایکسو تینتیس ۱۳۳ میل عاقر یروسلم سے دکہن طرف پچیس ۲۵ میل ہے یروسلم لندن سے دکہن پورب طرف دو ہزار دو سو پینتیس ۲۲۳۵ میل ہے (ماڈرن جاگرفی انڈرسن کرکٹڈ یعنی صحیح کی ہوئی مطبوعہ لندن ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۲۴) کوہ تبور ۲۵ کوس یروسلم سے اوتر سمت واقع ہے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۳۱) شامی انطاکیہ سے یروسلم ڈیڑھ سو ۱۵۰ کوس (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ء حاشیہ صفحہ ۳۲) یروسلم بیت اللحم سے تخمیناً پانچ میل ناصرہ سے قریب ستر میل مصر سے قریب

دو سو ۲۶ ہاتھ میل اور افرائیم سے سترہ ۱۷ میل پرچھو سے ۱۶ میل بیت عنیاہ سے دو ۲ میل (از ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین چھاپہ لاہور سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۲۶ و ۲۳۵) اور راما سے چھ ۶ میل اور مکفیلا کے غار سے جہان حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین بیس ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے (از جغرافیہ پاک کتاب مؤلفہ پادری جوزف جکیب مطبوعہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۸۰ و ۱۹۹ و ۲۶۶) یروسلم سے پورب طرف زیتون کا پہاڑ ایک سبت ۲ کی منزل یعنے پندرہ سو ۱۵ قدم دور ہے (اعمال ۱ باب ۱۲) اُسکے اور شہر کے بیچمین ایک نالہ کدرون نامی حایل ہے جسمین بارش کے وقت پانی بہت ہوتا ہے مگر گرمی کے دنونمین سوکھ جاتا ہے اس پہاڑ کے دامن مین پچھم طرف یروسلم کے پاس ایک باغ گتسمنی نامی تھا اور پہاڑ سے ملے ہوے پورب طرف بیت فاگا اور بیت عنیا دو گانو تھے (از رومن تفسیر اسکاٹ مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۶۰ کالم ۲ متی ۲۱ باب ۱ کی تفسیر) یروسلم مین پیدا ہونا اور مرنا بڑی عظمت کا سبب سمجھا جاتا ہے چنانچہ ۸۷ زبور ۵ و ۶ مین لکھا ہے اور صیحون کی بابت کہا جاے گا کہ فلانہ فلانہ اُسمین پیدا ہوا اور حق تعالی آپ اُسکو قیام بخشیگا خداوند جسوقت لوگونکا نام لکھیگا لوگن کے کیےگا کہ یہ شخص وہان پیدا ہوا تھا انتہی اور اسیطرح ۸۸ زبور ۴ و ۷ و ۸ مین بہی ہے اُسکی عظمت کے بیان سے تمام کتب عہد عتیق بہری ہوئی ہین دیکھو ۱ سلاطین ۱۲ باب ۱۴ و ۲۱ و ۲۶ - اول سلاطین ۸ باب ۲۹ - اور ۲ تواریخ

۶ باب ۶ – اور ۷ باب ۱۲ – اور ۱۳ باب ۱۳ – اور ۸ ۴ زبور – اور ۷ ۸
زبور ۸ ۶ – اور نہ صرف ہیکل بلکہ وہ تمام قرب و جوار برکتون اور
خوبیون سے معمور ہے تینون قومین یعنے یہودی اور عیسائی اور
مسلمان یروسلم کو مقدس شہر سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے
کہتے ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفات کی وادی مین دفن
ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے انتہی الکتاب کے مقامات المعروف
چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۲ و ۲۲)
یہ مقام جس جگہ ہیکل یعنے مسجد حضرت سلیمان نبی تہے خدا ہی کا پسند
کیا ہوا اور حضرت موسیٰ کو بتایا ہوا تہا (استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱) یہودی
لوگ جسطرح خدا کی قسم کہاتے اُسیطرح یروسلم کی بہی قسم کہاتے تہے
(دیکہو متی ۵ باب ۳۴ و ۳۵) یہ مقام تمام انبیاء بنی اسرائیل کا مسجود
(۸ ۱۳ زبور ۲) اور آغاز اسلام مین قبلہ اہل اسلام بہی تہا اُسجگہ
حضرت ابراہیم توریت کے بموجب اپنے بیٹے کو قربانی کرنے لیگئے تہے
(مقدس کتاب کا احوال ۱۰ باب صفحہ ۱۰ اور الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۴ سطر ۲۴
اور ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۴۲ سطر ۸)
اُسی سرزمین پر حضرت یعقوب سے خواب مین خدا ے قادر نے باتین
کی تہین اور حضرت یعقوب نے اُس مقام کا نام بیت ایل رکہا یعنے
خدا کا گہر (پیدایش ۲۸ باب ۱۰ – ۲۲) اُسی جگہ حضرت داؤد نے
خدا کا فرشتہ کہ جسنے اُنکی دعا سے وباکو روکا کہڑا دیکہا تہا اُسجگہ

(داؤد) بادشاہ نے خدا کے لئے ایک مذبح بنایا (۲ سموئیل ۲۴ باب) وہان چڑہاوئن اور سلامتیون کو چڑہایا اور بعدہ خدا نے اُنکی دعا قبول کی اور وبا بنی اسرائیل کے درمیان سے دور ہوگئی اور اُسکے بعد اُسی مقام پر سلیمان بادشاہ نے ہیکل کو بنایا (از کیفیت نامہ مصنفہ پادری شیلڈ صاحب و ترجمہ پادری اسٹرنصاحب مطبوعہ ۱۸۷۲ع صفحہ ۳۹) اُسی مقام پر ایک ابر کا جسے شکینہ کہتے سایہ کرنا خدا کی حضوری کا نشان تہا (۲ تواریخ ۵ باب ۱۳) اور اُسی جگہ عہدنامہ کا صندوق اور اُسپر سونے کا سرپوش تہا جسے کفارہ کہتے تہے (خروج ۲۷ باب ۶) اور صندوقچہ دونون لوحین عہدنامہ کی اور مَنّ کا مرتبان اور حضرت ہارون ع کا عصا کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین (عبرانیون ۹ باب ۴) رکہا تہا اُسی جگہ حضرت عمر فاروق رض کی بنوائی ہوئی مسجد اقصیٰ موجود ہے دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگسٹس برٹپید صفحہ ۸۰ مین لکہا ہے کہ گمان غالب ہے کہ موریا کے اوپر ابراہیم اضحاک کو ذبح کرنے کے لئے لیگیا وہی ہیکل تعمیر کی گئی اور فی الحال ایک مسجد جسے مسجد عمر رض کہتے ہین وہین واقع ہے انتہیٰ ❊

اے یروسلم اگر مین تجہے بہول جاؤن تو میرا داہنا ہاتہ اپنا کام بہولے اگر مین تجہہ کو یاد نہین کرتا اور اگر مین یروسلم کو اپنی اول خوشی سے زیادہ تر عزیز نہین جانتا تو میری زبان تالو سے لگجاے ۱۳۷ از زبور ۵ و ۶

نظم در مدح یروسلم یعنے بیت المقدس

یا رب ہزار جان بہ نثار یثرب و سلم | الحق کہ جانفزاست جوار یثرب و سلم
اجسام انبیا چو بخاکش نہفتہ اند | نور مجسم است غبار یثرب و سلم
پروا ز جبرئیل بخاکش بسے چو ماند | اینک ہمو نسست باد بہار یثرب و سلم
پشت و پناہ پشتہ دیوار آن حرم | دین متین حصین حصار یثرب و سلم
ظلمات راہ چشمہ حیوان ہمین نمود | شد نور بار لیل و نہار یثرب و سلم
مانند سبحہ سلسلۂ انبیاے پاک | یکسر گسستہ شد بکنار یثرب و سلم
ظل ہماست سایۂ دیوار مسجدش | از ہار خلد نقش و نگار یثرب و سلم
پا سر خرو ترا ز رخ گلگون شود براہ | گل بشگفد ز کاوش خار یثرب و سلم
از فخر سر کشد بفلاک سبزہ زار راہ | بر سبزہ سبز پوش سوار یثرب و سلم
یارب مقام بندہ منصور کن بہشت | از بہر مستقیم دیار یثرب و سلم
ہان در گزر تو از سر عصیان بانتشار | از بہر ہر نماز گزار یثرب و سلم

میں نے خداوند سے ایک سوال کیا اور میں اُسکا طالب ہوں کہ میں عمر بھر خداوند کے گھر میں رہوں اور خداوند کی خوشنودی دیکھوں اور اُسکی ہیکل میں تحقیقات کروں کیونکہ مصیبت کے وقت وہ مجھے اپنے خیمہ میں چھپالیگا اپنے ڈیرے کے پردے میں مجھے پوشیدہ رکھیگا اور مجھے چٹان پر چڑھا دیگا (۲۷ زبور ۴ و ۵)

ہم اُسکے مسکنوں میں جائینگے اور ہم اُسکے پانوں تلے کی چوکی کے برابر اُسکو سجدہ کرینگے (۱۳۲ زبور ۷)

رُکن دویم

توریت مین جسجگہ پہلے یروسلم کا ذکر آیا ہے وہ مقام کتاب پیدایش
کی ۱۴ باب ۱۸-۲۰ مین ہے کہ حضرت ابراہیم نے سالم کی بادشاہ
ملک صدق کو جو خدا کا کاہن تہا دہ یکی دی تہی اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس جگہ پر نہایت قدیم زمانہ مین بہی کوئی مذبح تہا مگر توریت سے کچھ
اسکا ثبوت نہین ہے بعد اسکے خدا نے ابراہیم کو آزمایا اور اُسے کہا اے ابراہیم وہ بولا لبیک تب اُسنے
کہا کہ تو اپنے پیارے اور اکلوتے بیٹے اسحاق کو لے اور موریہ کے
ملک مین جاکر وہان ایک پہاڑ پر جو مین تجہے دکہاؤنگا اُسے سوختنی
قربانی کے لیئے ذبح کر تب ابراہیم نے بڑے تڑکے اُٹہکر اپنے گدہے
پر چارجامہ باندہا اور دو نوکر اور اپنے بیٹے اسحاق کو ساتہ لیا
جب اُنہون نے تیسرے روز اُس مقام کو دور سے دیکہا ابراہیم
اپنے نوکرون سے کہا تم گدہے کے پاس یہان رہو مین اُس
لڑکے کے ساتہ وہان عبادت کرنے جاتا ہون تب قربانی کی
لکڑیان اپنے بیٹے اسحاق پر لادین پر آگ اور چہری اپنے ہاتہ
مین لی اور دونون ساتہ چلتے ہوئے اسحاق اپنے باپ سے
کہنے لگا کہ اے باپ آگ اور لکڑیان تو ہین پر سوختنی قربانی کے
لیئے برہ کہان ہے ابراہیم نے کہا کہ اے بیٹا خدا آپ برہ کی تدبیر کریگا
سو وے دونون ساتہ ساتہ چلے جب اُسجگہ پر آئے ابراہیم نے ایک
مذبح بنایا اور اُسپر اُن لکڑیون کو چنا اور اپنے بیٹے اسحاق کو باندہکر
لکڑیون پر دہرا اور اپنا ہاتہ بڑہاکر چہری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے

دوہین خدا کے فرشتہ نے آسمان پر سے پکار کر اُسے کہا کہ اے ابراہیم
اے ابراہیم اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑہا کیونکہ مین نے جانا کہ تو خدا سے
ڈرتا ہے کہ تو نے اپنے بیٹے اکلوتے کو بھی دریغ نکیا تب ابراہیم نے
اپنی آنکھین اُٹھائین اور مینڈھے کو سینگون سے جھاڑی مین پھنسا
ہوا دیکھا اور اُسے اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے لئے
ذبح کیا تمت کلامہ از مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء
۱۰ اباب پیدایش ۲۲ باب ۞

اہل اسلام کا اتفاق اسپر ہے کہ حضرت ابراہیمؑ سرزمین مکہ معظمہ مین
بمقام منا قربانی کے واسطے حضرت اسمعیلؑ کو لے گئے تہے اور مورخ
ابو الفدا نے لکھا ہے کہ جو لوگ حضرت اسحاقؑ کی نسبت اس واقع
کا یقین کرتے ہین وہ مقام قربانی کا بیت المقدس قرار دیتے ہین
اور جو لوگ حضرت اسمعیلؑ کی نسبت اس واقع کا یقین کرتے ہین
وہ مقام قربانی کا منا قرار دیتے ہین اور یہود و نصاری یہ دلیل
پیش کرتے ہین کہ منا ملک کنعان سے چالیس منزل دور ہے اتنی
دور ممکن نتہا کہ خدا حضرت ابراہیمؑ کو قربانی کرنے کے واسطے بہیجتا
مگر میرے نزدیک جبکہ حضرت اسمعیلؑ اور اُنکی والدہ کا اُس بے آباد
ملک اور ریگستان بے آب و دانہ مین بے رفیق و مددگار پہونچ جانا
تینون مذہبون کی کتابون سے ثابت ہے تو حضرت ابراہیمؑ کا بیٹے
کو قربان کرنے کے واسطے اتنی دور آنا کچہ تعجب کا مقام نہین ہے

ابراہیم

کیونکہ اُسکے بعد ہی باپ اور بیٹے کے درمیان عرب سے کنعان تک برابر آمد و رفت جاری تہی یہانتک کہ حضرت ابراہیمؑ کی وفات کے وقت حضرت اسمٰعیلؑ باپ کے پاس موجود تہے چنانچہ پیدایش ۲۵ باب ۸ و ۹ مین ہے تب ابرہیم جان بحق ہوا اور اچہی عمر درازی مین بوڑہا اور آسودہ ہوکر مرا اور اپنے لوگو مین جا ملا اور اُسکے بیٹے اسحاقؑ اور اسمعیلؑ نے مکفلہ کے مغارہ مین جو حتی صُحر کے بیٹے افرون کے کہیت مین جو ممری کے آگے ہے اُسے گاڑا انتہی

علاوہ اسکے موریہ پہاڑ پر ~~اسحاق کی قربانی ہونی~~ ~~مناسب~~ نصرانی عالم اسپاتی کی بابت قایل نہین ہین برعکس اسکے وہ کہتے ہین کہ مورہ کے بلوط (پیدایش ۱۲ باب ۶) کے نزدیک وہ عجیب ماجرا واقع ہوا البتہ عبرانی زبان مین مورہ و موریاہ لفظوں مین فقط تہوڑا تہوڑا فرق ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۳) اور سامری کہتے ہین کہ کوہ جرزین پر حضرت ابراہیمؑ نے وہ قربانی گزرانی تہی (ایضاً صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

چونکہ اہل اسلام مین حضرت اسمٰعیلؑ کا نام اس قربانی کی بابت مشہور ہے (دیکہو سورہ والصافات رکوع ۳) اور عیسائیون اور یہودیون مین باوجود اقرار سہو کاتبان حضرت اسحاقؑ کا لیکن یہ اختلاف ایسا بڑا نہین ہے جیسے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کی جگہ جرزین لکہہ لیا ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۶۵ کالم ۲) کیونکہ وہ بیت المقدس سے انکی انحراف و رو گردانی کا باعث ہوگیا اور اسمین کچہ خدا پرستی کی بابت نقصان نہ تہا

الہویتن اور مقدس کتاب مین کثرت سے پڑہین اسقدر غلطیاں انہین پڑین اور اختلاف عبارت انہین پیدا ہوئی انتہی ۱۲ ۱۲ ۱۲

نہین ہوتا کیونکہ یہ صرف تواریخی بات ہے اسکے سوا اسی کتاب مقدس
کتاب کا احوال ۹ باب مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم کی چہیاسی برس ۸۶ برس
کی عمر مین حضرت اسمعیلؑ (پیدایش ۱۶ باب ۱۶) اور سو برس کی عمر مین
حضرت اسحاقؑ پیدا ہوے تہے (پیدایش ۲۱ باب ۵) اور خدا اُسکے یعنے
حضرت اسمعیلؑ کے ساتھ تہا (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) اس حساب سے چودہ
برس حضرت اسمعیلؑ حضرت اسحاقؑ سے بڑے تہے پس ممکن ہے کہ پہلوٹہے
کو حضرت ابراہیم نے قربانی کرنا چاہا ہو چنانچہ اسی دستور کے بموجب
خدا فرماتا ہے اگر اتفاق ایسا ہے کہ حضرت ہوین اور ایک محبوبہ اور
دوسری مبغوضہ ہوا اور محبوبہ اور مبغوضہ دونون سے لڑکے ہون
اور پہلوٹہا بیٹا مبغوضہ سے ہو تو یون ہوگا کہ جب وہ اپنے بیٹون پر
مال کی تقسیم کرے تو محبوبہ کے بیٹے کو مبغوضہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت
پہلوٹہا ہے فوقیت نہ دی بلکہ وہ مبغوضہ کے بیٹے کو اپنے سب مال سے
دونا حصہ دیکے پہلوٹہا ٹہراوے کیونکہ وہ اُسکی اوّل قوت کا ہے اور
پہلوٹہا ہونے کا مستحق وہی ہے (استثنا ۲۱ باب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷) اب اگر
کوئی کہے کہ حضرت یعقوبؑ نے کیون اپنے بڑے بہائی عیسو کا حق پایا
(پیدایش ۲۷ باب ۳۰) اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے عیسو سے انکے پہلوٹہے ہونیکا حق
مول لیا تہا (پیدایش ۲۵ باب ۳۳) باوجودیکہ اپنے بلیبنا باپ سے یہ کہکر مین عیسو ہون یہ
حق پایا تہا لیکن در اصل انکے بڑے بہائی ہی کو حضرت اسحاقؑ نے وہ برکت دی تہی
کیونکہ حضرت یعقوبؑ نے عیسو کے نام سے وہ برکت حاصل کی تہی (پیدایش ۲۷ باب ۱۹)

پس جبکہ مبغوضہ کے بیٹے کا پہلوٹھے ہونے کے سبب یہ رتبہ ہے تو محبوبہ کے پہلوٹھے بیٹے کا پہلوٹھاپن کون چھین سکتا ہے یعنے وہ خداوند کے نزدیک باپ کے سب بھائیوں سے اعلیٰ اور افضل ہے ۰

اور یہودیوں میں بھی ہمیشہ یہ دستور رہا کہ ہر پہلوٹھا خداوند کے لئے سمجھا جاتا تھا (لوقا ۲ باب ۲۳) چنانچہ خروج ۲۲ باب ۲۹ و ۳۰ مین خدا فرماتا ہے تو اپنے بیٹوں میں سے پہلوٹھا مجھے دیجیو ایسا ہی اپنے بیلوں اور گوسفندوں سے کیجیو انتہی اور خروج ۱۳ باب ۲ میں ہے کہ ... پہلوٹھے میرے لئے مقدس کر جو کوئی بنی اسرائیل میں اپنی ماں کا رحم کھولے خواہ انسان ہو یا حیوان میرا ہے انتہی پھر یہ کہ شاید اس قربانی گزراننے کے وقت تک حضرت اسحاق پیدا بھی نہوے تھے اسکے سوا پیدایش ۲۲ باب ۱۶-۱۸ مین لکھا ہے پھر یہوواہ کے فرشتہ نے دوبارہ ابراہیم کو پکارا اور کہا خدا فرماتا ہے مین نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے اسلئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا بھی دریغ نکیا مین تجھے برکت پر برکت دونگا اور آسمان کے ستاروں اور دریا کے ساحل کی ریت کی مانند تیری نسل کو نہایت فراوانی بخشونگا اور تیری نسل اپنے دشمنوں کے دروازوں کی وارث ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی ساری امتین برکت پاوینگی انتہی چونکہ اکلوتا بیٹا (آیت ۱۶) سوا حضرت اسمعیل کے حضرت اسحاق کو نہین کہہ سکتے اس سبب سے کہ حضرت اسمعیل اپنی پیدایش سے چودہ برس تک اپنے باپ کے اکلوتے تھے اور حضرت اسحاق کی پیدایش کے وقت

تو حضرت اسمعیلؑ چودہ برس کے موجود تھے پس حضرت اسحاقؑ اکلوتے
کیونکر ہوئے انہیں کی یعنے اسمعیلؑ کی بابت خدا نے فرمایا کہ دریغ نکیا
یعنے قربان کرنا چاہا اور آسمان کے تاروں اور دریا کے ریت کی مانند
(آیت ۱۷) حضرت اسمعیلؑ کی نسل کو خدا نے کیا کہ جنسے تمام عرب
اور ترکستان بھرا ہوا ہے اور یہودی تو دنیا میں صرف نوّے لاکھ
رہگئے ہیں اور انہیں حضرت اسمعیلؑ کی اولاد اپنے دشمنوں[۹۱] کے
دروازونکی (آیت ۱۸) یعنے بیت المقدس کے وارث ہوئے اور
اسی نسل سے زمین کی ساری امتین یعنے یہودی[۹۲] اور عیسائی
و مسلمان برکت یعنے ایمان پاتے ہیں ایک اور بات بھی غور کرنیکے
لایق یہ ہے کہ زمانہ اسلام سے پیشتر اہل عرب میں دو قربانیاں مقرر
تھیں ایک عتیرہ یعنے وہ قربانی جو ماہ رجب میں کیا کرتے تھے اور دوسرے
فرع یعنے پہلوٹھے بچے کا قربان کرنا (از ہیا زنامہ مطبوعہ مشن پریس الہ آباد
بحکم نارتھ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی ۱۸۶۵ء صفحہ ۲۹۰) پس اس فرع کی
اصل وہی قربانی حضرت اسمعیلؑ کی ہے کیونکہ اہل عرب نسل اسمعیلؑ
ہیں اور یہ دستور اُنہوں نے سنت آبائی سمجھ لیا ہوگا تاکہ آئندہ
پشتوں کے لیئے یہ بات یادگار چلی جاوے کہ ہمارے آبا میں سے کوئی
پہلوٹھا قربان ہونے کے وقت یوں مورد افضال الہی ہوا تھا
پس وہی سنت اہل عرب میں پشت در پشت جاری چلی آئی اور
یہ نشان اسکا ہے کہ ضرور صرف حضرت اسمعیلؑ قربان ہونے گئے تھے

نہ یہ کہ حضرت اسحاق پہر یہ کہ توریت کے اُس مقام مین کثرت سہو کاتبون سے
جسکا عیسائی علماء کو اقرار ہے (ہارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۴
مطبوعہ ۱۸۵۵ع) اسحاق لکہدیا ہوگا اور یہ تو عام دستور تہا کہ توریت بغیر نقطونکے
لکہی جاتی تہی (لغت کتاب مقدّس صفحہ ۹ کالم ۱)

الغرض ان دونون بنی زادونمین سے جو کوئی اس قربانی کے لئے
مخصوص کیا گیا ہو ہمارا اُسمین فخر ہے اگر حضرت اسحاق علیہ السلام
قربانی ہونے گئے تہے تو وہ کیا دشمن تہے ہمارے نزدیک جیسے
حضرت اسمعیل علیہ السلام ویسے ہی حضرت اسحاق علیہ السلام
جیسے محبت اور ادب ہمین حضرت اسمعیل کا ہے ویسا ہی حضرت اسحاق
کا وہ بہی خدا کے مقبول اور یہ بہی خدا کے مقبول تہے وہ بہی ہمارے
پیغمبر خدا صلعم کے اجداد مین تہے اور یہ بہی بلکہ جسطرح حضرت عیسیٰ کو
بوسیلۂ یوسف نجار نسل داؤد مین لکہا ہے (متی ۱ باب) اگرچہ حضرت
عیسیٰ کو جو بے باپ پیدا تہے حضرت داؤد سے قرابت تک نہ تہی چہ
جائے انکا بنیت اور نہ کسی کتاب سے ثابت ہے کہ حضرت مریم نسل
داؤد سے تہین کیونکہ وہ فرقہ ہی دوسرا تہا یعنے الیسبات کے رشتہ
دار تہین جو کہ حضرت ہارون کی بیٹیون مین سے اور حضرت ذکریا کاہن کی
بی بی تہین (لوقا ۱ باب ۵ و ۳۶) پس اس بیان سے اگر مین سچ
کہتا ہون تو اعمال ۲ باب ۳۰ مین جو حضرت عیسیٰ کو نسل داؤد سے
لکہا ہے صریح غلط ہوگیا۔

پادری عماد الدین
مطبوعہ لاہور
صفحہ ۴۳ سطر ۱۰

پہر یہ کہ حضرت عیسیٰ نے آپ ہی نسل داؤد مین ہونے سے انکار کیا ہے دیکہو متی ۲۲ باب ۴۵ پس جب داؤد اسکو (یعنے مسیح کو) خداوند کہتا ہے تو وہ اسکا بیٹا کیونکر ٹہرا انتہی غرض اسطرح حضرت رسول خدا صلعم کا نسب حضرت اسحاقؑ سے نہین بلکہ وہ تو حضرت اسمعیلؑ کی دوسری ما سے حقیقی بہائی تہے اور حقیقتاً حضرت رسولخدا صلعم کے اجداد مین تہے اور اسکی بابت اور بہی ثبوت ہین مگر اس مختصر مین زیادہ گنجایش نہین ہے صرف فانڈر صاحب کا قول اختتام دینے مباحثہ صفحہ ۴۹ چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۵ع بیان کافی ہوگا کہ لفظ بیٹا عربی مین بن اور لفظ بہائی عربی مین اخ دونون زبان عبرانیمین اور توریت کی بہتیری آیات مین خاص و عام دونون معنے سے آیا ہے انتہی پس اسیطرح جیسے حضرت اسمعیلؑ ویسے ہی حضرت اسحاق دونونکو حضرت رسولخدا صلعم کے اجداد مین سمجہنا چاہئے پہر یہ کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو جو اہل کتاب لونڈی کہکر انکی اولاد کا رتبہ حضرت بی بی سارہ کی اولاد کی برابر نہین سمجہتے یہ صریح تعصب ہے۔ (استثنا ۲۱ باب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ کو جو مین ابہی لکہ چکا ہون پہر پڑہنا چاہئے اسکے سوا توریت مین کہین یہ نہین لکہا ہے کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو کسینے مول لیا ہو یا جہاد مین آئی ہون یا یہ کہ کسی نے کسی کے آگے کنیز کی یا غلامی کا اقرار کیا ہوا اور یہی صورتین لونڈی غلام ہونے کی ہوتی ہین وہ نعوذ باللہ ایسی نہ تہین جیسے راحاب اور روت موابی اُس مواب کی نسل مین

جیسے حضرت لوطؑ کی بڑی بیٹی جنی تہی اور رحبعام بن سلیمان کی ماں نعمہ عمونیہ
جس عمون کی نسل جو حضرت لوطؑ کی چہوٹی بیٹی سے تہے (۲ تواریخ
۱۲ باب ۱۳ متی ۱ باب ۷) اور اوریا کی جورو بنت سبع
(۲ سموئیل ۱۱ باب ۲-۵) اور یہوداہ کی بہو تمر
(راحاب) یشوع ۲ باب ۱ (دختران حضرت لوطؑ) پیدایش
۱۹ باب ۳۰-۳۶ و ۳۷ (تمر) پیدایش ۳۸ باب ۱۸ (روت) کتاب
روت ۱ باب ۴-۱ اور ۴ باب ۱۳-۱ اور یہ سب عیسائی عقیدے کے بموجب
حضرت عیسیٰؑ کے بلکہ بعضے انہین سے حضرت داؤدؑ کی پردادیان انجیل
مین لکہی ہین (دیکہو متی ۱ باب) پس اگر یہ بیان درست ہو تو حضرت
اسمٰعیلؑ کا نسب حضرت عیسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ بلکہ
تمام انبیاء بنی یہوداہ سے کسقدر بلند تر سمجہنا چاہیے
رومیوں میں یہ ایک خاص رسم تہی کہ جب ایک بیوی کو وفادار اور
نیک جانتے تو اسکو درجہ بڑی بیوی کا دیتے تہے (اگرچہ وہ لونڈی
ہوتی) جسوقت وہ ایک لونڈی سے نکاح کرتے تہے اولاد اُس کی
برابر اولاد نکاحی بیوی کے متصور تہی اور قوانین مین حقیقت کی سلطنت
کچہ فرق نہ تہا دونوں کی اولاد برابر حق حصہ لینے کا باپ کے مال سے
رکہتے تہے لیکن اولاد کنچنی (یعنے رنڈی) کی بالکل اس حق سے
خارج تہی از سیر الاسلام صفحہ ۲۲۰ باب ۵ ترجمہ تہہیم
مصریوں مین بجز بادشاہ کے سوا اور لوگوں کو کئی نکاح کرنے کی عام

اجازت تہی اور عورت لونڈی ہو یا ہو اسکی اولاد صحیح النسب اور
آزاد سمجہی جاتی تہی یعنے لونڈی غلام نہ سمجہے جاتے تہے انتہی (از
قدیم تاریخ مصر مولفہ رولن صاحب ترجمہ سین ٹیفک سوسائٹی اور
مطبوعہ الہ آباد گورنمنٹ پریس ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۴ نمبر ۱) پہر یہ کہ حضرت
یعقوب علیہ السلام کی اولاد دو بیبیون اور دو لونڈیون سے تہی (پیدایش
۳۵ باب ۲۵ و ۲۶) اور سب بارہون فرقے بنی اسرائیل کے انہین
کی نسل سے ہین پس جو فرقے کہ دونون لونڈیون یعنے بلہاہ سے
دان اور نفتالی اور زلفہ سے جد اور آشر تہے ان چارون فرقون
کو کوئی لونڈی بچے ہونے کے سبب اور اسرائیلی فرقون سے کچہ
کم نہین سمجہتا ہے
اور توریت کی بہتیری آیات [illegible]
انتہی [illegible]
قطع نظر ان باتون کے ربیون کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
بی بی ہاجرہ فرعون کی بیٹی تہین اور [illegible] انہین حضرت ابراہیم کی کرامت
اور عظمت دیکہکر دیا تہا دیکہو کتاب برشیث رباہ ۱۸ ربی شلوموا سحاق
نے پیدایش ۱۶ باب کی تفسیر اسطرح لکہا ہے کہ وہ فرعون کی بیٹی تہین جب
دیکہا اُن کرامات کو جو بوجہ سارہ وا[illegible] ہین تو کہا بہتر ہے کہ رہی
میری بیٹی اُسکے گہر مین خادمہ ہو کر اس سے کہ ہو دوسرے کے
گہر مین ملکہ انتہی چنانچہ اس تفسیر کی اصل عبارت عبری یہ ہے
ننش پرعہ ہاشا گفتیرا نبیم شنعیو لشارہ امر موطاب شنہا بتی
شفحہ بیت زہ و لو گبیرہ بیت اجیر

پہر یہ کہ حضرت بی بی قطورہ جو کہ حضرت ابراہیم کی تیسری زوجہ تہین اور
جنہین توریت مین لونڈی نہین لکہاہے اُنکی اولاد کے واسطے کہین توریت
مین یہ بزرگی نہین ہے کہ خدا اُسکے ساتہ تہا مگر حضرت بی بی ہاجرہ کے واسطے
یہ آیت توریت مین موجود ہے (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) پس جب خدا نے
حضرت اسمعیل کو یہ مرتبہ بخشا کہ جسطرح بارہ فرقے حضرت اسحاق کی اولاد
مین اسیطرح حضرت اسمعیل کی اولاد مین قایم کئے (پیدایش ۱۷ باب ۲۰
اور ۲۵ باب ۱۳-۱۷) یہ اپنی اُمتون کے بارہ رئیس ہین (پیدایش
۲۵ باب ۱۶) اور آخر کو وہ ملک جسکا وعدہ بار بار حضرت ابراہیم سے
فرمایا تہا (پیدایش ۱۷ باب ۸ اور ۱۵ باب ۱۸-۲۱) وہ حضرت اسمعیل
کی اولاد کو بخشا اور وہ مقدس مقام جہان قربانی گزرانے حضرت
ابراہیم سے گئے تہے حضرت اسمعیل کی اولاد کا معبد ٹہرایا تو خدا کے انتظام
مین کسے دم مارنے کی مجال ہے پس جانو کہ جو ایمان والے ہین وہی ابراہیم
کے فرزند ہین (گلتیون کا ۳ باب ۷) پہر اگر حضرت بی بی ہاجرہ کا لونڈی
ہونا مانع عظمت ہے تو یہودی لوگ جو حضرت عیسیٰ کے آبا و اجداد تہے
بار بار جو بت پرستون وغیرہ کی غلامی مین رہے اسکا کیا جواب ہے چنانچہ
مفتاح الکتاب صفحہ ۳۲۴ و ۳۲۵ مین سے بعض مقام یہان نقل کئے جاتے ہین
قولہ اسرائیلیونکا پہلے بار کوشن رشتیم کی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۳ باب
۸-۱۰) اُنکا دوسرے بار عجلون شاہ مواب کی غلامی مین آنا (قاضیونکا
۳ باب ۱۲-۳۰) تیسری بار اُنکا فلسطیونکا غلام بننا (قاضیونکا ۳ باب ۳۱)

دیکہو پیدایش ۱۹ باب ۳۷

چوتہی بار انکا کنعان کے ایک زور آور بادشاہ یبین کے جو حسور مین سلطنت کرتا تہا غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۴ باب ۱-۳) پانچوین بار اسرائیلیونکا مدیانیون کی غلامی کرنا (قاضیونکا ۶ باب ۱-۱۰) اسرائیلیونکا چہٹوین بار فلسطیون اور امونیونکی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۱ و ۱۲ باب ۸) اسرائیلیونکا بُت پرستی کے باعث ساتوین بار غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۳ باب ۱) اسکے سوا کبہی بابل والون (۲ تواریخ ۳۶ باب ۲۰) اورکبہی مصریون (کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسٹر نصاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۲۲۶ شروع باب ۱۸) اورکبہی اسوریون (کیفیت نامہ ایضاً صفحہ ۲۰۷ شروع حصہ ۲) اورکبہی رومیون کے ہاتہ بار بار وہ پشت در پشت بکتے اور غلام بنتے رہے یہانتک کہ دنیا کی کوئی قوم سوا حبشی غلاموںکے یہودیون کی طرح ہرگز پشت در پشت بار بار بکتے نہین رہے۔

پہر یہ کہ حضرات حواریون اکثر نفتالی فرقے کے تہے لغت کتاب مقدس مطبوعہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۳۳۳ مین ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد نفتالی کا ملک پہر بسایا گیا تب اسطرحکے بیدین اسمین رہنے لگے یہانتک کہ مسیح کے آنیکے وقت کامل تاریکی سب پر چہاگئی اُسکے وہان رہنے سے اور اُنہین سے اپنے رسولون کو چننے سے انجیل کے سب پڑہنے والے جانتے کہ کیا فرق آگیا تہا حالانکہ یہ فرقہ نفتالی حضرت یعقوبؑ کے اُس بیٹے کی اولاد ہے جو حضرت راحیل کی لونڈی بلہا سے پیدا ہوا اور جسکا نام نفتالی تہا علاوہ اسکے حضرت حواریون مین سے سب اسرائیلی ہی نہتے دیکہو متی ۱۰ باب

شمعون کنعانی انتہی

اسکے سوا ماسٹر رامچندر عیسائی نے اپنی کتاب مسیح الدجال مطبوعہ ۱۸۶۳ء
صفحہ ۹۸ مین یہودیونکے عقیدہ کا ذکر کیا ہے یعنے یہودی سمجھتے ہین کہ یہ امر
کوئی بڑی بات نہین ہے کہ یہ محمد قوم امّی یعنے قوم بت پرست عربونسے
ہے نہ ہماری قوم بنی اسرائیل سے کیونکہ ہم لوگونمین بہت سے اینسے
بھی ہین کہ وہ اصل مین بت پرستون سے تہے انتہی

پہر یہ کہ حضرت ایوبؑ انبیاے بنی اسرائیل مین سے نتہے بلکہ ابراہیم سے
بہت پیشتر تہے مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ ایوب کی کتاب مسیح سے قریب ۲۱۵۰ برس
انتہی دو ہزار ایک سو تیس برس پیشتر تصنیف ہوئی انتہی لغت کتاب
مقدس صفحہ ۵ مین ہے کہ عوض ایوب کے رہنے کا مقام تہا انتہی۔

طامس اسکاٹ کی تفسیر انگریزی مین ہے کہ ایوب رہنے والا زمین
عوض کا تہا اور زمین عوض معلوم ہوتا ہے کہ ملک عرب کا ایک ضلع تہا انتہی یہانسے
ظاہر ہے کہ نبوت خاندان اسرائیل پر منحصر نہین ہے اور دلایل نبوت
حضرت ایوب کے یہ ہین کہ کتاب ایوب الہامی نوشتونمین شامل ہے اور
بقول طامس اسکاٹ مفسرہ انگریزی کتاب ایوب کا جو عربی مین تہی
حضرت موسیٰ نے عبرانی مین ترجمہ کیا تہا اور کتاب حزقیل ۱۴ باب ۱۴
و ۲۰ مین دو جگہ نوحؑ و دانیالؑ و ایوب کی فضیلت مذکور ہے۔ پس اگر
یہ سارا بیان صحیح نکلے تو وہ برکت کا وعدہ جو پیدایش ۲۲ باب ۱۸ مین
مرقوم ہے اولاد ابراہیمؑ مین ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلعم کی نسبت سمجہنا

چاہیے کیونکہ نصاری در حقیقت نسل ابراہیمؑ نہیں ہیں بلکہ حضرت یافث
بن نوحؑ سے یہ اپنا سلسلہ ملاتے ہیں اور یہودی تو اب آپ ہی برکت
پانے کے محتاج ہیں صرف اولاد اسمٰعیلؑ آج دنیا میں ساری قوموں کے
برکت پانے کا وسیلہ رہ گئی ہے اور یہ مسلمان ہیں جو حضرت ابراہیمؑ کا
عقیدہ توحید اور اتباع سنت ابراہیمؑ رکھتے اور اپنے مذہب کو مذہب
حنیف کہتے ہیں فاتبعوا ملة ابراہیم حنیفا آل عمران ع ۱۰ (۹۵)
اور سب سے ضروری مسئلہ یہ حل ہوگیا کہ یہود و نصاریٰ میں قربانی کا
دستور ترک ہو جانے اور مسلمانوں میں اسکا رواج باقی رہنے سے اچھی طرح
ثابت ہوگیا کہ بسبب قربانی حضرت اسمٰعیلؑ کے مسلمان ہی خدا کے حضور
اس خدمت کے مستحق ٹھیرے اور سب کو معلوم ہوگیا کہ حضرت اسمٰعیلؑ
قربان ہونے گئے تھے تب خدا نے مسلمانوں سے ابدی میراث اور
رسم دائمی ٹھرا دیا اور یہود و نصاریٰ اس سے صریح باز رہے۔
پھر مقدس کتاب کا احوال باب ۱۵ و ۱۶ ۔ اور پیدائش ۳۷ باب ۲۸
میں لکھا ہے کہ حضرت یوسفؑ کو انکے بھائیوں کے ہاتھ سے اسمٰعیلی قافلے
بیس روپیہ دیکر مول لیا تھا انتہی پس بنی اسرائیل کی غلامی کی بنیاد
اور شروع حضرت اسمٰعیلؑ ہی کی اولاد کے ہاتھ سے ہوا اور اس سے
بڑھ کر یہ کہ حضرت یوسفؑ کو اسمٰعیلی قافلہ نے مول لیا اور حضرت یوسفؑ
کے آگے مصر میں انکے سب بھائی غلام بنے تھے چنانچہ حضرت یوسفؑ
کے خواب کی یہی تعبیر تھی (پیدائش ۳۷ باب ۱۰) دوسرے یہ کہ

پیدایش ۴۲ باب ۱۰ مین حضرت یوسف کے حضور اُنکے سب بہائیونکا
قول یہ لکہا ہے اے خداوند تیرے غلام خورش مول لینے آئے ہین
انتہی یہ اُسوقت کا ذکر ہے کہ جب ملک کنعان مین قحط پڑا اور وہ سب
مصر مین یوسف کے پاس غلہ مول لینے گئے تہے اور اسیطرح پیدایش
۴۴ باب ۱۶-۳۳ اور ۴۴ باب ۱۶ و ۱۷ مین بہائیون نے حضرت یوسف
کے آگے غلامی کا اقرار کیا تہا پس اس حساب سے تمام بنی اسرائیل
حضرت یوسف کے غلام اور اولاد اسمٰعیل کے غلام در غلام ٹہرتے
ہین شاید یہ سب سزا اللہ جلشانہ کی طرف سے اسواسطے ہوا کی کہ
یہودی لوگ حضرت بی بی ہاجرہ کو حقارت کی راہ سے لونڈی کہتے
تہے اب دیکہنے کہ تمام دنیا مین ایسی کوئی قوم نہ سُنی ہوگی کہ جسکی
پشت ہا پشت در پشت غلامی ہی مین گزرتی رہی وہ یہود ہین اگرچہ
حبشی قوم غلامی کے لئے خاص ہے مگر یہودیون کی طرح تمام قوم
کی قوم بار بار غلام نہین بنی اور ایسی قوم بہی دنیا مین نہ سنی
ہوگی جو ہمیشہ سے غلامی کا تو کیا ذکر ہے کبہی کسی کے ماتحت حکومت
بہی نہین ہوئے اور وہ اہل عرب ہین (دیکہو رسالہ کشف الاثار
فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مریک صاحب چہاپہ
اڈنبرگ ۱۸۴۶ع صفحہ ۳۴ باب ۱۲) چنانچہ قولہ فی الواقع ان
قبایل اولاد اسمٰعیل میباشند و گبّون تاریخ نویس نیز ہرچند سعی کرد
کہ حق آنقول را (یعنے آزادی عرب بموجب کتاب اوّل توریت

۱۷ باب ۱۲) رونماید لیکن آخر الامر اقرار کرد که باوجود اینکه بعضے از
قبائل عرب در زیر دست سلطنت قوم دیگر گاہے افتادہ باشند لیکن
کل عرب ہرگز مغلوب نشدہ اند و دیگر که قدرت لشکر ہاے سسسطرس
(یعنے سیسسطرس) بادشاہ ذوی القدر مصر وکیخسرو بادشاہ مجلل
ایران وپمپی وتراجن که یکے سردار مظفر و دیگرے امپراطور بزرگ اہل
روم بودہ پس لشکر اینہا تمامی قبایل عرب را نتوانستند مغلوب سازند
و باوجود آنکه بعضے از طوایف عرب زیر سلطنت دیگر افتادہ لیکن قوم
مقدس درباب آزادگی ایشان حق شدہ بحدیکه در ایام قدیم و تازہ
دربارہ استقلال عرب مثال گردید حالت آزادی که قبایل مزبور
الحال دارند دلیل شدہ که آن قوم ہرگز مغلوب نگشته اند انتہی
گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۴ ۵ مین لکھتے ہین کہ
اگر کلام برحق الہی مین مجکو کچھ اور تعلیم نہوئی ہوتی تو مین اکثر یہی خیال
کرتا کہ انصاف کے ساتھ مکافات صرف اہل عرب ہی کی قسمت مین
ہوئی جو اولاد حضرت اسمٰعیل کے ہین اور قسمت مین یہودیون سے
بمراتب اعلیٰ ہین کیونکہ یقیناً کوئی ترجیح نہ دیگا ان لوگونکی تقدیر دنیا و
کو جنپر اتبک خدا کی مُہر رہی قسمت پر جنگلی اور خود مختار اور بلند حوصلہ
اور مہمان پرور قومون ملک عرب کی جو کبھی مفتوح نہین ہوا اسمٰعیل
کی اولاد جنکے نام سے کل دنیا کو لرزہ آتا تہا اور اُسکم قتیار دن کو
سجدہ کرتے تہے مگر اُنہون نے نہ کبھی سجدہ کیا اور نہ لرزے اور مجکو

امید ہے کہ وہ کبھی نکریںگے ــ اب دونوں کی تقدیر اور اُسکے
خاندان کا حال جانکر بین خارج کیا ہوا اسمعیل ہوا چاہتا ہون
شناز پروردہ اسحاق جو مورث اعلیٰ اُن لوگون کے ہین جنپر خدا
کی مُہر ہے (حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء صفحہ ۳۶ و ۳۷ و صفحہ
۵۲ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء
اگرچہ برہما والوں وغیرہ کو بھی اپنی آزادی کی بابت یہی دعویٰ
ہے لیکن ملک عرب کی طرح دنیا کے بڑے بڑے الوالعزم بادشاہون
نے کبھی برہما وغیرہ پر فوج کشی نہین کی تھی اور تواریخ چین مصنفہ
جیمس کاکرن صاحب مطبوعہ ۱۸۶۵ء جلد ۲ دفتر ۱ باب ۷ صفحہ ۱۴۲ مین
لکھا ہے کہ ۱۷۶۶ء اور ۱۷۷۰ء کے درمیان فغفور چین کی فوج نے برہما
کے تخت گاہ کو جو اُسوقت ناکو دانگ کا شہر تھا فتح کیا تھا انتہیٰ اور اہل
انگلستان نے برہما کا بہت سا ملک رنگون وغیرہ تک فتح کرکے اپنے
قبضہ مین کر لیا ہے اور رزیڈنٹ انگریزی اور اہل تجارت فرانس
وغیرہ برہما مین موجود ہین مگر عرب مین کسی غیر کو مطلق دخل نہین ہے
پھر کتاب مقدس کتاب کا احوال ۹ باب مین لکھا ہے قولہ یہ وہی
اسمعیل ہے جس سے بارہ رئیس پیدا ہوے اُسکی اولاد آجتک
اسمعیلی کہلاتی ہے اور اُسکے فرقون سے عربی و ترکی ہین (یعنے
عرب و ترک لوگ تمت کلامہ اسی سبب سے یروسلم پہلے عربونکے
اختیار مین رہا بعد اُسکے ترکونکے اختیار مین ہوا چنانچہ ابتک ہے

غرضکہ یہ وہی مقام ہے جہان توریت کی بموجب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو قربانی کرنا چاہا تہا اُسکے بعد حضرت یعقوب
نے اسی سرزمین پر خواب مین ایک سیڑہی زمین سے آسمان تک
دیکہی کہ فرشتے اُسپر چڑہتے اور اوترتے ہین اور خدانے حضرت یعقوب
سے باتین کین تب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اُٹہکر کہا کہ یہ کیا ہی مقدس
مقام ہے سچ مچ خدا کا گہر اور آسمان کا آستانہ ہے اور نشان کا
پتہر نصب کرکے اُسکا نام بیت ایل رکہا یعنے خدا کا گہر (مقدس
کتاب کا احوال ۱۴ باب اور پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) اس سے
پیشتر اُسکا نام لوز تہا دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۸۶

بعد اُسکے حضرت موسیٰ نے جب کوہ طور پر شریعت پائی تب بموجب
حکم الٰہی بیابان مین بنی اسرائیل کو جوکہ چہہ لاکہہ مرد ہتیار بند تہے
اور اس حساب سے تیس ۳۰ لاکہہ سب مرد و عورت اور بچے تہے
(مقدس کتاب کا احوال ۱۴ باب خروج ۱۲ باب ۳۷) اور دینی و
دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۹ مین ہے کہ تخمیناً پچاس لاکہہ ہونگے
ان سب کو اکہٹا کرکے ایک خیمہ عبادت بنایا کہ وہ خیمہ جماعت بہی
کہلاتا تہا (خروج ۳۱ باب ۷ اور ۳۳ باب اعمال ۷ باب ۴۴) اور
سب بنی اسرائیل کے لئے دستورات عبادت مقرر کئے اور حضرت
ہارون اور اُنکی اولاد کہانت یعنے امامت کے واسطے مقرر ہوئی
مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰ مین لکہا ہے اسرائیلیوں کے درمیان سردار

کاہن سب کاہنوں میں پہلا درجہ رکھتا تہا اسلئے کہ وہ ساری قوم کا خدا کے حضور اُنکی طرف سے قربانی گزرانکر شفیع سمجہا جاتا تہا ہیکل کی خدمت کا عہدہ پشت در پشت ہارونکی اولاد مین رہا اور اُنہین کا پہلوٹہو نکا پہلوٹہا اگر اُسمین کوئی شرعی عیب نہوتا ہمیشہ کاہن ہوجاتا تہا وہ اس کام پر بڑی سنجیدگی اور شان و شوکت کے ساتہ مخصوص کیاجاتا اور ہر روز قربانی کے وقت عمدہ اور چمکدار پوشاک پہنکر حاضر ہوتا تہا (یہودیوں مین چمکدار یعنے رو پہلا لباس مرد کو جائز اور سونہلا ناجائز تہا) خصوصاً کفارہ کے دن وہ ایک بیش بہا قیمتی کوچسکی چیز اس کے جواہرات مین اسرائیل کے بارہ فرقونکے نام کندہ تہے اسلئے باندہتا تاکہ پاکترین مکانمین داخل ہونے کے وقت اسکو دیکہکر تمام قوم کو خدا کے حضور یاد کرے۔

یہودیوں مین عام کاہن بہی ہارون کی نسل مین سے ہوتے تہے وہ چوبیس صفوں پر منقسم تہے اور ہر ایک صف والے اپنی اپنی باری پر ہفتہ بہر ہیکل مین خدمت کرتے تہے از مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰

پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۵۱ مین لکہا ہے کہ باقی بنی لیوی جو ہارونکی نسل سے نہ تہے وہ عہدہ کے باب مین (اگرچہ کیسے ہی ذی لیاقت ہوتے مگر) کاہنوں سے کمتر درجہ رکہتے تہے اور بیت المقدس (یا خیمہ جماعت) کی متفرق خدمتوں مین کاہنوں کے مددگار رہتے ان زیر حکموں مین حضرت موسیٰ کی اولاد بہی شامل تہی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسنے (یعنے حضرت

موشنی سے) حوصلہ مندی کی راہ سے نہین بلکہ خدا کے حکم کیمطابق
دینی انتظام ٹہرایا انتہی
یہ طرز ہمارے پیغمبر صلعم سے کمال مطابقت رکہتا ہے چنانچہ حضرات خلفای
راشدین رضی اللہ عنہم کے حال سے اسکا ثبوت ظاہر ہے
پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۲۵ و ۳۵ مین لکہا ہے کہ عبرانی لوگونمین مہینونکا
انگریزونکے طور پر شمسی نہین مگر قمری شمار ہوتا تہا چنانچہ انکے مہینے ۲۹ و
۳۰ دنکے ہوتے تہے انتہی
یہ دستور بہی صرف اسلامی دستور سے مطابقت رکہتا ہے چنانچہ سنہ
ہجری پر لحاظ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے
یہودی مصری اسوری ویسی ہی چادر اوڑہتے تہے جیسا کہ اندنون
ہندوستانکے لوگ کام مین لاتے ہین ان دنون ہندوستان کے
لوگ سے مراد مسلمان ہین) جیسے کہ وہ جولاہے کے ہاتہ سے آتین
یعنی بغیر سلائی اور گوٹ کے یہ دستور خدا کو پسند ہوا اور اُسنے حکم
دیا کہ یہودی جہالر پر آسمانی رنگ کا ڈورا لگا دین۔ اُنہون نے
ٹہرایا کہ خدا کی شریعت مین ۶۱۳ احکام ہین اسلئے ضرور ہے کہ ہمارے
دامن مین اتنے ہی ڈورے موڑے جاوین (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۲۵)
دنکا شروع یہودی قوم سورج کے ڈوبنے سے حساب کرتے تہے (پیدایش
۱ باب ۵ و ۸۔ احبار ۲۳ باب ۳۲) رات کا اول درجہ اس بات کی
یادگاری مین ہوا ہوگا کہ پیدایش کے وقت اندہیرا روشنی سے پیشتر تہا

عبرانیون

(پیدایش ۱ باب ۱۴) چنانچہ اُنہون نے یون فیصلہ کیا کہ سبت سورج کے
ڈوبنے اور تین تارون کے نکلنے کے درمیان شروع ہوتا ہے انتہی
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۳۷) یہ دستور بہی اسلامی دستور کے مطابق ہے
کہ چاند دیکہکر ماہ رمضان شروع اور چاند دیکہکر ماہ رمضان ختم ہو جاتا ہے
(رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۸۵ مین لکہا ہے جب لاوی کا
فرقہ خیمہ مقدس مین خدا کی خدمت پر مخصوص ہوا تو یوسف کا فرقہ
اُسکے دو بیٹون یعنے افرائیم اور منسی کے فرقون پر تقسیم ہوا (حضرت
یعقوبؑ نے پہلے ہی حضرت یوسفؑ سے فرمایا تہا کہ افرائیم اور منسی
میرے بیٹے ہین دیکہو پیدایش ۴۸ باب ۵) اور یون لاویون کے سوا
بارہ فرقے بحال رہے اور ہر ایک فرقہ کا ایک ایک سردار یا شاہزادہ
تہا پہر ایک ایک فرقے مین الگ الگ خاندان تہے جو کسی سبب سے
مشہور تہے چنانچہ موسیٰ کے وقت مین ایسے اُنسٹہ ۵۹ خاندان تہے اور
اُنکے بہی جدے جدے سردار تہے پہر موسیٰؑ نے ساری قوم کو دس دس
اور پچاس اور سو سو اور ہزار ہزار کی جماعتون پر تقسیم کرکے ہر ایک کے اوپر
قاضی مقرر کیا جو مقدمہ دس والا قاضی فیصلہ نہین کرسکتا اُسکو
وہ پچاس والے کے پاس بہیجدیتا تہا اور یہ سو والے کے پاس علی ہذا القیاس
علاوہ اسکے نسب نویسون کا ایک عہدہ تہا پہر کمپو اور کوچ کا قواعد
جنگ کیطور پر ہر ایک بات مین بندوبست تہا چنانچہ جب خیمہ عبادت
کے اوپر سے بادل اُٹہکر آگے چلتا اُسوقت کاہنون کے نرسنگے بجائی جاتی

اور یہوداہ اور اشکار اور زبلون کے فرقے جنکا کمپو پورب سمت
کو تہا اپنا جہنڈا جسکے پہریرے پر یہوداہ کے شیر ببر کی تصویر بنی ہوئی تہی
اٹہاکر آگے آگے تہری کی دوسری آواز پر روبن اور شمعون اور
جد کے فرقے جنکا کمپو دکہن سمت کو تہا چلتے اُنکے پیچہے لاوے کا فرقہ
خیمہ مقدس کا سرانجام جو سارے فرقونکے بیچون بیچ استادہ تہا
اُٹہاکر روانہ ہوتے تُرہی کی تیسری آواز پر افرائیم اور منسی اور
بنیامین پچہم سمت سے بڑہ جاتی چوتہی آواز پر دان اور آشر اور نفتالی
اُتر طرف سے کوچ کرتے انتہی
پہر لکہا ہے کہ خدا نے اپنی عبادت اور بادشاہی شان و شوکت کے
لئے جو ایک عظیم الشان خیمہ بنانے کا موسیٰ کو حکم دیا تہا اور بڑی
تکلف کے ساتہ اُسکا پورا نقشہ بیان کیا خیمہ مذکور مین تین مکان تہے
اندرونی مکان مین جو قدس الاقداس یا پاکترین کہلاتا ایک سونے کا
تخت کہڑا تہا اور اُسکے نیچے ایک سونے کا صندوق جسمین دستلی
حکمونکی دو تختیان دہری تہین لیکن تخت نشین کوئی نہین نظر آتا کہ جس سے
یہودیون پر واضح ہو کہ انکا معبود اور بادشاہ غیر محسوس اور نادیدنی
اور روحانی ہے مگر جو بادل کہ ہر بار کوچ کرتے وقت جماعت کے آگے آگے
چلا جب جماعت کسی جگہ مقیم ہوے تو وہ قدس الاقداس کے اوپر ٹہہر گیا
انتہی (از طلوع آفتاب صداقت ترجمہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کی طرف سے
مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۸ع باہتمام پادری ایم اے شیرنگ صاحب صفحہ ۱۲۱

اور روس تواریخ کلیسیا حصہ ا صفحہ ۵۶) واضح ہو کہ یہ سوسائٹی وہ
مجلس علماء تثلیث پرست کی ہے جسمین بڑے بڑے علماء دین نصاریٰ
اپنے مذہب کی ہر دینی کتاب کو خوب جانچکر اجازت چھاپے جانیکی
دیتے ہین اور دوسری کتاب یعنے تواریخ کلیسیا ایک جماعت علمائے
نصارا کی تصنیف اور مشہور پادری ہنٹر صاحب کے اہتمام سے
چھاپی گئی پس ان دونون کتابوںمین خدا کے غیر محسوس اور
نادیدنی اور روحانی ہونے کا صاف اقرار ہے اب حضرت عیسیٰؑ
جو تینتیس۳۳ برس دنیا مین رہے جنہین سب یہودیون نے دیکھا اور
گرفتار بھی کیا کیونکر خدا ٹھہر سکتے ہین اور واقعی یہ کہ کوئی خدا نہین
مگر ایک (اول قرنتیون ۸ باب ۴) بقا فقط اُسی کو ہے وہ اُس
نور مین رہتا ہے جس تک کوئی پہونچ نہین سکتا اور اُسے کسی انسان نے
نہ دیکھا اور نہ دیکھہ سکتا ہے (اول طمطاؤس ۶ باب ۱۶) چنانچہ
حق تعالیٰ فرماتا ہے تو میرا چہرہ دیکھہ نہین سکتا اسلئے کہ کوئی
انسان نہین کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے (خروج ۳۳ باب ۲۰) اگر
کوئی کہے کہ خروج ۲۴ باب ۱۱ مین لکھا ہے کہ اُنہون نے خدا کا مشاہدہ
کیا اور کھایا اور پیا انتہیٰ تو اسکا جواب یہ ہے کہ اسکے بعد خروج
۳۳ باب ۲۰ مین خدا نے موسیٰ سے فرمایا کہ تو میرا چہرہ دیکھہ نہین سکتا
الخ پس اعتبار اسی پچھلی بات کا ہے اگر پیشتر خدا کو اُنہون نے دیکھا
ہوتا تو نہ موسیٰ خدا کے دیکھنے کا سوال کرتے (خروج ۳۳ باب ۱۸)

اور نہ خدا اُنکے لئے ان ترائی فرماتا دوسرے یہ کہ خدا روح ہے (یوحنا
۴ باب ۲۴) اور روح کو کوئی دیکھہ نہین سکتا تیسرے خروج
۲۴ باب ۱۱ کے اسی فقرہ کی تفسیر مین ترگوم یعنے تفسیر رشی مین
لکہا ہے — ہُوَ مُسْتَکْلِیْن بُوبِیْب کَاس مَشُوخ اَخِیْلَد وَشَتِیْیَہ کلاخ
پیدایش تخوما یعنے تہے دیکہتے اُسکو بڑے دل سے کہاتے اور پیتے
کے زور سے جیسا کہ تخوما کی تحقیق مین آیا ہے یعنے بسبب اُس خدا
کی طاقت کے جو اُنہین دی گئی اپنے دل کی آنکہون سے دیکہتے تہے
نہ یہ کہ جسم کی آنکہون سے جیسا کہ تخوما کی بہی تحقیق کیا ہے (انہ ترگوم
رشی جلد ۲ مطبوعہ وا وین پانچہزار پانسو بیالیسویں پیدایش عالم) پس خدا ایک ہے
اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے
(اول طمطاوس ۲ باب ۵)
غرض یہ ابر جو خیمہ مقدس پر سایہ کئے رہتا عبرانیین اسے شکینہ
(جسکا معرب سکینہ) کہتے تہے اور یہی خدا کی خاص حضوری کا نشان
تہا مگر نہ یہ کہ خدا ظاہر طور پر حاضر رہتا اور اس ساری جماعت کو
خدا نے اپنی عجیب قدرت سے چالیس برس بیابان مین ملک کنعان
پہونچنے تک آسمانی روٹی یعنے من صبح کو جو ایک قسم کی شبنم تہی
اور سلوے یعنے بٹیرین شام کو کہلا کر پرورش کیا (خروج ۱۶ باب ۱۳)
مگر گنتی ۱۱ باب سے ظاہر ہے کہ سلوے صرف ایک مہینے تک بنی اسرائیل
کہاتی تہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۸۸ مین ہے کہ روز روز اُنہین

من دیا گیا اور بعضے ایام مین گوشت بہی انتہی یہان سے فاعتراض
رفع ہو گیا جو ہدایت المسلمین صفحہ ۳۱۵ مین لن نصبر علی طعام واحد
پر کرسکے لکہا ہے کہ کہانے دو تہی من وسلوی

دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری آگسٹس براڈ ہیڈ صاحب مطبوعہ
مشن پریس الہ آباد ۱۸۷۶ع صفحہ ۱۱۴ مین ہے کہ مسکن (یعنے خیمہ جماعت)
معہ اسکے سامان کے اُس کامل ڈول کے مطابق جو خدا نے پہاڑ
پر موسیٰ کو بتلایا بنایا گیا انتہی۔

الحاصل یہ خیمہ جماعت بیابان مین بنایا گیا لیکن خدا نے حضرت موسیٰ جنکے باپ
کا نام عمران اور ما کا نام یوکبد تہا (لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۱۷) سے فرمایا کہ
جب تم اُس وعدہ کے ملک یعنے کنعان مین جسکا وعدہ مین نے تم سے
کیا ہے پہونچ جاؤ تو تم اُسی مقام پر میرے حضور قربانی گذرانیو کہ جس جگہ
کو مین نے پسند کیا ہے (استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱) اور بار بار اسکی بابت
تاکید فرمائی چنانچہ استثنا ۱۲ باب ۱۴ مین ہے اُس ہی جگہ جسے خداوند
تمہارے فرقوں مین سے ایک مین پسند فرماوے گا تو اپنے چڑہاوے وہان گذرانیو
اور سب کچہ جو مین تجہے حکم کرتا ہون وہین کیجیو اور استثنا ۱۲ باب ۸ مین
ہے تو اور تیرے بیٹا اور بیٹی اور تیرے غلام اور لونڈی ہر ایک اور لاوی جو
تیرے درمیان مین ہے واجب ہے کہ اُن چیزونکو خداوند اپنے خدا کے آگے
اُس جگہ مین جسے خداوند تیرا خدا پسند فرماوے کہاؤ اور خروج ۱۵ باب ۱۷ مین
حضرت موسیٰ نے خداوند کی حمد وثنا مین فرمایا کہ تو اُنہیں لاوے گا اور

تقسیم کر دیا تو ... فرقہ یہوداہ اور بنی بنیامین کی میراث مین آیا تہا

اور انہین اپنی میراث کے کوہ پر درخت کیطرح لگا دیگا اُسجگہ پر جو خدا وند
تونے اپنے رہنے کے لئے بنائی ہے اور جائے قدس مین جو خدا وند تیرے
ہاتھون نے برپا کی ہے پہر استثنا ۲۱ باب ۲۶ مین ہے تو مقدس چیزون کو
(یعنے صندوق عہدنامہ اور عصائے ہارون اور من کا مرتبان طلائی)
اور اپنی نذرون کو اُس مکانمین جسے خدا وند پسند فرما ئیگا لیجا تیو انتہی
لیکن حضرت موسیٰ نے سرحد کنعانمین پہونچنے سے پیشتر مواب کی سرزمین
مین وفات پائی تہی مگر اُنکی قبر اُسوقت سے کسی کو نہین معلوم کہ کہانگئی ہے
(استثنا ۳۴ باب ۱۔۶) کیونکہ خدا وند نے موسیٰ سے فرمایا کہ آبار یم کے
پہاڑ پر نبو کی چوٹی تک جو مواب کی زمین مین یریحو کے مقابل ہے چڑہ جا
اور کنعان کی زمین کو کہ جسے مین اسرائیل کے ملک کر دونگا دیکہہ اور اُس
پہاڑ پر جسپر تو جاتا ہے مرجا اور اپنے لوگومین شامل ہو جیسے تیرا بہائی
ہارون ہور کے پہاڑ پر مرگیا اور اپنے لوگومین جاملا اسلئے کہ تم دونو نے
بنی اسرائیل کے درمیان دشت سین کے قادس مین مریبہ کے پانی
نزدیک میرا گناہ کیا اور تمنے بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس نکی
پر تو اُس سرزمین کو جو تیرے سامہنے ہے دیکہہ لے لیکن اُس سرزمین مین
جو مین بنی اسرائیل کو عنایت کرتا ہون داخل نہوگا (استثنا ۳۲ باب ۴۸
۔ ۵۲) اسکے بعد حضرت یشوع بن نون حضرت موسیٰ کے قائم مقام ہو کر جسطرح
حضرت موسیٰ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا تہا اسیطرح حضرت یشوع نے
ارد یردن کو شہر یریحو کے پاس دو حصہ کرکے (یشوع ۳ باب ۱۶) اور

ہارون

جبعون پر یروسلم وغیرہ کے بادشاہون کو شکست دینے کے وقت آفتاب کو
دوپہر ٹھہرا کر (یشوع ۱۰ باب ۱۳) اور یریحو کی شہرپناہ نرسنگون کی آواز سے
گرا کر (ایضاً ۶ باب ۲۰) بنی اسرائیل کو ملک کنعان مین لاے اور تب سے
مین بنی اسرائیل کو تملا (یشوع ۵ باب ۱۲)

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳۶ مین ہے کہ خداوند نے ساری سرزمین جلعاد سے
لیکے دان تک اُسکو دکہائی اور وہان خداوند کے حکم کے مطابق
مواب کی سرزمین مین ایک سو بیس ۱۲۰ برس کا ہو کر موسیٰ انتقال کر گیا اور
خدا نے اُسے دفن کیا مگر آجکے دن تک کوئی اُسکی قبر کو نہین جانتا انتہی
اسرائیلیونکے زمین کنعان مین پہونچنے کے بعد قاضیونکی عملداری مین خدا کا
خیمہ سیلا مین کہڑا رہتا تہا اور سیلا افرائیم کے علاقہ مین تہا چونکہ افرائیم
(کا فرقہ) اپنی حکومت کے وقت بے ایمان تہا اور تمام بنی اسرائیل اُسکے
تحت حکومت ہونے سے بت پرست ہو گئے تہے اس سبب سے خدا نے
اُسے یہ سزا دی کہ اپنے مقدس کو اُسکے علاقہ سے نکالکر یہوداہ کے
علاقہ مین مقرر کیا خدا نے پیشتر سے ارادہ کیا تہا کہ یہوداہ (کا فرقہ
تمام فرقون) اسرائیل مین حکومت کرے اور اپنے مقدس کو اُسی
کے علاقہ مین رکہے (پیدایش ۴۹ باب ۱۰) لیکن جب تک کہ خدا نے
افرائیم کے ایمانکے امتحان کے واسطے اُسے سلطنت پر رکہا تب تک
خدا کا یہ اول ارادہ ملتوی رہا جب سے فلسطی لوگ سیلا سے خدا کا
صندوق اُٹہا لیگئے (اول سموئیل ۴ باب ۱۷) تب سے وہ پہر افرائیم

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳۶
مین ہے
افرائیم
دن تا بہر کی بجائے
کی طرف مائل
ہنوز انتہی

علاقہ مین کبھی نہین آیا بلکہ ایکمدت تک نوب مین رہا (اول سموئیل ۲۱ باب ۱) اور اُسکے بعد جبعون مین (اوّل سلاطین ۳ باب ۴) جبتک کہ داؤد نے اُسکے لئے کوہ صیحون پر جو یہوداہ کے علاقہ مین ہے خیمہ نہین کھڑا کیا (۲ تواریخ ۵ باب ۱) استثنا ۱۲ باب ۱۱ مین لکھا ہے کہ خدا کا مسکن وہ مقام ہے جہان اُسکا نام رہے گا۔ مسکن بنانے سے خدا کی یہ مراد تھی کہ وہ اُسکے وسیلہ سے آدمیونکے درمیان سکونت کرے (خروج ۲۵ باب ۸) از تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف اوین صاحب چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع صفحہ ۷۰۳ برآیت ۶۰ زبور ۷۸ یعنے ۷۸ زبور ۶۰

جن دنونمین کہ خیمہ جماعت سیلا کے مقام پر استادہ تھا ایک شخص افرائیم مین یروحام کی دو جورو ان تھین ایک صاحب اولاد اور دوسری بے اولاد اُس بے اولاد بی بی نے جسکا نام حنّاہ تھا خیمہ جماعت مین آکر اولاد کے واسطے دعا مانگی اور چلی (اول سموئیل ۱ باب ۱۷) سردار کاہن نے اُس سے کہا کہ سلامت جا اسرائیل کا خدا تیری مراد جو تو نے اُس سے مانگی ہے پوری کرے اُسکے بعد اُس بے اولاد بی بی کے حضرت سموئیل نبی (اس نام کے معنے خدا سے مانگا ہوا) پیدا ہوئے جو نبوت کے درجہ مین اوّل اور شفاعت کے اقتدار مین حضرت موسیٰ سے مشابہ کی گئی (۹۹ زبور ۶ یرمیاہ ۱۵ باب ۱) اور جنسے اُنکی خردسالی مین خدا نے باتین کین تھین (اول سموئیل ۱ باب اور ۳ باب- اور سوال و جواب ترجمۂ روسن پادری یونس سنگہ

یعنی حضرت سموئیل سے بنی اسرائیل وبہوداہ مین بادشاہت اور نبوت کی اور ساؤل کو جسے بسبب طوالت قد کے طالوت کہتی

۱۷ دیپادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۶۵ع سوال ۸۴ و ۸۵ صفحہ
اس سے ظاہر ہے کہ ایسے معزز و مقبول نبی کے باپ کے ایک ساتہ
دو جوروان تہین اور اُنہین مین سے ایک بی بی سے حضرت سموئیل
پیدا ہوئے پس اگر ایک سے زیادہ جوروان کرنا حرام ہوتا تو خدا ایسا نبی
کو ایسی عورتون سے نہ پیدا کرتا اور یہی حال حضرت اسحاق اور
تمام بنی اسرائیل کا بہی ہے اب دو چار جوروان کرنے کے جواز مین
اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا چاہیے۔
اُسکے بعد جب شہر نوب مین خیمۂ جماعت استادہ تہا حضرت داؤد ساؤل
بادشاہ بنی اسرائیل کے خوف سے (کہ اُسوقت بارہون فرقے
بنی اسرائیل و یہوداہ کے اُسکی بادشاہ کے زیر حکم تہے) تنہا بہاگ
کر وہان گئے اور اخیملک سردار کاہن کے پاس جاکر کہا کہ بادشاہ نے
مجہے ایک بڑے کام کے واسطے بہیجا ہے اور مین نے اپنے ساتہیون کو
فلانی فلانی جگہ بہیجدیا ہے اور یہ سب جہوٹہہ بولکر اخی ملک کاہن سے
روٹی جو تبرک کی رکہی تہی لیکر کہائی اور ایک تلوار بہی جہانسا
دیکر لی اور وہان سے بہی بہاگ کر جات کے بادشاہ اکیس نامی کے
پاس گئے اور مکر سے وہان دیوانہ بن گئے اور جب ساؤل بادشاہ نے
سُنا کہ اخی ملک کاہن نے داؤد کے ساتہ یہ سب سلوک کیا تو بادشاہ
نے پچاسی کاہنون اور شہر نوب کے سب مردون اور عورتون اور
لڑکون اور شیر خوارون اور بیلون اور گدہون اور بہیڑون تک کو

قرنطیاں اتواریخ ۱۳ باب ۳ و ۴
خروج ۲۹ باب ۳۲ و ۳۳ احبار ۸ باب ۳۱ و ۳۲ اور ۲۴ باب ۹
۱۴

قتل کروایا اول سموئیل ۲۱ و ۲۲ باب انجیل مرقس ۲ باب ۲۶ مین
اسی اخی ملک سردار کاہن کی جگہہ پر ابیاتہر کا لفظ لکہا ہے وارڈ صاحب
نے اپنی کتاب اغلاطنامہ مطبوعہ ۱۸۴۱ع کے صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے کہ مسٹر
جویل اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ مرقس نے اخیملک کے عیوض غلطی سے
ابیاتہر لکہا ہے جیسے کہ متی نے غلطی سے ذکریاہ کی جگہہ یرمیاہ لکہدیا۔
اسکے بعد جب بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل فلسطیونکی لڑائی مین
قتل ہوا (اول سموئیل ۳۱ باب) اور حضرت داؤد ع بنی اسرائیل مین
بادشاہ ہوے تب حضرت داؤد ع نے جنکی قریب ننانوے جورؤن کے تہین
(دویم سموئیل ۳ باب ۲ لغایت ۵ اور ۱۶۱ اور ۵ باب ۱۳ و ۱ ابات
۲۷ اور ۱۵ باب ۱۶ اول تواریخ ۳ باب ۱ لغایت ۹ و ۱۴ باب ۳
اور اول سموئیل ۲۵ باب ۴۲ و ۴۳) وہ خیمۂ جماعت کوہ صیحون پر
نصب کیا کیونکہ خدا نے فرمایا کہ مین نے یروسلم کو برگزیدہ کیا کہ اسمین
میرا نام ہووے اور داؤد کو برگزیدہ کیا کہ میرے اسرائیلی لوگونکا
پیشوا ہووے (۲ تواریخ ۶ باب ۶) پہر یہ کہ یہوواہ نے صیحون کو چن
لیا ہے اور چاہا کہ وہ اوسکے واسطے مسکن ہو (۱۳۲ زبور ۱۳) اور
اسیطرح ۷۸ زبور ۶۸ اور ۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۳ اور ۷ باب ۱۲
اور اول سلاطین ۹ باب ۳ اور ۸ باب ۲۹ مین بہی ہے۔
الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ روہن مرزاپور ۱۸۶۸ع صفحہ ۱۶۹ و ۱۷۰ مین اسکا بیان یون لکہا ہے کہ شہر مذکور کا بانی ملک صدق

جسکا ذکر پیدایش کی کتاب کے ۱۴ باب ۱۸ آیت مین یون مسطور ہے
کہ ملک صدق سالم کا بادشاہ تہا اور اکثر سمجہتے ہین کہ یہی اس شہر کا
اصلی نام ہے آباد ہونے کے تنو برس بعد اسکو قوم یبوسیون نے اپنے
قبضہ مین کر لیا اور شہر پناہ کو بڑہا اور کوہ صیحون پر ایک قلعہ بہی تعمیر
کیا پہلا نام بدلکر یابوس نام رکہا گمان غالب ہے کہ یہی نام اصلی نام
کے ساتہ شامل کیا گیا یعنے یبوسلم یا فصاحت کے واسطے یروسلم جیسا
کہ آجتک جاری ہے ایجاد ہوا یشوع کی کتاب ۱ باب ۱۳ آیت مین
مذکور ہے کہ جب یشوع نے ملک کنعان پر حملہ کے وقت اُسکے (یعنے
یروسلم کے) بادشاہ کو پکڑا اور قتل کیا اُسوقت سے داؤد کے زمانہ
تک یہودی اور یبوسی دونون ملے جلے رہنے لگے چنانچہ قاضیونکی
کتاب کے ۱ باب ۲۱ آیت مین ایسا لکہا ہے کہ بنی بنیامین نے اُن
یبوسیون کو جو یروسلم مین رہتے تہے دفع نکیا سو یبوسی آجتک یروسلم
مین بستے ہین انتہی ❊

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ خدا نے اجازت دی تہی کہ
کنعانیونکے بعضے فرقے اپنے ملک مین رہین انتہی ❊

پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۰۱ مین ہے کہ اصلی کنعانی نہ تو ہلاک کیے گئے
نہ نکالے گئے مگر وہ مطیع اور صلحکار تہے اُس زمانہ مین وہ چار پانچ
لاکہ لوگ رہے ہونگے فلسطی ادومی موابی عمونی اور سیار عربی
بہی سلیمانکے خراجگزار تہے صلح سے کامیابی حاصل ہوئی اور تجارت

اور آمدورفت بڑہتی گئی انتہی بعنت کتاب مقدس صفحہ ۵۰۳ کالم

امین ہے کہ خدا کے حکم سے بنی اسرائیل نے کنعان مین داخل ہوتے وقت

یبوسیون سے اپنا ملک لے لیا اُسوقت وہ ایسے ناپاک تہے کہ زمین نے

اُنہین اوگل دیا اور اُنکے نام لعنتی اور نفرتی ہوئی پر بہت

دنون بعد وہ بیعزت نہین پر بڑا عزت دار نام ٹہرا کیونکہ خاص خدا

یبوسی کہلایا جاتا تہا (ذکریاہ ۹ باب ۷) انتہی

یہان سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کی لڑائیان کنعانیون کو محض

قتل ہی کرنے کے واسطے نہتین بلکہ جہاد کے شرایط اُسمین موجود تہے

دیکہو استثناء ۲۰ باب ۱۰ امین لکہا ہے کہ جب تو قتال کے لئے کسی شہر کے نزدیک

ہو تو پہلے صلح کا پیغام کر اور گنتی ۳۱ باب ۱۸ امین باکرہ لڑکیونکو بچا کر

اور سب مدیانیونکو قتل کا حکم ہوا اور حضرت یشوع نے جبعون کے

لوگونکو اُنکے عجز پر رحم کر کے قتل نہین کیا دیکہو یشوع ۹ باب اور ۱۰

باب مین یہ مضمون کہ جبعونکے لوگون نے بنی اسرائیل سے صلح کی

اور امین رہے انتہی اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۵ مین

لکہا ہے جب ملک کنعان بنی اسرائیل کے بارہ فرقون مین تقسیم ہوا

سور شہر معہ سرزمین یسر کو عنایت ہوا معلوم ہوتا ہے کہ کسی سبب سے

بنی یسر نے اس زمین کو ضبط نکیا خواہ یسر کی غفلت خواہ سور کی

توبہ سے مگر اتنا ظاہر ہے کہ توبہ تہی تو تہوڑی دیر کی رہی انتہی

یہ وہی سور ہے جسکے بادشاہ حیرام نے حضرت سلیمان کو ہیکل بنانے کے

واسطے لکڑی بہیجی تہی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۰)
اور حضرت یشوع نے راحاب فاحشہ کو یریحو مین معہ اُسکے باپکے
خاندانکے قتل نہین کیا (یشوع ۶ باب ۲۵) اور چونکہ حضرت عیسیٰ اسی
راحاب کی نسل سے تہے پس یہہ جہاد ہی کی غنیمت تہی جو عیسائیون مین نجات
دینے والا سمجہا گیا (دیکہو متی ۱ باب ۵)

معلوم ہوتا ہے کہ یشوع نے یروسلم بنیامین کے فرقے کو سپرد کیا لیکن
بسبب اسکے کہ شہر فرقہ یہوداہ کی عین سرحد پر تہا اور بنی یہوداہ
نے دو بار اُسکو محاصرہ کرکے لے لیا تہا اسواسطے یروسلم کبہی بنیامین
اور کبہی یہوداہ کا کہلایا اور جب سے یہوداہ (یعنے خدا) نے یروسلم
کو اپنی ہیکل کیلئے چُن لیا تب سے وہ تمام بارہ فرقونکا دارالسلطنت
مقرر ہوا اور کسی خاص فرقے کا حصہ نہ کہلایا ربی لوگ کہتے ہین کہ
شہر مذکور کی زمین تمام فرقونکی زمین تہی یہانتک کہ باشندونمین سے
بہی کوئی اپنے گہر کو اپنا نہ کہہ سکا اور عیدکے ایام مین سب اپنے
پردیسی بہائیون کو بغیر کرایہ لئے مکانون مین ٹہکاتے تہے انتہیٰ
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۶

اسی مقام مین تمام ملک کے یہودی سال مین تین دفعہ حاضر ہوا کرتے
تہے (تواریخ ۸ باب ۱۳) ایک عید فصح مین کہ یہ عید قربانی گزراننے اور
فطیری روٹی کہانے کی فرعونکے ظلم اور مصر سے نکلنے کی یادگاری
مین سب بنی اسرائیل بموجب حکم الہی کیا کرتے تہے (خروج ۱۲ باب ۳)

احبار ۲۳ باب ۴۳ و ۴۲) دوسری عید خیمہ یہ عید مصر سے نکلنے کے بعد
چالیس برس بیابان مین رہنے کی یادگاری مین کیا کرتے تھے کہ پتون
اور ڈالیونکی جھونپڑیان بناکر سات دن ان مین رہتے (احبار ۲۳ باب
۴۳) اسی عید مین حضرت عیسیٰؑ نے اپنے بہائیون سے کہا تہا کہ تم جاؤ
مین نہین جاؤنگا اور پہر پیچھے سے چپ چاپ گئے (یوحنا ۷ باب ۲۔۔۔۱۰)
تیسری عید پنتکوست یہ لفظ یونانی ہے یعنی پچاسوان اور اس
عید کا اسواسطے یہ نام رکہا گیا کہ وہ فصح کے دوسرے روز سے
پچاسوین دن واقع ہوئی یہ عید مصر سے نکلنے کے پچاس روز بعد کوہ
سینا پر شریعت پانے کی یادگاری مین مقرر ہوئی (مفتاح الکتاب
صفحہ ۵۵ احبار ۲۳ باب ۱۵۔ اعمال ۲ باب ۱) بنی اسرائیل مین یہی
تین سالیانہ عیدین تہین اور اُنہین حکم تہا کہ ہر ایک مرد جو بارہ
برس کے اوپر ہو خدا کے عبادتخانہ (یعنے بیت المقدس) مین خداوند
کے سامہنے حاضر ہووے (مفتاح الکتاب صفحہ ۵۵ سطر ۱۔۳) لغت
کتاب مقدس صفحہ ۲۰۷ کالم ۱ مین ہے کہ کیا ہر سال مین تین مرتبہ کسیطرح
ملک کے سب مرد اپنے سب شہرون اور گانونکو ہفتہ بہر کے واسطے
چھوڑ سکتے ہین کیا آس پاس کی قومین یہ جانکر ضرور اُسوقت حملہ نکرینگے
پر اُسکی بابت خدا نے وعدہ کیا اور موسیٰؑ کے دنون سے مسیح کی
پیدایش تک وعدہ کے مطابق ایکبار کا ذکر بہی ہُوا کہ دشمنون نے
اُنکی زمین کا لالچ کیا ہو (خروج ۳۴ باب ۲۴) انتہی یوسفس کا بیان ہے کہ نیرو قیصر کے دنون مین

ایک فصح مین ستائیس لاکھ اکھٹے ہوتے ہے انتہی (ایضا صفحہ ۲۰۸)
لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۰۸ کالم ۲ مین ہے کہ انہون نے یہودی عید
کو ماننے پر وہ ہیکل مین بڑونکو ذبح نہین کر سکتے اسلئے انہین نہین کہاسکتے
مگر فقط بے خمیری روٹی کہاتے ہین — ختنہ کے وقت ایک چوکی الیاس علیہ السلام
کیواسطے ہمیشہ تیار رہتی کہ گویا وہ آنیوالا ہے — اور فصح کی عید مین اسکی
راہ دیکھکر وہ مے کا ایک پیالہ بہر دیتے اور دروازہ کہلا رکھتے ہین کہ وہ
اندر آوے انتہی

عید فصح ماہ ابیب یا نیسان کے کہ یہی پہلا مہینا یہودی دینی سال کا ہے
تاریخ ۱۴ ـ ۲۱ عید پنتکوست ماہ سیوان کی تاریخ ۶ تک عید خیمہ ماہ
تسری یا اتہنیم کی تاریخ ۱۵ ـ ۲۲ مفتاح الکتاب صفحہ ۵ و ۵۹
اب یہی بیت المقدس مین ہیکل کی جگہ مسجد اور عید فصح کیجگہ عید اضحیٰ
اور عید خیمہ کیجگہ عید الفطر اور پنتکوست کیجگہ شبرات مقرر ہے عید فصح
اور عید خیمہ کی مشابہت عید الضحیٰ اور عید الفطر سے تو ظاہر ہے
پنتکوست کو شب برات سے کامل مشابہت ہے کیونکہ پنتکوست کے
دن اللہ رب العالمین نے لوح پر شریعت لکہکر حضرت موسیٰ کو دی
اسیطرح شب برات کو قسمت بندگان جناب الٰہی مین مرقوم ہوتے
ہین انکے سوا یہودیون مین عید پوریم بہی تہی جسے فارس کے بت پرست
بادشاہ اردشیر کی یہودن ملکہ آستر نے مقرر کیا یہ عید کچھ خدا کے
حکم سے نہی کیونکہ وہ ملکہ تو اس بت پرست کے گہر مین بے نکاح

برکت والی رات
اسمین فیصل کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا (شروع سورہ دخان)
تفسیر حسینی مین ہے ... مبارکہ شب برات است

صرف پڑہتی تہی دیکہو آستر کی کتاب پس ایسی عورتونکے واسطے الہام
کہان سے ہوتا اسیطرح یعنے مسلمانونمین بہی عید نوروز وغیرہ کرتے
ہین الغرض یہ تینون عیدین تمام ملکسکے یہودی یروسلم مین آکر
کیا کرتے تہے (خروج ۲۳ باب ۱۷ ور رومن تفسیر اسکا صاحب صفحہ ۱۵۵)
اور اسی جگہہ توریت ہر ساتوین سال سب لوگون کو سنائیجاتی
تہی (استثنا ۳۱ باب ۹ — ۱۳) یہ سال یوم السبت کیطرح سال سبت یا سال
چین کہلاتا تہا اسمین یوم سبت کیطرح زمین کی کہیتی نہ تہی انگورونکو آراستہ کرتے دوسرونکے
سب قرضدارونکو معاف کرتے اس باعث وہ خداوند کی رخصت
کا سال کہلاتا تہا (استثنا ۱۵ باب ۲ — ۹) چونکہ اُس سال زمین مین
بیج بونیکی اجازت نتہی پس خدا نے مہربانی سے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ
چہٹے سال اپنی برکت کو نازل کریگا اور زمین تین سال کا غلہ
دیگی (احبار ۲۵ باب ۲۰) اسکے بعد بڑا یوبل یا بڑا سبتی سال
پچاسوین برس یعنے سات چہوٹے سبتی سالون کے بعد آتا تہا
احبار ۲۵ باب ۸ — ۵۵) اسرائیلیونکے درمیان وہ عام رخصت
کا سال ٹہرتا کہ اُسوقت نہ صرف سارے قرض معاف ہوتے بلکہ
سب غلام اور قیدی آزاد کئے جاتے اور سب کہیت اور مال
چاہے خریدے گئے چاہے گرو ہوسے لوگونکو واپس دئے جاتے تہے
اس خوشی کے سال کی خبر کفارہ کے دنکی قربانیونکے بعد شام
کیوقت دیجاتی تہی (دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۶ اسی جگہہ وصفحہ

عہدنامہ تہا کہ جسکے پاس جب کوئی اولاد ہارون سے بہی بے طہارت
جاتا فوراً مرجاتا تہا اور سوا حضرت ہارون کی اولاد کے کسی دوسرے کو
جانیکی ہرگز اجازت نہ تہی اور وہ بہی آپ کو خوب پاک وطاہر کرکے
سال مین صرف ایکدفعہ (عبرانیونکا ۹ باب ۷) چنانچہ ایکدفعہ دو بیٹے
حضرت ہارون کے بسبب ادنی بے احتیاطی کے وہان جاکر مرگئے
(احبار ۱۰ باب ۱ و ۲) اسی جگہہ کوئی کاہن نشہ پیکر جا نہین سکتا تہا (احبار
۱۰ باب ۹ و ۱۰) اسی جگہہ کتے کی قیمت اور فاحشہ کی خرچی سے کوئی چیز
نذر کی خرید کرکے نہین گذرانی جاتی تہی استثنا ۲۳ باب ۱۸
اسی جگہہ جوتے اوتار کر جانا سب کا دستور تہا خروج ۳ باب ۵ یشوع
۵ باب ۱۵ اعمال ۷ باب ۳۳
اسی جگہہ عورت حایض اور جنب اور اسیطرح مرد بہی جا نہین سکتا
تہا احبار ۱۲ باب ۲ سے ۵ و ۱۵ باب ۱۹
اسی ہیکل کے مذبح پر آسمانی آگ جلا کرتے تہے (دینی و دنیوی تاریخ
صفحہ ۳۰۵) اور نہ کوئی غیر کاہن بہی نشہ پیکر وہان جاسکتا تہا (اول سموئیل ۱ باب ۱۴)
اسی جگہہ کسی نا مختون کا گذر نہونے پاتا تہا احبار ۱۲ باب ۳ پیدایش
۱۷ باب اعمال ۱۶ باب ۱ سے ۳ یسعیاہ ۵۲ باب ۱
اسی جگہہ خدائے واحد کی عبادت بے عقیدہ تثلیث ہمیشہ ابتدا سے
اور اسوقت تک برابر ہوتی چلی آئی ہے یعنے حضرت عیسیٰ کے وقت تک تو
برابر اسمین خدائے واحد کی پرستش ہوتی تہی اور بعد اسکے جب

عیسائیونمین عقیدہ تثلیث جاری ہوا تب خدا نے یہ مقام مقدس اُن لوگون یعنے مسلمانونکے ہاتھ مین سونپا کہ جو صرف خدائے واحد کے پرستار اور عقیدہ تثلیث سے منکر ہین اسمین اہل فہم کو خدا کے عجیب انتظام کا بہید معلوم ہوتا ہے اور یہودی اب تک تمام دنیا کے ملکون سے نماز و دعا کے وقت ہر جگہ سے یروشلم ہی کیطرف منہ کرتے ہین یعنے اگرچہ اسلامی مسجد اُسجگہ پر تعمیر ہوئی تو بہی یہودیونکا قبلہ اب تک وہی ہے اور یہ عجیب بات ہے

پادری اگستس برڈسہیڈ کا قول ہے کہ جو خیال اُن لوگون نے خدا کی بابت کئے اُن خیالونمین یہ ناقابلیت ہوئی کہ وہ تثلیث کی تعلیم سے کم واقفیت رکہتے تہے اور اسکا سبب یہ ہوگا کہ وہ اُن لوگون سے گہرے ہوئے تہے جو جہوٹہے معبودونکو مانتے تہے اور ضرور تہا کہ سب سے پہلے وہ خدا کی وحدت اور شخصیت اور پاکیزگی کو سمجہین کیونکہ اصلی اور بنیادی باتین یہی ہین (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۹۵) اس کم واقفیت کے لفظ سے پادری صاحبونکی صداقت کو پہچان لینا چاہیے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام یہودی قوم نے کبہی تثلیث کا نام تک نہ سنا تہا تو بہی پادری صاحب فرماتے ہین کہ کم واقفیت رکہتے تہے حالانکہ اب تک اہل یہود تثلیث کے نام سے گہبراتے ہین حالانکہ یہی پادری صاحب صفحہ ۱۱ مین لکہتے ہین کہ خدا نے موسیٰ کے وسیلہ اپنے ارادے کو انجام تک پہونچایا انتہی پس جب انجام تک پہونچایا تو تاکا تثلیث

اور کم واقفیت پر سب پادری صاحب کا خیال خام ہے۔

رُکن سیوم

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۴ و ۲۵ مین لکہا ہے کہ تمام روے زمین پر کسی شہر نے یروسلم کی برابر عزت نہین پائی تہی وہ موریہ پہاڑ پر بنا تہا جس پہاڑ پر جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسحاق کو چڑہایا تب صرف جنگل تہا جسوقت اسرائیلی لوگ ملک مصر کو چہوڑکر نکلے اُسوقت ایک بستی اسی جگہ پر بسا لیے گئے اور ملک کنعان جب اسرائیلیون مین بانٹا گیا تب وہ بستی یہوداہ و بنیامین کے فرقے کے حصہ مین آئی جو بستی اُسوقت مین آباد تہی وہ جلا دی گئی لیکن یبوسیون نے اُسکو پہر بنا کر ایسا ایک قلعہ تیار کیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب اُسپر چڑہائی کی تب یبوسیون نے گمان کیا کہ اس قلعہ سے اندہے اور لنگڑے بہی حضرت داؤد اور اُنکے لشکر کو ہٹا سکتے ہین لیکن حضرت داؤد علیہ السلام نے اُس شہر و قلعہ کو فتح کرکے اپنا دارالسلطنت بنایا تہا۔

مقدس کتاب کا احوال چہاپہ لندن سنہ ۱۸۶۰ع حصہ اول باب ۳۹ مین لکہا ہے کہ یشوع کی وفات کے تہوڑے دن بعد یبوسیون نے یروشلم کو بنی اسرائیل سے چہین لیا انکی گڑہی کا یابوس نام رکہا سو داؤد بادشاہ کے پہلے کامون سے یہ تہا کہ وہ یروسلم پر پہر قابض ہوا اُسنے حملہ کرکے اُسے لیلیا اور اُسکی ترقی کرکے اپنا پایہ تخت بنایا

اور شہادت کا خیمہ اُسمین کھڑا کیا اور اُسکی مقبول عبادتین بہت عرصہ تک قائم کین کیونکہ بہت دن سے کوئی عہد کے صندوق کیطرف متوجہ تہا انتہی

ہندی تواریخ کلیسیا چھاپہ پپٹسٹ مشن پریس کلکتہ مطبوعہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۴ مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان بادشاہون کے عہد مین شہر یروسلم کی بڑی شان و شوکت تہی اور اسکے باشندے ایسے دولتمند تہے کہ چاندی کو سڑک کے پتھرونکی برابر جانتے تہے حضرت سلیمان نے وہان ایک عبادتخانہ کمال شان و شوکت کا بنایا تہا تک کہ دنیا کے سب ملکون کے لوگ اُسے دیکھکر تعجب کرتے تہے یہ عبادتخانہ اُس شہر کو نہایت رونق بخشتا تہا انتہی

اور من تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۶۲ مین لکھا ہے کہ ہیکل جسمین اہل یہود خدا کی عبادت کرتے تہے یروسلم مین موریہ پہاڑ پر واقع تہی اور ایکہزار پانچ برس مسیح سے پیشتر سلیمان بادشاہ کے ہاتھ سے تعمیر ہوئی (اول سلاطین ۶ باب) سات برس کے عرصہ مین وہ بنکی تہی (اول سلاطین ۶ باب ۳۸) سلیمان کے باپ داؤد نے اُسکا بنانا چاہا اور بہت مال و اسباب اُسکے لئے اکٹھا کیا لیکن اس سبب کہ وہ مرد جنگی تہا خدا نے اُسے اس کام سے منع کیا اول تواریخ ۲۲ باب ۱ — ۹ اول سلاطین ۵ باب ۵ یہ ہیکل بڑی شاندار اور بہت ہی سونا اور روپا اُسمین لگایا گیا انتہی

سلطان کا زمانہ مین کوہ ... صیون وغیرہ پہاڑیان جنپر یروسلم بنا ہے کہلاتی ہین مگر حضرت

دوسرا

داؤد کے زمانہ ... سلیمان ... پہاڑ ... سلیمان شان و شوکت

مقدس کتاب کا احوال باب ۲۸ صحائف میں لکھا ہے کہ (کہ حضرت داؤدؑ)
نے اپنے بیٹے سلیمانؑ کو بادشاہت سونپی اور اُسکو حکم دیا کہ سب سے
پہلے وہ عبادتخانہ بنا دے جسکے بنانے کا اُسنے خود قصد کیا تھا اور
سب انکو نے جو بنائے اور نقشے جو کھینچے گئے اور سونے اور روپے اور
تانبے اور لوہے کا بیشمار خزانہ جو جمع کیا تھا اور سونے اور روپے
کے بہت سے برتن جو بنوائے تھے اور بہتیری لکڑیاں اور تراشے ہوئے
سنگ مرمر سلیمانؑ کے سپرد کئے اور ساری قوم خصوصاً بزرگون
اور دولتمندون کو ترغیب دی کہ وے سونا اور چاندی اور
اور بیش قیمت پتھر گذرانیں انتہیٰ اور کاہنون کے گروہ کو قرعہ کی
رو سے چوبیس ۲۴ صف کیا جو بارے بارے ایک ایک ہفتہ خدا کی مقدس
ہیکل کی خدمت کرتے تھے اور بعد اُسکے لاویون کو بھی درجے کے
موافق تقسیم کرے اور خدمت مقرر کئے یعنی اُنمین سے چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰
خدا کی بندگی کے خدمتگزار اور مددگار اور چار ہزار ۴۰۰۰ خدا کی مقدس
ہیکل کے دربان اور دوسرے چار ہزار گانے بجانے والے انتہیٰ
(از کیفیت نامہ جسے پہلے پادری شیلر صاحب نے زبان جرمن میں
تصنیف کیا تھا اور اب اُسے پادری اسٹرٹ صاحب نے ترجمہ کیا مطبوعہ
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ع نارتھ انڈیا سوسائٹی کے لئے صفحہ ۸)
چنانچہ (داؤدؑ) بادشاہ کی عمر ستر برس کی ہوئی اور چالیس برس
تک بنی اسرائیل پر سلطنت کی اور وہ صیحون میں مدفون ہوا اور ...

برس تک اُسکی قبر نمود رہی (از کیفیت نامہ صفحہ ۱۱۱)

واضح ہو کہ سنہ ۴۸۰ چارسو اسّی ہجری موسوی مین حضرت سلیمانؑ نے ہیکل کی بنا ڈالی تھی (اوّل سلاطین ۶ باب ۱) یہودیونکا لگھپنا پیش ہندی چھاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۵۴ء اہتمام اِلُ جی ہے صاحب پادری صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ مین لکھاہے کہ سلیمانؑ نے (جنکی سات سو جوروا اور تین سو حرمین تھین اول سلاطین ۱۱ باب ۳) زندہ خدا کی بزرگی کرنے کو ایک معبد (یعنے ہیکل) ایسا شاندار کہ مثل اُسکے کبھی کسینے دنیا مین کوئی عمارت نہ دیکھی ہو نہایت خوب بنانے کا ارادہ کیا اس ضرورت کیلئے صور کے بادشاہ حیرام نامے سے دوستی کی اور اُس بادشاہ نے کوہ لبنان سے شمشاد و صنوبر وغیرہ کی لکڑی حضرت سلیمانؑ کے پاس بھجوائی اور سلیمانؑ نے اپنے لوگوںمین سے تین ہزار چھہ سو کام دیکھنے والے اور ستّر ہزار باربردار اور تیس ہزار اسرائیلی (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب چھاپہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۵۷) اول سلاطین ۵ باب ۱۳ — ۱۸ اور ۲ تواریخ ۲ باب ۲) اور اسّی ہزار سنگتراش کہ پہاڑونمین سے پتھر گڑہ کر تیار کرین مقرر کئے چنانچہ اُنہون نے ہر کام کیموافق اسیطرح پیشتر سے سب پتھر تراش کر تیار کر رکھے کہ ہیکل بنانیکے وقت کلہاڑون اور ہتوڑون وغیرہ کسی اوزار کی آواز سُنی نہ جاتی تھی (اول سلاطین ۶ باب ۷) اور ہزارون آدمی

اور رہتے جو اور ضروری اسباب پہنچانے کے لیئے مقرر ہوتے تہے خاص ہیکل
ہیکل کی لمبائی ساٹھ ۶۰ ہاتہہ کی تہی اور چوڑائی بیس ۲۰ ہاتہہ کی اور اونچائی
تیس ۳۰ ہاتہہ کی اُسکے سامنے کا ایک اوسارہ بیس ۲۰ ہاتہہ لمبا اور دس ۱۰ ہاتہہ
چوڑا تہا زیتون کی لکڑی کے تختون سے ایک اوٹ چہت سے زمین تک بنائی
گئی جسکے دروازہ سونے سے مڑہے تہے اور وہ اوٹ ہیکل کے دونو
حصّونکے درمیان مین تہی اُسکے اندر کی ایک کوٹہری بیس ۲۰ ہاتہہ لمبی
تہی جسکو قدس الاقداس کہتے تہے اُسمین عہد کا صندوق تہا جسپر
دو کروبی پر پہیلائے ہوئے بنے تہے اور دوسری کوٹہری چالیس ۴۰
ہاتہہ لمبی تہی جسے قدس کہتے تہے اُسمین بخوردان اور سونے کے دس
شمعدان اور نذر کے روٹی رکہنے کی میز اور بہت سے عود سوز اور
کٹورے وغیرہ ظروف طلائی رکہے تہے کمرہ قدس اور قدس الاقداس
کے درمیان ایک مہین کتانی پردہ لٹکتا تہا وہ پردہ روپہلے اور سنہرے
تارون سے کڑہا تہا اور ہیکل کا فرش سنگ مرمر کا تہا اور دیوار اور
چہت خالص سونے کے پتّرون سے مڑہی ہوئی تہی اور اُسکے گرد احاطہ
مین سہ منزلہ کوٹہریان بنی تہین اور ہیکل کے سامنے والے صحن مین
پیتل کی قربانگاہ بنی تہی اُسکی اونچائی دس ۱۰ ہاتہہ لمبائی اور چوڑائی
بیس ۲۰ ہاتہہ تہی اور اُسی جگہہ دس بڑے بڑے برتن رکہے تہے کہ قربانی
کے جانور وغیرہ اُنسے دہوے جاتے اور کاہنونکے غسل کے لیئے ایک
پیتل کا بڑا حوض تہا جسکا گہیرا اٹہتیس ۳۸ ہاتہہ اور پیتل کے بارہ بیلون

(یعنے نرگاوان) پر رکہا تہا (اول سلاطین ۷ باب ۲۳) حضرت
سلیمانؑ نے اس ہیکل کی نبیاد اپنی تخت نشینی کے چوتہے برس مین
ڈالی اور گیارہوین برس مین جبکہ اُنکی عمر انتیس ۲۹ برس کی ہوئی
اُسے تمام کیا تمت کلامہ

لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۹ مین ہے پیتل کا حوض جو پاک خیمہ کے لیے
مقرر ہوا تاکہ ہارون اور اُسکے بیٹے ہاتہہ پانو دہوئین — سلیمانؑ نے
ہیکل کے لیئے دس حوض بنوائے اور اُنمین جو چیزین چڑہائی جاتین
دہوئی جاتی تہین کاہنونکے لیئے ایک الگ بحر بنا تہا ایک ایک حوض
مین چالیس ۴۰ بط یعنے پانی کے بارہ سو سیر سماتے تہے (۲ تواریخ ۴ باب ۶
اول سلاطین ۷ باب ۲۷ — ۳۹) — سب سے بڑا حوض جسکو
سلیمانؑ نے بنوایا — اُسکی گنجایش دو ۲ ہزار یا تین ۳ ہزار بط تہی
(۲ تواریخ ۴ باب ۵) گمان ہے کہ تین ۳ ہزار بط پانی سماسکتا پر اکثر
دو ہزار یعنے ساٹھہ ہزار سیر پانی اُسمین ڈالتے تہے

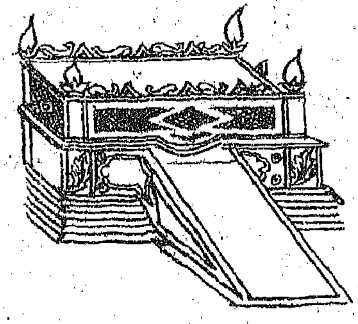
رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۴۹ مین لکہا ہے کہ سلیمان کے عمل کے
چوتہے برس مین ہیکل کی تعمیر شروع ہوئی اور تخمیناً بارہ ۱۲ برس کے
عرصہ مین تیار ہوئی تب سلیمانؑ نے عہد کا صندوق وغیرہ اُسمین
رکہا تہا — اس سے مراد یہ نہین ہے کہ بارہ برس مین وہ تیار
ہوئی مگر یہہ کہ حضرت سلیمانؑ کے تخت نشینی کے بارہوین سال
تمام ہوئی اول سلاطین ۶ باب ۷ مین جو لکہا ہے کہ جب یہ گہر بنا

تو اُسمین ایسے پتھر لگائے گئے جو آگے سے ٹھیک اور برابر کر رکھے تھے ایسا کہ گھر بنتے وقت وہان مارتول اور کلہاڑی اور لوہے کے کسی اوزار کی صدا سُنی نجاتی تھی انتہی اسکا ذکر اُس کتاب مین جسکا نام حجارات تلموذ یعنی تصانیف سلیمان مین یون لکھا ہے کہ اشمیدا ئی بادشاہ اجنہ سے حضرت سلیمان نے پتھر کاٹنے کی تدبیر پوچھی اُسنے جواب دیا کہ شمیر کیڑہ مین یہ خاصیت ہے کہ جس پتھر مین وہ چھو جائے پتھر کو تراش ڈالتا ہے مگر سوا نسر طایر کے اور کوئی اُس کیڑے کو لا نہین سکتا چنانچہ حضرت سلیمان کے وزیر نے نسر طایر کے بچون پر شیشہ کا ایک حباب سا بنا کر رکھہ دیا تاکہ باہر سے وہ بچے بخوبی نظر آئین اور اُنکے پاس تک کوئی نجا سکے جب نسر طایر اپنے بچون کے پاس آیا اور دیکھا مگر اُنہین دانہ نکھلا سکا تب سمندر پار جا کر شمیر کیڑہ لایا اور اُس شیشہ کے حباب پر اُسے رکھا کہ جس سے وہ حباب دو ٹکڑے ہو گیا اُسیوقت وزیر سلیمان نے اُس نسر طایر کو مار کر وہ کیڑا لے لیا اور اُسسے پتھر تراشی کے کام مین لایا اس سبب سے وہان پتھر تراشنے مین کسی لوہے کی آوازار کی آواز سنی نجاتی تھی لغت کتاب مقدس صفحہ ۸۴ کالم ۱ مین ہے کہ سب سے کم حساب اس ہیکل کے مصارف تعمیر کا سات کروڑ روپیہ ہے انتہی

اور دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتھ صاحب وغیرہ مطبوعہ الہ آباد ارفن پریس ۱۸۶۳ع صفحہ ۹۸ مین ہے کہ چیونٹی کی حضرت سلیمان سے گفتگو

اور یہہ کہ جنّات اُسکے اختیار مین تہے – پہر سلیمان کے مرنے کی بات
کہ ہیکل طیار ہونیکے ایک برس پہلے ہوا اور یہہ کہ جنّات نے اُس
فریب کہایا دیکہو قران کی سورہ سبا آیت ۱۴ یہہ سب باتین یہودیونکی
کتاب تالمود سے نکالی گئین انتہی (اور دین حق کی تحقیق مطبوعہ ۱۸۶۴ء صفحہ
ہیکل کی تقدیس کے وقت جو قربانی گذرانی گئی تہی اُنکا شمار بائیس ہزار
بیل ایک لاکہہ بیس ہزار بہیڑ ہے ازجغرافیہ پاک کتاب مؤلفہ پادری
جوزف جیکب حصہ اوّل مطبوعہ اگرہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۵۸ ۲ تواریخ
۷ باب ۵

نقشہ قربانگاہ ہیکل سلیمانی



یہ نقشہ رومن تفسیر اسکاٹ صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۸۰ سے نقل کیا

یعنے لوگ سمجھتے ہین کہ اس توریت مروجہ سے تین جگہہ بت پرستی ہیودیونپر
فرض اور ایک جگہہ مسنون ثابت ہوتی ہے پہلے اُن دو تون طلائی
کرّوبین کی پرستش جو عہدنامہ کے صندوق پر پہیلاے ہوے ہیں
(خروج ۲۵ باب ۱۷ سے ۱۰) دوسرے اُس پیتل کے سانپ پر نگاہ کرنیسے
سانپون کے ڈسے ہوے لوگونکا چنگا ہوجانا جسکا ذکر گنتی ۲۱ باب ۹
اور یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵ مین ہے
ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۵۴ سطر ا سے ۹ اور رومن تواریخ کلیسیا
صفحہ ۸۷ سطر ا وغیرہ مین لکہا ہے جسطرح اخذیا وشاہ کے دنونتک
یہودی لوگ اُس پیتل کے سانپ کی جسے موسیٰ نے بنایا تہا پلید کیا،
پوجا کرتے تہے (۲ سلاطین ۱۸ باب ۴) اسیطرح اُسوقت کے (عیسائی)
لوگ (یعنے سنہ پانسو اور سنہ چہہ سو وغیرہ عیسوی کے) عیسیٰ کے
مرنے اور جی اُٹہنے پر نہین بلکہ صلیب کے نشان اور مورت پر بہروسہ
رکہتے تہے انتہیٰ لیکن اور بہی تعجب یہہ ہے کہ میلن شہر کے ایک
گرجے مین پیتل کا سانپ اب موجود ہے جسکے سامہنے لوگ (یعنے عیسائی)
سجدہ کرتے اور جسکی بابت وہ یون فخر کرتے کہ ہمارا سانپ اُس
پیتل سے بنا ہے جسے موسیٰ کام مین لایا (لغت کتاب مقدس مصنفہ مستر
پادری ہیٹرو مرتبہ پادری شیرنگ صفحہ ۱۲۳۴ (اسکے بعد اُسی صفحہ مین یہہ
نصیحت ہے کہ پیتل کے سانپ کی قدر کا انکار نہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ
مسیح کی ایک علامت تہا اور جیسے موسیٰ نے اُسے بلندی پر رکہا

دیسا ابن آدم اُٹھایا گیا انتہی تیسرے کا ستون یعنے اماموں کے وضو
کیواسطے جو پیتل کا حوض تہا وہ پیتل کے بارہ نرگاؤن پر رکہا تہا
(۲ تواریخ ۴ باب ۲ — ۴) اس سے بارہوین فرقون بنی اسرائیل
کی بابت یسعیاہ نبی کی یہ بات مناسبت رکہتی ہے کہ بیل اپنے مالک
کو پہچانتا ہے اور گدہا اپنے صاحب کے چرنے کو بنی اسرائیل نہین
جانتے میرے لوگ کچہہ نہین سوچتے ہین (یسعیاہ اول باب ۳) اور
یہہ بُت پرستی مسنون اسوجہہ سے ہے کہ اُنکے نبی اور افضل تر بادشاہ
یعنے حضرت سلیمانؑ کا یہ فعل توریت ۹۴ مین لکھا ہے (اول سلاطین
۱۱ باب ۵ — ۸) پس طہارت مین بت پرستی برنجے نرگاؤن کے سبب
اور عبادت مین بُت پرستی طلائی کروبین کے سبب اور حاجت مین
بُت پرستی برنجی سانپ کے سبب اور تقلید مین بت پرستی حضرت سلیمانؑ کے
سبب یہودیونکی نسبت اس توریت سے ثابت ہوتی ہے مصرع
طفلی مین بہی ہم کہیل جو کہیلے تو صنم کا ۞ اسکے سوا اور بہی تصویرین
ہیکل کی برتنون وغیرہ مین تہین چنانچہ اوّل سلاطین ۷ باب
۲۹ مین لکھا ہے اور برتنون کے کنارے پر پیتل کے شیر اور بیل اور
کرّوبی بنائے اور اسیطرح اُسکا سرپوش بنایا اور اُسکے اوپر اور
نیچے شیر اور بیل (یعنے نرگاؤ) کے نقش اچہے اور مضبوط بنائے انتہی
اسی بنیاد پر رومن کاتہلک عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی تصویر کی
پرستش کرنے لگے چنانچہ یہی دلیل اس بُت پرستی کے جواز کی بابت

علما رومن کاتہلک نے اُس رومن انجیل مین جو ۱۸۶۷ء مین سنہ ۱۸۶۷ع کو
رومن کاتہلک کیطرف سے مطبوع ہوئی لکہی ہے لیکن نہین جانتے
کہ اُن کروبیون کے مُنہ خداوند کی طرف اور پشت النساتونکی طرف
تہی (خروج ۲۵ باب ۲۰) اس سبب سے لوگونکے سر خداوند کیطرف
سجدہ مین جہکتے تہے نہ یہ کہ کرّوبیونکی طرف اور حوض بیلونکے سر پر
خدا کے حکم سے ثابت نہین ہوتا دیکہو خروج ۳۰ باب ۱۸ و ۳۸ باب ۸
مگر یہہ حوض جو بارہ بیلون کے سر پر تہا اسکے بیل حوض کے نیچے تہے
نہ یہہ کہ سامہنے اور پیتل کے سانپ پر اُن لوگون کو جنہین سانپ نے
کاٹا ہو نظر کرنے کا حکم تہا نہ یہہ کہ تندرستونکو اُسکی پوجا کرنے کا ہان
یہ شکلین البتہ بنی تہین باوجود اسکے جبکہ حضرت عمرؓ نے یروسلم کو فتح
کرکے اُسی ہیکل کی بنیاد پر مسجد بنوائی اُسمین کسیطرح کی بُت پرستی
کا نشان تک نہین ہے بیان سے ثابت ہے کہ دین اسلام کامل ہے
پہر کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے سلاطینون کا جسے پہلے پادری شیل صاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسی پادری اسٹر صاحب
نے ترجمہ کیا مطبوعہ الہ آباد نار تہہ انڈیا سوسائٹی کے لئے ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۳۳
مین لکہا ہے کہ سلیمان نبی داؤد کے گورستان جسمین مدفون ہوا انکی
یہ ہیکل اُسی نقشہ اور نمونہ پر بنائی گئی جیسا کہ خیمۂ جماعت خدا کے حکم سے
حضرت موسیٰ کی معرفت بنایا گیا تہا خروج ۲۵ و ۲۶ وغیرہ
مفتاح الکتاب صفحہ ۳۸ کے آخر مین لکہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہیکل سلیمان کے

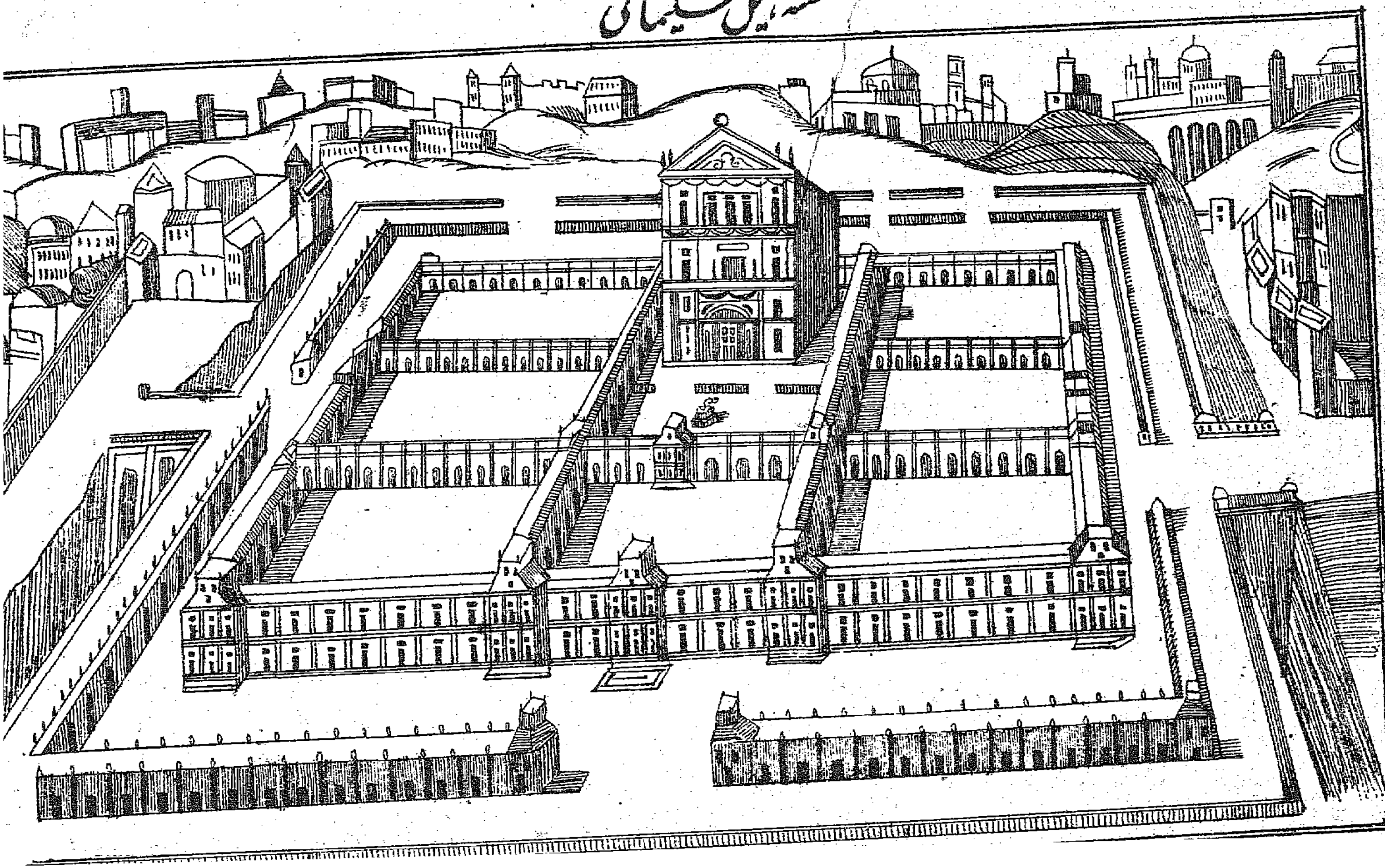
وسیلہ ایک آسمانی نقشہ کے مطابق اور طرح طرح ملک کے نادر کاریگروں سے
بنی اور خدا تعالی کے نام پر مخصوص کی گئی انتہی اور اردو تفسیر کاشف الحقائق
مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ اکتوبر ۱۸۹۴ع مین جو پادری الیٹ صاحب
کی تفسیر سے لکھی گئی صفحہ ۹ مین لکھا ہے کہ عالم بالا پر ایک حقیقی ہیکل
اور خیمہ ہے جو مقدسون کا اور خدا کا مسکن ہے جسکا نمونہ موسیٰ پر خروج
کی کتاب مین ظاہر کیا گیا ہے اور سلیمان پر بھی جسنے یروشلم مین اُس
نمونہ پر خدا کی روح سے ہدایت پاکر ہیکل بنائی تھی جسکا ذکر پہلے سلاطین
مین ہے انتہی پادری اگسٹس براڈ ہیڈ کا قول ہے کہ جو مسکن خدا کے
حکم کے مطابق بیابان مین بنایا گیا وہ اس بات کے سوا کہ ہیکل کا مقدار
مسکن کی مقدار سے دو چند تھا ہیکل کا ٹھیک نمونہ تھا (دیکھو ودیو
تاریخ صفحہ ۲۰۳

نقشہ ہیکل سلیمانی

رُکن چہارم

حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے نوسو اکہتر برس پیشتر سیسق شاہ مصر نے
رحبعام بن حضرت سلیمان کی سلطنت مین فوج کشی کرکے بادشاہ کے گھر
اور ہیکل کو لوٹا تھا اول سلاطین ۱۴ باب ۲۵ و ۲۶ پس حضرت سلیمان
نے اس ہیکل کو بنایا اور اُنہین کے بیٹے رحبعام کے وقت مین کہ جسکی
اٹھارہ جورُوان اور ساٹھ حرمین تھین (۲ تواریخ ۱۱ باب ۲۱)

نقشهٔ هیکل سلیمانی



لوٹی گئی اور پھر تو اسکا تار بندھ گیا ۔
اسی ہیکل مین حضرت ذکریاہؑ نبی کو یہودیون نے شہید کیا تھا جیسا
کہ انجیل متی ۲۳ باب ۳۵ مین مسیحؑ کا قول لکھا ہے تاکہ سب راستبازون
کا خون جو زمین پر بہایا گیا تمپر آوے ہابیل راستباز کے خون سے
باراخیاہ کے بیٹے ذکریاہ کے خون تک جسے تم نے ہیکل اور قربانگاہ
کے درمیان قتل کیا انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ذکریاہ
سب سے پچھلے تھے کہ جنہین یہودیون نے قتل کیا تو غالباً یہ وہ حضرت
ذکریاہؑ ہونگے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ مین تھے یعنے حضرت یحییٰؑ کے والد
لیکن نیز ایک مشہور مفسر یعقوب نے جو کہ یہودیونکا ربی ہے مجھے اپنی
عبرانی مطبوعہ کتب عہد عتیق مین دکھا کر کہا کہ یہہ ذکریاہ بن یہویدہ
تھا اور انجیل مین جو ذکریاہ بن باراخیاہ مندرج ہے غلط لکھا ہے انتہی
اور واقعی ان کتب عہد عتیق مین بھی جو عیسائیون کے پاس ہین
ذکریاہ بن یہویدہ لکھا ہے پس انجیل مین یہہ غلطی صریح واقع ہوئی
چنانچہ اُس ریوسن بیبل سے جو لندن مین بہت صحت کے ساتھ سنہ ۱۸۸۴ مطبوعہ
کو مع ریفرنس چھپی یہہ مقام نقل کیا جاتا ہے ۔ تواریخ ۲ ۲۴ باب ۲۰
سے ۲۲ تب خدا کی روح یہویدہ کاہن کے بیٹے ذکریاہ پر چڑھی سو اُسنے
اوپر کھڑے ہو کر لوگون سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے تم کیون
خداوند کے حکم سے باہر جاتی ہو تم ہرگز کامیاب نہین ہو سکتے اسلئے
کہ تم خداوند کو چھوڑ دیتے ہو الخ تب انہون نے (یعنے یہودیون نے)

اُسکی مخالفت مین ہم قسم ہوکر بادشاہ کے حکم سے خداوند کے گہر کے
صحن مین اُسے پتہر مارے ۲۲ سو یوآس بادشاہ (یہودیہ) نے اُسکے
باپ یہودیہ کے احسان کو جو اُسنے اُسپر کیا تہا یاد نکیا بلکہ اُسکے بیٹے کو
قتل کیا اور مرتے وقت اُسنے (یعنے ذکریاہ بن یہو یدعؔ) کہا خداوند
دیکہے اور انتقام لے ۲۳ اور بعد اُسکے اُسہی سال کے آخر ایسا
ہوا کہ آرام کی فوج اُسپر (یعنے یوآس بادشاہ پر) چڑہ آئے اور وے
یہوداہ اور یروسلم پر آے اور لوگون مین سے سارے امیرون کو
چُن چُن کر مار ڈالا اور اُنکا سارا اسباب لوٹ کے دمشق کے بادشاہ
پاس بہیجا انتہی

یہ واقعہ مسیحؑ کی پیدایش سے آٹہہ سو چالیس برس پیشتر واقع ہوا ۸۴۰
اور خوبی یہہ کہ متی ۲۳ باب ۳۵ مین جہان باراخیاہ کا بیٹا ذکریاہ
لکہا ہے رفرنس مین بہی ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ مرقوم ہے
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۰۲ مین متی ۲۳ باب ۳۵ کی بابت
یون لکہا ہے اس ذکریاہ کی بابت مشبہ ہے کہ وہ کون تہا بعضے سمجہتے
ہین کہ وہ ایک ذکریاہ تہا جسکا ذکر یوسف یہودی مورخ کرتا ہے
کہ جب رومیون نے یروسلم کو غارت کیا وہ سب سے پیچہے مارا گیا
مگر مسیحؑ بیان کہتا ہے کہ تمنے اُسکو قتل کیا یعنے اُسوقت سے پیشتر وہ
قتل ہو چکا تہا اور بعضے سمجہتے ہین کہ وہ ذکریاہ یوحنا بپتسما دینیوالے
(یعنے حضرت یحییٰ) کا باپ تہا مگر اُسکے مارے جانے کا کہین ذکر نہین ہے

کتب عہد عتیق وجدید مین کہان کہان از روے مطابقت واقع ہے انتہی

اغلب ہے کہ مسیح یہان ذکریاہ بن یہویدع کا ذکر کرتا ہے جو ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان مارا گیا تہا دیکہو ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ و ۲۱ اگرچہ وہ اُسجگہہ یہویدہ کا بیٹا لکہا ہے نہ باراحیاہ کا لیکن یہودیونکا اکثر دستور تہا کہ دو تین نام رکہتے تہے مثلاً متی جو لیوی اور لبی جو تہدی اور شمعون جو پطرس اور کیفاس اور ساول جو پولس کہلاتا ہے اسیطرح سے کچہہ تعجب نہین کہ یہویدہ کا دوسرا نام باراحیاہ ہو الحاصل یہہ ظاہر ہے کہ مسیح یہان کسی ایسے شخص کا ذکر کرتا ہے جس سے یہودی خوب واقف تہے کہ نبیونکے سلسلہ کے آخر مین تہا تمت کلامہ

ایک ذکریاہ بن باراحیاہ کا نام توریت مین پایا جاتا ہے (ذکریاہ ۱ باب ۱) جنکی کتاب کتب عہد عتیق مین شامل ہے اور ایک اور ذکریاہ کا نام ۲ سلاطین ۱۸ باب ۲ مین اور اُنکی بیٹی کا نام ابی لکہا ہے اور ۲ تواریخ ۲۹ باب ۱ مین بہی انہین ذکریاہ کا نام اور اُنکی بیٹی کا نام ابیاہ لکہا ہے اور اس اختلاف کا سبب یہہ کہ ان دونون اصل کتابونمین سے کسی ایک مین سہو کاتب ہوا لیکن ہیکل کے اندر اُنکے قتل ہونے کا کہین ذکر نہین ہے اور وہ نبیونکے سلسلے کے آخر مین بہی نہ تہے کیونکہ اُنکے بعد حضرت ملاکی اور نحمیاہ اور یحیٰی علیہم السلام ہوے ہین از سوال و جواب رد مسن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب

سوال ۱۷۴ صفحہ ۹۸ و مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱ اور نیز المشہور پیٹر بن یعقوب
ربی کے بیان سے جیسا اوپر لکھہ چکا ہون ثابت ہے کہ متی مین غلطی سے
ذکریاہ بن باراخیاہ لکھا ہے کیونکہ اگر یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ ہوتا
تو یہودیونکو پہلے اس سے واقفیت ہوتی اور عیسائیونکو ایسی باتین
صرف یہودیون سے معلوم ہو سکتی ہین پس جب یہودیون کو
نہین معلوم کہ یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ تہا تو عیسائیونکو کہانسے
اسکی اطلاع ہوئی اور اگر متی مین صحیح لکھا ہے تو عہدنامہ عتیق مین
غلطی سے ذکریاہ بن یہویدہ لکھا گیا کیونکہ یہ مشکل ہے کہ دو ذکریاہ
ایک ہی طور پر اور ایک ہی جگہہ یعنے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان
شہید ہوے ہون اس صورت مین ان دونون مختلف قولوین سے
صرف ایک ہی بات سچی ہوگی

اور چونکہ حاشیہ مرقومہ رومن بیبل مطبوعہ لندن ۱۸۳۶ع ۲ تواریخ ۲۴
باب کے بموجب سنہ عیسوی سے آٹہہ سو چالیس برس پیشتر کا یہ ماجرا ہے
تو ہرگز ممکن نہین کہ ذکریاہ بن یہویدہ کا مسیح نے ذکر کیا ہو کیونکہ اُسکے
بعد کتنے ہی نبیونکو یہودیون نے شہید کیا تہا چنانچہ حضرت میکاہ نبی اور
اوریاہ بن سمعیاہ نبی کو مسیح کی پیدایش سے قریب سات سو برس پیشتر
یہودیون نے قتل کیا تہا یرمیاہ ۲۶ باب ۱۸ سے ۲۴ اور اسیطرح
حضرت حزقیل اور حضرت یرمیاہ وغیرہ کو بہی کہ بابل کی اسیری تک
موجود تہے تو یہ ذکریاہ بن یہویدہ سب سے پچہلے مقتولین کیونکر ہوے

اور تعجب یہہ ہے کہ سب سے پہلے مقتولون سے تو موجب عقیدۂ عیسائی
حضرت عیسیٰ آپ ہی تھے پس حضرت عیسیٰ نے پیشین گوئی کرکے اسجگہہ اپنا
ہی نام کیون نہ لیا اگرچہ پکڑوانے والے یعنے یہوداہ اسکریوطی پر تاسف تو
افسوس اور ملالت کی (متی ۲۷ باب ۳ ۴) مگر یہودیون کو اپنے قتل یعنے
مصلوبی کی بابت کچہہ بہی ملامت نہین کی نہ صلیب پاکر جی اُٹھنے کے بعد
اور نہ پیشتر پس اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ صرف گرفتار تو کئے گئے
مگر مصلوب نہین ہوئے نہین تو ضرور ذکریاہ بن باراخیاہ کیجگہہ اپنا
ہی نام لیتے اور یوسف یعنے یوسیفس مورخ کی تصنیف مین جو ایک
ذکریاہ کا نام لکہا ہے کہ وہ رومی فوج کے ہاتہہ سے سب سے پیچہے مارا گیا
یہہ فقرہ یوسیفس کی کتاب مین منجملہ اور اکثر فقرات الحاقی کے ہے کہ جنکا
علماء عیسائی کو اقرار ہے صریح ملایا گیا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت
عیسیٰ کا ذکر ہے یوسیفس کی کتاب مین بیشک الحاقی مانا گیا ہے
جیساکہ لارڈنر نے خوب محکم دلیلون سے ثابت کیا ہے اسیطرح یقیناً
یہ فقرہ بہی ملایا گیا تاکہ کسیطرح جیسے ذکریاہ مندرجہ متی ۲۳ باب ۳۵
کو ثابت کرین کیونکہ جس جگہہ لاکہون یہودی ایک یورش مین قتل
ہوئے اسوقت اُس قیامت کی سی ہل چل مین کون اُن سوہی قاتلون
مین سے پہچان گیا کہ یہہ ذکریاہ ہے دوسرے یہ کہ کوئی ذکریاہ بعد مسیح
کے بعد رومی فوج کی یورش تک ایسا نامور ہوا بہی نہین ہے کہ جسے
یہودی قوم بہی خوب جانتی ہو چہ جائے کہ رومی تیسرے یہہ کہ اسکا قتل

جزو اول

مفسر روسن نے بعض مورخ کے بیان کئے ہوئے ذکریاہ کو مسیح کے
قول مرقومہ متی ۲۳ باب ۳۵ کے ثبوت مین کافی ہی نہین سمجہا ہے
جیساکہ لکہہ چکا ہون

اسی ہیکل مین مرمت کرتے وقت خلقیاہ سردار کاہن نے سنہ عیسوی
سے چہہ سو چوبیس برس پیشتر توریت کی کتاب پائی تہی جوکہ اسکی
ہسٹری یعنے مقدس کتاب کا احوال چہاپہ لندن سنہ ۱۸۵۲ع صفحہ ۱۱۰ اسکے
بموجب فقط بادشاہ یہودیہ کے وقت یعنے پچہتر برس سے کہوئی ہوئی تہی
چنانچہ مقدس کتاب کا احوال ۸۴ باب صفحہ ۱۱۵ — ۱۱۷ مین لکہا ہے
کہ یہودیہ کے بادشاہ شاہ اخاز نے بعل (دیوتا) کے لیے یروسلم کے
گوشون مین مذبح بنا کے خداوند کے گہر کا دروازہ بند کیا ایسا کہ خدا کی
ہیکل بے وارث گہر کی مانند ہوگئی لیکن اس بیدین اخاز کے دیندار
بیٹے حزقیاہ نے خداوند کے گہر کے دروازہ کو پہر کہولا اور یروسلم کو
بتون سے پاک کیا اور دسون فرقون کو بلوا بہیجا کہ آؤ اپنے باپ دادے
خدا کیطرف رجوع کر کے ہمارے ساتہہ عید فصح کرو اُسکے زمانہ مین دس
فرقے قید ہوکر اسور مین گئے اور بہت اسرائیلی یہوداہ کے ملک مین
بہاگ آئے اور اُسکی آبادی بڑہائی (اُسوقت سے ساڑہے نو فرقون
بنی اسرائیل کا کہین دنیا مین پتا نہین ہے پس توریت کی بربادی کا
کیا شکوہ ہو جبکہ اتنی بڑی قوم ہی کا پتا نہین ہے) تب سنحریب نے جو
شالمنذر کے بعد اسور کا بادشاہ ہوا اپنا سردار فوج بہیجا جسنے یہوداہ کے

سب قلعون پر اپنا قبضہ کیا اور یروشلم کو گھیر لیا اور جب اُسنے حی القیوم
خدا کو ملامت کی تب حزقیاہ نے اپنا گریبان پھاڑکر اسرائیل کے خدا سے
دعا مانگی سو ایسا ہوا کہ خداوند کے فرشتے نے جاکر اسور کے لشکرگاہ میں
ایک لاکھ پچاسی ہزار (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ یسعیاہ ۳۷
باب ۳۶) آدمی مارے ایسا کہ فجر کو سب مکان لاشون سے بھرے تھے
تب شاہ سنحیریب نے کوچ کیا اور نینوے مین پھر گیا اور جسوقت وہ اپنے
معبود نسروک کے گھر مین پوجا کرتا تھا تو ادرملک اور سرازر اُسکے
بیٹون نے اُسے تلوار سے قتل کیا اُنہین دنون حزقیاہ (بادشاہ)
بیماری سے قریب المرگ ہوا اور یسعیاہ نبی نے اُس پاس آکر کہا
خداوند یون فرماتا ہے کہ مین نے تیری دعا سُنی اور تیرے آنسو دیکھے
سو مین تجھے شفا دونگا اور تیری عمر پندرہ برس بڑھاؤنگا اور یسعیاہ نے
یہہ بھی کہا کہ انجیر کا ایک قرص لیکر بادشاہ کے پھوڑے پر رکھو اور انہون
نے ایسا ہی کیا تب بادشاہ تین دن مین چنگا ہو گیا اور ہیکل مین جاکر اپنی
تندرستی کے لیے خدا کا شکر کیا

۵۵

حزقیاہ کے بعد اُسکا ناخلف بیٹا منسی بادشاہ ہوا اور اُسنے پچپن برس
بادشاہت کرکے اس عرصہ مین اپنے عادل باپ کے کامون کو برباد
کیا اور لوگون کو پھر بُت پرستی کی طرف لایا اور اپنی اخیر عمر مین قید
ہوکر بابل کو بھیجا گیا وہان پشیمان اور غمگین ہوکر خدا سے دعا مانگی تب
خدا نے اُسکی سُن کے پھر اُسکی سلطنت اُسے عنایت کی تب اُسنے

یروشلم سے بت پرستی کو دور کیا پر اُسکے بیٹے عمون نے اپنے سب باپ دادوں سے زیادہ بدی (یعنی بُت پرستی) کی پر تھوڑے ہی دن رہا کیونکہ دو برس بعد مارا گیا اور اُسکا بیٹا یوصیاہ آٹھ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا سو پھر ایک مرد راستباز جو خدا کی مرضی پر چلتا تھا داؤد کے تخت پر بیٹھا اور جب تک وہ بالغ ہوا سردار کاہن اُسکا نایب رہا پر جب ۱۸ برس کا ہوا اُسنے یروسلم اور تمام بادشاہت کو بُت پرستی سے پاک کر کے خداوند کے گھر کو پھر سدھارا اُس وقت ہیکل مین ایک کتاب جو منسّی کے وقت سے کھوئی اور بھولی گئی تھی پھر ملی وہ مقدّس کتاب توریت تھی اور جب بادشاہ کے حضور پڑھی گئی وہ اُسکے مضمون سے یہانتک گھبرا گیا کہ اُسنے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے انتہی ۲ سلاطین ۲۰ باب سے ۲۳ باب تک

لیکن کتب عہد عتیق سے منسّی کیوقت مین توریت کا کھو جانا ثابت نہین ہے کیونکہ یروسلم کے بادشاہونمین صرف منسّی ہے بُت پرست نہ تھا اور اپنی آخر عمر مین وہ تایب اور دیندار بھی ہوا تھا پس گمان غالب ہے کہ جب سیسق شاہ مصر نے حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کی سلطنت مین بادشاہی محل اور ہیکل کو لوٹا اور سب کچھ لوٹ کر اُٹھا لیگیا تب ہی سے توریت غایب ہوئی اور منسّی کے پوتے یوصیاہ بادشاہ کے عہد سلطنت مین خلقیاہ سردار کاہن نے کہا کہ مین نے ہیکل مین توریت کی کتاب پائی ہے پایہ کہ یہوشفاط کے بعد سے

جو تو سو چودہ برس مسیح سے پیشتر تہا (۲ تواریخ ۱۷ باب ۹) توریت غایب
رہی اس مدّت مین چاہیئے تہا کہ بعضے حصّے اُس کتاب کے سالہا سے
دراز تک زمین مین پڑے رہنے کے باعث ضرور ضایع ہو گئے ہوتے
مگر غضب تو یہ ہے کہ اہلکتاب اُسکے ایک حرف ضایع ہونے کا بہی اقرار
نہین کرتے ۔

اب دیکہیئے کہ ساڑہے نو فرقون بنی اسرائیل کا پتا نہین ہے اور صندوق
عہدنامہ کا جسمین شریعت کی دونون لوحین وغیرہ تہین پتا نہین ہے
بلکہ ہیکل ہی کا پتا نہین ہے بہت سی کتابون مشمولہ توریت کا جنکا ذکر
توریت ہی مین موجود ہے (خروج ۲۴ باب ۷ گنتی ۲۱ باب ۱۴ یشوع
۱۰ باب ۱۳ ۲ تواریخ ۹ باب ۲۹ اور ۱۲ باب ۱۵ اور ۲۰ باب ۳۴ وغیرہ)
پتا نہین ہے پہر توریت کے بچے رہنے کا باوجود اُسکے بار بار صدہا برس
غایب رہنے کے کون یقین کرسکتا ہے

ہنری وغیرہ انگریزی مفسرون نے اسکی بابت اپنی تفسیر مین یون
لکہا ہے قولہ مرمّت کرتے وقت ہیکل کی کتاب توریت خوش قسمتی
سے پائی گئی اور اُسے بادشاہ کے پاس لائے وہ تہا اصلی نوشتہ
پانچ کتابون حضرت موسیٰ کا جو اُنکے ہاتہہ سے لکہا گیا اور بعضے خیال
کرتے ہین کہ وہ نہی جہیم اور قدیم نقل (یعنے بعد حضرت موسیٰ کے اوروں کے
ہاتہہ سے لکہی ہوئی) اغلب ہے کہ وہ وہی نوشتہ تہا جو حکم سے حضرت
موسیٰ کے رکہا گیا پاک سکا نہین ایسا سمجہا جاتا ہے کہ وہ تہا کہو یا گیا

یا بہولا گیا خواہ بے پروائی سے ڈال دیا گیا کونے مین اُن لوگون سے
جو جانتے نہ تہے قدر اُسکی یا کہ وہ تہا کینہ سے چہپا یا گیا یعنی بُت پرست
بادشاہون سے بعوض جلانے اور ضایع کرنے کے اُسے گاڑ دیا اُس
امید سے کہ وہ پہر کبہی ظاہر ہوگا اور اکثر ونکا یہی قول ہے ۔
یا وہ تہی خبرداری سے رکہی گئی اُسکے خیرخواہون سے تا نہ پڑ جاوے
دشمنونکے ہاتہ مین لیکن ہمین یقین ہے کہ وہی صحیح نقل تہی تمت کلامہ
یہہ آخری بات کہ ہمین یقین ہے الخ یہہ تو صرف جیسا کہ مفسر اللہ کا عقیدہ
ہے اس سے کچہ غرض نہین اور باقی سب باتونکا مفصل بیان اُس
کتاب مین جسکا نام نوید جاوید ہے مرقوم ہے یہان اُسکا موقع نہین
ہے مختصر تصفیہ ان سب باتونکا یہہ ہے کہ غشی کے وقت مین توریت
کا کہو جانا انگریزی مفسر کے قول سے جو ابہی بیان ہوا ثابت نہین
ہوتا اور نہ غشی کے وقت مین کچہہ ہیکل پر آفت آئے مگر زمانہ رحبعام یا یہوشفاط
کے بعد توریت کا کہو جانا دو وجہ سے ثابت ہے اوّل یہہ کہ رحبعام
کے وقت مین ہیکل اور بادشاہی محل دونون لوٹے گئے اور یہی
دونون مقام توریت رکہنے کے تہے (استثناء ۱ باب ۱۸ اور ۱۲ باب ۲۵
و ۲۶) لیکن خاصکر صرف ہیکل مین توریت رکہی رہتی تہی (استثنا ۳۱
باب ۹ سے ۱۳ نحمیاہ ۸ باب) اور اگر ملک مین کہین اور بہی توریت
ہوتی تو پہر ہیکل مین اُسکی پانے کی خوشی کا کیا سبب تہا دوسرے
یہہ کہ رحبعام کے وقت سے زمانہ یہوشفاط کے سوا یہودی قوم مین

بُت پرستی زیادہ شایع ہوئی چنانچہ الکتاب کے مقامات المعروف
صفحہ ۲۹ مین لکہاہے کہ حضرت موسیٰؑ کے عہد مین خدا تعالیٰ نے
بنی اسرائیل کی بابت یون فرمایا تہا کہ ملک کنعان تمکو میراث مین
عنایت کرتا ہون پر اگر وہ عہد و پیمان جو مین نے تم سے کیا ہے بہول
جاؤ اور تراشے ہوئے بُت یا کسی چیز کی تصویر کی پرستش کرو تو فوراً
اس زمین پر سے فنا ہو جاؤ گے اور یہوواہ (یہ وواہ یعنے خدا)
تمکو ساری قومون مین پراگندہ کریگا اور وہان تم تہوڑے سے رہجاؤگے
چنانچہ یہ وعدہ استثنا کی کتاب کے ۴ باب پچیسوین آیت وغیرہ مین
مرقوم ہے پس یہہ دہمکی اُسوقت پوری ہونے لگی جسوقت بنی اسرائیل
اور بنی یہوداہ کے درمیان پہوٹ پڑی اور ایک بادشاہت کے
عیوض مین دو بادشاہتین مقرر ہوئین اُسی زمانہ مین بنی اسرائیل
کے درمیان بُت پرستی شروع ہوئی اور ترقی پر رہی اتہی پس
یہ دو بادشاہتین رحبعام بن سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت مین
مقرر ہوئین تہین کہ یوربعام بن بنات افراطی جو حضرت سلیمانؑ کا
غلام تہا (اول سلاطین ۱۱ باب ۲۶) اور حضرت سلیمانؑ سے باغی
ہوکر مصر کو بہاگ گیا تہا (اول سلاطین ۱۱ باب ۴۰) اُنکی وفات کے
بعد آکر بنی اسرائیل کے دس فرقونکا بادشاہ ہوا اور رحبعام کو دو
فرقون بنی اسرائیل یعنے فرقہ یہوداہ اور بنیامین پر سلطنت باقی
رہی تب وہ دس فرقے اسرائیلی اور یہ دونون یہوداہ کہلائے

(اول سلاطین ۱۲ باب) اُسی زمانہ سے بنی اسرائیل یعنے بارہون فرقون
بت پرستی شروع ہوئی کیونکہ ہر ایک بلند پہاڑ پر اور ہرے درخت کے تلے
خیمہ کھڑا کرکے مورتونکے ساتھ لواطہ یعنے لونڈی بازی کرتے تھے
(اول سلاطین ۱۴ باب ۲۴) اور اس بت پرستی کا سبب توریت کے
مضامین سے ناواقف ہوجانا تھا غرض کہ مفسر کے قول سے جسطرح
توریت کا کھوجانا [illegible] کے وقت مین ثابت نہین ہوتا اُسیطرح توریت
کی اصلیت سے بھی کسی کو آگاہی نہین ہے اور یہ طرح طرح کے قیاس
جو انگریزی مفسرین عیسائی نے اُس پائی ہوئی توریت کی بابت
کئے ہین ہیرے اس قول پر دلیل ہین کہ اصل حال توریت سے انہین
ناواقفی رہی تب تو ایک بات منقح نہوئی
کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شبلر صاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تھا اور اب اُسنے پادری اشٹرنس صاحب
نے اردو ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۷۲ع مشن پریس الہ آباد نارتھ انڈیا ٹرکٹ
سوسائٹی کے لئے اُسکی فصل ۲ باب ۱۶ صفحہ ۲۲۳ مین لکھا ہے کہ اسوقت
کی طاقت ــــ زایل ہوگئی تھی اور اسکا حال ایسا بدل گیا تھا کہ جو
چاہے قبضہ کرلیوے چنانچہ مصر کے بادشاہ فرعون نیکو نے چاہا کہ اُسے
اپنے دخل مین لاوے اسلئے کشتی پر سوار ہوکر اپنا لشکر ہمراہ لے کنعان
ملک کی سرحد مجدو نامی پر خیمہ زن ہوتا کہ وہان سے اسور کیطرف
راہی ہو پر یوسیاہ (بادشاہ یروسلم) نے اُسے روکا اور اپنے ملک کے

درمیان سے جانے ندیا کیونکہ اُسنے یہ سمجہا کہ اگر فرعون اسور کو قبضہ
مین کریگا تو ضرور ہے کہ یہوداہ کی آزادی بہی جاتی رہے گی اسلئے
یوصیاہ کو واجب ہوا کہ دو صورت کرے خواہ شاہ مصر کا تابعدار بنے
یا اُس سے مزاحم ہو آخرش یوصیاہ کو شاہ مصر کا مقابلہ کرتے ہی بن پڑا
اور مجدو کے میدان مین دونون ایک دوسرے سے مقابل ہوے سو
یوصیاہ نے شکست کہائی اور زخمی ہوکر تہوڑے عرصہ مین مرگیا
اس حادثہ سے تمام یہوداہ اور یروسلم مین بڑا واویلا پڑا اور یرمیاہ
نبی نے اس نیک بادشاہ کی وفات کا نوحہ گایا اور وہ کتاب نوحہ ا
موجود ہے انتہی یہ مرثیہ علاوہ نوحہ یرمیاہ مشمولہ توریت کے ہے
بشپ پٹرک صاحب کا قول ہے کہ یہ مرثیہ جو بعد وفات یوصیاہ کے
کہا گیا یقیناً وہ نہین ہوسکتا جو نوحہ یرمیاہ مشہور ہے اسلئے کہ یہہ نوحہ
غارت ہونے یروسلم اور ہلاک ہونے صدقیاہ پر ہے اور وہ مرثیہ
موت یوصیاہ پر (از تفسیر ڈاٹیلی مطبوعہ ١٨٢٣ع جلد ا صفحہ ٩٣٦) پس یہ
بہی توریت مین شامل نہین ہے —
پادری گریون صاحب فرماتے ہین (٢ سلاطین ٢٢ و ٢٣ باب ٢ تواریخ
٣٤ و ٣٥ باب) یوصیاہ بادشاہ کا لباس جہین کتان اور زرد رنگ
کا تہا کیونکہ اُن دنوتین یہودی لوگ ریشم کا کپڑا نہین پہنا کرتے تہے
(یعنے ریشمی لباس یہودی شریعت مین مردکو حرام ہے) —
یوصیاہ نے اپنی سلطنت کے بارہوین سال بہت اسیرونکو تمام ملک مین

بھیجا کہ وے سب بُت پرست کاہنونکو موقوف کرکے اُنکے قربان گاہونکو گرادین اور سب معبودونکی مورتونکو جو ہر جگہہ مین عموں کے حکم سے مقرر کی گئی تھین ٹکرے ٹکرے کر ڈالین اسیصورت سے اُس جوان سے بادشاہ کی حکومت مین بُت پرستی نیست و نابود کی گئی تھی اور سوا اُسکے اُسنے سچّے خدا کی ہیکل کی مرمت کرنے اور بھی پر رونق اور آراستہ ہونے کو حکم دیا کیونکہ اُسکے باپ عموں کے دنون سے خدا کا گھر گرا دیا گیا تھا اور اُسکی ساری چیزین بڑی خراب حال مین رہتی تھین مگر یوصیاہ نے اُسکے پھر اُٹھانے اور مرمّت شکست و ریخت کرنے مین بہت نقدی صرف کی تاکہ خدا کی پاک عبادت اُسمین پھر مقرر کیجاے جب خدا کی ہیکل پھر بن رہی تھی تب اُس جوان بادشاہ یوصیاہ نے ایک بڑی دعوت کی اور ہیکل کی قربانگاہ پر چالیس ہزار بھیڑ اور بکری کے بچّون اور بہت بیلون اور گاے کے بچھڑون کو بھی چڑھایا تھوڑی دیر کے بعد جب لوگ ہیکل کے اندر کو صاف کرتے تھے اُنکو خدا کی کتاب کا ایک نسخہ ملا تب یوصیاہ نے نہایت خوش ہو کر کاہنون کو حکم دیا کہ یہود لوگونکی ساری قوم جمع کرکے اُسے اُنکو سناؤ اسیطرح اُسنے خدا کی عزت اور پرستش کے لیئے اپنی محبت دیکھائی اور ظاہر ہے کہ اُس سے اُس پشت کے لوگونکو بہت برکتین ملین بلکہ وہ پشت در پشت کیواسطے ایک صحیح نمونہ ہوا (از شمس الاخبار مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنؤ ۱۹ اپریل ۱۸۷۵ع نمبر ۴ جلد ۶ صفحہ ۱۰ و ۱۱ باہتمام پادری کریون صاحب)

رکن پنجم

بخت نصر بادشاہ بابل کے ہاتھ سے یروسلم کی غارت

سنہ عیسوی سے چھہ سو نو ۶۰۹ برس پیشتر یہواخاب یا یہواخذین یوصیاہ بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے مہینے فرعون نکوہ نے اسپر فوج کشی کی اور یہواخاب بادشاہ کو زنجیرون سے باندہ کر مصر مین لیگیا کہ جہا پہنچکر وہ مرگیا اور فرعون نے یوصیاہ کے دوسرے بیٹے الیقیم کو بادشاہ یروسلم بنایا اور اُس کا نام بدلکر یہویقیم رکہا اور اُسکے ملک پر لاکہہ روپیہ اور ہزار اشرفی محصول ٹہرایا (مصر کی قدیم تواریخ مولفہ رولن صاحب ترجمہ سین ٹفک سوسائٹی مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۴۴ع صفحہ ۱۰۸ مین لکہا ہے کہ اُس ملک سے چار ۴ لاکہہ چار ہزار تین ۳ سو اکیاون ۵۱ روپیہ بطور سالیانہ لینے ٹہرا ہے) ۲ تواریخ ۲ ۳۶ باب ۳ مین ہے کہ سو قنطار روپا اور ایک قنطار سونا خراج مقرر کیا سنہ عیسوی سے چھہ سو چھہ ۶۰۶ برس پیشتر بخت نصر نے یہوداہ کے ملک پر چڑہائی کی اور یروسلم کو فتح کرکے یہویقیم سے ایک خراج گزار رہنے کے واسطے قسم لی اور مال و دولت لوٹ کر اور بادشاہی خاندان کے لڑکون سے ایک گروہ کو اپنے ساتھ لیگیا کہ اپنے محل مین خواجہ سرا بنا کر رکہے (اُنہین دانیل نبی اور اُسکے تین رفیق تہے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۴۹) لیکن مسیح سے چھہ سو چار ۶۰۴ برس پیشتر یہویقیم نے بدعہدی کرکے بخت نصر بادشاہ سے

دشمنی کی چونکہ اُسوقت مین بخت نصر اپنی ماکے انتقال اور اور سببون سے
یہویقیم کو اِس بدعہدی کی سزا دینے کے واسطے آپ نہ آسکا اسلئے اُسنے یہوداہ
کے چوگرد کے رہنے والون سریانیون اور موابیون اور عمونی وغیرہ
قومونکو حکم دیا کہ یہویقیم پر چڑھائی کرین تب یہ سب قومین یہوداہ کے ملک
کو چارونطرف سے لوٹ مار کر اوجاڑنے لگین اور گیارہ برس تک یہویقیم
کو بڑی سختیونمین رکہا اور آخر یہویقیم کو مار کر اُسکی لاش یروسلم کے
پہاٹک کے باہر سڑک پر پہینک دی یہویقیم کے قتل کے بعد اُسکا بیٹا
یکونیاہ تخت نشین ہوا اُسکی سلطنت کرنیکے تیسرے مہینے بخت نصر نے
یروسلم پر فوج کشی کرکے یکونیاہ اور اُسکی ما اور بیگمون اور سردارون
اور مُلک کے سب دولتمندون اور افسرونکو قید کرکے بابل مین لیگیا
اور یروسلم کے سب کاریگرون لوہارون اور سنگ تراشون کو بہی
لیگیا کہ بابل مین اُسکے محل کی تعمیر کرنے والونکے شریک ہون اور
یروسلم سے بادشاہی خزانہ اور ہیکل کے سب سونے کے برتنون وغیرہ
کو لوٹ کر لیگیا اور یکونیاہ کو بچے ہوے لوگونپر یروسلم مین حاکم کر دیا اور
فرمانبرداری کے باب مین اُس سے قسم لیکر اُسکا نام صدقیاہ رکہا
جسکے معنے خدا کی سچائی یہ اسلئے کہ جب وہ بدعہدی کرے تو اپنے نام کے
معنے یاد کرکے یہ سمجھے کہ مین نے سچے خدا کو ضامن دیا ہے اپنی بدعہدی
سے پشیمان ہو
جیون ہی بخت نصر نے وہان سے مراجعت کی تیون ہے امونیون

دو ہزار امیرون اور مالدارونکو بال و اطفال اور نوکر چاکر بیست اور جہزار و اور حرفہ کار جو ہاتہ سپاہی کرکے بابل مین لیجا پہونچایا ان اسیرون مین حزقیل نبی بہی تہا

اور سوابیون اور ادومیون وغیرہ نے اس لاچار بادشاہ صدقیاہ
کے پاس اس غرض سے ایلچی بھیجے کہ بابل والون کی اطاعت چھوڑکر
ہمارا شریک ہو تب صدقیاہ نے اپنی سلطنت کے نوین برس بادشاہ
مصر سے عہد وپیمان کرکے بخت نصر سے بدعہدی کی اور اس سے
باغی ہو گیا پھر بخت نصر نے یروسلم پر فوج کشی کرکے اسکا محاصرہ کیا
اور مصری لوگ صدقیاہ کی مدد مین بخت نصر کے سامنے ٹھہر نسکے
اور اپنے ملک مصر کو لوٹ گئے تب صدقیاہ کی سلطنت کے گیارھوین
برس یروسلم کسدیون یعنے بابل والونکے ہاتھ فتح ہو گیا اور صدقیاہ
نے فوج بابل کے بیچ مین سے ہوکر جو گھیرے ہوئے تھے بھاگنے کا ارادہ
کیا لیکن پکڑ لیا گیا اور ملک ارمن یا آرام کے ربلہ شہر مین قید ہوکر
بھیجا گیا وہان اسکے بیٹے قتل کیے گئے اور صدقیاہ کی آنکھین نکالی
گئین اور زنجیر پہنا کر بابل کو روانہ کیا گیا کہ جہان پہنچکر وہ مر گیا بخت نصر
کے سپہ سالار نے یروسلم اور ہیکل کے سب مال و متاع کو لوٹ لیا اور
تمام شہر مین آگ لگا دی اور شہر اور ہیکل دونون کو جلا کر خاک کر دیا
اور دیوارون کو ڈہا دیا اور سب باشندون کو قید کرکے بابل مین
لیگیا انتہی کلامہ از مختصر تواریخ یہودیہ موسومہ یہودیونکا اگلا اتہاس
ہندی چھاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۵۴ع مصنفہ پادری ال جی ہے صاحب
صفحہ ۲۸۱ — ۲۸۹

اور جلوداروں کا سردار نبوسردان زمین کے بعضے کنگالون کو چھوڑ گیا

کہ تاکستانوں کی باغبانی کریں اور کہیتی کریں اور پیتل کے اون
ستونونکو جو خداوند کے گہر مین تہے اور کرسیون کو اور پیتل کے بحر کو
جو خداوند کے گہر مین تہا اُنہون نے توڑا اور وہ سب پیتل بابل مین
لیگئے اور دیگین اور بیلچے اور گلگیرین اور لگنین اور چمچے اور پیتل کے
سارے برتن جو وہان کام آتے تہے وے لیگئے اور باسنون اور
انگیٹہیون اور لگنون اور دیگون اور شمعدانون اور چمچون اور پیالون
کو سب کو جو سونیکے تہے اُنکا سونا اور سب کو جو روپے کے تہے اُن کا
روپا جلوداروںکا سردار لیگیا دو ستون ایک بحر اور بچھی بارہ بیل
جو بحر کے نیچے تہے جنہین سلیمان بادشاہ نے خداوند کے گہر کے
لئے بنایا تہا ان سب برتنونکا پیتل بے تول تہا یہ ستون جو تہے
اُنمین کا ایک ستون اٹہارہ ہاتہہ اونچا اور بارہ ہاتہہ کی رسّی اُسکے
گرداگرد تہی اور چار انگل موٹا تہا یہ کہوکہلا تہا اور اُسکے اوپر ایک
پیتل کا جہاڑ تہا اور وہ جہاڑ پانچ ہاتہہ اونچا تہا اُس جہاڑ پر گرداگرد
پیتل کی جالیان اور انار کی کلیان بنی ہوئی تہین اور دوسرے
ستون مین اُسیطرح کلیونکا کام تہا اور ہر طرف سے چہیانوے انار تہے
اور سب انار جالیون پر اُسکے گرداگرد ایکسو تہے یرمیاہ ۵۲ باب ۱۷ سے ۲۳
واضح ہو کہ اس پیتل کے بحر کو آخز بادشاہ یروسلم نے سنہ عیسوی
سے سات سو اڑتالیس برس پیشتر پیتل کے بارہ بیلون پر سے
اتار کر پتہر کے چبوترہ پر رکھا تہا (۲ سلاطین ۱۶ باب ۱۳ سے ۱۷)

اور اول سلاطین ۷ باب ۲۰ مین لکہاہے کہ دو سو انار جہاڑ کے گرد بنائے
اور اسیطرح دوسرا جہاڑ بہی انتہیٰ اور یرمیاہ ۵۲ باب ۲۳ مین ایکسو
انار لکہے ہین سبب اختلاف کا یہ کہ اصل کتاب عبرانی مین غلطی
واقع ہوئی الغرض بعد اس سبب قتل و غارت کے شاہ بابل کے
ملازمون نے حضرت یرمیاہ کو جو صدقیاہ کی قید مین تہے قیدخانہ سے
نکالا اور اُنکے ساتہ بہت نیک سلوک کیا اور اجازت دی کہ جہان
چاہین رہین اور شاہ بابل نے باقی بچے ہوئے کنگال یہودیون پر جدلیاہ
بن اخی قام بن سافن کو سردار مقرر کرکے مصفا مین چہوڑ دیا تب
اسمٰعیل بن نتنیاہ بن الیسمع نے جو نسل شاہی سے تہا اُسے بہی قتل
کیا مع اُن سب یہودیونکے جو جدلیاہ کے ساتہ تہے اور کسدیون کو جو
وہان حاضر تہے اور جنگی مردون سب کو تلوار سے قتل کیا اور آٹہہ
آدمیونکے ساتہہ بنی عمون کی طرف چلا گیا تب یوحنان بن قریح اُن بچے
ہوئے یہودیونکا سردار ہوا اور حضرت یرمیاہ ع سے اپنے واسطے دعا مانگنی
کی گزارش کی اور جب حضرت ع یرمیاہ نے اُنکے واسطے دعا مانگ کر
اُنہین خدا کا حکم سنایا کہ تم سب یہین رہو اور کسدیون یعنے بابل والونکے
خوف سے مصر کو نہ بہاگو تو تمہارا بہلا ہوگا تب اُنہون نے حضرت یرمیاہ
سے کہا کہ تو جہوٹہہ کہتا ہے یہ خدا کا حکم نہین ہے کہ ہم مصر کو نجاوین
اور یوحنا ابن قریح نے سب بچے ہوؤنکو مع یرمیاہ کے ساتہ لیا اور مصر کو
روانہ ہوا دیکہو یرمیاہ ۴۰ باب سے ۴۳ باب تک (یہان سے یہ بہی ثابت ہے

کہ اسوقت تک یہودیونکے نام اسمعیل ہوتے تھے یرمیاہ (۴۱ باب) پس بابل
کی اسیری کے زمانہ مین ملک یہودیہ کا ایسا کوئی یہودی نہ تہا جو ملک مین
بچ رہا ہو یرمیاہ ۴۴ باب ۲ مین لکہا ہے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون
فرماتا ہے کہ تمنے یہہ ساری بلائین جو مین نے یروسلم پر اور یہوداہ کے سارے
شہرونپر نازل کین دیکہین اور دیکہہ وے آجکے دن ویران ہین اور
انمین ایک بسنے والا بہی نہین انتہی اور اسیطرح یرمیاہ ۱ باب ۴ مین بہی
ہے اور یرمیاہ ۱۳ باب ۱۹ مین ہے کہ یہوداہ سراسر اسیری مین لیا جاتا ہے
بالکل اسیری مین لیا جاتا ہے انتہی اور مفتاح الکتاب صفحہ ۴۸ کے آخر مین ہے
کہ بنوکدنذر آیا اور یروسلم کو قبضہ مین کرکے ڈہا دیا اور ملک کے سب باشندونکو
اپنے ساتہ بابل کو لیگیا انتہی

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲ مین ہے کہ اگرچہ لوگون سے یہہ وعدہ کیا
گیا کہ اگر وہ کسدیونکے مطیع رہین تو صحیح و سلامت رہین تو بہی اسمعیل نامی ایک
شخص نے جو شاہ کے گہرانے کا تہا بغاوت کی اور جدلیاہ پر حملہ کرکے اسے مارڈالا
بعد اسکے اسمعیل مصر مین بہاگا اور یرمیاہ نبی جسنے خدا کیطرف سے اسے یہودیہ مین بسنے کی صلاح
دی اپنے ساتہہ لیگیا اسکے چار برس بعد جو باقی لوگ تہے اور جنکا شمار صرف سات سو
پینتالیس ۷۴۵ تہا اسیری مین گئے اور کوئی باقی نرہا اسملک مین کسینے نو آبادی نکی اور اگرچہ وہان
سیر کرنیوالے فرقے آتے جاتے رہے اور دکہن اطراف مین ادومی لوگ آبسے لیکن تو
بہی تہوڑی آبادی ہوئی اور ملک ویران ہی رہا جبتک کہ یہودی اسیری سے لوٹکر اسمین پہر داخل نہوئے
پہر اسی کتاب کے صفحہ ۲۴۹ مین یہہ ہے کہ ۶۰۰ برس پیشتر سلطنت یہوداہ بابل کے قابو مین آگئی

محراب دویم

اسمین پانچ رُکن ہیں

رُکن اوّل

اگرچہ یہہ بابل مین غلامی کی مدت اہل یہود کے لیے ستر برس
مشہور ہے لیکن مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ١٨٥٦ع
صفحہ ٨٧ مین عزرا کی کتاب کے احوال مین اس فقرہ کو کہ (عزرا نے
مسیح سے چار سو چہپن (٤٥٦) برس پیشتر بنی اسرائیل کا دینی بند و بست کیا)
دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیرہ سو (١٥٠) برس شروع اسیری سے
اسوقت تک گزرے تہے مگر اورون نے اس کی مدت کو
اور طور پر بیان کیا ہے چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن چہپہ
پادری والش صاحب وغیرہ چہاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ١٨٦٥ع صفحہ ٢٩
سوال ١٨ کے جواب مین لکہا ہے کہ مسیح سے پانسو چہتیس (٥٣٦) برس پیشتر
شاہ خسرو کے حسب فرمان یہودی یروشلم مین لوٹ آئے
اور انہون نے صُوریکی کاریگرونکو اپنی مدد کے لئے مقرر کیا انہون نے
اس دوسری ہیکل کو پہلی ہیکل کے مقام پر اور اغلب ہے

کہ پہلے ہی کے طرز پر بنایا وہ مسیح سے پانچسو پندرہ برس پیشتر ختم ہوئی اتہی
پس ان دونون مختلف بیانونکا تصفیہ اسطرح ہو سکتا ہے کہ یہودیون کی
آزادی کا فرمان صادر ہونیکے سنہ شاید یہی ہونگے اور اُسکے بعد کچہ عرصہ
تک اُس سفر دور و دراز کے لئے اور ٹہرنے پڑا ہوگا جو کہ مع اہل و عیال
چلنا اور سالہاے دراز کا خان ومان بابل مین چہوڑنا تہا اسکے سوا پیشتر
صرف ایک غول یہودیونکا بابل سے چلا تہا کہ جسمین زروبابل سردار سمجہا جاتا
تہا اور اُسی نے یروسلم کی پہر بنیاد ڈالی تہی سوال و جواب رومن ترجمہ
پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب (چہاپہ الہ آباد مشن پریس
سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۸۴ سوال ۳۵۲ و ۳۵۵) چنانچہ بیالیس ہزار خاندان یہودا
اور لیوی کے فرقہ کے یشوع سردار کاہن اور زروبابل کے ساتہہ
روانہ ہوئی (مقدس کتاب کا احوال ۲۵ باب صفحہ ۱۲) اور بعد اُسکے
پہر اور بعضے یہودی بابل سے چلے آئے اور اکثر وہین رہگئے یعنے بابل ہی
مین کہ جنہون نے حضرت حزقیل نبی کو بابل مین شہید کر ڈالا تہا (سوال و
جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب چہاپہ
الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۵۶ سوال ۲۱۰) اور اس سے وہ قول جو
لوقا ۱۳ باب ۳۳ مین لکہا ہے کہ نہین ہو سکتا کہ نبی یروسلم کے باہر ہلاک ہوے
بر ملا غلط ہو گیا
عربونین مشہور ہے کہ حضرت حزقیل نبی شہید ہو کر سام بن نوح کی قبر مین
مدفون ہوے (از سوال و جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری

والش صاحب صفحہ ۵۶ سوال ۲۱۱) اور نہ صرف حزقیل نبی بلکہ حضرت
دانیل نبی نے بھی کسدیہ یعنے بابل مین وفات پائی تھی (سوال وجواب
ایضاً صفحہ ۵۷ سوال ۲۱۵ وصفحہ ۵۹ سوال ۲۲۵) اور حضرت یرمیاہ نبی
مصر مین مقتول ومدفون ہوے اور بعد عرصہ دراز کے سکندر ذوالقرنین
نے اُنکی ہڈیون کو جو گمنامی کی حالت مین مدفون تہین نکلواکر سکندریہ
مین دفن کیا (سوال وجواب ایضاً صفحہ ۵۴ سوال ۲۰۳) لغت کتاب
مقدس صفحہ ۵۶۰ مین ہے کہ یونس کے شہرجات حضر مین لوگ ابتک اُسکی
قبر دکہلاتے لیکن اور بیان ہے کہ موصل کے نزدیک وہ گاڑا گیا انتہیٰ
واضح ہو کہ یہ سب انبیاء کلان محاورۂ اہلکتاب مین کہلاتے ہین (سوال
وجواب ایضاً صفحہ ۶۱ سوال ۲۳۲) اور حضرت عزیر یعنے عزرا کاہن کنارے
دجلہ پر مدفون ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری
یونس سنگہ وپادری والش صاحب صفحہ ۲۸ سوال ۱۱۷ کے جواب مین
لکہا ہے کہ یہودی بعد موسیٰ کے عزرا ہی کو قابل تعظیم سمجہتے تہے دجلہ
ندی پر ایک قبر ہے جسکو لوگ عزرا کی قبر قرار دیتے ہین انتہیٰ
ایک اور بات جو اس مقام مین تعجب کی معلوم ہوتی وہ یہ ہے کہ مقدس
کتاب کا احوال یعنی انٹرڈکشن ہسٹری ۵۲ باب مین لکہا ہے کہ اُرتستا
نے اپنی ساقی اور وزیر نحمیاہ کی (جنہون نے بابل سے آکر یروشلم
مین ہیکل کو پہر آراستہ کیا اور دستورات عبادت یہودیون مین پہر بحال کیے
منت سنکے اُسی یروشلم کو روانہ کیا انتہیٰ یعنے اگرچہ زروبابل وغیرہ نے

سلہ ذوالقرنین کا بیان مجارلہ ٹکٹ اول کے سی حاشیہ مین دیکہنا چاہئے

یروشلم مین آکر ہیکل کی تعمیر کرلی تہی مگر حضرت نحمیاہ نے جوکہ اُس وقت تک
بابل ہی مین تہے بادشاہ بابل سے رخصت لیکر یروشلم مین آکر اُسکی شہر
پناہ بنوائی پس مقدس کتاب کا احوال ۵۲ باب مین حضرت نحمیاہ کو
بادشاہ بابل کا ساقی (وزیر لکہّا ہے اور بائبل سے تو حضرت نحمیاہ کا اُس
بت پرست بادشاہ کو صرف شراب ہی پلانے مین نوکری کرنا ثابت ہے (نحمیاہ ۲
باب ۱) اور کتاب نحمیاہ الہامی نوشتوں مین شامل ہے اور حضرت نحمیاہ کے
نبی ہونے کا اہلکتاب کو اقرار ہے دیکہو کتاب سوال و جواب رومن
ترجمہ پادری یونس سنگہ وغیرہ صفحہ ۲۹ سوال ۱۲۰ پس جب نبی نے
بت پرستون کو شراب پلانےمین نوکری کی تو اُس نبی کے پیرو شراب
خواری مین کسقدر ترقی کیئے ہوئے ہونگے
پس اس کتاب رومن سوال و جواب صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ کے سنہ مندرجہ
شاید صرف تاریخ لفوذ فرمان آزادی یہود سے علاقہ رکہتے ہین اور مصنف
مفتاح الکتاب کے صفحہ ۷۰ کا قول زمانہ ترتیب توریت سے جو بزعم
علماء عیسائی عزرا کے ہاتہ سے ہوئی علاقہ رکہتا ہے چنانچہ اسی کتاب
سوال و جواب رومن صفحہ ۳۷ مین ہے کہ سوال ایکسو چہیالیس (۱۴۶) زبور کو
کسنی نے مجتمع کرکے مرتب کیا جواب اغلب ہے کہ عزرا سے یہ کام انجام
پایا مسیح سے چارسو پچاس (۴۵۰) برس پیشتر انتہی پس جب اغلب ہے کہ عزرا نے زبور
کو مرتب کیا تو یہ ہی اغلب ہے کہ توریت کو ہی زبور کے ساتہ ہی مرتب
کیا ہوگا اور اُس سے پیشتر کسیطرح توریت کا مرتب ہونا ثابت نہین ہے

چونکہ یہہ اسیری سنہ چہہ سو چہہ برس پیشتر سنہ عیسوی سے واقع ہوئی تہی
اس حساب سے ڈیڑہ سو ۱۵۰ برس بعد توریت جمع کی گئی اب کون یقین
کرسکتا ہے کہ اتنی مدّت تک توریت ضایع رہکر بہی صحیح و سالم بنی رہی ـ
اسیوقت سے اور غالباً بلکہ یقیناً اس سے پیشتر صندوق عہد نامہ کہ جسمین
شریعت کی دونون لوحین تہین اور توریت اُسکے پہلو مین رہتی تہی
(استثنا ۱۳ باب ۲۵ و ۲۶) اور مَن کا مرتبان طلائی اور حضرت ہارُون
کا عصا کہ جسمین شاخین پہوٹتی تہین غائب ہے اور اُسکا کچہہ پتا دنیا مین
نہین ہے اور اسیوقت سے یہودیون متفرق فرقے ہوگئے یعنے یہودی
اور سامری اور انہین سے لیسئی اور لبریتنی اور حلولی اور فقیہ اور
فریسی اور صادوقی وغیرہ کہ انہین سے ہر ایک اپنے عقاید مین
دوسرے سے تفاوت یا مخالفت رکہتا تہا اس کتاب مین ان سب عقاید
کی تشریح مجمل ہے مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۲۲۶
— ۲۲۸ اور کتاب نویدجاوید لوح ثانی کلیسیا ۲ سکرمنٹ ۳ مین
دیکہنا چاہیے اسجگہہ صرف سامریونکا حال کہ جو حضرت موسیٰ کی پانچون
کتابون یعنے پیدایش سے استثنا تک کے سوا اور کسی کتاب کو مجموعہ
عہد عتیق مین سے نہین مانتے ہین ذکر کرنا چاہیے کہ اسیوقت سے سامریون
نے یہودیون سے علحدہ اپنے لیے جرزین پہاڑ پر ایک ہیکل بنائی اور
اور جرزین کا لفظ بجاے عیبال کے اپنی توریت مین داخل کیا اور
اور یہودی اور سامری دونون اس لفظ کی تبدیل پر ایک دوسرے کو

فرق یہود

تحریف کا الزام دینے لگے اور اسی کی اصل حقیقت کو اس سامری عورت
نے حضرت عیسیٰؑ سے پوچہا تہا مگر حضرت عیسیٰ نے دونوں مین نہ کسی کو سچا
بنایا نہ جہوٹا (یوحنا باب ۱۹ ـــ ۲۱) اگرچہ ممکن تہا کہ جسطرح حضرت عیسیٰ
آپ ہیکل یروسلم مین آداب عبادات اور رسوم اعیاد وغیرہ ادا کرتے
تہے (متی ۱۲ باب ـــ ۱۶ اور ۲۶ باب ۱۸ لوقا ۲ باب ۲۲) سامریونکو بہی
اس صحیح دستور سے آگاہ کردیتے اگرچہ سکندریہ کے یہودیون اور سامریون
مین جب اسی بابت جہگڑا ہوا تو مصر کے بادشاہ نے بہی سامریون ہی کے
دعوے کی تردید کی تہی اور یروسلم کے معبد کو جرزین کے معبد پر ترجیح
دی تہی سنہ ایکسو پچاس ۱۵۰ اور سنہ ایکسو چہیالیس ۱۴۶ قبل سنہ مسیحی کے
درمیان یہہ واقع ہوا تہا یوسفیس مورخ کے بیان کے مطابق اسوقت
مصر مین یہودیون اور سمریون کے درمیان بڑا مباحثہ ہو رہا تہا اور
بحث یہہ تہی کہ یہودیون نے کہا کہ خدا کی پرستش کوہ موریہ پر اور سمریون
نے کہ اُسکی پرستش کوہ گرازیم پر کرنی چاہیئے یہہ مباحثہ بادشاہ کے حضور
مین پیش ہوا اور چونکہ سمرونی مغلوب ہوے لہذا سمرونی بحث کرنیوالے
مارے گئے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۷۶)
مگر حضرت عیسیٰؑ نے بالکل اسکا فیصلہ نہین کیا پس کیا غضب کا یہہ ایک
لفظ تہا جیسے صفدر علی صاحب نے عیسائی ہوکے اپنی کتاب نیاز نامہ مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۷۹
مین جنگی اور ضعیف بات بتاتے ہین حالانکہ اسکے باعث ایک قوم کی قوم لاکہون
آدمی گمراہ اور خدا کے نافرمانبردار پشت ہا پشت تک رہے پس اگر

یہہ چہوٹی بات ہے تو صفدر علی اپنا اسلام سے برگشتہ ہوکر عیسائی ہوجانا اور سبہی صرف کہیل ہی سمجہے ہونگے

اسکی تہوڑی سی تشریح یہہ ہے کہ مسیح سے سات سو اکیس برس پیشتر بادشاہ شاہ اسور نے سامریہ کو لیلیا اور دس فرقون بنی اسرائیل کو (جو کہ رحبعام بن سلیمان کے عہد مین جدا ہوگئے تہے) اپنے ملک مین اسیر کرکے لیگیا (سوال و جواب رومن ترجمہ پادری یولس سنگہ و پادری ولیم ایش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۲۴ سوال ۱۰۴)

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۳۸ مین ہے کہ شالمنذر نے سمرون پر قبضہ کیا اور اسرائیلیون کو اسیر کرکے اسور مین لیگیا اور انہین خلح اور خابور مین اور مادی کی بستیون مین بسایا انتہی پہر شاہ اسور نے اپنے ملک سے وہان (سامریا مین) آدمی بہیجے (کہ وہ سامریہ مین آکر آباد ہوے) اور انکے اُن اسرائیلون کے ساتہہ جو وہان رہگئے تہے ملجانے سے ایک آمیز قوم بن گئے جبکہ یروسلم کی ہیکل کی تعمیر مین یہودیون نے سامریون سے مدد لینے کا انکار کیا تو انہون نے (یعنے سامریون نے) ایک لیوی کو اپنا کاہن بنالیا اور اپنے لئے جرزین کے پہاڑ پر ایک ہیکل تعمیر کی انہون نے سچے خدا کی عبادت کے ساتہہ بت پرستی کو شامل کیا سامری آجکے دن تک علحدہ ہین (۲ سلاطین ۱۷ باب ۲۴ سے ۴۱ سوال و جواب ایضاً صفحہ ۵ سوال ۱۰۴) دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۰۱ مین لکہا ہے گمان غالب ہے کہ نحمیاہ کا دوسری بار یروسلم مین نائب ہونا اور اُسکا

۵۷ چونکہ حضرت ہارون فرقہ لیوی سے تہے اور دستور کے موافق ... [illegible]

کے عہد سلطنت مین مسیح سے چار سو آٹھ برس پیشتر واقع ہوا بادشاہ مذکور
سے سنبلت نے اجازت پائی کہ کوہ جرزیم پر سمرونیون کے لیے ہیکل تعمیر
کرے اور منسّی بن یہویدہ جسے نحمیاہ نے دور کیا تھا اس ہیکل کا سردار
کاہن ہوا انتہی

تب سے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کی جگہہ جرزین کا لفظ بنایا
مصرع مین ورن ورن کعبہ کا رصد برہمن سیکنم ہوا اور وہ مقام جسمین یہ
تبدیل ہوئی اسطرح ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ سے فرمایا جب تم
یردن کے پار جاؤ تو تم اُن پتھرون کو جنکی بابت مین تمہین آجکے دن
حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجیو اور ان پر چونا پھیریو (استثنا
۲۷ باب ۴) چنانچہ حضرت یشوع نے ایسا ہی کیا (یشوع ۸ باب ۳۰)
مگر سامریون نے جب جرزین پہاڑ پر اپنی جُدی ہیکل بنائی تب اسی
عیبال کی جگہہ اپنی توریت مین جرزین کا لفظ لکھا اور دعوی کیا کہ خدا
نے اس پہاڑ یعنے جرزین پر اُن پتھرون کو نصب کرنیکا حکم دیا تھا
بلکہ ہنری کی تفسیر سے جو یوحنا ۴ باب ۲۰ پر لکھی گئی ثابت ہے کہ سامریون
نے دعوی کیا کہ اسی جگہہ پر یعنے جرزین پہاڑ پر خدا کی عبادت کرنا درست
ہے نہ یہہ کہ یروسلم مین انتہی پس کیا ہی بڑی مخالفت اُنہون نے خدا
اور خدا کے گھر اور خدا کے کلام سے کی کہ عقیدہ مین تبدیل توریت
مین تبدیل عبادتخانہ مین تبدیل کرنیسے نہ ڈرے (لغت کتاب مقدس
مطبوعہ مرزاپور ۱۸۷۵ع صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

رکن دوم

مفتاح الکتاب صفحہ ۳۱ مین لکھا ہے کہ سکندر بادشاہ یونانی لشکر فوجکا سپہ سالار ہوکر ملک فارس پر چڑھگیا اور مسیح سے تین سو تینتیس (۳۳۳) برس پیشتر دارا بادشاہ کی فوجکو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سریا اور فونیکیہ کو قبضہ مین لایا اور اس سبب سے کہ یہودیون نے اُسکے دشمنون کو رسد پہونچا کر اُسکی مددگاری سے انکار کیا تھا اُنپر بھی حملہ آور ہوا جب یدّو نامی سردار کاہن نے اُسکے آنیکی خبر پائی تب اُسنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھ ہوکر قربانی گزرانو اور دعا مانگو تاکہ خدا اس آنیوالی آفت کو ہمسے دور کرے چنانچہ لوگون نے خدا کے سامہنے عاجزی کی اور یدّو کو خواب مین حکم ملا کہ وہ اور سب کاہن اپنے اپنے کاہنی لباس پہنکر سکندر سے جاکر ملاقات کرین تب وے بڑی بھیڑ کے ساتھ جو سفید پوشاک پہنے تھے ایک ٹیلہ صفا نامی پر جہان سے ہیکل اور تمام شہر نظر آتا تھا پہونچکر ٹھہرے جب بادشاہ اُنکے نزدیک آیا تو اُنکی عجیب شکل دیکھنے سے اُنکا رعب اُسپر اسقدر غالب ہوا کہ صف آرائی کا خیال چھوڑ آگے بڑھکر یدّو نامی سردار کاہن کو سجدہ کیا سب یونانی اُسکی اس عجیب حرکت سے متعجب ہوئے کہتے ہین کہ سکندر نے یروسلم کی ہیکل مین داخل ہوکر قربانی گزرانی سردار کاہن نے اُسکو دانیال کی کتاب جسمین لکھا تھا کہ ایک یونانی بادشاہ ملک فارس کو لیگا دکھلائی اُسکے پڑھنے سے سکندر نے فتحیابی کی زیادہ امید رکھکر دارا پر چڑھائی کی اور یدّو کی سفارش سے اُسنے

یہودیونکو اجازت دی کہ اپنے دین و طریق پر بے روک ٹوک قایم رہین اور ہر ساتوین سال جسمین شریعت کے بموجب بوئے بونے کی ممانعت تھی خراج دینے سے معذور رہین سکندر نے دارا کی بڑی فوج پر فتح پائی اور دانیال کی پیش گوئیان فارسیونکے شکست ہونیسے پوری ہوئین دانیال ۲ باب ۹ و ۳۱ اور ۸ باب ۳ و ۵ و ۷ و ۲۰ و ۲۱ اور ۱۰ باب ۲۰ اور ۱۱ باب ۲ – ۴

واضح ہو کہ ہیکل مین قربانی گزراننا سکندر کی خداپرستی کا نشان نہین ہے یونانی تواریخون سے اسکی اور اسکے سب رفیقونکی بت پرستی ظاہر ہے (اعجاز قران صفحہ ۵۷ و ۵۸ و دین حقکی تحقیق صفحہ ۹۴) چنانچہ جب سکندر ادھر سے اموینا ئی کیطرف متوجہ ہوا یہ سیرحاصل قطع مصر کے گوشہ شمال و مغرب مین ریگستان کے اندر واقع تھا وہان مصریونکے دیوتا جوپٹر امین کا مندر تھا اور زمانہ قدیم مین وہ جگہہ فال لینے کے واسطے بہت مشہور تھی اسکو اس بادشاہ نے دیکھا تو وہان سے آواز آئی کہ سکندر فیلپس (یعنے فیلقوس) کا بیٹا نہین ہے بلکہ امین دیوتا کا بیٹا ہے سکندر نے خود اس امر کی شہرت دینے مین کوشش کی کیونکہ وہ سبب اسکے فخر کا تھا (حصہ دوم تاریخ یونان صفحہ ۳۹) یعنے اپنے فرمانوین اور اپنی مہرین یہی الفاظ رکھے کہ سکندر بیٹا جوپٹر دیوتا کا (دین حقکی تحقیق مطبوعہ الہ آباد آرفن پریس صفحہ ۱۸۶۶ع) جب یونانیون نے سکندر کو تمام لشکر کا سردار بنایا تو اسنے مرد ابیر جیتنا ہیونکی لڑائیکی دیوی تھی قربانی چڑھائی (ایضاً

شہر افسس مین جہان آرتمس دیبی کا عالیشان اور ناموید مندر تہا
جسکا نام اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵ مین ہیرا سٹریٹس لکہا ہے کسی کمبخت
شخص نے اُس مندر (یعنے ارتمس کے مندر کو) دیکہکر خیال کیا کہ اس
مندر کے بنانیوالے کا ابد الاباد تک نام رہیگا مین کیا کرون جو میرا بہی
دنیا مین نام رہے یہہ سوچکر جس رات کہ سکندر بادشاہ پیدا ہوا
اُس مندر کو پہونک دیا یہہ سمجہکر کہ جسطرح اسکے بنانے والے کا نام رہیگا
اسکے برباد کرنے والے کا بہی نام رہیگا چنانچہ مندر کے اسطرح جلائے جانے
ہونے سے بعضونکے دلمین یہہ گمان پیدا ہوا کہ دیبی اپنے گہر کی حفاظت
نکر سکے پس حاکمون نے یہہ عذر نکالا کہ دیبی اولمپیس نامی یونانی
عورت کی ملاحظہ مین اسقدر مصروف رہے کہ اور کسی بات کا خیال
کرنے کی فرصت نہ پائی چند مدت بعد سکندر نے دوسرا مندر بنوانے کی
اس شرط کے ساتہہ گذارش کی کہ میرا نام اُسکے دروازہ پر کندہ کیا جاے
لیکن افسیون نے نمانا اور آپ ہی دوسرا مندر بنوایا والی تعمیر کی وضع
مطابق بنایا (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۶۶) قلیطوس جسنے
گرانیکس کی لڑائی مین سکندر کی جان بچائی تہی
دوستی کے اعتبار سے بے باکانہ فیلقوس کا ثناخوان ہوا اور اُسکو
سکندر پر برتری دی اس بات سے سکندر کو اتنا غصہ آیا کہ ایک
برچہی اُس بیچارہ کے ایسی ماری کہ جگر کے پار ہوگئی
سکندر تکبّر اور عیاشی مین فارس کے بادشاہونکی تقلید کرتا اور

سنہ ۱۵ افسس مین ارتمس دیبی کا مندر تہا جسے ایک شخص ہیراسٹریٹس نے سکندر کی ولادت کی رات پہونک دیا اور پہر دو سو بیس برس کے عرصہ مین تعمیر ہوا پہر پیروز قیصر نے اُسے لوٹا اور قوم گاتہ

انہین کیطرح رعیت سے سجدہ کراتا اور شراب مین مخمور رہتا تہا (حصہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۶) سکندر نے اپنے مصاحب متوطن اتہنی کی
صلاح سے بڑے رونق دار شہر پرسیپولس یعنے پایۂ تخت جمشید کو ویرا
اور مسمار کر دیا (حصہ دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۵) آخر کو مے نوشی اور
عیاشی کی کثرت کے سبب شہر بابل مین سکندر نے وفات پائی دیکہو حصہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۸ پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲ مین لکہا ہے کہ
سکندر نے یہودیونکی بڑی خاطر داری کی اور جب مصر کو قبضہ مین لا کر
شہر اسکندریہ کو تعمیر کروایا (چونکہ یہہ شہر سکندر ذوالقرنین عربی حمیری نے
آباد کیا تہا اس سکندر نے اسکو سرنو رونق بخشی ہوگی) تب بہت یہودیونکو
وہان بسا کر مقدونیونکی برابر حقدار ٹہرایا آخر وہ بزرگ فتح نصیب تینتیس
برس کے سن تک پہونچکر مسیح علیہ السلام سے تین سو تینتیس برس پیشتر مر گیا اور اسکا
سارا خاندان بہی قتل ہوا پہر اسکے چار سپہ سالاروں نے اسکے سارے
وسیع ملکونکو آپس مین بانٹ لیا (انہین دنونمین وہ جماعت جسے سینڈریم
کہتے ہین یہودیونمین مقرر ہوئی اسمین سردار کاہن اور بہتّر یا قریب بہتّر کے
آدمی شریک ہوکر ویسے بڑے مقدمونکا فیصلہ کرتے تہے (رومن تواریخ
کلیسیا صفحہ ستاسی جلد ۱ ور رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۹۴ بعضونکا قول ہے
کہ اسی مجلس کے حکم سے سپٹواجنٹ ترجمہ توریت کا ہوا تہا کیونکہ سپٹواجنٹ
کے معنے بہی ہین جو تعداد اس مجلس کے لوگونکی تہی یعنے بہتّر (مفتاح الکتاب
صفحہ ۲۶) پہر بطلیمی لاگس کے حصہ مین پڑا اسنے یہودیہ پر حملہ آور ہوکر

وہاں کے لوگوں میں سے ایک لاکھ آدمی اسیر کر کے لیجا کر شہر اسکندریہ میں مسیح سے تین سو برس پیشتر ملک مصر میں بسایا اور چونکہ مصر نے اُن لوگوں کے ساتھ بہت نیک سلوک کیا پس بہت اور یہودی بھی اپنے وطن کو جسمیں لڑائیوں کے سبب نہایت خراب حالی تھی چھوڑ کر خوشی سے مصر میں جا بسے

شمعون یہودیوں کا سردار کاہن جسکا لقب صادق تھا مسیح سے دوسو بانوے (۲۹۲) برس پیشتر گذرا جانا چاہیئے کہ وہ نیکوکار و عاقل کاہن اُن ایکسو بیس آدمیوں میں تھا جنکو عزرا (یعنے حضرت عزیرؑ) نے یہودی کلیسیا کے آراستہ کرنیکے واسطے مقرر کیا شامل تھا اور اُن سبھونکے پیچھے رحلت پائی کہتے ہیں کہ شمعون صادق نے پورانے عہدنامے کی کتابونکو آخری اصلاح دیکر اور اُنمیں تواریخ اور عزرا اور نحمیاہ اور استر اور ملاکی کو شامل کر کے کتابونکا شمار پورا کیا

جب مصر کے اکثر یہودی عبرانی زبانکو بھول گئے تھے تب اُنہوں نے پاک کتاب کو اپنے پڑھنے کیواسطے یونانی زبان میں ترجمہ کیا اور مسیح سے دوسو چوراسی (۲۸۵) برس پیشتر موسیٰ کی توریت کی بلکہ ایک مدت بعد باقی سب پاک کتابونکی ایک نقل بطلیمی فیلادلفس بادشاہ کے کتب خانہ میں رکھی گئی پاک کتاب کا یہہ یونانی ترجمہ جو سپٹواجنٹ کے نام سے مشہور ہے سب غیر ملکوں کے یہودی جماعتوں میں پڑھا جاتا تھا واضح ہو کہ جتنے ملکوں میں سکندر فتحیاب ہوا وہاں یونانی زبان نے جو عمدہ اور وسیع اور صحیح ہے بہت رواج پایا تھا انتہی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲) پھر مفتاح الکتاب

اور تواریخ کلیسیا مطبوعہ

صفحہ ۹۱

کہ سپٹواجنٹ وہ ترجمہ ہے جو کتاب مقدس

صفحہ ۱۳۴ ؁ ۱۳۵ ابن لکہا ہے کہ یہودیون نے ایکسو برس سے زیادہ
تک سکندر کے جانشینون خصوصاً انیتوکس چہارم (رومن تواریخ کلیسا
حصّہ اول صفحہ ۸۸) کی ہمیشہ کے لٹا ہیون سے بہت اذیت اٹہائی وہ اپنے
تئین اپی فنس یعنے ممتاز کرا ور لوگ اُسکو اپی منس یعنے دیوانہ کہتے
تہے اُسنے اونیئس نامی یہودیونکے دیندار سردار کاہن کو موقوف کیا
اور کہانت کا عہدہ اُسکے بہائی یسون کے ہاتہہ تیرہ ۱۳ لاکہہ پچاس ۵۰ ہزار
پر بیچا پہر تہوڑی مدت بعد اُس سے بہی لیکر اُسکے بہائی منلاؤس کے
ہاتہہ چوبیس لاکہہ پچہتر ۷۵ ہزار روپیہ پر فروخت کیا جب انیتوکس کے مرنے
کی جہوٹہی افواہ ہوئی تب یسون کہانت پہر پانیکے ارادہ سے ایک ہزار
سپاہی ساتہہ لیکر یروسلم مین داخل ہوا اور جن لوگون کو اپنا مخالف
سمجہا اُنکو انواع اذیت سے مار ڈالا جب انیتوکس کو معلوم ہوا کہ یہودی
میرے مرنیکی افواہ سنکر خوش ہوے تب اس خیال سے کہ اُس ساری
قوم نے مجہسے بغاوت کی ہے اُسنے مسیح سے ایکسو ستر ۱۷۰ برس پیشتر یروسلم
پر چڑہائی کرکے چالیس ہزار آدمیون کو جان سے مارا اور اُتنے ہی
لوگون کو غلامی مین بیچا اور ہیکل کا عمدہ قیمتی اسباب چار کڑور اونسٹھہ
لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیے کی مالیت کا لوٹ لیا بلکہ اسرائیل کے خدا کی
حقارت کرکے قدس الاقداس مین داخل ہوا اور قربانگاہ پر ایک
سور چڑہایا بعد اُسکے وہ فلپ نامی ایک بیرحم برجی کو یہودیہ کا اور
اندرونیکوس نامی ایک کمبخت آدمی کو سامریہ کا حاکم اور مین لاؤس

کہلاتے تہے یعنی سلاطین مصر فرعون اور پطولمی کے لقب سے مشہور ہوئے

[illegible]

بیدینکو سردار کاہن مقرر کرکے لوٹ کی بڑی دولت لیکر انطاکیہ کو
پلٹ گیا (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۴۴ مین ہے
کہ انتیاکس چہارم نے سردار کاہن کا عہدہ روپیہ کے واسطے بیچکر اہل
یہود کو یہانتک ناراض کیا کہ اُنہون نے بغاوت کرکے اُسکے سپہ سالار
کو ہیکل کے خزانہ مین مار ڈالا) جب اُسنے چوتھی مرتبہ مصر پر حملہ کیا تب
رومیون کی طرف سے کئی ایلچیون نے اُس پاس آکر کہا کہ اگر تو یہان
سے پھر نہ جائیگا تو ہمارا لشکر فتحیاب تجھ سے بدلا لیگا وہ لعنتی رومیونکی حمایت
سے بہت ناخوش اور مکدر ہوکر اپنے لشکر سمیت یہودیہ کی راہ سے اپنے
ملک کو پھر گیا مگر اپلونیس نامی اپنے سپہ سالار کو یہہ حکم دیا تہا کہ بیس
ہزار سپاہی ساتھ لیکر یروسلم کو غارت کرے اور سارے مردونکو قتل
کرکے سب عورتون اور لڑکون کو لونڈی اور غلام بنا وے چنانچہ
وہ اس حکم کو نہایت سختی کے ساتھ سبت کے روز جسوقت سب لوگ
عبادت کے لیئے ہیکل مین اکٹھے ہوئے تہے عمل مین لایا یہانتک کہ اُن
لوگونکے سوا جو پہاڑونپر بھاگ گئے یا غارونمین جا چھپے کوئی نہ بچا
اُن بیدین سپاہیون نے تمام شہر کا مال و دولت لوٹ کر کئی مقامونپر
آگ لگادی اور شہر پناہ کی دیوار اور عالیشان مکانات کو ڈھا کر
اُنکے مصالح اور سامان سے کوہ اکرہ پر ایک قلعہ ایسا مضبوط اور
بلند جسپر سے ہیکل کو بخوبی دیکھ سکین بنایا اور وہانکے سپاہی اُسپر
مستعد تہے کہ جو لوگ ہیکل مین عبادت کے واسطے آنے کی جرات کرین

اُنکو جان سے مارین

جب انتیوکس انطاکیہ مین پہنچا تب اپنے تحت حکومت کے سب لوگونکو یونانیونکے مذہب پر چلنے کا حکم دیا اور اسینیوس کو مقرر کیا تاکہ یہودیون کو بُت پرستی کے رسومات سکہاوے اور اُنہین جو لوگ اس سے انکار کرین اُنکو بڑی بڑی اذیّت سے مارے جب وہ یروسلم مین پہنچا تب اُسنے چند بیدین یہودیون سے مدد پاکر روز بروز کی قربانی کو موقوف کیا اور یہودیون کو جماعت یا خاندان کے ساتھ دینی رسومات بجالانے سے باز رکہا اور خدا کی ہیکل کو اسقدر ناپاک کیا کہ لایق عبادت کے نرہی پاک کتابون کو تلاش کرکے (یعنے توریت کی تو ایک جلد صرف ہیکل مین رہتی تہی اُسکے تلاش کرنے کی حاجت کیا تہی مگر اور کتب عہد عتیق جیسے زبور و امثال وغیرہ کو) جسقدر پایا جلادیا اور یہوواہ (یعنے خدا) کی ہیکل کو جوپیٹر اولمپیوس کی پرستش کے واسطے مخصوص کرکے اُس دیوتے کی سنگین مورت کو سوختنی قربانی کی مذبح پر کہڑا کیا اور جنہون نے بادشاہ کے اشتہار کو نہ مانا اُنمین جتنے گرفتار ہوے قتل کئے گئے۔

اسمونی خاندان کا ایک بڈہا کاہن متتاتہیس نامی اپنے پانچ بیٹون یوحنا شمعون یہوداہ ایلعاذر یونتان سمیت اُس ظلم و تکلیف کے باعث سے یروسلم کو چہوڑ اپنے وطن شہر مودن کو جو فرقہ دان کے حصّے مین تہا گیا انتیوکس کے ایک عہدے دار اپلیس نامی

اسکا پیچہا کیا تا کہ بادشاہ کے حکم کی تعمیل اُن سے بجبر کراوے جب
وہانکے لوگ اکٹھے کیے گئے تب اپل لیس نے مت تاتہیس کو بڑی عزت
کا وعدہ دیکر اسکو بت پرستی پر راضی ہونے کی کوشش کی مگر اُس
پیر کاہن نے اُس وعدہ کو رد کیا بلکہ ہر برگشتہ یہودی کو جو بت پرستون
کی قربانگاہ کیطرف چلنے لگا قتل کیا پہر اُسنے اپنے بیٹونکے ساتہہ بادشاہ
کے اُس کارندے پر حملہ کرکے اُسے اور اُسکے سب ہمراہیونکو جان سے
مارا اور بتون اور قربانگاہونکو توڑکر پہاڑونکی طرف چلا گیا (یہودیون
مین جہاد کا جائز ہونا ان باتون سے ثابت ہے) جب بہت یہودی
جو اپنے مذہب پر قایم تہے اُسکے ساتہہ ہوے تب یہودیہ مین سے
جا کر سب شہرون مین بتونکی قربانگاہون کو ڈہا دیا اور بتونکے پنڈونکو
اور برگشتہ یہودیونکو قتل کیا اور مسیح سے ایکسو سڑسٹہ (١٦٧) برس پیشتر
سچے خدا کی عبادت (ملک مین سواے یروسلم کے) پہر جاری کی
اسکے دوسرے سال مت تاتہیس مر گیا اور اُسکا بیٹا یہوداہ جسکا
لقب مکابیوس تہا (یعنے اُسکی جوانمردی اور بہادری کے سبب اُسے
مکابیوس کہتے تہے جسکے معنے مارتول انزرومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۸
حصہ ۱) یہہ اُسکا جانشین ٹہر کر لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا اور بہت
لوگ جو خدا کی شریعت پر سرگرم تہے اُسکے لشکر مین شامل ہوے
وہ انتیوکس کے کئی بہاری لشکرونکو جنمین بڑے دلیر سپہ سالار تہے
شکست دیکر یروسلم کو قبضے مین لایا اور ہیکل کو پاک کرکے خدا کی

عبادت کو نئے سرسے جاری کیا (چنانچہ قریب چار برس کے بعد وہ ظلم
یروسلم سے دفع ہوا) اور مسیح سے ایکسو پینسٹھ ۱۶۵ سال پیشتر شہر کو جو کہنڈر
ہوگیا تہا درست کروایا انیتوکس نے اپنے سپہ سالارون کے شکست
ہونیسے برہم ہوکر سارے یہودی قوم کو نیست و نابود کرنے اور
یروسلم کو اُن سبہونکا مقبرہ بنانے کی دہمکی دی لیکن جب یہہ فخر
کی باتین اُسکی زبان سے نکلتی تہین اُسیوقت قہر الہی اُسپر نازل ہوا
وہ ایک بڑی بیماری مین پہنسا یعنے اُسکے انترٹیون مین ناسور پڑ گئے
جسمین کیڑے پیدا ہوے اور مسیح سے ایکسو چونسٹھ ۱۶۴ برس پیشتر مر گیا
مسیح سے ایکسو اکسٹھہ ۱۶۱ برس پیشتر یہوداہ مکابیوس لڑائی مین کہیت آیا
اور اُسکا بہائی یونتان اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے اپنے بہائی
شمعونکے ساتہہ اپنی قوم کا انتظام بڑی دلیری اور دانائی سے کیا
(اسی یہوداہ مکابیوس کی وہ دونون کتابین مکابیوس اول اور
مکابیوس دویم عبرانی زبانمین تہین اور یونانی اور سریانی مین اب
بہی اُنہین رومن کاتہولک عیسائی بیبل کے ساتہہ مجلد رکہتے ہین دیکہو
تفسیر ڈائیلی مطبوعہ ۱۸۵۷ع صفحہ ۹۶۷ و صفحہ ۱۰۱۷ جلد ۲)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۶۴ و ۳۶۹ مین پادری اگستس ہما ڈسیڈ نے
لکہا ہے کہ اسی زمانہ مین رومی سلطنت بڑہتی گئی اسکی یہہ شہرت یروشلم
تک پہونچی کہ جو ضعیف قومین مین سلطنت مذکور زور آور قومونکے خلاف
اُنکی مدد کرتی ہے یہوداہ نے یہہ چاہا کہ ایسے لوگون کے ساتہہ عہد کرنا

بہتر ہوگا دوا ہیر و ئنکے ہاتہہ سے رومی مجلس کے پاس سند بہیجی مجلس مین
پہونچکر ایلچیون نے خبر دی کہ یہوداہ مکّبی نے مع اپنے رفیقون اور کل یہودی
لوگونکے ہمین اسلئے بہیجا کہ آپ لوگونکے ساتہہ عہد وپیمان کرین اور ہماری
آرزو یہہ ہے کہ آپ لوگ ہمارے دوست اور شریک ہوان رومی مجلس نے
اسکا جواب لکہکر بہیجا کہ رومیون اور یہودیونکو سمندر اور خشکی پر خیریت
اور سلامتی ہو اور اُنسے دشمن کی تلوار دور ہو قول و قرار یہہ ہے کہ
اگر رومیون یا انکے رفیقونپر کوئی دشمن حملہ کرے تو یہودی لوگ دل سے
اُنکی مدد کرینگے اور کسی صورت سے اُنکے دشمنونکو مدد نہ دینگے اور یہہ
اگر یہودیونکے دشمن لڑنے کو آئین تو رومی لوگ اُنکی مدد کرینگے
اور اُنکے دشمنون کے ساتہہ لڑینگے علاوہ اسکے مجلس نے ڈیمیٹریوس
کو (جو انطیوکس کا قایم مقام ہوا تہا) اطلاع بہیجی کہ اگر وہ یہودیونپر
ظلم کرے تو مجلس فوج بہیجکر اُنکا بدلا لے

جب ایلچی عہد وپیمان لیکر یروسلم مین پہونچے تو یہوداہ مکّبی مرچکا تہا اور
اُسکا انجام اسطرح ہوا کہ جب ڈیمیٹریوس نے سنا کہ نکانور (سپہ سالار
یہوداہ مکّبی کے مقابلہ مین) مارا گیا اور اُسکی فوج مغلوب ہوئی تو غصہ
مین آکر اُسنے بکّدیس اور الکمس کو بہیجا کہ یہودیون کو برباد کرین بکّدیس
بائیس ہزار جنگی مرد لیکر یروسلم کے سامہنے مقیم ہوا یہوداہ تین ہزار
آدمیونکے ساتہہ اُسنے جا ملا (یعنے مقابل ہوا) لیکن خوف کے مارے
یہودی بہاگے اسقدر کہ صرف آٹہہ سو باقی رہے جب یہوداہ نے اپنے

رفیقونکو بہاگتے دیکہا تب دل شکستہ ہوا اکثرون نے اُسے بہاگنے کی صلاح دی لیکن اُسنے کہا کہ کبہی ایسا نہوگا کہ مین اپنی پیٹہ دشمنونکو دکہاؤن چنانچہ لڑائی مین وہ مارا گیا اور اُسکی فوج بہاگ گئی وہ موذن مین اپنے باپ دادو مین دفن ہوا اور لوگون نے اُسپر بڑا ماتم اور افسوس کیا جاے غور و لحاظ ہے کہ شاید اُسنے خدا کی بہ نسبت رومیونپر زیادہ توکل کیا اور اسی سبب سے شکست پائی انتہی

مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷ مین ہے کہ چونکہ سردار کاہن اونیس نامی مصر مین چلا گیا تہا پس یونتان نے یروسلم مین سوا حکومت کے کہانت کا بہی عہدہ اختیار کیا اور مسیح سے ایکسو اکسٹہہ ۱۶۱ برس پیشتر رومیون کے ساتہہ عہد و پیمان باندہا جب یونتان تردفونکی دغابازی سے جو سوریا (یعنی شام) کے تخت پر دست درازی سے بیٹہا تہا شہر پطولیمیس مین قتل ہوا تب مسیح سے ایکسو چوالیس ۱۴۴ برس پیشتر شمعون اُسکا جانشین مقرر ہوا اُسنے یروسلم کے انتظام کو درست کرکے یہودیونکو غیر قومونکی حکومت سے آزاد کیا جب وہ یہودیہ کے شہرونکے سفر سے جنکے انتظام و آسایش کی ترقی کیواسطے گیا تہا پہرا تب اپنے داماد پطولمی کے قلعہ دوچس مین جو یریحو مین واقع تہا اوترا اُسوقت پطولمی نے دغابازی کرکے اُسکو اور اُسکے دو بیٹون یہوداہ اور متاتہیس کو ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس مسیح سے پیشتر جان سے مارا

بعد اُسکے شمعون مرحوم کا بیٹا یوحنا ہیرکانس حاکم اور سردار کاہن ہوا

اُسنے چند متصل کے صوبجات کو بھی اپنے قبضے مین کیا اور سامریونکی ہیکل
کو جو دو نسو برس آگے کوہ جرزین پر تعمیر ہوئی تہی مسیح سے ایکسو تیس (۱۳۰) برس
پیشتر غارت کیا اور ادومیون کو زبردستی یہودی مذہب پہلایا اُسنے رومیو
کے ساتھ از سر نو موافقت کا عہد و پیمان باندہا آخر اپنے بیٹے ارسطوبولُس
کو حکومت اور کہانت مین جانشین ٹہرا کے مسیح سے ایکسو سات برس پیشتر مر گیا
اس امیرزادے سے یہودیہ مین اگلے زمانہ کے موافق پہر بادشاہت برپا
کی چنانچہ بابل کی اسیری کے بعد یہہ پہلا تہا جسنے بادشاہ کا لقب اختیار
کیا (اور اپنے حضرت داؤد کی قبر مین روپیہ یا زیادہ تر یہوداہ کے
بادشاہونکا مدفون خزانہ پایا تہا ۱۳۰ قبل سنہ مسیحی مین) پہر اُسکے مرنیکے
بعد سکندر جن یوس نامی اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا اُسنے مسیح سے ستانوے (۹۷)
برس پیشتر فلسطیون سے بجبر یہودی مذہب کا اقرار کروایا اور ستائیس (۲۷)
برس تک حکمرانی کرکے آخر شراب خواری کے باعث مسیح سے اُناسی (۷۹)
برس پیشتر مر گیا

جو راہ و رسم کہ یہودی لوگ رومیون سے رکہتے تہے اُس سے روم کے
انقلابونکے باعث یہودیونکو بہت تکلیف اور نقصان ہوا حکومت اور
کہانت کی بابت بشدت قضیہ ہوا اور جب اُس امر مین ارسطوبولُس
نے اپنے بڑے بہائی ہرکانُس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی
تب پمپیوس نے مسیح سے تریسٹہہ (۶۳) سال پیشتر ہرکانُس کو تخت پر بٹہایا لیکن
یہودیہ کو رومی بادشاہت کا ایک خراجی صوبہ ٹہرایا بلکہ اپنے عہدوں

سمیت قدس الاقداس مین داخل ہوئے اُسکی بیعزتی کی اور کرشش
بہی جو سرپا کا نواب تہا مسیح سے چونتیس برس پیشتر ہیکل سے دس ہزار
قنطار روپیہ یعنے تین کروڑ پچیس لاکہہ روپیے لوٹ لیگیا

پہر مسیح سے سینتالیس برس آگے انٹی پیٹر جو ادوم کا ایک حیلہ گر امیر
تہا جیولیوس قیصر کی بدولت یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا لیکن اُسکے تحت مین
از روسن تواریخ کلیسیا حصہ اصفحہ ۹۰) ہرکانس سردار کاہن بنا رہا مسیح
سے چالیس برس آگے انٹی پیٹر مذکور مرگیا (ایضاً صفحہ ۹۰)

بعد اُسکے انٹی پاٹیر کے بیٹے ہیرودیس بزرگ نے ایک رومی حاکم انٹونیو
کی مدد سے اور بہت خونریزی کرکے مسیح سے چالیس برس پیشتر بادشاہت
حاصل کی اگستس قیصر نے (جسکے معنی عجت آمیز اور ماہ اگست اسکے
نام کا ہے از طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۵۸ و ۵۹)
مسیح سے تیس برس پیشتر اسکی بادشاہت کو بحال رکہا تہا یہہ ہیرودیس
بڑا سنگدل تہا اُسنے اپنی جورو اور اُسکے دادا اور ما اور بہائیون بلکہ
اپنے بیٹون کو بہی قتل کیا تہا روسن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۹۰

روسن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے کہ ہیرودیس
بادشاہ کیوقت یہودیہ کہ یسوع (یعنے عیسیٰ) اُس مین پیدا ہوا ملک روم کا
ایک صوبہ تہا چنانچہ رومیون نے یسوع کی پیدایش سے ترسیٹہہ برس
پیشتر اُسے اپنے قبضہ مین کرلیا تہا اور ہیرودیس یسوع کی پیدایش سے
چونتیس برس پیشتر یہودیہ مین تخت نشین ہوا اور اگرچہ اُسکا لقب بادشاہ

تہا پر روم کے شاہنشاہ اگستس کا مطیع رہا اہل تواریخ نے اُسکو ہیرودیس بزرگ لکہا ہے اسلئے کہ وہ جنگ مین بہادر اور اپنے ملک کے بندوبست مین دانا اور ہوشیار تہا انتہی

پہر اُسی ردمن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ یہہ ہیرودیس بڑا ظالم بادشاہ تہا مورخون نے اُسکی بدذاتی کا بیان بہت کچہ لکہا ہے چنانچہ سارا ملک اُسکے ظلم سے بہرا تہا خاصکر جب قریب مرگ ہوا اُسنے ملک کے رئیسون اور عزت دارونکو یریحو شہر مین جہان وہ صاحب فراش تہا اکٹہا کرکے اپنی بہن سلومے اور اُسکے شوہر الکسنڈر سے کہا کہ مین اب مرنیکے قریب پہونچا اور جانتا ہون کہ یہودی میرے مرنیسے خوش ہونگے لہذا یہہ سب تمہارے قبضے مین ہین پس جسوقت میرا دم نکلے اُسیوقت ان سبہونکو قتل کروا دیجیو اور اُنکے لئے رنج و ماتم جو لوگ کرینگے خواہ مخواہ گویا میرا ہی ماتم ہوجائیگا بلکہ یہودی مورخ یوسیفس نامی یون بیان کرتا ہے کہ اُس بدذات نے رو رو کر اُنسے التماس کیا کہ اگر تم میری محبت رکہتے اور خدا سے ڈرتے ہو تو اس کام کے کرنے مین ہرگز غفلت نکیجو انتہی آخر مسیح کے عروج سے تین برس پیشتر مرگیا (از رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۱۱۲) اور اسکا یہہ حکم پورا نہین ہوا دیکہو طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۸۹ اسی ہیرودیس بزرگ نے بہت سی دولت خرچ کرکے ہیکل کی ایسی تیاری کی کہ پہر نئی کی نئی ہوگئی انتہی (از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۲۵) اُسکا عمل ۳۵ برس تک رہا اور اُسنے

یہودیونکو خوش کرنے کے لیے ہیکل کی بڑی آراستگی کی از روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۰ حصہ ۱

اس دوسری ہیکل کا مفصل بیان پادری اسکاٹ صاحب نے اپنی تفسیر مین صفحہ ۱۶۴ ـ ۱۶۵ مین یون لکھا ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد زروبابل نامی نے اُسے تعمیر کیا لیکن پہلی سی شان اور خوبصورتی مین نہ تہی کیونکہ لکھا ہے کہ جنہون نے پہلی ہیکل کو دیکہا تہا جب اسکو دیکہا تب روئے (عزرا ۳ باب ۸ و ۱۲) یہہ دوسری ہیکل کہلائی اور لڑائیون مین جب یہودی مغلوب ہوئے تب دشمنون نے کئی بار اسے ناپاک کیا اور آخر کو وہ بہت بیحرمت اور برباد ہوگئی مسیح کی پیدایش سے سولہ ۱۶ برس پیشتر ہیرودیس بادشاہ نے (جسنے مریمنی نامی یہودن سے شادی کی تہی (روسن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۹۰) اس ارادہ سے کہ یہودیون کو خوش کرے پہر اسکو تعمیر کیا مگر اسطرح پر کہ تہوڑا تہوڑا گرا کر رفتہ رفتہ تمام عمارت نئے سر سے بنائی یہانتک کہ وہ اگلے کی طرح بہت خوبصورت اور خوشنما ہوگئی توبہی وہ دوسری ہیکل کہلائی نہ تیسری ـ اسکی تعمیر مین اٹھارہ ۱۸ ہزار آدمی نو برس تک لگے رہے یہانتک کہ وہ مسیح کی پیدایش سے آٹھ ۸ برس پیشتر عبادت کے لیے تیار ہوگئے تہے مگر تمام عمارت چہیالیس ۴۶ برس تک پوری ہوئی چنانچہ یوحنا ۲ باب ۲۰ مین یہہ لکھا ہے کہ یہودیون نے مسیح کے جواب مین کہا کہ چہیالیس ۴۶ برس سے یہہ ہیکل بن رہی ہے مسیح کی عمر اُس وقت مین تیس ۳۰ برس کی تہی اور سولہ ۱۶ برس اُس مین

ملاکر چہالیس ۴۶ برس ہوے چونکہ موریہ پہاڑکی چوٹی اُسکی وسعت کے لئے
کافی نہ تہے اسواسطے بڑا پشتہ سنگین پہاڑکی چارونطرف باندہا گیا یہہ
پشتہ بہت اونچا تہا خاصکر دکہن طرف کہ چہۂ ۶ سو فٹ کی بلندی تہی احاطہ
کی باہروالی دیوار اسی پشتہ پر بنی تہی جسکی پچیس ۲۵ فٹ اونچائی اور
آدہی میل کا گہیرا تہا غلب ہے کہ شیطان اسی دیوار پر یسوع (سیدنا
عیسیٰ) کو لیگیا اور چاہا کہ وہ آپکو گرا دے (متی ۴ باب ۶) اُسکے اندر
چارونطرف دیوار کے پاس بہت خوشنما برآمدے بنائے گئے جو کہ تین
طرف تہرے پیل پایوں اور چوتہی طرف چار چار پیل پایوں پر سہارا پاتے
تہے ان بڑے برآمدوں میں لوگ ٹہلتے اور یہان صرّاف اور کبوتر دینے
بیچنے والے بیٹہے تہے اور اسی جگہہ ایک مکان بہی بنا تہا جسمین یہودی
معلّم جو ربی کہلاتے جمع ہوکر لوگون کے سوالونکا جواب دینے کو تیار رہتے
اسی مکان مین یسوع نے ربیونکے بیچمین بیٹہکر اُنہین اپنے سوالون اور جوابون
سے حیران کیا تہا (لوقا ۲ باب ۴۶) پہلے عیسائی بہی یہان اکٹہے ہوا کرتے
اعمال ۲ باب ۴۶

اس احاطہ کی دیوار مین نو ۹ پہاٹک تہے اور اُنہین داخل ہونے کے لئے
بڑے بڑے زینے پشتے پر بنے تہے یہہ سب پہاٹک بڑے اور خوشنما تہے
مگر پورب طرف زیتون کے پہاڑ کے سامہنے ایک پہاٹک جو خوبصورت
کہلاتا سب سے زیادہ خوشنما تہا یہہ پہاٹک قرنتی پیتل سے جو بہت قیمتی
ہے بنا اور سینتیس ۳۷ ہاتہہ یعنے پچپن ۵۵ فٹ اونچا تہا (اعمال ۳ باب ۲) اور

جو برآمدہ اُسکے پاس تہا وہ سلیمانؔ کا کہلاتا (اعمال ۳ باب ۱۱) برآمدہ

احاطہ غیر قومون کا کہلاتا تہا اسواسطے کہ یہانتک سب لوگون کے لئے جانیکی

اجازت تہی اسکے اندر اور ایک احاطہ عورتون کا کہلاتا کہ یہانتک یہود کی

عورتین جاسکتی تہین اسکے آگے نہین مگر اُس حالتمین کہ جب قربانیان

لاتین عورتونکے احاطہ کے آگے اسرائیلیونکا احاطہ تہا اور اُسکے آگے

لاویونکا جہان قربانگاہ اور پیتل کا حوض خاص ہیکل کے سامہنے رکہا

تہا خاص ہیکل بہت اونچی اور نہایت خوشنما تہی اُسکے سامہنے ایک برآمدہ

ایکسو پچاس فٹ اونچا اور اوتنا ہی چوڑا تہا ہیکل کے اندر دو دالان

یا کمرے تہے ایک جو قدس کہلاتا ساٹھ فٹ لمبا اور اوتنا ہی اونچا

اور تیس فٹ چوڑا تہا اسمین نذر کی روٹیان رکہنے کی میز بخور جلانیکی

قربانگاہ اور شمعدان رکہے تہے اُس سے آگے دوسرا کمرہ قدس الاقداس

کہلاتا تہا یہہ بیس فٹ چوڑا اوتنا ہی اونچا اور اوتنا ہی لمبا تہا اسمین

جب تک پہلی ہیکل رہی عہد کا صندوق کہ جسمین شریعت کی دو لوحین

تختیان اور من کا ایک مرتبان اور ہارون کا عصا رکہا تہا اور

عہد کے صندوق کے اوپر کفارہ کا سرپوش اور دو کروبین کی

شکلین خالص سونے سے بنی ہوئی تہین اس کمرہ مین سردار کاہن کے سوا

کوئی شخص داخل نہین ہوتا اور وہ بہی سال بہر مین صرف ایکبار

ان دونونکے درمیان ایک پردہ بہت قیمتی پڑا رہتا ہے۔ خاص ہیکل

کی چارون طرف سہ منزلہ بہت سے کمرے کاہنونکے واسطے بنے تہے

اور تمام احاطہ مین بہت سی اور جگہین اپنے کام کے لئے تہین یہ سب عمارتین
سنگ مرمر سے بنائی گئین اور زیتون کے پہاڑ سے جب صبح کیوقت ہیکل پر
کوئی نگاہ کرتا تو ایسی رونق اور چمک نظر آتی کہ نگاہ نہ ٹہرتی سنہ ۷۰
عیسوی مین طیطس نے جو وسپاسئین روم کے بادشاہ کا بیٹا تہا اسکو بالکل
برباد کیا اور اگرچہ جولین قیصر نے جو مرتد لقب سے مشہور ہے چاہا کہ اُسے
پہر تعمیر کرے تاکہ مسیح کی پیشین گوئی کو جھٹلاے مگر بنا نہ سکا انہون اُسی
جگہہ پر مسلمانون کی ایک مسجد الصخرہ جو عمرؓ کی کہلاتی بنی ہے یہہ لوگ
(صراف اور کبوتر فروش وغیرہ) ہیکل خاص مین تو نہین مگر باہر دالان
برآمدے مین جو غیر قومونکے احاطہ مین تہا بیٹہتے تہے یہان جن چیزون کی
خرید و فروخت ہوتی تہی وہ ہیکل کی ضرور تونکے لئے آتی تہین یعنے کبوتر
اور قمری وغیرہ اور شاید اور بہی مال روز مرہ کے کام کا بیچتے اور صراف
جو وہان بیٹہتے تہے وہ اسلئے کہ ہیکل کیخدمت کے لئے ہر ایک آدمیکو آدہا مثقال دینا
تہا جو کہ یہودی ایک سکہ ہے مگر چونکہ ملک یہودیہ رومیونکے تحت مین آگیا
تہا اسواسطے رومی سکے زیادہ جاری ہوگئے تہے پس ملکی پرانے سکونکے
لئے صرافونکی حاجت رہتی تہی فقط

از ترجمہ تفسیر اسکاٹ صاحب چہاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ صفحہ ۱۶۲ — ۱۶۵ جلد
اوّل طبع اوّل

یہہ سب بیان اسلئے لکہا تا کہ عیسائی مفسر کے قول سے معلوم ہو کہ یہہ
دوسری ہیکل تہی اور یہہ بہی معلوم ہو کہ عہد نامہ کا صندوق وغیرہ

اس دوسری ہیکل کی تعمیر سے پیشتر یعنے پہلے ہیکل کی بربادی کے وقت سے معدوم ہے اور اُسکا کہین نشان باقی نہین ہے

اسی ہیرودیس بزرگ کے بیٹے ہیرودیس انطپاس نے (رومن تفسیر متی ۱۴ باب صفحہ ۱۱۲) یوحنا بپتسما دینولے (یعنے حضرت یحیی بن ذکریاہ کا جو چہہ مہینے پیشتر حضرت عیسیٰؑ سے پیدا ہوے تہے (رومن تفسیر اسیکا صفحہ ۱۱۳) سر کٹوایا تہا کیونکہ ہیرودیس انطپاس نے اپنے بہائی فلپ کی جورو مسماۃ ہیرودیاس کو چہین لیا تہا اور حضرت یحییٰؑ نے اُس عورت کے رکہنے سے اُسے منع کیا تہا اُس دشمنی سے مسماۃ ہیرودیاس کی بیٹی مسماۃ سلومی نے جو فلپ سے پیدا تہے اپنے اس دوسرے باپ یعنے ہیرودیس انطپاس کو ناچکر خوش کیا اور کہا کہ یوحنا کا سر تہالی مین مجہے منگوا دے چونکہ ہیرودیس انطپاس مجلس کے سامنے اُسکا ناچ دیکہکر ایسا خوش ہوا تہا کہ اُسنے قسم کہائی تہی کہ جو تو مانگیگی وہ دونگا تب لاچار ہوکر اُسنے حکم کیا کہ یحییٰؑ کا سر کاٹ کر اسے لا دو چنانچہ ایسا ہی ہوا رومن تفسیر متی ۱۴ باب ۳ — ۱۱ صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳ مین ہے کہ ہیرودیاس ہیرودیس بزرگ کی پوتی تہی اور اُسکے شادی پہلے اُسکے چچا فلپ ہیرودیس سے ہوئی اور اُس سے ایک بیٹی سلومی پیدا ہوئی — یوسف ایک یہودی مورخ کہتا ہے کہ یہہ شادی اُسوقت ہوئی جب ہیرودیس انطپاس روم کو سفر کرتا تہا چنانچہ وہ اپنے بہائی فلپ کے پاس ٹہرا اور اُسکی جورو کو دیکہکر عاشق ہوا پہر اپنی

جورو اریتوس کی بیٹی کو طلاق دیکر اُسکو اپنے بہائی سے چہین لیا — یوحنا نے
نہایت دلیری سے اُسکو اِس کام سے منع کیا اور اِسیواسطے ہیرودیاس اُسکو مار ڈالا چاہتی
تہی مگر ہیرودیس کچھہ ڈرتا تہا تو بہی اُسے (یعنے حضرت یحیی کو) قیدخانہ
میں ڈالا جب ہیرودیس کی سالگرہ ہوئی بادشاہوں کا دستور تہا کہ اپنی سالگرہ
کا دن بہت دہوم دہام سے مانتے اور اپنے اہلکاروں کو بلاکر ضیافت کرتے دیکہو
پیدایش ۴۰ باب ۲۰ ہیرودیاس کی بیٹی اُنکے درمیان ناچی اُسکی ماں سے
اور لڑکی نے اُسکی صحبت خوب پائی اور اپنی ماں کی مانند بیشرم ہو گئی تہی
چنانچہ ہیرودیس نے قسم کہاکر وعدہ کیا کہ جو کچہہ تو مانگی گی میں تجہے دونگا
(متی ۱۴ باب ۷) تب وہ جیسا اُسکی ماں نے اُسے سکہلا رکہا تہا بولی کہ یوحنا بپتسمہ
دینے والے کا سر تہالی میں یہاں مجہے منگوا دیجئے مانگنے سے اُنکو دو فائدے
حاصل ہوے پہلے یہہ کہ وہ اپنے غصّے کی آگ ٹہنڈی کریں دوسرے یہہ معلوم
ہو کہ حکم پورا کرنے میں کچہہ فریب نہیں ہوا اور یوحنا حقیقت میں مارا گیا افسوس
کہ عورتوں میں سے کوئی ایسی سخت دل اور فسق پرست ہو یہہ سچ ہے کہ خدا نے
عورتوں کو نرم دل کے ساتہہ پیدا کیا مگر جب شرارت پر آجائے تو مردوں سے بہی سبقت
لیجاتی ہے بادشاہ دلگیر ہوا شاید اسکے کئی سبب ہوے اول یہہ کہ وہ یوحنا
کو کچہہ جانتا اور مانتا تہا کہ یہہ شخص مقدّس اور شاید نبی ہے دوسرے یہہ کہ عوام
یوحنا کی تعظیم کرتے تہے اور ہیرودیس اُنسے ڈرتا تہا تیسرے اگرچہ شریر تہا
تو بہی ایسے نہایت ظلم اور بے انصافی کو پسند نہیں کرتا تہا پر اُس قسم کے
اور اُنکے سبب جو اُسکے ساتہہ کہانے بیٹہے تہے اُسنے حکم کیا کہ اُسے لاویں

البتہ پورا کرنا چاہیے مگر نہ اُس قسم کی قسم کو جو ناجائز ہو کیونکہ اُسے پورا کرنا
گناہ پر گناہ کرنا ہے چنانچہ جسنے خدا کی شریعت کے برخلاف قسم کھائی اُسنے
ایک گناہ کیا اور اگر اُسکو پورا کیے تو یہہ دوسرا گناہ ہے پس ایسی قسم
رد کرنا فرض ہے کیونکہ وہ شروع ہی سے ناجائز تھی اُسنے کہا تھا کہ جو تو مانگے
گی میں دونگا اور اگر نہ دیتا تو اُن لوگوں کے آگے اُسے شرمندہ ہونے
پڑتا آدمیوں سے ڈرا مگر خدا سے نہ ڈرا اسیطرح بہت لوگ آپس کی شرم سے
گناہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کریں تو ہمارے رفیق اور آشنا
ہمیں حقیر سمجھینگے واہ کیا خوب یہ کیسی بات ہے کہ کوئی انسان کو خدا سے
زیادہ سمجھے انتہیٰ

اسی ہیرودیس نے نو برس قبل مسیح کے خزانہ پانیکے لئے حضرت داؤد
کی قبر کھدوایا تھا اور غالبًا تبھی سے ہزار برس قایم رہنے کے بعد حضرت
داؤدؑ کی قبر کا پتہ نہیں

اسی ہیکل میں حضرت عیسیٰؑ ہمیشہ عیدوں میں آیا کرتے تھے (مرقس ۱۴ باب
۱۲ متی ۲۰ باب ۱۷ لوقا ۲ باب ۴۱ وغیرہ) اور اسی ہیکل میں حضرت عیسیٰؑ
نے صرافوں کے تختے الٹ دیئے اور کبوتر فروشوں کو نکال دیا تھا اور فرمایا
کہا یہہ لکھا ہے (یسعیاہ ۵۶ باب ۷ میں) کہ میرا گھر عبادتخانہ ہوگا مگر تمنے
اسے چوروں کا کھوہ بنایا (متی ۲۱ باب ۱۰ ــ ۱۳) اور اسی ہیکل میں جانیکے لئے
پلوس رسول نے یہودی دستور کے موافق آپکو پاک و طاہر کیا تھا (اعمال
۲۱ باب ۲۳ ــ ۲۶) اس سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر جانیکے بعد

یہی سب یہودی دستورات عیسائیوں میں رائج تھے مگر بعد اسکے اُنکے ترک کرنے
کا حکم کہاں سے عیسائی لوگ پا گئے اور اسی ہیکل میں حضرت عیسیٰؑ کو بارہ
برس کی عمر میں فرایض عبادات بجا لانے ہوتے تھے (لوقا ۲ باب ۴۲)
اور اسی ہیکل میں حضرت ذکریاہؑ کے پاس حضرت جبرئیل اللہ جلشانہ کیطرف سے
حضرت یحییٰؑ کے پیدا ہونے کا وعدہ پہونچانے آئے تھے (لوقا باب ۱۱ — ۱۹)
اور اسی ہیکل میں آکر حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کے مراتب کا ذکر شمعون
اور انّا سے سنا تھا (لوقا ۲ باب ۲۵ — ۲۸) اسی ہیکل کے زمانہ کی ایک
عجیب بات عیسائیوں میں مشہور ہے کہ یروسلم یعنے بیت المقدس میں حضرت
عیسیٰؑ کو یہودیوں نے گرفتار کر کے پلاطوس رومی حاکم کے پاس جو کہ
قیصر کیطرف سے یروسلم میں حکمران تھا بھیجا کہ اُسکے حکم سے حضرت عیسیٰؑ
صلیب پر کھینچے گئے فقط

مگر کتنی ہی مضبوط دلیلوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مصلوب نہیں ہوئے
صرف حضرت ادریسؑ یعنے حنوک (پیدایش ۵ باب ۲۴) اور حضرت الیاسؑ
(۲ سلاطین ۲ باب ۱۱) کیطرح حضرت عیسیٰؑ بھی آسمان پر تشریف لیگئے
(۱) انجیل میں لکھا ہے کہ تیسرے دن جی اُٹھے (متی ۲۸ باب مرقس ۱۶ باب وغیرہ) پس جبکہ تیسرے دن جی اٹھنے کی
طاقت حاصل تھی تو پہلے ہی دن صلیب پر جان دینا کیا ضرور تھا اور یہہ جو علماء عیسائی
کہتے ہیں کہ جہان کی نجات کیلئے اُسے اپنی جان دینا ضرور تھا یہ صرف
عقیدہ کی بات ہے کیونکہ اگر جہان کی نجات کے لیے جان دی تھی تو جی
اُٹھنا کیا ضرور تھا کیونکہ جہان عہد ہے وہاں اُس ذبیحہ کی موت جسپر وہ مقرر

ضرور ہے کہ عید صرف بدھ پر باندھا جاتا ہے اور پختہ نہیں جب تک کہ وہ ذبیحہ
زندہ ہے عبرانیوں کا ۹ باب ۱۶ و ۱۷) اسکے سوا انجیلوں سے ثابت ہے کہ فصح کا
کھانا کھا کر حضرت عیسیٰ گرفتار کیئے گئے (متی ۲۶ باب ۱۷ مرقس ۱۴ باب ۱۲ لوقا ۲۲ باب ۷ - ۱۴
حالانکہ عید فصح اسکے دوسرے دن تھی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گرفتاری
کی اصل حقیقت سے بھی کسی عیسائی عالم کو آگاہی نہیں ہے لغت کتاب
مقدس صفحہ دو سو آٹھ (۲۰۸) میں ہے کہ مسیح کی آخری عید کی بابت انجیل کے لکھنے
والوں کا بیان سمجھ میں بخوبی نہیں آتا اور اب تک عالم اس بات کو دریافت
کرتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ مقرری دن سے پیشتر مسیح نے عید کو مانا تھا پر
ایسی بات کہیں نہیں لکھی ہے انتہی

(۲) لوقا ۲۳ باب ۲۶ اور مرقس ۱۵ باب ۲۱ اور متی ۲۷ باب ۳۲ میں
لکھا ہے کہ مسیح کی صلیب جس وقت کہ صلیب دینے کو لے جاتے تھے ایک شخص
شمعون قرینی پر رکھکر لیچلے تھے اور دستور یہہ تھا کہ ہر شخص جو صلیب پاتا
اپنی صلیب آپ لیچلتا تھا متی ۱۰ باب ۳۸ (دیکھو صفحہ ۲۲۳ رد میں تفسیر متی
۲۷ باب ۳۲) چنانچہ اسی سبب سے پھر یوحنا ۱۹ باب ۱۷ میں جو کہ سب انجیلوں
سے ایکمدت کے بعد یعنے بقول علماء عیسائی سنہ ۹۸ع میں لکھی گئی لکھا ہے کہ
مسیح نے آپ اپنی صلیب اٹھائی تھی پس تین انجیلوں سے تو یہی ثابت ہے
کہ شمعون قرینی پر صلیب رکھی گئی تھی اور قرآن مجید کے اُس رد میں ترجمہ
میں جسے علماء عیسائی نے الہ آباد میں سنہ ۱۸۴۴ع کو چھاپا اور اسپر اپنے طور کا حاشیہ
لکھا صفحہ ۳۰ سورہ آل عمران کی آیت ۵۳ کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ زمانہ

صفحہ ۲۳۱

اسلام سے آگے عیسائیون مین باسلیدی ایک فرقہ تہا جو خیال کرتے تہے کہ مسیح
آپ مصلوب نہوا بلکہ شمعون ایک قرینی اُسکے عوض پکڑا گیا اور مصلوب بہی
ہوا پہر سرنتہی اور کارپوکراطی اور دوسیتی تین۳ فرقے تہے جو زمانہ اسلام
سے پیشتر یہی خیال کرتے تہے انتہی اور قران مجید کے اسی روس ترجمے مین
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتونکو توڑنا اور نمرود کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین پہینکنا بہی
اسی توریت کے بموجب لکہا ہے جو چاہے اُسمین دیکہ لے اور اس آگ
مین پہینکنے کا مفصل بیان اُس عبرانی کتاب مین بہی ہے جسکا نام سفر حق شیار
ہے اور وہ آیت جسمین اس آگ مین پہینکنے کا ذکر ہے یہ ہے مین خداوند جو تجہے
کسدیونکی اُور سے نکال لایا (پیدایش ۱۵ باب ۷) سُریانی مین اُور آگ کو
کہتے مین اور کسدیون سے مراد بابل والے جسکا بانی نمرود تہا (دیکہو ورمین
تواریخ کلیسیا جلد ۱ صفحہ ۳۰۰) اور تفسیر یرشلمی مین لکہا ہے کہ حضرت ابراہیم اُس
آگ مین بچ گئے مگر حضرت ابراہیم کے بہائی ہاران کو نمرود نے جب آگ مین
پہینکا تو وہ مرمین جل گئے تہے (پیدایش ۱۱ باب ۲۸) اور اسی تفسیر مین حضرت
ابراہیم کی بُت شکنی بہی مرقوم ہے اور چونکہ وطن سے نکلنا ایک بڑی آفت
نکلنا تہا اسلئے خدا نے بار بار اسکی یاد دلائی جیسے مصریون کے ظلم سے
اسرائیلیونکا نکلنا خدا نے بار بار توریت مین یاد دلایا ہے (دیکہو خروج ۲۰ باب
احبار ۲۵ باب ۳۸ و ۴۲ و ۵۵ و ۲۶ باب ۱۳ - اور اسکے ساتہہ پیدایش
۱۱ باب ۳۱ و ۱۵ باب ۷ نحمیاہ ۹ باب ۷) اس سے بہی ثابت ہے کہ حضرت
ابراہیم ضرور آگ مین پہینکے گئے تہے اور وہ آگ گلزار ہوگئی اور اسیطرح بزرگی

مطبوعہ لدہیانہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۲۱۰ مین لکہا ہے

پس تین انجیلون اور اس رومی قانون سے کہ جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیچلتا تہا اور ان چار عیسائی فرقون سے کہ جنمین لاکہون عالم و فاضل و تواریخ دان ہونگے اور حضرت عیسیٰ کے عروج کے بعد انہین دنونمین موجود تہے ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ

(۳) یونانیونمین ایک نہایت مشہور عیسائی فرقہ گناستی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۲) کے لوگونکا یہ قول تہا کہ دنیا مادے سے پیدا ہوئے اور مادی سلطنے کے لئے شرارت اور معصیت ضرور ہے اور مسیح مادی سے پیدا ہوا تہا اس لئے مصلوب نہین ہو سکتا ہے کیونکہ اسکا جسم نہ تہا انتہی (رومن تواریخ کلیسا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۹ع صفحہ ۹۶ سطر ۱۳ و ۱۴)

(۴) متی ۲۶ باب ۲۴ مین مسیح نے یہوداہ اسکریوطی کی بابت فرمایا اس شخص پر افسوس جسکے ہاتہون ابن آدم (یعنے مسیح) گرفتار کروایا جاتا ہے اگر وہ شخص پیدا نہوتا تو اسکے لئے بہتر تہا انتہی پس اگر حضرت عیسیٰ کا مصلوب ہونا دنیا کی نجات کے لئے ضرور تہا تو یہوداہ اسکریوطی پر جو گرفتار کروانے والا تہا کیون ایسا افسوس کیا اس سے ظاہر ہے کہ مصلوبی کی کچہ حاجت ہی نہ تہی

(۵) مرقس ۱۵ باب ۲۸ اور لوقا ۲۲ باب ۳۷ مین مسیح کا بدکارون مین شمار ہونا لکہا ہے اور توریت کی پانچوین کتاب یعنے استثنا ۲۱ باب ۲۳ مین لکہا ہے کیونکہ وہ جو لکڑی پر لٹکایا جاتا (یعنے مصلوب ہوتا) خدا کا ملعون ہے

اور گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین لکھا ہے کہ وہ (یعنے مسیح) ہمارے بدلے لعنتی ہوا
کہ لکڑی پر لٹکایا گیا انتہی اور توریت کی پہلی کتاب یعنے پیدایش ۳ باب ۱۴
مین خدانے سانپ کو کہ شیطان جس سے مُراد ہے ملعون فرمایا ہے پس ہم
کوئی ذیعقل اس بات کو کبھی تسلیم نکریگا کہ حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ بقول
عیسائی ملعون و بدکار ہوتے پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی نہین جو خدا کی
روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہے (اول قرنتیونکا ۱۲ باب ۳

(۶) رومن تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲۸ باب ۱۵ صفحہ ۳۳۲ چھاپہ الہ آباد
مشن پریس ۱۸۶۶ع جلد اوّل طبع اوّل مین لکھا ہے کہ ان البتہ سیکڑون
برس بعد یعنے برگشتہ عیسائی انجیل سے ناواقف اور اپنی فیلسوفی کے وہم
مین گرفتار ہوکر کہنے لگے کہ خدا نے یسوع (یعنے حضرت عیسیٰ) کو اسوقت
اٹھا لیا اور یہودیونکے ہاتھ مین ایک اسکا شبیہ دیا کہ یہی مصلوب ہوا انتہی
دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتھ پادری عیسوی پولٹ مطبوعہ الہ آباد آرفن پریس ۱۸۶۶ع
صفحہ ۸۸ مین ہے کہ عیسیٰ مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہنڈولے مین بولا اور مٹی
کی چڑیا بنائین اور یہودیونکو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا
اسکے عوض مصلوب ہوا یہہ باتین اسنے (یعنے حضرت صلعم نے) ناصریونکے
قصے سے نکالین جنکو دو تین شخصون نے مسیح کے پانچ چار سو برس بعد بنایا انتہی
کتاب سیر الاسلام مصنفہ بارشن صاحب باب ۵ ترجمہ مصنفہ پرفیسر وسے ترجمہ کیا
ہوا انتہی کا صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ ۱۸۴۵ع مین ہے کہ (مسلمان) انکار کرتے ہین کہ
عیسیٰ کو سولی نہین ملی اور مطابق مسئلون نصاری کے جو اپنے مذہب سے

زمانہ گزشتہ مین برگشتہ ہوگئے تہے کہتے ہین کہ عیسٰی یہودیون سے بچکر چوتہے آسماپر
جانشین ہین انتہی اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسٰی کے مصلوبیکی بابت جو
مسلمانونکا عقیدہ ہے یہی قدیم عیسائیونکا بہی ہے ۔
واضح ہو کہ یہہ ناصری دعوٰو اور گزشتہ عیسائی اُن چار مذہب فرقونکے سوا تہے
جنکا ذکر ترجمہ قرآن شریف کے حاشیہ مین علماے عیسائی نے کیا ہے کیونکہ
انہون نے شمعون قرینی کو مسیح کے عوض مصلوب ہوا بیان کیا ہے اور
ان برگشتہ عیسائیون نے مسیحؑ کا شبیہہ مصلوب ہوا بیان کیا اور گناستی
(یا گناسٹک مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۹) فرقہ انکے بہی سوا ہے پس جبکہ گواہونکے
اتنے بڑے ابر نے ہمین آگہیرا ہے (عبرانیونکا ۱۲ باب ا) اور دلیلونکا مینہ برس گیا
تو آفتاب کیطرح ظاہر ہے کہ مسیح زندہ آسمانپر اُٹہائے گئے اور ہرگز مصلوب
نہین ہوسکے ۔
(ے) سب انجیلونکے پچہلے باب پڑہنے سے ثابت ہے کہ صرف گیارہ حواریون کے سوا
اور کسی نے مسیح کو مرکر پہر زندہ ہوا نہین دیکہا اور اعمال ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ اور
۱۳ باب ۳۱ سے بہی ظاہر ہے کہ سوا گیارہ حواریونکے اور کسی نے مسیحؑ کو پہر
زندہ ہوا نہین دیکہا لیکن اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۵ مین پلوس رسول
جنکی تصنیف کا ایک بڑا حصہ منجملہ مجموعہ عہد جدید ہے فرماتے ہین کہ بارہونکو
دکہائی دیا انتہی یعنے بارہون نے مسیح کو پہر زندہ ہونے کے بعد دیکہا اور
ظاہر ہے کہ اسوقت بارہ کہان تہے وہ بارہوان تو اُسکے کتنے ہی دنون بعد
شامل کیا گیا تہا (اعمال ا باب) بعد اُسکے اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب مین

پلوس فرماتے ہین کہ پانسو بہائیون سے زیادہ تہے جنہین وہ یکبارگی دکہائی دیا انتہی ان پانسو نے اُن باتون کو بہی جو اناجیل مین مسیح کے مصلوب ہونے اور جی اُٹہنے کی بابت لکہے ہین بالکل ثابت کردیا انجیلون مین تو گیارہ کے سوا بارہ تک کا ذکر نہین ہے کہ جنہون نے مسیح کو پہر زندہ ہوا دیکہا مگر پلوس نے اگرچہ آپ کبہی مسیح کو نہ دیکہا تہا تو بہی نہ صرف بیس تیس یا پچاس ساٹہہ بلکہ پانسو سے زیادہ دیکہنے والونکا یکبارگی شمار لکہدیا اگرچہ پانسو تو کیا دوسو شاگرد بہی مسیح کے سب مرد و عورت و بچے ملاکر نہ تہے (اعمال ا باب ۱۵) اور پلوس تو اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۶ مین بہائیونکا لفظ کہکر صرف مردونکا ذکر کرتے ہین اور چونکہ انجیلون مین اسکا ذکر نہین ہے اسلیئے پلوس کو اتنا فقرہ اور بڑہانے پڑا کہ اکثر اُنہین (یعنے اُن پانسو مین) سے ابتک موجود ہین انتہی تاکہ معلوم ہو کہ اُن دیکہنے والون سے سُنکر پلوس نے یہہ بات لکہی مگر متّی اور یوحنا اور پطرس اور یعقوب اور یہوداہ دو انجیلون اور چند نامجات مشمولہ اناجیل کے مصنف جو کہ مسیح کے مقرب حواری ہین کیا یہہ اُن پانسو مین نہ تہے جو اپنی تصنیفون مین اسکا ذکر کرتے اور اگر یہی اُنہین نہ تہے تو اور کہان سے آے جو پانسو سے زیادہ جمع ہوگئے اور لوقا اور مرقس جنہون نے بقول علماء عیسائی انہین پلوس اور پطرس کے بتانے سے اپنی اپنی انجیلین لکہین اور اعمال کی کتاب انہون نے بہی بارہ تک کا ذکر نہین کیا چہ جاے آنکہ پانسو سے زیادہ اور خاصکر لوقا نے بقول علماء عیسائی اُن پلوس ہی سے دریافت کرکے مسیح کا حال لکہا وہ تو بہی صرف گیارہ حواریہ

کے سوا کسینے بہی بارہ تک کا نام نہین لکہاہے اور وہی لوقا کتاب اعمال
مین پطرس کا قول ۱ باب ۴۰ و ۴۱ مین اور پلوس کا قول ۱۳ باب ۳۱
مین لکہتا ہے کہ سوا حواریون کے جو کہ صرف گیارہ تہے اور کسی نے مسیح کو
جی اٹہا ہوا نہین دیکہا اس سے یہہ ساری بناوٹین مصلوبی مسیح اور پہر
جی اٹہنے وغیرہ کی صاف صاف ظاہر ہین یعنے جبکہ جی اٹہا ہوا دیکہنے والے
پان پانسو جہوٹے گواہ ٹہرائے گئے تو مصلوبی جسکے وقوع سے پیشتر ہی سب شاگرد
بہاگ گئے تہے کیونکر صحیح ٹہر سکتی ہے دوسرے یہ کہ ایسے موہوم گواہون
سے جبکہ جی اٹہنا ہی ثابت نہین ہے تو مصلوبی پہلے ہی غلط ہوگی کیونکہ
حضرت عیسیٰ آسمانپر زندہ موجود ہین

(۸) حضرت عیسیٰ بعد مصلوبی کے جب تیسرے دن جی اٹہے تو اپنے انسانیت
کے ساتہہ کہ جسمین مجسم ہوے تہے آسمانپر گئے چنانچہ توما حواری کو اپنی پسلی
وغیرہ دکہائے (لوقا ۲۴ باب ۳۹) اور قبر مین مسیح کی لاش نہ پائی جانے
(متی ۲۸ باب ۱ – ۸ مرقس ۱۶ باب ۱ – ۸ لوقا ۲۴ باب ۳۴) اور کیفیت
عروج سے یہ بات ثابت ہے کیونکہ اگر انسانیت کے ساتہہ آسمانپر نہین گئے
تو جی اٹہنا ہی ثابت نہین ہے یون تو جو مرتا ہے اسکی روح آسمانپر جاتی
ہے اور جب انسانیت کے ساتہہ حضرت عیسیٰ آسمانپر گئے تو کفارہ اور قربانی
جو اس مصلوبی کو اہل کلیسیا سمجہتے ہین سب بیکار ہوگیا کیونکہ انسانیت تو
صرف یکبار (عبرانیونکا ۹ باب ۲۷ و ۲۸ اور ۷ باب ۲۷ اور ۱۰ باب ۱۰)
مصلوب ہونے کے لئے تہی اب آسمانپر خدا انسانیت مین رہکر کیا کریگا چنانچہ

اوّل پطرس ۳ باب ۱۸ میں ہے اور مسیح نے بھی ایکبار گناہوں کے واسطے
دکھ اٹھایا یعنے راستباز نے ناراستوں کے لئے تاکہ وہ ہمکو خدا کے پاس پہونچاے
کہ وہ جسم کی رو سے تو مارا گیا لیکن روح سے زندہ کیا گیا انتہی اور یوحنا
۱۷ باب ۵ میں حضرت عیسیٰ عم کا قول لکھا ہے کہ اے باپ اب تو مجھے اپنے
ساتھ اُس جلال سے جو دنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا
بزرگی دے انتہی پس انسانیت تو مسیح نے حضرت مریم کے پیٹ میں آکر
اختیار کی تھی اور دنیا کے پیشتر بلکہ حضرت مریم سے پیشتر بھی حضرت عیسیٰ
میں انسانیت نہ تھی غرض یہ کہ حضرت عیسیٰ کی اس دعا کا مضمون یہی
ہے کہ اے خدا جسطرح انسانیت سے پیشتر میں تھا ویسا ہی پھر مجھے محض
روحانیت کے پایہ کو بموجب عقیدہ عیسائی الوہیت کے درجے میں
کر دے پس جبکہ فنا ہی انسانیت ہوگی وہ صاف سمجھ سکتا ہے کہ انجیل
کی اس آیت کے بموجب حضرت عیسیٰ انسانیت کے ساتھ آسمان پر
نہیں گئے اور اسکی کچھ ضرورت بھی نہ تھی اگرچہ یہ صرف عیسائی عقیدہ
ہے کیونکہ الوہیت حاصل کرنیکے لئے دعا مانگنا کمال تعجب ہے بقول
شخصے مصرع مانگتا گر میں خدا سے تو خدائی مانگتا + اب عیسائیوں کو چار و ناچار
ان دونوں باتوں میں سے ایک کا اقرار کرنا پڑیگا کہ یا تو حضرت عیسیٰ
انسانیت کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے تو مصلوب ہو کر زندہ ہی نہیں ہوئے
اور اگر انسانیت کے ساتھ آسمان پر گئے تو مصلوب نہیں ہوئے کیونکہ انسانیت
تو جہاں کی نجات کے لئے صرف مصلوب ہونیکے لئے تھی دیکھو پیدایش ۹ باب ۶

جہان لکھاہے کہ انسان کے خون کا بدلہ انسان ہی سے لیا جائیگا۔

(۹) اناجیل مروجہ کی بموجب حضرت عیسیٰؑ نے مصلوبی سے پیشتر ایک مفلوج کے گناہ بخشدئے تھے (متی ۹ باب ۲—۶) یعنے اُسکی نجات کی خبر اُسے پہونچائی جیساکہ انبیاؑء کا دستور ہے اور اسیطرح ایک عورت کی بھی (لوقا ۷ باب ۴۸) اسیطرح ایک زانیہ عورت کو معاف کیا (یوحنا ۸ باب ۱—۱۱) اسیطرح ایک چور کو نجات کی خبر دی (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس مصلوبیکی حاجت کیا تھی

(۱۰) اگر وہ مصلوبی تمام دنیا کے گنہگار ایماندار ونکے لئے ضرور تھی تو نیک اعمال کی تاکید جو متی ۵ و ۶ و ۷ و ۲۴ و ۲۵ وغیرہ بابوں مین مسیحؑ نے فرمائی یہ محض بیکار ہوجاتے اور اگر یہہ سب ضرور ہے تو مصلوبی بیکار ہے پس کیا خدا کسی عدالت کیسے قانون کا پابند ہے کہ جب تک اُسکی تعمیل نہو یعنے گنہگارونکا کفّارہ اپنے بیٹے کو مصلوب کرواکر نہو لینے دے تب تک وہ کچھہ نجات کی بابت کر نہین سکتا تو قادر مطلق کیونکر ہوا—

(۱۱) تفسیر ہنری و اسکاٹ مین ہے کہ ترجمہ عربیہ ۱۸۳۸ زبور ۲۰ کے بعد یہ جملہ زیادہ ہے اُنہون نے مجھکو جو پیارا ہون مکر وہ لاش کرکے خارج کردیا اور اُنہون نے میرے بدن کو میخون سے چھیدلیے انتہی سبحان اللہ اس ترجمے والے نے زبور مین مسیحؑ کی مصلوبی کی پیشین گوئی قایم کرنیکے لئے کیا ہی مطلب خیز یہ جملہ اپنی طرف سے گڑہ کر بڑہا دیا لیکن مترجم عربی نسخہ ۱۸۳۱ والے نے زبور ۲۲ کو جو ۲۳ کرکے لکھاہے اُسمین سے اس جملہ کو گرادیاہے اور ۲۱ زبور ۲۲ آیت

اب اردو مین ۲۲ زبور ۱۶ آیت کے لکھا ہے لاطینی مین یون ہے کیونکہ کتّے مجھے گھیرتے ہین شریرونکے گروہ میرا احاطہ کرتی ہے وے میرے ہاتھ اور میرے پاؤن چھیدتے انتہی اور عبری مین یہ جملہ اخیرہ یون ہے اور دونون ہاتھ میرے مانند شیر کے ہین انتہی اور اسیجا سب پراٹسٹنٹ عیسائی عبارت عبری کے خراب ہونیکا دعوی کرتے ہین اور اپنے اپنے ترجمہ لاطینی کے موافق کرتے ہین اسمین مصلحت یہ ہے کہ اسکے موافق اُنکے زعم مین مسیح کی مصلوبی پر یہ خبر خوب جمتی ہے اگرچہ اور مقامونمین سب پراٹسٹنٹ عیسائی ترجمہ لاطینی کو خراب بتلاتے ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری والش صاحب چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ سنہ عیسوی صفحہ ۳ سوال ۸ درباب ترجمہ لاطینی یعنی ولگیٹ کے جواب مین لکھا ہے کہ ایک بزرگ قسیس جروم نامی نے عیسوی سنہ کے چارسو کے قریب قریب یہ ترجمہ کیا یہ ترجمہ بہت جلدی مین کیا گیا اور بہت سے تبدیلیونکے باعث سے بگڑ گیا انتہی اور ہارنصاحب اپنی کتاب مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ سنہ عیسوی جلد ۴ صفحہ ۴۶۳ مین لکھتے ہین کہ یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہئے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین کیا گیا اسکے نقل کرنیوالون نے بہت ہی ناجائز جودسری سے عہد جدید کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے اور عبارت حاشیہ کو متن مین درج کرلیا انتہی اور ۴۰ زبور ۶ مین ہے ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تونے میرے کان کھولے چڑہاوے اور خطیّت کا تو طالب نہین انتہی اور یونانی مین اس جملہ کی جگہہ کہ تونے میرے کان کھولے یون لکھا ہے

تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اور اسی کے موافق عربی ترجمہ مطبوعہ ۱۸۴۱ع مین
بہی ہے مگر اسمین ۹ ۳ زبور ۶ کر کے لکہا ہے اور روس بیبل چہاپہ لندن
کے رفرنس مین عبرانیون کا ۱۰ باب ۵ لکہا ہے جہان پلوس ۴۰ زبور ۶ کو
یون تبدیل فرماتے ہین اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوئے کہتا ہے کہ قربانی
اور نذر کو تونے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی اب ان سب
مقامون کو دیکہکر ہر شخص فوراً سمجہہ جائیگا کہ لوگون نے مسیح کے مجسم ہونے
اور صلیب پانے کو ثابت کرنیکے لئے یہ بات یونانی مین بدلی اور عبرانیون کے
خط مین داخل کی تفسیر ہارسلے ڈوالی اور رچرڈ منٹ چہاپہ لندن سنہ ۱۸۴۸ع
مین لکہا ہے کہ عجیب بات ہے جو ترجمہ یونانی مین اور عبرانیون کے ۱۰ باب ۵
مین یہ فقرہ یون واقع ہوا کہ تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہی
متی ۲۷ باب ۳۵ مین لکہا ہے تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہو کہ انہون نے
میرے کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے کرتے پر چٹہی ڈالی انتہی گریسباخ نے
اسے الحاقی مانا ہے ہارن صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۰ اور صفحہ ۳۳۱
مین لکہتے ہین کہ یہ عبارت ۱۶۱ یونانی نسخون اور ترجمہ سریانی اور کاٹیپک
اور ہی ڈک اور اتہیوپک اور روسی کے تمام خطی نسخون مین نہین پائیجاتی
اور گریزاسٹم اور تیتوس لبنڑا اور یوتہیمس اور تہیوفلکٹ اور اوریجن
اور ارنیوس کے پورانے مترجم اور اگسٹاین اور جرن کوس کے حوالون
مین بہی یہ عبارت نہین ہے گریسباخ نے جو اسکو بلاشبہ الحاقی سمجہ کر چہوڑ دیا
خوب کیا انتہی واضح ہو کہ حضرت داؤد نے اپنے دشمنون کی شکایت شاعرانہ

مضمون ہین اسطرحپر کی ہے (۲۲ زبور ۱۸) وہ میرے کپڑے آپسمین بانٹین گے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالینگے انتہی پس لباس کیجگہہ کرتے کا لفظ اور بانٹینگے کی جگہہ بانٹے وغیرہ بدلکر حضرت عیسیٰ کی مصلوبی ثابت کرنے کو انجیل مین اسی اگلی پیشین گوئی ٹھہرا کر داخل کیا مگر ہارنصاحب اور کتنی ہی اور محققین علماء عیسائی کے قول سے یہ بناوٹ چھپنے نپائی اب یہ سب بناوٹین معلوم کر کے کون شخص فوراً نہ کہدیگا کہ اناجیل وغیرہ مین جہان جہان مسیحؑ کی مصلوبیکے مضمون مندرج ہین یہ سب اسیطرح ملائے ہوئے اور پایۂ اعتبار سے ساقط ہین —

(۱۲) متی ۲۷ باب ۵۱ — ۵۳ مین لکہا ہے کہ زمین کانپی اور پتہر تڑک گئے اور قبرین کہل گئین اور بہت لاشین پاک لوگون کی اٹہکر باہر نکل آئین اور پاک شہر یعنے بیت المقدس مین بہتونکو نظر آئین اور مرقس جسنے مسیحؑ کو کبہی دیکہا بہی نہ تہا (دیکہو روس تفسیر اسکاٹ صاحب دیباچہ انجیل مرقس) مرقس ۱۵ باب ۳۳ مین لکہتا ہے کہ مسیحؑ کی مصلوبیکی وقت اندہیرا چہا گیا انتہی

یہ سارا ماجرا بالکل غلط ہے کیونکہ اگر ایسے آثار ظاہر ہوتے تو یہودیون کو پہر حضرت عیسیٰؑ سے انکار کرنیکا کوئی سبب نہ تہا جبکہ بار بار یہودیون نے مسیحؑ سے انکی صداقت ثابت ہونیکے لئے معجزہ طلب کیا تہا مگر ہر بار مسیحؑ نے انکے سامنے معجزہ دکہانے سے انکار کیا دیکہو متی ۱۲ باب ۳۹ — اور ۱۶ باب ۴ — اور ۱۳ باب ۵۸ اور ۱۲ باب ۳۳ و ۳۴ لوقا ۲۳ باب ۸ و ۹ بلکہ

یہودیون نے مسیح سے یہہ بہی کہا کہ تو کونسا نشان دکہاتا ہے تا کہ ہم دیکہکر تجہپر
ایمان لاوین (یوحنا ۶ باب ۳۰) تب بہی مسیح علیہ السلام نے کوئی معجزہ نہین دکہایا تہا اسیلیے
چنانچہ آجتک سب یہودی کہتے ہین کہ کوئی معجزہ مسیح سے ظاہر نہین ہوا چنانچہ
انکہ مصلوبی کے وقت ایسے معجزے عالمگیر دیکہکر پہر کسکے سامہنے یہودی کہہ سکتے
تہے کہ اُس سے کوئی معجزہ نہین ہوا پہر یہ کہ قبرون سے مردے جو نکلکر نکلے
ملے تو وہ مردے سوا یہودیونکے اور کون تہے اور جنہین وہ ملے وہ بہی سب
یہودی تہے اگر یہ سچ ہوتا تو یہودیون کو حضرت عیسیٰ کی عظمت کی بابت اور
گواہی کی حاجت کیا تہی پہر یہ کہ قبرونکے کہلجانیکے بعد مسیح کی قبر پر پہرہ
بہٹلانے کی کسے مجال ہوتی یہہ سمجہہ کرکہ جینے اور مردون کو قبرون سے نکالا
وہ آپ پہرہ کی حفاظت سے کب قبر مین رہیگا اور اگر اندہیرا چہا جاتا تو
پلاطس اُسیوقت مسیح کی صداقت ثابت کرکے یہودیون کو جنہون نے مسیح کو
فریبی کہکر گرفتار کرایا تہا ضرور صلیب پر کہینچتا جیسے کہ اُن گلیلیون کو قتل کیا
جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیونکے ساتہہ ملایا تہا (لوقا ۱۳ باب ۱-۵)
یعنے ہیکل مین قربانی گزراننے کے وقت اُنہین قتل کیا تہا اور اسکے سوا
ایک دوسری دلیل یہہ ہے کہ جب فریسیون نے حضرت عیسیٰ سے آسمانی نشان
چاہا (متی ۱۶ باب ۱-۴) تو حضرت عیسیٰ نے کوئی نشان یعنے معجزہ نہین
دکہایا اور یہہ بہی نہین کہا کہ آفتاب مصلوبیکے دن سیاہ ہوجائیگا کیونکہ یہہ تو
آسمانی نشان تہا اگر ایسا ہوتا تو ضرور حضرت عیسیٰ اس نشان ظاہر ہونیکا
اُنسے وعدہ کردیتے فقط اور شاگرد تو سب بہاگ گئے تہے یہہ دیکہا کس نے کہ

ایسا ایسا ہوا تہا - اگر انجیل یوحنا کے موجب یوحنا اُسوقت حاضر تہا تو یوحنا
ہی کی انجیل مین ان باتونکا ذکر تک نہین ہے پہر متی اور مرقس نے کہان سے
یہ سب دیکہ لیا اور خوبی یہ کہ یوحنا ۱۹ باب ۳۴ مین لکہا ہے کہ یسوع کے جان
دینے کے بعد ایک سپاہی نے بہالے سے اُس مصلوب کی پسلی چہیدی انتہی
اس سے اور بہی خوب ثابت ہوگیا کہ وہ سب عجائبات جو متی اور مرقس نے
بیان کئے بالکل غلط مین ورنہ ایسے معجزے دیکہکر کیا یہودی اور کیا رومی
کبہی ایسی جرات نہین کر سکتے تہے پس اگر یہ سب باتین غلط ہین تو مصلوبی
کا مضمون صریحاً غلط ہوگیا کیونکہ یہ سب مصلوبیکے وقت کا بیان ہے اگرچہ
مسیح کی وفات کی بات مجہے سورہ مائدہ رکوع ۱۶ کی اس آیت کے موجب کہ فَلَمَّا
تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ کچہ بحث نہین ہے مگر
کلام تو صرف مصلوبی مین ہے کہ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ
شُبِّهَ لَهُمْ اور زیادہ مفصل بیان اسکا اُس کتاب مین دیکہنا چاہیے
جسکا نام نوید جاوید ہے - اسی زمانہ مین یعنے حضرت عیسیٰ کے عروج کے
دس دن بعد یروسلم مین ایک اور عجیب واردات جو عیسائیون مین نہایت
مشہور ہے وہ یہ ہے کہ عید پنتکوست کے دن جبکہ سب حواری ایک گہر
مین جمع تہے آگ کی کوئین زبانون کی صورت ظاہر ہوئین اور ہر ایک پر
بیٹہین جس سے وہ طرح طرح کی زبانون مین باتین کرنے لگے چنانچہ اعمال ۲
باب ۳ - ۱۱ مین لکہا ہے اور اُنہین جُدی جُدی آگ کی سی زبانین دکہائی
دین اور اُنہین سے ہر ایک پر بیٹہین ہم تب وے سب روح القدس سے بہر گئے

اور غیر زبانین جیسے روح نے اُنہین بولنے کی قدرت بخشی تہی بولنے لگے (۵)
اور خداترس یہودی ہر ایک قوم مین سے جو آسمان کے تلے ہے یروسلم مین
آرہے تہے (۶) سو جب یہ آواز آئی تو بہیڑ لگ گئی اور سب دنگ ہوئے کیونکہ
ہر ایک نے اُنہین اپنی بولی بولتے سُنا اور سب حیران ہوکر اور تعجب کرکے
آپس مین کہنے لگے دیکہو کیا یہ سب جو بولتے ہین گلیلی نہین (۸) پس کیونکر ہر ایک
اپنی اپنی وطن کی بولی سنتا ہے (۹) ہم پارتہی اور میدی اور ایلامی
اور رہنیوالے میسوپطامیہ (ارم نہراین یعنے ملک عراق جو فرات اور دجلہ کے
درمیان ہے) یہودیہ اور کپودوکیہ پنطوس اور ایشیہ کے (۱۰) فروگیہ و
پمفولیا مصر اور لبیہ کے اُس حصّے کے جو قُرینی کے علاقہ مین ہے اور
رومی مسافر یہودی اور یہودی مرید (یعنے جو غیر قوم کہ یہودی مذہب
مین نئے شامل ہوے) (۱۱) کریتی اور عرب ہوکر ہم اپنے اپنی زبانون مین اُنہین
خدا کی بڑی باتین بولتے سنتے ہین انتہی لیکن تعجب ہے کہ اتنی بڑی جماعت
کا جو کہ دور دور ملکونکے سب باشندے تہے وہان اور خاصکر اُسی گہر
مین جہان سب حواریون بیٹھے تہے جمع ہوجانے کا کیا سبب کیا اُن آگ
کی زبانون کو دیکہکر وہ سمجہے کہ اس گہر مین آگ لگی ہے جیسے دوڑکر بجہانا
چاہیئے اور مجلس نائیس کے اکثر حاضرین جو ۳۲۵ع مین جمع ہوئی تہی حضرت
مریم کو تثلیث مین شامل کرتے تہے اسی سبب سے اُن لوگونکا نام مریانائٹ
رکہا گیا تہا اور عرب مین ایک فرقہ جسکو کولیریڈینس کہتے تہے وہ بہی حضرت
مریم کو تثلیث مین شامل کرتے تہے اور اُنکے لئے ایک قسم کی روٹی بنا

کرنے (سیل صاحب) اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب انگریزی
حاشیہ صفحہ ۳۲ مین بہی اسیطرح ہے اور ولیم میور صاحب کتاب شہادت
قرآنی مطبوعہ لکہنو ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۵۴ و ۱۵۵ مین فرماتے ہین کہ اُن دنونمین
(یعنے زمانہ حضرت نبی اسلام صلعم مین) مشرق کے عیسائیون نے واقع مین
مریم کا احترام بحد یہانتک کیا کہ اُسکی پرستش کی انتہیٰ
اس سے روح القدس اقانیم ثلاثہ کے سوا معلوم ہوتا ہے
جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب اردو صفحہ ۱۶ و انگریزی ۴۴ مین اس مجلس کی
نسبت لکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بعد آپکے مقولونکے دو مختلف
ترجمے ہوئے اور انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریونکے اعتماد پر
جاری ہوئے اور دوسرے بادشاہ قسطنطین کے۔ اس بادشاہ نے صرف
اپنے ملک کو استحکام دینے کے لئے مذہب عیسائی اختیار کیا تہا اور یہ ایسا
ظالم تہا کہ اسے لوگ نیرو ثانی کہتے تہے اسکے یہان ایک مشہور انجمن تہی جسکو
ناشیا یا نائیس کہتے تہے اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۴ء مین حضرت عیسیٰؑ کی
خدائیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین پواے ٹیرز ضلع کا بشپ
تہا اور اگلے زمانہ کے پادریونمین تہا وہ اُن مذہبی تکرارون اور مناقشون
کو بہت ناپسند کرتا ہے جسکے سبب سے ہزارہا عیسائی مارے گئے اور اُن
لوگون سے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہئے تہا اُسکے الفاظ یہ ہین
کہ بڑے افسوس اور خوف کی بات ہے کہ جسقدر ہم لوگونمین رائین ہین اُسیقدر
مسئلے ہین اور جیسا جس کسی کا میلان ہے ویسا ہی اُسکا مذہب ہے اور جتنی

ہم مین خطائین ہین اونتی ہی ہماری کفرگوئی اور بے ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ
مسئلے اپنے دلکی خواہش کیموافق بنا لیتے ہین اور پہر اُن مسئلون کو اُسیطرح
بناوٹ سے بیان کردیتے ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر مہینے ہم نئے نئے مذہب پوشیدہ کہنہ
کے بیان کرنیکے لئے نکال لیتے ہین انتہی اسکے سوا عیسائی عقیدہ کے بموجب
ہر اہل ایمان کو روح القدس پانیکا یقین ہوتا ہے (اعمال ۸ باب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و
۱۰ باب ۴۵) اسی سبب وہ فاضل محترم معزز نامور عیسائی یعنے باور اجیندر اپنی کتاب
اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۷۰ء کے صفحہ ۷ مین اقرار کرتے ہین کہ محمد صاحب پر
روح القدس نازل ہوئے اور روح انکو تعلیم کرتی ہے اور وہ نبی اور رسول
خدا ہین انتہی پہر اعجاز قران کے صفحہ ۱۶۳ مین لکہا ہے کہ ہر دم روح القدس
سینہ محمد صاحب مین متحرک رہتی تہی انتہی پہر اسیکے صفحہ ۱۶۲ مین وہ لکہتے ہین کہ محمد
صاحب نے واسطے ایک مسلمان شاعر کے یہ دعا مانگی کہ اسکو تائید روح القدس
کی ہوتا کہ وہ شعراے کفار کو رد کرے پس معلوم ہوا کہ تائید روح القدس
بعض امتان آنجناب صلعم کو بطفیل متابعت آنجناب صلعم اور ایمان بحضرت
مسیح کے نصیب ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کو بدرجہ اعلی حاصل ہوگی
انتہی اسمقام پر وہ قول حضرت شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کا یاد کرنا چاہیے
جو آیہ اِنِّی مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ الخ (سورہ آل عمران ع ۶)
کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین کہ بیشتر حضرت عیسیٰ کے تابعدار نصارا تہے اب
مسلمان ہین سو ہمیشہ غالب رہے انتہی اور واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مراتب کا
تمام دنیا کے مذہبون سے کسی مذہب مین اقرار نہین ہے سوا اہل اسلام کے

یعنی اسکو کن
تو جواب دے
رسول اللہ
کیطرف سے
الہی اسکی
مدد کر روح القدس
سے ۱۲ ۱۲
۱۲

چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اردو کتاب مطبوعہ ۱۸۷۳ع صفحہ ۶۷ اور انگریزی مطبوعہ لندن ۱۸۶۹ع صفحہ ۴۷ و ۵۷ کے حاشیہ مین لکہتے ہین کہ محمد چہارم کے عہد حکومت مین جسکے وزیر اعظم نے ویے اپنا شہر کا ۱۶۸۳ع مین محاصرہ کیا مگر اُسکو جان سوبیسکی بادشاہ پولنڈ نے شکست دی ایک عیسائی پادری نے اسلام قبول کیا اور اپنی حرارت اسلامی ظاہر کرنیکے واسطے جسطرح وہ آنحضرت صلعم کے کسر شان کرنے کا عادی تہا اسیطرح اُسنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فریبی اور مکار کہا مسلمان اُسکی اس حرکت سے نہایت متحیر ہوے اور اُسے گرفتار کرکے دیوان کے پاس لیگئے اور اُسنے اُسکو اسیوقت قتل کیا نیوٹن اور گبن اور پورسن صاحب اور اورمتوجنین نے یہ بات بڑی محنت سے ثابت کی ہے کہ تین ہین جو الخ (یوحنا نامہ اول ورس ۷) جو مسئلہ تثلیث کی بنیاد ہے بالکل مصنوعی ہے اور کالمٹ صاحب خود اس بات کا مقر ہے کہ اس ورس کو مینے کسی قدیم انجیل کے نسخہ مین نہین پایا حضرت عیسیٰ نے صرف خدا تعالی کی وحدانیت کی تلقین کی تہی مگر پلوس اور یوحنا حواریون نے جو افلاطون کے پیرو تہے مذہب عیسائی کی وحدانیت اور سادگی کو بالکل خراب کردیا اور اُسمین افلاطون کے غیر مفہوم مسئلہ کو جو تثلیث کا مسئلہ تہا داخل کردیا بنیاد مسئلہ یہ ہے کہ افلاطون نے اللہ تعالی کی دو صفتونکو دو جسم فرض کیا ہے اگر لوک صاحب کی رائے درست ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کی رسالت کے قایل ہین اور اُسکے معجزونکا دل سے یقین کرتے ہین تو وہ عیسائی ہین سر ولیم جونس صاحب کی کتاب سوسوم بہ ایشیاٹک ریسرچ جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ انتہی پس روح القدس کا نزول

ف اعجاز قرآن مصنفہ فاضل جوزف باورا جلد ۱۸۲۱ع کے صفحہ ۹۶ مین لکہا ہے کہ بعض یہود و نصارا برا عتقاد ہوگئے تہے اور عقلی

جیساکہ ایک عیسائی عالم کے قول سے لکھہ چکا ہون حضرت رسولخدا محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم پر قران سے بھی ثابت ہے چنانچہ قال اللہ تعالی جلشانہ
قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ یعنے کہہ اُسکو یعنے
قران کو اوتارا ہے روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے تحقیق انتہی
دیکہو سورہ نحل رکوع ۱۴

اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ فارقلیط جسکا ذکر انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین ہے اور جسکا نزول
عیسائی پنتکوست کے دن سمجہتے ہین اگر اُس سے مراد روح القدس ہو تو وہ بہی
حضرت رسول اللہ صلعم سے بیعلاقہ نہین ہے

دوسرے یہ کہ جب اتنے غیر ملکون والے جمع تہے تو چاہیے تہا کہ کسی غیر ملک کی
کتاب مین بہی اسکا ذکر ہوتا مگر ابتک کہین سننے مین نہین آیا نسبب سے جب اس
امر کی اتنی بڑی شہرت ہوئی تو یہودی جو قوم مین رہتے تہے وہ اس سے کیون بیخبر
رہے کہ اجتک کوئی یہودی اسکا اقرار نہین کرتا چوتہے جب حواریون نے اس
طرحکی زبانون مین گفتگو کی تو ایک آدمی اتنی یعنے ۱۷ سترہ زبانون مین ایک ہی وعظ
کیونکر کرسکا یعنے ممکن نہین کہ واعظ متفرق زبان والونکے سمجہنے کے لئے ایک
جملہ مضمون وعظ کا ایک کی زبان مین اور دوسرا دوسرے کی زبان مین بیان
کرے یہ نہایت دستور کے خلاف ہے اور ایسی حالت مین مضمون وعظ سے
تمام وکمال کوئی بہی واقف نہین ہوسکتا اور جب تک ایسا نکیا ہو تو ۱۷ سترہ
زبانون مین ہر ایک کا بولنا ثابت نہین ہوتا اور اگر اُنہین سے ہر ایک نے ایک
خاص زبان مین باتین کرنا شروع کیا تو ایک ہنگامہ ہوگیا ہوگا اُسوقت اُنکی

متفرق بولیان کون سمجہہ اور پہچان سکا ہوگا کیونکہ سب ایکہی گہر مین بیٹہے تہے
(اعمال ۲ باب ۲) رومن تفسیر کتاب اعمال مصنفہ پادری فکس صاحب چہپا
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۰ اعمال ۲ باب ۷ و ۸ کی تفسیر مین لکہا ہے
عجیب بات تہی کہ اس ایکہی جگہہ مین اتنی زبانین بولتے تہے انہی پانچوین نمبر
نے ایک نئی زبانین گفتگو کی تو اسکا لوگونکو تعجب ہونیکا کیا سبب کیونکہ ایک یا
دو زبانین تو ہر شخص بولنا جانتا ہے آج کل تو بعضے اہل انگلستان اور
ترک وغیرہ دس دس بیس بیس زبانین جاننے مین مشہور ہین اسمین
روح القدس کی علامت کیا سمجہنی چاہئے اگر ایکہی شخص نے ان سب متفرق
زبانوںمین گفتگو کی تو اسکے لئے ایک ہفتہ کا وقفہ چاہئے تاکہ جتنا وعظ پطرس
نے کیا تہا (اعمال ۲ باب ۱۴ – ۳۶) ہر ایک ملک والے کی زبانمین اتنا
ہی اونتا سب حواریونکی زبانسے بیان ہو تب تو ہر شخص ان سب باتونکو
سمجہا ہوگا ساتوین حضرت پلوس جو استیفانکے قاتلونکے مددگار تہے (اعمال
۷ باب ۵۸) اسوقت جبکہ یہ معجزہ اسقدر شہرت کیساتہ ظاہر ہوا کہان تہے
یعنے تعجب کہ دور دور ملکون والون نے یہ عجیب واردات دیکہکر اُسی وقت
تین ہزار آدمی عیسائی ہوگئے اور پلوس کو اسکی خبر تک نہین پہنچی اور اسکے
ایک عرصہ کے بعد صرف آپ ہی ایک آواز سنکر عیسائی دین قبول کیا۔
آٹہوین نہایت غور کرنیکے لایق یہ بات ہے کہ مسیح کے عروج کے دس دن بعد
یہ ماجرا گذرا اور انجیلین چار وان اس ماجرے کے برسوں بعد لکہی گئین
مگر کسی انجیل مین اور خاصکر انجیل یوحنا مین جوکہ بزعم علماء عیسائی سنہ

بعد عروج مسیح کے لکہی گئی اسکا مطلق ذکر نہین ہے ۔ نوین روح القدس کی تاثیر
تو منقسم ہوسکتی ہے مگر مجسم ہوکر لینے آگ کی شکل بنکر اُسکا منقسم ہونا محال عقل ہے
بند ۱۰ دسوین مسیح نے آسمانپر جانیسے پیشتر اپنے شاگردونپر پہونکا اور کہاکہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) پہر پنتکوست کے دن یہ روح القدس کا نازل ہونا کیسا تہا
پادری فکس صاحب نے رومن تفسیر اعمال چہاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۷ع
صفحہ ۸ کے آخر مین لکہاہے جب یسوع نے اُنپر پہونکا اور کہا تہا کہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) تب اُنکے انعام مین سے کچہہ ملا پر اب وہ اُس سے معمور
ہوے انتہی اس سے پوری گواہی ملگئی کہ وہ پہونکنا صرف روح القدس ہی
دینا تہا گو بقول علماء عیسائی اُسوقت سب روح القدس نہین دیا بلکہ اُسمین سے
تہوڑا سا دیا تہا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ تہوڑا روح القدس دیا تہوڑا باقی رکہا
کیونکہ خدا پیمایش کرکے روح نہین دیتاہے یوحنا ۳ باب ۳۴ - گیارہوین یہ
سترہ متفرق ملکونکے ہزار ون آدمی اُس مُلک مین فوراً کیسے پہچان گئے کہ ہم
مین سے ہر ایک فلانے فلانے ملک کا رہنے والاہے کیا اُسوقت اُنپر بہی ویسا
ہی روح القدس نازل ہوا تہا جیسے حواریونپر ان دنون کیون اسیطرح
صورت دیکہتے ہی پہچان نہین سکتے یا اُس جلدی مین اُنہین سے پہلے ہر ایک نے
اپنی اپنی تواریخ ایک دوسرے سے بیان کردی تہی بارہوین روح القدس
نے طرح طرحکی زبانین بولنے کی اُنہین طاقت بخشی اور انجیلونکے لکہنے وقت
بہول چوک سے کہ یہ کام خاص روح القدس ہی کاہے آگاہ نکیا تب متّی نے
ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ اور نسب نامہ اور اکثر باتون کو غلط لکہدیا اور اسیطرح

اور انجیل نویسوں نے بھی چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب میں جو لکھنا چاہا
جسکا نام نوید جاوید ہے اور نہایت تعجب یہ ہے کہ پنتکوست کے دن وہ سترہ
ملکوں بلکہ تمام دنیا کے ملکوں کی زبانوں میں (اعمال ۲ باب ۵) گفتگو کرنے لگے مگر انجیلیں
اور نامجات سب ایک ہی زبان یعنے صرف یونانی میں لکھے گئے بلکہ اور زیادہ
عجیب بات یہ ہے کہ چار انجیلیں موجود ہیں اور تو بھی ایک ہی زبان میں
ہیں چاہئے یہ تھا کہ اگر تمام دنیا کی زبانوں میں نہیں تو چار ہی زبانوں میں
چاروں انجیلیں ہوتیں اور اگر چار زبانوں میں لکھنا ضرور نہ تھا تو چار انجیلیں
لکھنا کیا ضرور تھا ایک انجیل تو کافی تھی اور اس سے بھی زیادہ تعجب کی
بات ہے کہ ایک انجیل اگرچہ کسی غیر ملک کی زبان میں نہیں مگر عبرانی میں تو
تھی اُسکا بھی پتا دنیا میں باقی نہ رکھا اگر سترہ زبانوں سے دو زبانیں تو
ثابت ہوتیں اور پندرہ ہی کا جھوٹ سمجھا جانا باقی رہجاتا

پس جب اس پنتکوست کے دن نزول روح القدس کا ثبوت نہیں ہوتا
تو انجیل یوحنا ۱۶ باب ۱۲ میں جو مسیح نے فرمایا کہ میرے بعد فارقلیط آئیگا وہ
روح القدس سے ہرگز مراد نہیں ہے کیونکہ یوحنا ۱۶ باب ۱۲ کی اُس
پیشین گوئی کے پورا ہونے کا وقت وہی پنتکوست کا دن سمجھا جاتا ہے
پس جب اُس دن کے وقوعے کا کچھ ثبوت نہیں تو یہ پیشین گوئی حضرت
نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام کے حق میں بلا کلام ثابت ہو گئی کما لا یخفی

رکن سیوم

الکتابت کے مقالات المعروف صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے جسوقت ملک یہودیہ

روم کی سلطنت کا ایک صوبہ مقرر ہوا اور اُسکی حکومت ملک شام کے ایک
حاکم سے متعلق ہوئی اُسوقت رومیونکے ایک فوج انتونیہ نامی ارک (جسے
فی زمانناپیروسلم مین بازار فراز کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ
۱۶) مین ہمیشہ رہا کرتی تہی روم کی حکومت سے ناراض ہوکر یہودی لوگ
فساد برپا کرنے لگے اور پہلے اُس ارک کا محاصرہ کرکے اپنے قبضہ مین کر
اُس فوجکو بالکل نیست و نابود کرڈالا دوسرے سال ۷۰ء مین طیطس
نے لشکر کشی کرکے شہر مذکور کا محاصرہ کیا اور اُسے غارت کردیا انتہی۔
ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپ ٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ء جسکو گوٹکب
بار تہہ صاحب نے المانی زبان مین لکہا اور پہر انگریزی اور بعد اُسکے ناگری مین
ترجمہ ہوئی اُسکے صفحہ ۲۵ و ۲۶ مین لکہا ہے ہیرودیس بادشاہ جب ہیکل کو
بنا چکا اور وہ عمارت ایسی سُنہری سوڈول بنے تہے کہ چارونطرف کے
لوگ اُسے دیکہکر تعجب کرتے تہے تب فوراً اُسکے تیار ہوتے ہی رومی فوج
یروسلم پر چڑہ آئے اُسکے سپہ سالار طیطس نے ہیکل کو بچانے مین بڑی
کوشش کی اور اگرچہ شہر یروسلم کی دیوارین بہت اونچی تہین اور اُسکے
برج نہایت مضبوط تہے توبہی کچہ کام نہ آئے (جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری
جوزف جیکب مطبوعہ آگرہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۱ مین لکہا ہے کہ اُسوقت یروسلم
کے تین شہر پناہ تہین جنکی بلندی پچاس ہاتہ اور اُنمین ایک سو نوے ۱۹۰ برج
تہے) جب یہودیونکا سامان خوراک سب صرف ہوگیا اور وہ سختیون اور
بہوک سے مرنے لگے یہانتک کہ آدمیونکا گوشت کہانے اور لہو پینے لگے کہ

بھوکھ کی شدت مین بہتون نے چمڑا اور جوہا وغیرہ کہا کر اپنی جان بچانا چاہا اور نہ
صرف یہی بلکہ عورتون نے اپنے لڑکون کو مار کر کہایا اسکے سوا جو لوگ شہر مین
گہرے ہوے تہے اُنہون نے الگ الگ گروہ ہوکر آپسمین بڑا فساد کیا اور
شہر کی گلیون مین ایسی لڑائی روز روز ہوا کرتی تہی کہ گلیون اور کوچون مین
لہو کی دہارین بہہ جاتی تہین آخرکو رومی فوج غالب ہوکر شہر مین گہس پڑی
اور جو سامنے آیا اُسے قتل کیا اور یہودیون نے بہت غصہ ہوکر ہیکل مین آگ
لگا دے اور اگرچہ رومی سپہ سالار نے اُسکے بجہانیکے لئے سخت حکم کیا تو بہی
ہیکل ایسی گرائی گئی کہ پتہر پر پتہر نہ رہا اور شہر یروسلم بالکل غارت اور
نیست کیا گیا اور گیارہ لاکہہ یہودی اس لڑائی مین مارے گئے اور ستانوے
ہزار قید ہوے انتہی مقدّس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۲ حصہ دوسرا تتمہ مین
لکہا ہے یہودی لوگ شروع سے رومیونکی حکومت کے صرف ناخوشی سے
متحمل ہوے ہرچند خدا سے پہر گئے تو بہی آپکو خدا کی برگزیدہ قوم سمجہا اور مغرور
ہوکر اور قومون کو حقیر جانا اور اسلئے کہ رومی حاکمون نے بہی اکثر اونپر
ظلم کیا وے رومیونکی حکومت سے زیادہ بیزار ہوکر اُس سے خلاصی
ڈہونڈہتے تہے آخرکو فساد شعلہ کی مانند اُٹہا اور اندہے کیطرح سارے ملک
مین پہیل گیا سب نصیحتین اور علامتین اُنکی سخت دلونپر بے اثر ہین
صرف عیسائی لوگ چپ چاپ رہکر جیسا مسیح نے اُنہین سمجہایا تہا یروسلم سے
بہاگنے کی فرصت کے منتظر تہے (لوقا ۲ باب ۲۱) سو یہہ فرصت اُسوقت
ملی جب اگریپا بادشاہ نے پلّا نام ایک شہر کو جو یردن کے اُس پار تہا اُنکی

سنہ ۷۰ع

پناہ کے لیئے بتلایا بہتیرے وہان گئے اور باقی اور جگہون مین بسے کیونکہ اُسوقت عیسائیون
کی گنتی یہانتک بڑھ گئی تھی کہ ایک چھوٹے شہر مین سب کی سمائی نہ تھی تھوڑے
دنون بعد وسپاسیئن نام رومی سردار نے بڑی فوج سے یروسلم کو
گھیرا اور جب وہ قیصر ہوا اُسکے بیٹے طیطس نے شہر کا محاصرہ اپنے ذمہ لیا تھا
پادری اسکاٹ صاحب نے رومن تفسیر چھاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ١٦٥
جلد اول طبع اول مین لکھا ہے کہ لڑائی سے پیشتر طیطس نے چاہا تھا کہ اُسکو
(یعنے شہر کو) اور خاصکر ہیکل کو بچاوے اور اسلیئے اُسنے یوسف مورخ کو کئی بار
یہودیون کے پاس بھیجا کہ اپنی بغاوت کو چھوڑ دو اور شہر میرے قبضے مین کر دو تو مین
تمہین معاف کرونگا اور تمہارا شہر غارت نہوگا مگر یہودیون نے اس گھمنڈ پر بھروسا
کر کے کہ خدا ہماری طرف ہے اور ہماری شہر پناہ بھی نہایت مضبوط ہے اُسکی
نہ سُنے اور یہانتک بڑی جانفشانی اور ہمت سے اُسکا مقابلہ کیا کہ آخر کو جب
شہر اُسکے قبضہ مین آیا تب رومی سپاہ بہت غصہ ہو کر رُک نہ سکے اور شہر مین
پھیل کر مرد و عورت سبہون کو قتل کیا گھرون مین آگ لگادی پھر یہودی لوگ جو
پناہ کے لیئے ہیکل مین بھاگ گئے تھے جب اُنہون نے دیکھا کہ کچھہ نہ بچیگا تب
آپ کئی برآمدون مین آگ لگادی اُسوقت رومی فوج حملہ کر کے ہیکل مین گھس پڑی
اور ایک سپاہی نے بغیر حکم کے ایک مشعل خاص ہیکل کے اندر پھینکی تب جلد اُس
مین آگ لگ اُٹھی طیطس نے اُسکے بجھانے کا حکم دیا لیکن اُس زور شور کی ہلچل
چل مین کون کسکی سنتا تھا سپاہیون نے ہیکل پر دھاوا کر دیا اور کسیطرح نہ
رُک سکا تھی اور ایسا ہی اس لڑائی کا حال تواریخ روم مصنفہ پناکس مطبوعہ

لندن ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۰۳ سے ۱۰۴ مین بہی ہے

کتاب کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل چہاپہ ایڈن برگ ۱۸۴۶ء صفحہ ۱۵ مین لکہا ہے کہ چہ ہزار آدمی ہیکل کی آگ مین مرے انتہی - اور تورات ایسی برباد ہوئی کہ گمان ہوا کہ شاہزادہ طیطس اسی ہیکل سے نکالکر روم کو لیگیا (مفتاح الکتاب صفحہ ۲۱) الکتاب کہ مقالات المعروف چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء آخر صفحہ ۳۲ مین لکہا ہے کہ سب یہودی جو اس آفت مین مرے انکا شمار تیرہ لاکہہ سات دن ہزار چہ سو سات ہم آدمی ٹہرا انتہی روضۃ تفسیر کا صفحہ ۱۱ انتہی ۲۳ باب ۷ مین ہے کہ اسکے تیس برس بعد خدانے رومیون کی فوج بہیجی کہ جنہون نے ان یہودیون کا شہر برباد اور مسمار کیا اور تمام ملک کے باشندونکو غلامی مین بیچا الانتہی پہر روضۃ تفسیر اسکا تصاحب صفحہ ۸۵ مین لکہا ہے قولہ یوسیفس مورخ اس واردات کی بابت یون لکہتا ہے کہ شہر لینے کے بعد طیطس نے حکم دیا کہ تین قلعون کو چہوڑ کر تمام شہر اور ہیکل کو ڈہا دینا اور فوجی جوانون نے اس حکم کو یہانتک پورا کیا کہ دیوارونکی بنیونتک کہود ڈالی اور میمونیدیس ایک یہودی مورخ بہی لکہتا ہے کہ ترنتیوس روفس نے جو کہ طیطس کی فوج کا ایک افسر تہا ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوایے انتہی پہر اسی روضۃ تفسیر کے صفحہ ۸۰ مین لکہا ہے (کہ یروشلم کی اس غارت سے پیشتر) ایک ستارہ تلوار کی صورت شہر کے اوپر ٹہرا اور ایک دمدار ستارہ تمام سال دکہائی دیتا رہا اور عید فصح کے دن قربانگاہ کے آس پاس ایک بڑی روشنی رات کیوقت آدہے گہنٹے تک چمکتی رہی اسقدر کہ گویا دن ہوگیا ہیکل کا پورب طرف والا

پہاٹک جو پیتل کا بنا تہا اور جو بمشکل بیس ۲۰ آدمیون سے بند ہوتا تہا آپ سے آپ ایک رات کہل گیا اور عید فصح کے تہوڑے دنون بعد سورج کے ڈوبنے سے پیشتر لڑائی کی گاڑیان اور ہتہیار بند سپاہی بادلونمین دوڑتے پہرتے دکہائی دیئے اور وہ یہہ بہی لکہتا ہے کہ چار برس لڑائی کے شروع ہونے سے پیشتر انناس کا بیٹا یسوع ایک بے علم کسان (یعنے دہقان) عید خیمہ مین جب آیا اور تب تک شہر مین خوشحالی اور امن باقی تہا یہہ پکارنے لگا کہ پورب سے آواز اور پچہم سے آواز اور چارون طرف سے یروسلم اور اس مقدس ہیکل کے برخلاف ایک آواز ایک آواز ۔ ایک آواز دولہا اور دلہن اور تمام قوم کے برخلاف حاکمون نے کوڑے لیکے اسے مارا مگر کوڑے کی ہر ایک مار پر وہ پکارا افسوس افسوس یروسلم پر افسوس اور اسیطرح روز بروز سات برس تک وہ پکارتا رہا یہانتک کہ یروسلم کے محاصرہ مین مارا گیا اور مرتے وقت وہ پکارا افسوس مجہپر بہی نست کا امر

تب وہ بات جو اللہ رب العالمین نے حضرت یسعیاہ نبی کی معرفت فرمائی تہی پوری ہوئی کہ صیحون کی خاطر مین خاموش نہ ہونگا اور یروسلم کی خاطر مین دم نہ لونگا جب تک کہ اسکی صداقت نور کی مانند نہ چمکے الخ یسعیاہ ۶۲ باب اور ۳ آخر کو اسوقت خدا کا یہہ غصہ یروسلم پر سے گیا جبکہ حضرت عمر رضہ نے اسجگہہ پر مسجد بنوائی اور تب سے یروسلم کو امن حاصل ہوا۔

واضح ہو کہ یہہ بربادی باتفاق جمہور مورخین سنہ ۷۰ عیسوی مین واقع ہوئی اس لڑائی کے وقت تک حواریون مین سے سوا یوحنا کے اور کسی کا زندہ ہونا

ثابت نہین ہے اور وہ بہی شہر افسس مین تہے (دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا کا آخر صفحہ ۲۷ و ۲۸) اور متی ۱۶ باب ۲۸ مین جو لکہا ہے کہ انمین سے جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہ نہ لین موت کا مزہ نہ چکہین گے انتہی اس بعضے کے لفظ سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ اکثر حواریون اُسوقت تک دنیا مین نرہے تہے کیونکہ اس پیشین گوئی مندرجہ ۱۶ باب ۲۸ کے پورے ہونے کا زمانہ اکثر علماء عیسائی یروشلم کے غارت کا وقت سمجہتے ہین بشرطیکہ یہ بات صحیح ہو دیکہو رومن تفسیر متی ۱۶ باب ۲۸ صفحہ ۱۳۱ اس لڑائی کے وقت عیسائی جماعت کے سب لوگ یروشلم سے باہر چلے گئے تہے اس سبب سے اس آفت مین نہین پہنسے صرف یہودیون ہی پر گزرا جو کچہہ گزرا بلکہ یہہ بربادی جبین مقصود عیسائیونکا سمجہی جاتی ہے کیونکہ وہ سمجہتے ہین کہ یہ آفت حضرت مسیح ہی کی برپا کی ہوئی تہی یعنے اُس رومی فوجکا آنا درحقیقت حضرت مسیح کا آنا ہیکل اور یروشلم غارت کرنیکے لئے تہا دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۳۲ اور تفسیر انگریزی اسکاٹ صاحب لوقا ۲۱ باب ۲۴ پر اور رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۹۱ متی ۲۴ باب ۲۹ – ۳۱ پر کیونکہ اس پیشین گوئی کے پوری ہونیکی جو لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے یہی دلیل عیسائیون مین سمجہی جاتی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے بیان تک بے ادبی ہیکل کی نسبت جائز نرکہی کہ صراف اور کبوتر فروش ہیکل کے احاطہ مین بیٹہین (متی ۲۱ باب ۱۰ – ۱۳) پہر آپ کیونکر اُسکا ڈہا دینا گوارا کیا ہوگا یہ سمجہکر کہ توجہ تون سے نفرت رکہنا کیا آپ ہی ہیکل کو لوٹنا ہے (رومیونکا

رونیکو باب ۲۴ - اور دوسری دلیل اسبات کے لئے کہ ہیکل کی بربادی میں
مقصود عیسائیونکا ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۷۰ سے جو میں لکھتا ہوں معلوم
ہوجائیگا قولہ ہو اس عزت دار شہر کا انجام ہوا جسکو سب لوگ آجتک اگرچہ اسکی
عظمت جاتی رہی ہے تو بھی بیت المقدس کہتے ہیں اور اسکے غارت ہونے سے
یہودیوں کی حکومت دنیا سے اٹھ گئی خدا نے بیشک اسکے غارت ہونے کے
سبب سے عیسائی مذہب پھیلانیکا سامان کیا اس سے یہ بات سبھوں پر
ظاہر ہے کہ اگرچہ عیسائی مذہب یہودیوں کے مذہب سے نکلا تو بھی وہ یہودی
مذہب سے جدا ہے اور لوگ جو پیشتر یہودی رسومات ملا کے کرسٹیانوں پر
کچھ نامناسب الزام لگاتے تھے تو الگ ہو جاتے پھر ایسا نہیں کرتے تھے اور
چونکہ کرسٹیانوں کے روحانی مذہب ظاہر ہونے میں یہودیوں کے رسومات
کا سخا ظاہر کرنے اور انہیں ماننے سے نہی اٹھ گئی تب اسوقت سے عیسائیوں کو
اپنے مذہب کے بابمیں زیادہ قوت اور موقع ملا انتہی
اس مورخ ہندی تواریخ کلیسیا نے جو لکھا ہے کہ عیسائی مذہب یہودی مذہب
سے جدا ہے یہ شاید صحیح نہو مسیح نے فرمایا متی ۲۳ باب ۲ و ۳ کہ فقیہ اور
فریسی موسی کی گدی پر بیٹھے ہیں اسلئے جو کچھ وہ تمہیں ماننے کو کہیں مانو
اور عمل میں لاؤ لیکن انکے سے کام نکرو کیونکہ وے کہتے ہیں پر کرتے نہیں انہوں
نے جو کچھ احکام شریعت تمہیں سکھائیں انپر عمل کرو لیکن جسطرح وہ اوروں
کو سکھاتے اور آپ عمل نہیں کرتے تم ایسا نکرو اس مقام سے صاف ظاہر
ہے کہ توریت سوا ہیکل کے اور ہرگز کسی کے پاس نرہی تھی اور انبیا کی

اور کتابین بہی اسیری بابل اور ہنگامہ اینٹوکس وغیرہ مین اکثر برباد ہوچکی تہین تب حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ جو کچہہ فقیہ اور فریسی تمہین سکہاتے ہین اُسپر عمل کرو اور نہین تو یون فرماتے کہ فقیہون اور فریسیون سے کچہہ کام نرکہو بلکہ توریت مین جو لکہا ہے اُسپر عمل کرو اور چونکہ توریت وغیرہ ہیکل کے ساتہہ برباد ہوچکی تہی اسی سبب سے حضرت متی وغیرہ کی انجیل مین نسب نامہ اور بعض اور مقامونمین غلطی واقع ہوئی چنانچہ متی ۲ باب ۱۵ مین لکہا ہے کہ تب مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہی اور متی نے یہ خدا کیطرف سے حضرت مسیحؑ کی بابت پیشین گوئی بیان کی مگر ہوسیاہ ۱۱ باب ۱ مین یہ مضمون بنی اسرائیل کی مصر سے نکلنے کی خبر دیتا ہے متی نے زبردستی اُسے مسیحؑ کی بابت پیشین گوئی ٹہرایا کیونکہ پہر اُسی دوسری آیت مین یعنے ہوسیاہ ۱۱ باب ۲ مین پہر اُسی بولائے ہوئے کی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰؑ کی بابت پیشین گوئی ہے تو حضرت عیسیٰؑ کب بُت پرست ہوگئے تہے الغرض اگر متی نے ہوسیاہ کی کتاب کو دیکہا ہوتا تو ایسا دہوکا کبہی نہ کہاتے صرف پہلی آیت کا مضمون کسی سے سُنکر اُنہون نے لکہدیا اور اُسکے بعد دوسری آیت کی اُنہین مطلق خبر نہ تہی تو بہی توریت کے احکام پر عمل کرنے کی اُن سب کو نہایت ضرورت تہی تب حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ یہودی علما یعنے فقیہ اور فریسی جو کچہہ تمہین سکہاتے ہین اُنپر عمل کرو پہر یہ کہ ابتک عیسائی سب توریت وغیرہ کو جیسے کچہہ کہ آجکل موجود ہے انجیل وغیرہ کے ساتہہ مجلد رکہتے ہین اور اُسکی آیتون سے کلیسیا مین وعظ کرتے ہین یہ صریح دلیل ہے کہ عیسائی مذہب بہی یہودی

مذہب سے جُدا نہین ہے
پہر یہ کہ لوقا ۲۴ باب ۲۵ مین مسیح نے اپنے شاگردون سے فرمایا اے نادانون
اور نبیونکی ساری باتون کے ماننے مین سست مزاجو کیا ضرور تہا کہ مسیح دکہہ
اُٹہاے اور اپنے جلال مین داخل ہوا اور موسیٰ اور سب نبیونکی وے باتین
جو سب کتابون مین اُسکے حق مین ہین شروع سے اُنکے لئے بیان کین انتہی
اس سے ثابت ہے کہ نبیونکی ساری باتونکا ماننا عیسائیون کو ضرور ہے دوسرے
اس سے یہ بہی ثابت ہے کہ کتاب کوئی موجود نہ تہی صرف زبانی باتین بیان
کین۔

میزان الحق چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع دوسرے چہاپ شروع ۲ باب صفحہ ۵ مین پادری فانڈر صاحب
نے لکہا ہے کہ اس سبب سے کہ اکثر یہودیون نے یسوع مسیح کو قبول نہین کیا
خدا کے غضب سے مسیح کے چالیس برس بعد ہیکل اور یروسلم دونون خراب
اور یہودی تتر بتر ہوگئے سو اُسوقت سے ابتک پراگندہ ہین انتہی بڑا تعجب ہے
کہ عیسائی علما اپنے مذہب کے کمال روحانی ہونے کا بہی دعوی کرتے ہین
یہانتک کہ ظاہری طہارت وغیرہ کو بیہودہ اور بیکار جانتے ہین دیکہو میزان الحق
چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۱۶۷ اپہر عیسائی مذہب نہ قبول کرنیکے سبب یہودی قوم
کو یہہ جسمانی سزا ملنے کا کیا سبب ہے اور جسمانی سزا بہی وہ کہ خدا نے آپ
گویا یہودی قوم پر جہاد کیا اور تو بہی خدا نے سب یہودیون کو نہ مار پایا
کہ ابتک لاکہون یہودی دنیا مین باقی ہین اس سے ظاہر ہے کہ شرعی
تکلیفون سے بچنے کے لئے عیسائی مذہب کو روحانی مذہب کہتے ہین

پہر یہ کہ اگر بے ایمانی کے سبب سے یروشلم مین یہودیون نے یہ سزا پائی تو مسلمان جو سیکڑون برسون سے یروشلم پر متسلط ہین اُنکی ایمانداری کا نتیجا مل عیسائیونکو اقرار کرنا چاہیے کیونکہ فانڈر صاحب ہی کے قول سے یروشلم مین متسلط رہنا صداقت ایمان پر گویا خدا کیطرف سے مہر ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۷۱ مین ہے کہ اس واقعہ کے بہت دنون بعد رومیون نے وہان بتخانہ بنایا انتہی

رکن چہارم

پہر چونسٹھہ برس بعد اس بربادی کے جبکہ آدرین قیصر نے یہودیونکی بغاوت دیکہی تو نہایت غصہ ہوکر حکم کیا کہ کوئی یہودی شہر یروشلم مین آنے نپاوے اور کتنی ایک رومیونکو بہی وہان بسایا اور ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوائے اور ایک مندر جوپیٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کوہ کلوری پر ایک بت کا جسکا نام وینس (یعنے خوبصورتی کی دیوی) تہا نصب کیا بلکہ شہر کا نام بدلکر ایک اور نام جو اسکے گہرانیکا تہا یعنے ایلیہ رکہا معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت یہ سخت حکم شاہ مذکور نے یہودیونکے واسطے جاری کیا اُسوقت عیسائی اُنسے علاحدہ ٹہرے کیونکہ اُنکو یروشلم ہی مین رہنے کی اجازت تہی الکتاب کے مقامات المعروف روحت چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۹

رومیون مین دستور تہا جس عمارت کو کہودکر اُسپر ہل چلواتے اُس عمارت کو بے اجازت بادشاہی مجلس کے کوئی پہر تعمیر نہین کروا سکتا تہا از روس تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۸۵ اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۱۷ مین پہلے لکہا ہے کہ ترنتیوس رونس نے ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوایا اور

یہان آدمین ختنہ کا نام لکہا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علماء اہلکتاب کو اس بات کے ثبوت
مین شبہ ہے کہ ان دونون رومیون مین سے کون اس امر کا مرتکب ہوا دیکہو
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۱۹ اور گمان غالب ہے کہ ان دونون
نے اپنے اپنے وقت مین یروسلم پر اپنا یہ غصہ ظاہر کیا ہو تو عجب نہین
اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سکرٹری صدر بورڈ چہاپہ سکندرہ
اکبر آباد سنہ ۱۸۴۳ع صفحہ ۳۰ دفعہ ۷ مین لکہا ہے کہ شہر یروسلم کے دوبارہ غارت
ہونیکے بعد آدریان شہنشاہ روم نے کوہ مقدس پر جسکے اوپر ہیکل یعنے عبادتخانہ
سلیمان کا تہا ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی اور نام بدلکر ایلیہ قپطلینہ رکہا انتہی
واضح ہو کہ حضرت عیسی کے صعود کے بعد پہلی کلیسیا یعنے عیسائی جماعت جو
دنیا مین قایم ہوئی وہ یروسلم کی کلیسیا تہی اس کلیسیا کی ابتدا مین یروسلم
اور ہیکل دونون آباد تہے اور عیسائی جماعت کے لوگ وہان رہکر سب ہی
یہودیون کے دستورات یعنے ختنہ کرنا اور کوئی حرام گوشت نکہانا وغیرہ بہی
بجالاتے تہے اعمال ۱۵ باب ۱ ۔ ۵ و ۲۱ باب ۲۰ ۔ ۲۶ اور قریب ڈیڑہ سو
برس تک یہ سب دستور عیسائیون مین جاری رہے اسی باعث سے یروسلم
کی کلیسیا کے اسقوف ملقب بہ اسقوف مختتنہ ہین ۔۔
اردو تواریخ کلیسیا چہاپہ سنہ ۱۸۴۷ع صفحہ ۴۳ مین ہے کہ پطرس اور یعقوب اور یوحنا
ختنہ کے حامی بنے رہے انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۴۲ مین ہے کہ یہودی
طریقے اور موسوی رسومات کی پابندی ایسی کلیسیا مین عرصہ تک جاری رہی الخ
انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۶۶ مین ہے کہ جو حکم حواری اور بزرگ یروسلم

مین جاری کرتے تہے اُسکی اطاعت دور دور تک ترویج کرتے تہے انتہی

چونکہ اسقدر مدت تک ختنہ کا دستور یروسلم کی کلیسیا مین جاری رہا تو اس

سے وہ بات غلط ہوگئی جو اعمال ۱۵ باب ۲۰ مین سب موسوی دستورات موقوف

کرکے صرف گلا گہونٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کہانے کی بابت حکم دیا گیا

تہا کیونکہ اگر اُسوقت وہ دستورات کہ جنمین ختنہ بہی ہے موقوف ہوگئے ہوتے

تو اُسکے بعد مدت مدید تک ختنہ کیون جاری رہتا اور غالباً اگر آدرین قیصر

کا خوف نہوتا تو اُسوقت سے شاید ابتک بہی وہی سب موسوی دستورات

کلیسیائونمین جاری رہتے لیکن جب آدرین قیصر نے یہودیون سے سخت

ناراض ہوکر یہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مار ڈالا جائیگا تب فلسطین

یعنے یہودیہ کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ مبادا ہم بہی یہودیونکے

ساتہہ غضب سلطانی مین گرفتار ہون جان و مال کے خوف سے رسومات

موسوی کو بالکل ترک کردیا اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیکر غیر قومونکی

جماعت مین شامل ہوگئے یعنے نامختونونکا سا سب طور طریق اختیار کرلیا

اور اسی سبب سے آدرین قیصر نے راضی ہوکر انہین یروسلم ہی مین رہنے

دیا صرف یہودیون اور مختون عیسائیون کو یروسلم سے نکالا اس کلیسیا مین

پہر مارقس نام ایک غیر یہودی اسقوف تہا (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ

۱۸۷۰ء صفحہ ۶۲) اسکے سوا اعمال ۱۵ باب ۲۲ و ۲۳ مین جو لکہا ہے کہ

رسولون اور بزرگونکی طرف سے انطاکیہ کی کلیسیا کو سب موسوی دستورات

ترک کرکے صرف گلا گہونٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کہانے کی بابت

لکھکر بھیجا گیا تہا وہ خط بہی مجموعۂ اناجیل مین موجود نہین ہے اسواسطے اُس
حکم کا بہت اعتبار نہین پایا جاتا مگر پلوس کے خطوں مین جو بزعم علماء عیسائی
سنہ ۵۰ع او ۷۰ عیسوی کے درمیان مین لکہے گئے اُنہین جو نہ صرف ختنہ او نامختونی
برابر بلکہ ختنہ کو بیضرورت لکہا ہے معلوم نہین کہ اُس مدت تک جبتک کہ ختنہ
کا دستور کلیسیاء یروسلم مین جاری رہا یہ خطوط کہان چہپے رہے جو نامختونی
کی تعلیم کلیسیا مین نہین جاری ہونے پائی اور اسقدر مدت کے بعد یہ سب
خطوط کہان سے نکل آے جو آدرین قیصر کے ظلم کیوقت نامختونی کی تعلیم
سکہاتے ہوے کام آگئے گویا آدرین بُت پرست کا حکم عیسائی سمجہ کی بموجب
الہام و وحی کے موافق تہا کہ پلوس رسول کی تعلیم کے مطابق نکلا اور
خوبی یہ کہ پلوس مقدّس نے اپنے خطوں مین ختنہ کو بیکار لکہا ہے اور آپہی
دربہ اور لسطرہ مین طمطاؤس کا ختنہ کیا تہا (اعمال ۱۶ باب ۱-۳)

نور افشان مطبوعہ ۲۵ مارچ ۱۸۷۵ع صفحہ ۹۵ مین پادری ویری صاحب
لکہتے ہین کہ ختنہ کا عہد ابراہیم اور اُسکی نسل کے ساتھہ مخصوص و متعلق تہا
نہ عوام خلایق سے اور نہ شرط نجات محض نشان ابراہیمی ہونے کا مقرر
ہوا تہا۔ کتاب اعمال الرسل مین صرف غیر قومونکی نسبت ممنوع مرقوم
ہوا نہ کہ نسبت یہود کے اکثر یہودی عیسائی ابہی تک اپنے درمیان اُس
عہد کی رعایت کرتے اور رسم ختنہ کو جاری رکہتے ہین اُنکے حقمین انجیل
مین ممانعت کہین نہین آئی اُنہی پیدایش ۱۷ باب ۱۲ و ۱۳ سے جہان
لکہا ہے کہ کیا گہر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہین ختنہ

ظاہر ہے کہ نسل ابراہیم کے ساتھ یہ عہد مخصوص نتہا بلکہ ہر شخص پر جو خانہ اپنے شمول گہر
شامل ہوتا ختنہ واجب تہا اور نصارا کو پیٹ (یعنے قبطی) مین طفلی ہی مین سنت (یعنے
ختنہ) کرنیکا جاری ہے انتہی (از سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ء صفحہ ۲۱۴ سطر ۶
ترجمہ ہمہیر) بلکہ قدامت اس رسم کی بہی ابراہیم سے پہلے ممالک مصر و حبشا
اتہوپیا اور اور وطنین جہان کہ مذہب یہودیونکا شایع نہ تہا پرانے پرانے
مصنفین کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے انتہی (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ ہمیر
صفحہ ۲۱۳ و ۲۱۴) پہر اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۴ مین لکہا ہے قولہ بلکہ زمانۂ
حالمین بیچ ولایت مصر کے سنت مسلمانونکی عورتونکے بطریق سعایحہ کے
ہوتی ہے ـــ اغلب ہے کہ ابتدا مین موافق اُس رسم کے ہوتی ہوگی انتہی
یعنے یہ عورتونکا ختنہ اسلامی شریعت سے نہین کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اور
سب ملکونمین اسکا رواج ہونا خطا سمجہا جاتا اس سے ظاہر ہے کہ مصر مین
عورتونکا ختنہ ازروے شریعت اسلام نہین بلکہ قدیم دستور ملک سے ہے
دوسرے یہ کہ یہ ختنہ جو سنت حضرت ابراہیم کی ہے تو یہودیونمین بہی
عورتونکے ختنے کا رواج نہین ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ سے
یہ رسم مصر مین رایج نہین بلکہ اُس ملک کے قدیم دستور سے ہے دیکہو
پیدایش ۱۷ باب ۱۰ ـــ ۱۴

پس یہ عجیب طور مضبوط ایمان کا ہے کہ پولوس نے تو کہا ہی تہا کہ مین ہر طرح کے
لوگونمین اُنہین سا نگیا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲۰ ـــ ۲۲) مگر اور سب عیسائی
جماعت بہی ہمیشہ ایسے ہی چالاک رہے چنانچہ مسیحؑ کی گرفتاری کے وقت

سب ساتہی بہاگ گئے اور ایک یعنے پطرس حواری جو پیچہے پیچہے گئے اُسکا
حال اُن بہاگے ہوؤن سے زیادہ خراب ہوا کہ تین بار اپنے خداوندکا
انکار کرتے بلکہ ایکبار اپنے خداوندکو برا بہی کہنے پڑا (متی ۲۶ باب ۶۹ سے
۷۵) اور جب رومی فوجکی یروسلم پر آنیکی خبر سُنی تب سب عیسائی
یروسلم سے بہاگ گئے اور جب آدرین قیصر نے یہودیون کو ستایا تب
سارے طور و طریق مذہبی سے ہی دست بردار ہوگئے تاکہ یہودیون سے
مشابہت نرہے یعنے نہ اپنے خداوندکا اُسکے گرفتار ہونیکے وقت ساتھ
دیا اور نہ اپنے خداوندکے گہرکا اُسکی بربادی کے وقت ساتھ دیا کہ
سے بہاگ گئے اور نہ اپنے خداوندکے دستورات کی حفاظت کی جو خطرہ
کیوقت بالکل اُنسے دست بردار ہوگئے چنانچہ اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ
ولیم میور صاحب مین لکہا ہے (صفحہ ۸ باب ۱ دفعہ ۱۳) مسیح کے حواریون
اور شاگردون نے ابتک اُسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو بالکل نہین
سمجہا تہا اور اُنکا سُست ایمان دنیوی نعمتون اور فائدون کی امید
مین لگا تہا اُسکے گرفتار ہوتے ہی وے سب بہاگ گئے اور پطرس نے جو
عدالت مین گیا وہان اپنے خداوندکا انکار کیا پہر مسیح کی مصلوبی کے بعد
سب بالکل مایوس اور نا امید ہوگئے وہ سمجہے اور عجیب بات جسے عیسیٰ
نے بار بار سکہایا تہا ہنوز اُنہون نے نہین سمجہی تہی کہ اُسکا مرنا دنیا کی زندگی
اور نجات ہوگی انتہی گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۸
مین لکہتے ہین کہ ....

باوجودیکہ محمدؐ اور عیسیٰؑ کی ابتدائی تاریخونمین ایسے حالات ہین جنمین عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے ہین جنمین بالکل اختلاف ہے مثلاً عیسیٰؑ کے اول بارہ مرید ناتربیت یافتہ اور کم قدر مانا گیا ہے بخلاف محمدؐ کے اول مریدونکے کہ بجز آپکے غلام کے سب لوگ بڑے ذی عزت تھے اور جب وے لوگ خلیفہ اور افسر افواج اسلام کے ہوے تو اُس عہد مین جو کچھ اُنہون نے اعمال کیے اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ اُنمین اول درجہ کی لیاقتین تہین اور غالباً ایسے ہی تہے کہ آسانی سے کہا جائے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۱۳ دفعہ ۱۸۱ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء پہر گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲۵ مین لکھتے ہین کہ ....

ساتوین صدی مین عیسائی مصنف بکثرت تھے یہ نہایت عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ اُنمین کسیکو یہ جرات نکی کہ آپکے یا آپکے خلفاء اولین کی حیات مین عرب کے پیغمبر کی مسائل کے رد کرنے پر قلم اُٹہاتے اور مجھکو یقین ہے کہ ساتوین صدی کی کوئی کتاب مسائل دین محمدی کے رد مین نہین ہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۱۶ دفعہ ۱۲۵ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء تعجب کہ حضرات حواریونکے عہد ہی مین جعلی انجیلین تصنیف ہونا شروع ہوگئی تہین جیسا کہ دیباچہ انجیل لوقا ورگلتیونکی اباب ۶ مین ہے پہر یہی صاحب فرماتے ہین کہ عیسائی اسکو یاد رکہین تو اچہا ہو کہ محمدؐ کے

مسایل نے وہ درجہ نشار دینی کا آپکے پیرو نہین پیدا کیا جسکو عیسیٰ علیہ السلام کے پیرو مین
تلاش کرنا بیفائدہ ہے اور آپکا مذہب اس تیزی کے ساتھہ پہیلا جسکی نظیر ان
دین عیسویہ مین نہین چنانچہ نصف صدی سے کم مین اسلام بہت سے عالیشان
اور سربستہ سلطنتون پر غالب آگیا۔ جب عیسیٰ کو صلیب پر لیگئے تو انکے پیرو
بہاگ گئے۔ برعکس اسکے محمدؐ کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور
آپکے بچاؤ مین اپنی جانین خطرہ مین ڈالکر کل دشمنون پر آپکو غالب کیا (از
حمایۃ الاسلام صفحہ ۷ دفعہ ۳ ۱۲ مطبوعہ بریلی سنہ ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ
فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ع)
لیکن اہل اسلام مین تو حضرات حواریونکے مراتب انبیاء مرسل کی برابر جانتے
ہین دیکہو سورہ یٰس رکوع ۱۲ اذ ارسلنا الیہم اثنین فکذبوہما فعززنا
بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اسکے حاشیہ مین لکہا ہے
کہ یہ شہر انطاکیہ تہا حضرت عیسیٰ کے دو یار وہان پہنچے شہر والون نے ٹالدئے پہر
ایک شخص وہان سچے دل سے ایمان لایا پہر تیسرے یار بہی پہنچے۔ آگے نقل کرتے
ہین کہ قوم نے اس شخص کو شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جیتا
اٹہا لیا انتہیٰ اور تفسیر حسینی مین انکے یہ نام لکہے ہین شمعون (یعنے پطرس)
یحییٰ (یعنے یوحنا) توما (یعنے تہوما) انتہیٰ دیکہو متی ۱۰ باب ۲ و ۳ ۔ اور سورۃ الصف
رکوع ۲ مین بہی حضرات حواریون کی توصیف مرقوم ہے کہ قال الحواریون
نحن انصار اللہ تفسیر حسینی مین لکہا ہے گفتند حواریون کہ ماییم ناصران
دین خدا و فی الواقع نصرت کردند دین عیسیٰ را انتہیٰ

پہر اُسی اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب مین لکہا ہے (صفحہ ٨٢ باب ٢ دفعہ ٥ مطبوعہ سکندرہ اکبرآباد ١٨٤٩ع) جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا تب بہت سے مسیحی یروسلم مین پہر آئے اسواسطے کہ اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین رہی تو بہی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے تہے انتہی

اب دیکہیے کہ اسکے برخلاف ہندی مورخ تواریخ کلیسیا لکہتا ہے کہ جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اسکی عظمت جاتی رہی تو بہی بیت المقدس کہتے ہین انتہی اور اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سے ظاہر ہے کہ مسیحی لوگ یروسلم کو اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین رہی تو بہی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے انتہی اور فی الحقیقت تمام دنیا کے عیسائی اور یہودی ابتک ایسا ہی جانتے ہین سوا بعض سکہ جیسے کہ مورخ ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ١٨٣٩ع

اردو مین تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور ١٨٥٦ع صفحہ ٣٢ مین لکہا ہے کہ سترہ برس تک دو ہی اسقوف اس کلیسیا (یروسلم) مین تہے (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ١٨٤٩ع صفحہ ٥٥ مین ان دونون اسقوفون کے نام یعقوب اور شمعون لکہے ہین) اُسکے بعد پچاس برس کے عرصہ مین تیرہ اسقوف ملقب بہ اسقوف ختنہ رہے اور یہ خطاب ختنہ کی یہودی رسم اُنکی جماعتون مین جاری رہنے تہا یہود اہ جو انمین پہلا تہا بہت سا انہین لوگون کے فتنہ مین مارا گیا اسوقت یہود یونکے سترہ دی اور بلوسے سے بازنہ آئے ادریان شہنشاہ کے عہد مین یروسلم دوبارہ غارت کیا گیا اور اسقوف ختنہ کا سلسلہ تبہی سے منقطع ہوا انتہی مگر بعض عیسائیون نے اپنے قدیم دستورات کو

ف اردو مین تواریخ کلیسیا مطبوعہ مشن پریس مرزاپور باہتمام پادری [illegible] صاحب ١٨٥٦ع جلد ٢ صفحہ ١٢٣ سطر ١٦ مین پچاس کا لفظ دیکہنا چاہیے

کو نچوڑا اور رسومات موسوی ختنہ وغیرہ کو ادا کرتے رہے اور صوبہ یہودیہ میں اپنی

جماعتیں قایم کیں تہیں یہی عیسائی جماعتیں ابیونی فرقہ کہلاتیں (ردمن

تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۷) کیونکہ جب ہیرودیس مر گیا اُسکے تین بیٹے تہے اُسکی بادشاہت

تین حصے میں تقسیم ہوگئی یعنے ریاست یہودیہ اور ادومیہ اور سامریہ ارکلاوس

کے ورثہ میں آئی اور بیت صیدا اور تراخونیتس وغیرہ فیلپوس کے اور گلیلیہ اور

پیریا انطپاس کے یہہ سب بیٹے معروف میں ہیرودیس کہلاتے تہے اور وہی ہیرودیس

ہیں جنکا ذکر اکثر انجیل میں اور رسولوں کے اعمال میں مندرج ہے (از رومن تفسیر

اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹) یہہ ارکلاوس بہی (جو یہودیہ کا حاکم تہا) اپنے باپ کی

مانند ظالم تہا چنانچہ عید فسح کے دن ایکدفعہ اُسنے تین ہزار آدمیوں کو قتل کیا تہا

جب نو برس حکومت کر چکا اگستس شاہنشاہ نے اُسے ان بدذاتیوں کے سبب

ملک یہودیہ سے خارج کیا اور ملک گال کو جو بالفعل فرانس کہلاتا ہے بہیجا

وہ اُسی ملک میں مر گیا (رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۰) اور یہودیہ روم

کا ایک صوبہ ہوگیا تہا۔

اسی ابیونی فرقہ کا عقیدہ یہ تہا کہ مسیح کو محض آدمی جانتے تہے (از رومن تواریخ

کلیسیا صفحہ ۹۷) اور اسی ابیونی فرقے کے لوگ صرف متی کی انجیل کو قبول

کرتے تہے (ایضاً رومن تواریخ صفحہ ۹۷) یعنے عبرانی انجیل متی کو وہ مانتے تہے

(دیکہو موشیم کی تاریخ جلد ۱ مطبوعہ ۱۸۳۲ع) اور نسب نامہ اُس انجیل میں نہ تہا

اور یہی ابیونی فرقہ پولس کے نامجات کو رد کرتا تہا اور پولس کو توریت سے پہرا

ہوا کہتا تہا (از تفسیر لارڈنر مطبوعہ ۱۸۲۷ع جلد ۱ صفحہ ۳۸۴) اسکی وجہ یہ ہے کہ

کہ ابیونی فرقہ کے لوگ شریعت موسوی پر عمل کرتے تہے اور پلوس کے خطوں مین
ختنہ وغیرہ سب موسوی دستورات پر عمل کرنیکی ممانعت ہے دیکہو گلتیونکا ۳ باب ۲ و ۳
و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۹ وغیرہ واضح ہو کہ انجیل مین جو خط یہوداہ حواری کے نام سے
کہلاتا ہے وہ قدیم زمانہ مین اسی یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کا سمجہا جاتا تہا (دیکہو
تواریخ بیبل مطبوعہ سنہ ۱۸۵۰ع) اس یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کے مارے جانیکا حال
اسطرح روس تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۰۶ مین لکہا ہے کہ ملک یہودیہ مین ایک شخص برکوکبا
نامی نے اپکو مسیح ظاہر کیا اور اکثر یہودیون نے اسکو قبول کرلیا اور وے روم کی
سلطنت سے باغی ہو کر چاہتے تہے کہ عیسائی بہی انکے شامل ہو جائین مگر انہون
نے انکار کیا تب جسقدر عیسائی گرفتار ہو سکے برکوکبا نے سخت عقوبت کر کے سبکو
قتل کروا دیا بعد اسکے روم کی فوج نے اسکو مغلوب کر کے مار ڈالا اور یہودیون مین
سے بہت کو مارا اور اس دہوکہ سے کہ عیسائی بہی یہودی ہین انمین سے بہی اکثرونکو
مارا انتہی اسیوقت سے عیسائیون نے یہودیون سے مشابہ نہونے کیواسطے ختنہ
وغیرہ یہودی دستورات کو ترک کردیا   پہر ولیم میور صاحب کی اسی اردو
تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰ دفعہ ۳۳ مین لکہا ہے ایشیاے کوچک یعنی مشرق کے مسیحی
عشاء ربانی کیواسطے عید فصح کو وقت مقرری یہودیونکے یعنے انکے پہلے مہینے کی
چودہوین ڈنکو مانتے تہے اور تین روز بعد بلا لحاظ دنکے مسیح کے پہر جی اٹہنے کی
عید کی تعظیم کیا کرتے تہے برعکس اسکے مغرب کی جماعتین جی اٹہنے کی عید
ہمیشہ اتوار اور اس سے دو دن پیشتر یعنے جمعہ کو فصح مسیحی مقرر کرتے تہے الغرض
پچہم کے مسیحی قید جمعہ اور اتوار اور پورب والے بلا تعین دنکے یہودی مہینے کی

تاریخ مانتے تھے انتہی اس سے ثابت ہے کہ نہ صرف یروسلم کی کلیسیا بلکہ اسکے بعد
بھی سیکڑوں برسوں تک اُن تمام دُور دُور ملکوں کے عیسائیوں میں شریعت موسوی
کے دستورات مانے جاتے تھے مگر اب کسی پراٹسٹنٹ عیسائی کو عید فصح مانتے نہیں
دیکھا اور ختنہ وغیرہ کا تو نام ہی نہیں ہے پس یروسلم کی بربادی اگرچہ اُس پہلی
جماعت عیسائی یعنے کلیسیاء یروسلم کا کہ جنمیں یہودی دستورات سب جاری تھے
خوشی اور فلاح مذہب کا باعث ہوئی ہو مگر اس زمانہ کے عیسائیوں کی کہ جو سب
شرعی تکلیفات سے آپکو آزاد جانتے ہیں البتہ خوشی کا باعث ہوئی لیکن لوقا ۱۳
باب ۱ سے ۵ میں ایکدفعہ کا ذکر لکھا ہے اُسوقت بعضے حاضر تھے جو اُسے (یعنے مسیح ع کو)
ان گلیلیوں کی خبر دیتے تھے جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیوں کے ساتھہ ملایا تھا
(یعنے قربانی گزرانتے وقت ہیکل میں اُنہیں قتل کیا تھا) یسوع نے اُنہیں جواب دیا
کیا تم سمجھتے ہو کہ یہہ گلیلی سب گلیلیوں سے زیادہ گنہگار تھے کہ ایسا دُکھہ پایا میں تمسے
کہتا ہوں نہیں پر اگر تم توبہ نکرو سب اسیطرح ہلاک ہوگے یا وے اُٹھارہ جنپر
سِلوآم میں بُرج گرا اور دب مرے کیا سمجھتے ہو کہ وے یروسلم کے سب بسنے والوں سے
زیادہ گنہگار تھے میں تمسے کہتا ہوں نہیں پر اگر توبہ نکرو تم سب اسیطرح ہلاک
ہوگے انتہی پس اسے آدمی کوئی کیوں نہو جو الزام لگاتا ہے تمکو کچہہ عذر نہیں کیونکہ
جس بات میں تو دوسرے کو الزام لگاتا آپ کو مجرم ٹھہراتا ہے (رومیوں کا ۲ باب ۱)
پھر اُسی اردو تواریخ کلیسیا میں لکھا ہے (صفحہ ۳۰ دفعہ ۸) الغرض یروسلم اور ملک
یہودیہ کی کلیسیا کی اتنی ہی خبر معلوم ہوئی لیکن اس خبر سے جو فی الحقیقت بہت
کم اور ناتمام ہے اسقدر دریافت ہوا کہ یہودیوں میں عیسوی مذہب بتدریج و

واہستگی رواج پایا اور آخر کو کم ہوا یہہ بات جسٹن شہید کے بیان سے جو یہودیہ کے
قرب و جوار ملک سامریہ کا ساکن اور مسیح کے بعد دوسری صدی میں عیسائی ہوا
تہا زیادہ تر ثبوت پاتی ہے اور وہ اُس نواح میں اور اُس زمانہ کی بابت گواہ
معتبر اور شاہد عادل ہے اُسکی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیہ اور سامریہ کے
علاقہ میں بنسبت اور قوم اور ملکوں کے عیسائی تعداد میں تہوڑے اور ایمان میں
کم مستحکم اور مضبوط تہے انتہی اور اسیطرح دوسری اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۵۲ع صفحہ ۲۶ میں بہی ہے
اس بیان سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں (۱) یروسلم کی کلیسیا کے دستورات
سے جو حواریونکے زمانہ میں جاری تہے اس زمانہ کے عیسائیونکو بخوبی اطلاع نہیں ہے
اور یہہ جو کہا کہ بعض دستورات یہودی جیسے کہ ختنہ وغیرہ کا اُن عیسائیوں میں جاری
رہنا لکہا ہے بہت کم بیان ہے غالباً اُنکے عقاید بہی اس زمانہ کے عیسائیوں سے
مختلف تہے کہ جنکی ان تک خبر نہیں پہنچی (۲) یہودیوں نے اُس زمانہ کے بعد
جو جو عقاید کہ عیسائیوں میں رایج ہوئے اُنہیں منظور نہیں کیا اور نہ آپ اُس مذہب
میں شامل ہوئے چنانچہ یہہ بات اُس قول سے جو لکہا ہے کہ آخر کو کم ہوا ظاہر
ہے (۳) یہہ جو لکہا ہے کہ ایمان میں کم مستحکم اور مضبوط تہے اس سے ثابت ہے
کہ یروسلم کی کلیسیا کے عیسائی اس زمانہ کے عیسائیونکا سا عقیدہ نہیں رکہتے
تہے شاید حضرت عیسیٰ کی نسبت اُنکا عقیدہ یہی نہ تہا جو اس زمانہ میں عیسائیوں کا
عقیدہ ہے تب ایمان میں کم مستحکم اور مضبوط سمجہے گئے ۔

پس شہر یروسلم ایلیہ نام قسطنطین کے عہد تک نامزد رہا یعنی سنہ ۳۰۶ عیسوی تک
اُس زمانہ میں والدہ قسطنطین ہلینہ نام نے جو مشہور مسیحی تہے قبل سنہ ۳۲۶ عیسوی

مسیحی کے ملک یہودیہ اور یروشلم میں بھی کئی ایک گرجے تعمیر کیے انتہی (الکتاب کے
مقامات المعروف صفحہ ۱۹) اسوقت سے عیسائی حکومت یروشلم میں قایم ہوئی
کیونکہ قسطنطین شاہنشاہ روم عیسائی ہوگیا تھا (روم میں تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۸)
اسکا حال عیسائی علماء کی معتبر کتابوں میں اس طرح پر ہے کہ جب قسطنطین
بادشاہ نے اپنے خسر کو مار ڈالا اور طبیعت پر کچھ گھبراہٹ اور بیچینی ہوئی اور اُسکے
کاہن نے اُسکا قصور معاف نکیا تب لاچار ہوکر اُس نے عیسائی پادریوں کو
بلوایا انہوں نے کہا کہ اگر آپ عیسائی ہوجائیں تو ہم ابھی آپکا قصور معاف کیے
دیتے ہیں (یہہ دستور گناہ بخشنے کا یوحنا ۲۰ باب ۲۳ کے بموجب رومی کلیسیا
میں سیکڑوں برسوں سے جاری ہے) یہہ سنکر قسطنطین عیسائی ہوگیا اور عجیب
طرح کا عیسائی ہوا کہ پہلے ہی اُس نے اُس کاہن کو جسنے اسکے گناہ معاف
کرنے سے انکار کیا تھا مروا ڈالا پہر اپنی بی بی فاستہ اور اپنے بیٹے کرسپس کو
اور دونوں بہتیجوں اور چہوٹے سے بہانجے اور بہتیرے دوست آشناؤنکو قتل
کیا (دیکہو بلکس صاحب کا دورات کا مباحثہ اور تذکرۃ الکاملین مصنفہ نامور
ریاضی دان عیسائی بابو رامچندر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۳۲-۳۴
بابو رامچندر صاحب عیسائی تذکرۃ الکاملین کے صفحہ ۳۳ میں یہہ بھی لکھتے ہیں
کہ قسطنطین نے اپنے سالہ کو اور اپنے داماد لسی نس کو گرفتار کرکے مروا ڈالا
انتہی یہہ وہی کانسٹن ٹین یعنے قسطنطین ہے جسنے شہر قسطنطنیہ کی نیو ڈالی
اور آباد کیا اور دار الخلافت ملک روم کا شہر روم قدیم سے اُٹھا کر شہر قسطنطنیہ
میں مقرر کیا (دیکھو تذکرۃ الکاملین مصنفہ بابو رامچندر عیسائی مطبوعہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۳۱

(۳۲۳) مجلس نیقیس اسی سنہ جمع کی تھی تاکہ اریوس کی تعلیم کا جو مسیح کی الوہیت
سے انکار رکہتا تھا فیصلہ کیا جائے کیونکہ اریوس نے مسئلہ انکار الوہیت مسیح کو
دونوں یوسی بیوسوں اور دو اور علماء کی مدد سے خوب پہیلانا شروع کیا تھا
اور اتہانیسیس اسکا مقابل ہوا تھا قسطنطین نے یہ مجلس جمع کی چنانچہ اسی مجلس
تین سو ۱۸ بشپون اور بہتیرے پادریوں نے بہی تثلیث سے انکار کیا اور بعضے لوگ تثلیث
کے تو قایل ہوئے مگر حضرت مریم کو بجائے روح القدس کے داخل کرتے تہے اس
سبب سے ان لوگوں کا نام مریانائٹ رکہا گیا تہا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ
حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے انکار کریگا اسکا مال ضبط ہو کر جلا وطن کیا جائیگا تب
اکثروں نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کر دیئے سو اس وقت
سے تثلیث قایم ہوئی اور اتہانیسیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا (سیل صاحب)
مگر اریوس کے مرنیکے بعد تک اس تعلیم کے مباحثہ کا آخر نہوا چنانچہ شاہنشاہ
کانسٹنٹیوس نے اریوس کی تعلیم کو پسند کیا اور دو بڑی مجلسیں سنہ ۳۵۴ اور سنہ ۳۵۵ کو
آرلیس اور میلن شہروں میں جمع ہوئیں انہیں سے اکثر لوگ اس تعلیم کو قبول
کرتے تہے اسی دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستائے گئے بلکہ جان سے بہی
مارے گئے اور بڑی خونریزی کی لڑائیاں ہوئیں اریوس کی تعلیم اسکے پیچہے بہی جو
سو برس تک برگشتہ انگوتہی قبیلوں کی لوگوں میں جاری ہوئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۹۴)
اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۱۴۴ میں لکہتے
ہیں کہ اس مجلس نے پہلے پہل سنہ ۳۲۴ع میں حضرت مسیح کی خدائیکا مسئلہ نکالا ہے
اور اسی بادشاہ کے عہد میں یوسی بیوس اور ٹہیوگلین کی معرفت مسیح کی

پیدایش کے سنہ ابتدائی عالم سے ۳۹۹۹ قرار دیے گئے انتہی از کتاب انگریزی
جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۴۴ اور چونکہ سنہ عیسوی چار ہزار چار پیدایش
عالم سے شروع ہوتی ہین دیکھو حاشیہ متی ۲ باب انجیل مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ع و
حاشیہ کتاب پیدایش ۱ باب مطبوعہ ایضاً اس حساب سے سنہ عیسوی حضرت
عیسیٰ کی پیدایش سے چار برس بعد شروع کئے گئے ہین تو عمر حضرت عیسیٰ کی
۳۷ برس قرار پاتی ہے حالانکہ سب عیسائی علماء کا اتفاق اسی پر ہے کہ حضرت
عیسیٰ کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تھی اسکی تشریح مین پادری فکس صاحب مشنری
لکھنؤ اپنی کتاب موسوم بہ اصلاح سہو مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنؤ باہتمام
پادری مسہور صاحب ۱۸۷۱ع صفحہ ۱۰ مین جان ڈیون پورٹ صاحب کا قول
اول لکھکر اسکا جواب لکھتے ہین چنانچہ قولہ ابتدا سنہ چھ سو عیسوی تک سال
ولادت خداوند یسوع معلوم تھا کہ تعین تاریخ واقعات مین بکار آمد ہوتا تھا تک
کہ اکزیمی گسس ڈونیسی وس ایک رہبن رومی نے سال عیسوی کو رواج دیا
(جواب) انجیل لوقا ۳ باب سے خداوند مسیح کی ولادت کا سال صاف معلوم
ہوتا ہے یعنے قیصر طبریوس نامی بادشاہ روم کی سلطنت کے پندرہوین برس
مین یوحنا اصطباغی نبوت کرنے لگا اور خداوند مسیح چھ مہینے بعد اسی خدمتگزاری
مین داخل ہوا بموجب اسی باب کے ۲۳ آیت کے وہ تیس برس کا تھا پادری
موصوف کا کام یہہ تھا کہ اُسنے اپنے دنوین رومیونکی تواریخ سے حساب کیا کہ خداوند
مسیح کی ولادت سے اسوقت تک کتنے سال گزر گئے تاکہ تاریخ سنہ عیسوی مقرر
کرین لاکن چار برس کی غلطی ہوئی کہ فی الحقیقت ٹھیک حساب کیموافق انکی

ولادت چار برس پیشتر ہوے پس انجیل مین اُسی سال کا صاف بیان ہے اور
جو چار برس کا فرق ہے سو پیچھے حساب کی اصلاح سے ظاہر ہوا انتہی مفتاح التواریخ
کے صفحہ تین ہے تاریخ عیسوی کہ حالا رائج العصر ہست چہار سال و ہفت روز بعد
از ولادت آنحضرت بہارت آوردہ اند آنخداوند بسی ام سالگی شروع بدعوت
خلق نمود چون ہفت سال بدعوت خلایق پرداخت و از عمرش سی و ششم ۳۶
سال و سہ ماہ گذشت پنطوس پلاطوس بادشاہ یہودیہ اورا مصلوب ساخت
و این سانحہ پر الم بروز جمعہ سیوم ماہ اپریل سنہ سی و سہ ۳۳ عیسوی آنروز کہ عید
فصح یہودیان بود بوقوع آمد انتہی
واضح ہو کہ یہہ جان ڈیون پورٹ صاحب وہی ہین جنکی کتاب کا ترجمہ دہلی مین
موید الاسلام اور لکھنؤ مین مظاہر الحق بطبع ہوا اور جنکی نسبت پادری فکس صاحب
اپنی کتاب اصلاح سہو کے شروع مین لکھتے ہین کہ جان ڈیون پورٹ صاحب
کی تصنیف کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان مین بنام مظاہر الحق ہوا جسمین اُن
حضرت محمد پیغمبر اسلام اور قران کی معذرت ہے یہہ تصنیف دونون قوم یعنی عیسائیون
اور اہل اسلام کی نظر مین غیر معمول اور تعجب انگیز ہے جتنے مسیحی اپنے مذہب کے
قدر دان ہین اس تصنیف سے واقف ہوکر غم کہاتے اور بیزار ہوتے ہین کہ
ایک اُنہین سے جسنے عیسوی مذہب مین تربیت پائی اور اب تک عیسائی کہلاتا ہے
اسلام اور اُسکے بانی کا حافظ اور مددگار ہوا اہل اسلام اُنکی برابر متعجب ہوکر
اپنے طریقے کے ایسے غیر مترقب اور سرگرم حامی اور خیرخواہ سے مسرور ہوتے ہین
یہہ سمجھکر کہ تصنیف مذکورہ کے ذریعہ سے اُنکی ملت کی فضیلت اور رونق آشکار

ہوئی مگر راقم بافسوس اعتراف کرتا ہے کہ ان ایام مین فرنگستان کے بہت علما
وفضلا صاحب موصوف کیطرح طریق حق سے منحرف ہوے انتہی پس جان ڈیون
پورٹ صاحب کے قول اور پادری فنڈر صاحب کے جواب سے تعین سنہ عیسوی کا
زمانہ سنہ چہہ سو عیسوی سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر قسطنطین اوّل کیوقت سے ہو تو
بہی چوتہی صدی عیسوی مین کچہہ کلام نہین ہے اور اُس بادشاہ کا بیٹا کا قسطن
ٹین ثانی بہی دیندار اور بُت پرستی سے بیزار تہا اور قسطنطین اوّل کی والدہ جو کہ
اسّی برس کی تہی اور عیسائی مذہب مین دیندار مشہور تہے یروسلم کا حج کیا اور
وہان جا گرجے بنوائے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲) اس سے پیشتر
سب رومی بادشاہ بُت پرست تہے لیکن جولین قیصر کیوقت مین جو کانسٹن
ٹین ثانی کا جانشین تہا پہر روم مین بُت پرستی کا رواج ہو گیا مگر اسکے بعد عیسائی
دین کی بنیاد رومی شاہنشاہون مین پڑ گئی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۹) پہر
سنہ ۴۰۰ع کے قریب شمالی اطراف کی کئی وحشی قومین سلطنت روم پر چڑہ کے آئین
قابض ہوئین یہہ قومین بُت پرست اور نہایت بیعلم اور وحشی تہین اور
جہان کہین اُنکا غلبہ ہوا اُنہون نے سارے مدرسون اور کتب خانون اور
علم و دین کے مکتوبون اور نوشتون کو بہسم کر ڈالا (یعنے جلا دیا) اس بڑی آفت
کے سبب اُن سارے ملکون کے اوپر بے علمی کی راتون رات کی تاریکی کئی
زمانہ تک چہائی رہی اور مسیحی ایمان کا ایک بڑا انتبدل ہو گیا اسی زمانہ کے بیچ دین محمدی
شروع ہوا انتہی (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۲۹ حصہ یا بنابیع
مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۳۳) سنہ ۴۰۸ع سے سنہ ۴۱۰ع تک الارکس نے تین دفعہ

اٹلی پر چڑھائی کی آخر وہ شہر روم کو قبضے مین لایا اور اُسکے باشندونکو مارا اور مکانونکو
جلا اور مال و اسباب کو لوٹ کے شہر کو ویران کیا مگر مسیحی لوگ اور اُنکے مکانات
اس تباہی سے بچ گئے اتنے مین سُوبے وی اور وانڈل اور الانی اور برگنڈی
وغیرہ ایمانی فرقون نے ٹڈی کی مانند ملک فرانس پر اوترکے جو کچھ اُنکے سامنے
پڑا سب چاٹ لیا اُنہون نے رہین ندی پر کے اچھے شہرونکو نیست و نابود کرکے
کئی ہزار مسیحیون کو تلوار سے قتل کیا ملک اسپین مین بہی اُنہون نے ویسی ہی
سختی کرکے اسقفون اور پادریونکو قتل کر عیسائی جماعتونکو پراگندہ کیا اور
جن ملکونکو مغلوب کیا تہا اُنہین حصے ڈالکر بانٹ لیا ملک گال سُوبے وی اور
وانڈل لوگونکو ملا الانیون نے ملک پُرتگال کو لے لیا اور باقی ایمانی فرقون نے
اسپین کو لیا سنہ ۴۱۵ع کے قریب ہن لوگ بحیرہ آضف کے اوتر کوہ قاف
پرسے اوترکے یورپ کے تمام ملکونمین پہیل گئے اُنکا راجہ اٹلا کوتاہ قد اور بدن کا
دُبلا تہا لیکن ایسا بہادر اور ظالم کہ جہان کہین جاتا سب لوگ اُس سے ڈرتے
رہتے اُسنے آپکو خدا کا کوڑا کہا اور جو لوگ خدا سے نہین ڈرتے تہے وہ بہی اُس سے
ڈرتے وہ تخمیناً چار لاکھ سپاہ کی ایک بڑی فوج لیکر چلا تا مارنا و ڈنوب ندی کے
کنارے کنارے چلا آیا۔ اور جہٹ پٹ رومیون اور وسگوتہون کی ملی ہوئی
فوجونکا مقابلہ کرنے کو چلا سنہ ۴۵۱ع مین ایسی بڑی لڑائیان جنین ملک کے
ملک آپسمین لڑتے واقع ہوئین اُسمین تہیوڈور راجہ خود اور ایک لاکھ ساٹھ
ہزار آدمی قتل ہوئے اور اٹلا اپنی تمام فوج سمیت ملک کو آگ اور تلوار سے
تباہ کرتا ہوا روم کیطرف بڑہ چلا (رہمن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳) سنہ ۴۵۲ع

مین وانڈل لوگونکے راجہ جنیسرک نے اُس شہر پر چڑہائی کی اور جب کوئی اُسکا سامہنا نکر سکا تب وہ اور اُسکے سنگدل سپاہی چودہ دن تک لوٹ پاٹ کرتے رہے اُسوقت طرح بطرح کے بیش قیمت چیزین عمدہ کاریگرونکی جو اُس قدیم دار السلطنت مین تہین خصوصاً کپیٹول نام جو پیٹر دیوتا کا چمکدار مندر جسکی چہت سونیسے منڈہی ہوئی تہی اور وے پاک برتن جنکو طیطس شہنشاہ یروسلم کی بڑی ہیکل سے لوٹ لایا تہا وانڈلون نے سب کو توڑ پہوڑ ڈالا یا کرتاگو شہر مین لیجاکے رکہا۔ اور ۱۴۱۲ع مین رومیون نے انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ وغیرہ کو چہوڑ دیا تہا رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۱۳۱ سے ۱۴۳ تک اُسکا مفصل بیان ہے۔

حرکت پنجم

الغرض جیولیین قیصر نے یروسلم کیجانب دوربین لگائی یعنے متوجہ ہوا ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۷ مین لکہا ہے جیولیین قیصر نے انجیل لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی اُس پیشین گوئی کو جبتک قومونکا وقت پورا نہو یروسلم قومون سے روندا جائیگا۔ جہٹلانے کیلئے یروسلم کی ہیکل کو پہر بنوانیکا ارادہ کیا لیکن جسکی (یعنے مسیح کی) حقارت وہ کیا چاہتا تہا وہ اُس سے زبردست تہا اور اُسکے ارادہ کو باطل کیا جب مزدور ہیکل کی نیو کو کہودنے لگے تب آگ کے تودن نے زمین سے پہوٹ کر انہین اُس کام سے روکا اور جب انہون نے باربار بیکار مشقتین اُٹہائی تہین لاچار ہوکر اُس کام سے ہاتہ اُٹہایا انتہی

یہہ ماجرا چوتہی صدی (یعنے ۳۶۳ مسیحی) مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۳۳ مین

گذرا لیکن پھر قریب اسقدر مدت کے بعد جب حضرت عمر فاروق رض نے اُسے تعمیر کیا
اور اسی جگہہ پر اسلامی مسجد بنی وہ پیشین گوئی باطل یا غلط ہوگئی اور کوئی
آگ کی لو روکنے کو نہ نکلی حضرت یسعیاہ نبی نے اسکی بابت یہہ پیشین گوئی کی
ہے (یسعیاہ ۳۳ باب ۱۴ و ۱۵) صیہون میں گنہگار ترسان ہیں خوف نے
ریاکاروں کو سراسیمہ کیا ہے کہ کون ہم میں سے اُس مہلک آگ پاس رہیگا اور
کون ہم میں سے ابدی شعلوں پاس ٹہریگا وہ جو راستی سے چلتا ہے اور سیدھی
باتیں کرتا ہے جو اُس سود کو جو جور و جفا سے حاصل ہو ناچیز جانتا ہے جو رشوت
کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچتا ہے الخ اندرومن ہیل چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۵ع بیان
سود کی بابت جو لکھا ہے کہ جو جور و جفا سے حاصل ہو الخ اس سے کوئی یہہ
نہ سمجھے کہ بغیر جور و جفا کا سود جائز ہوگا بلکہ یہہ ہر طرح کے سود کی صفت ہے کیا کوئی
کہہ سکتا ہے کہ زنا عورت سے زبردستی حرام اور رضامندی سے جائز ہے
اسیطرح سود کا بھی حال ہے خواہ ظلم سے ہو خواہ رضامندی سے بلکہ عہد عتیق
میں تو سود کا لینا اور دینا دونوں حرام لکہا ہے دیکھو یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ میں
تو نہ سود پر قرض دیا اور نہ قرض لیا تو بھی لوگوں میں سے ہر ایک مجھپر لعنت کرتا
ہے اسیطرح حزقیل ۱۸ باب ۸ و ۱۷ نحمیاہ ۵ باب ۱۰ خروج ۲۲ باب ۲۵ احبار
۲۵ باب ۳۶ و ۳۷ استثنا ۲۳ باب ۱۹ امثال ۲۸ باب ۸ اول سموئیل
۸ باب ۳ اور ہر سود کہ جو جور و جفا سے حاصل ہوتا ابتدا میں رضامندی
سے قرار پا چکتا ہے اگر ایسا نہو تو اُسے سود کیوں کہیں بلکہ وہ تو لوٹ ہو جاتا
پس یہہ کہ ہر طرح کے سود کا یہی نام ہے لیکن جو رضامندی سے حاصل ہوا ہے

سود کہتے ہین اور جو جور و جفا سے حاصل ہو اُسے بہی سود کہتے ہین پہر یہہ کہ سود کسی طرح کا ہو جب اُسکے ادا کرنے مین انسان مجبور ہوتا ہے تو قابل عدالت سے اُسکا گہر نیلام کرنے یا اُسے قید کرنیکا حکم ہوجاتا ہے پس وہ کونسا سود ہے جو اس صفت سے خالی ہے

طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی تفسیر مین یون لکہا ہے قولہ جولین رومی بادشاہ نے عیسائی دینکا دشمن ہوکر ہیکل کے پہر بنانے اور یہودیون کو وہان بسنے کی ترغیب دینے مین کوشش کی تاکہ جان بوجہہ کر اس پیشین گوئی کی حقارت کرے لیکن یہہ بیدینی کی محنت اُسکی برباد ہوئی کیونکہ آگ کے شعلون نے زمین سے نکلکر کاریگرون کو ہلاک کر دیا تہا اسکے بہت دنون بعد بڑی بڑی کوشش اور بہت خونریز لڑائیان ہوئین (یعنے صلیب کی اردنکی لڑائی یروسلم پر مسلمانون سے) تاکہ اس پاک شہر کو کافرون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے نکالکر عیسائی حکومت قایم کرین لیکن کامیاب نہوے اور مسلمان جو کہ بُت پرستون سے کم نہین ہین اُسپر قابض رہے۔ غیر قومونکے زمانہ سے مراد وہ زمانہ کہ جس مین غیر قومونکو یروسلم پر قابض ہونے کی اجازت ملی یعنے جبکہ وہ دیگ عیسائی ہون تب اُنکا زمانہ پورا ہوگا اغلب ہے کہ یہودی بحال ہونگے اپنے ملک مین اور جو اُنہین روکتے ہین اُنسے بدلا لیا جائیگا۔ یہہ باتین اُسوقت کی بابت پیشین گوئی کرتی ہین کہ جب عیسائی دین کی دعوت تمام قومونمین شروع ہوجائیگی یا وہ زمانہ مراد ہے جو مقرر ہے کہ غیر قومین یا سب قومین کلیسیا مین شامل ہوجائنگین جب وہ زمانہ قریب آئیگا تب یہودی اس پاک شہر پر قابض

ہونگے یہہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی ہے کہ ہم اُسے کامل ثبوت عیسائی صداقت
کا کہہ سکتے ہیں الخ

کاش کہ علماء عیسائی دین اسلام کے اصلی حالات سے تھوڑا بہت بھی واقف ہوتے
تو کیا ممکن تھا کہ ایسی واضح دلیلیں اپنی ہی کتابوں سے پاکر پھر نصرانی مذہب
کا نام بھی کبھی زبان پر لاتے۔ چہ جائے آنکہ اُسی کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے
اُسی ہیکل کی بنیاد پر اب تک ساڑھے بارہ سو برس سے زیادہ گذرے ہیں کہ [illegible]
اور مسجد الصخرہ کی بڑی عالیشان عمارت حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ اسلام
اور صحابی حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام کی تعمیر کروائی ہوئی موجود
ہے پادری شیرنگ صاحب رسالہ الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۳۴ میں لکھتے ہیں کہ
جس وقت عمرؓ نے یروشلم کا محاصرہ کر کے اُسے لیلیا اُس وقت عیسائیوں کے بطریک سے
امام نے عرض کی کہ مسجد بنوانے کو کونسی جگہ بہتر ہے بطریک موصوف نے سلیمان کی
ہیکل کی اوجاڑ جگہ کو دکھایا اور کہا کہ یہ سب سے بہتر جگہ ہے اسلئے مسجد وہاں تعمیر
ہوئی انتہی

یہہ عرض کرنیکا لفظ اس مقام پر پادری شیرنگ صاحب کے قول میں سخت بیجا پایا
جاتا ہے لیکن یہہ عرض کرنا شاید ایسا ہو جیسے خدا فرماتا ہے انا عرضنا الامانۃ
علی السموات والارض والجبال یعنے البتہ ہمنے پیش کیا امانت کو آسمان اور زمین
اور پہاڑ وغیرہ (آخر سورہ احزاب) اور رچ کی تحقیق مطبوعہ لدھیانہ امریکن مشن پریس
۱۸۷۱ع صفحہ ۵۶ میں اگرچہ جولین قیصر کے نوکروں کو ہیکل کے بنوانے میں شعلوں نے
نکلکر باز رکھا لیکن مسجد الصخرہ بے کسی طرح کی روک ٹوک کے تعمیر ہوئی اور بنفرض ابھی

بلکہ عیسائیونکے بطرپاپ یعنے امام نے خود ہیکل کی بنیاد پر مسجد اسلام کا منتا بہتر بتلاکر
پیشین گوئی کو باطل کیا کیونکہ یہودیونکا تابت وہی خراب حال موجود ہے اور ہیکل
تعمیر ہو گئی یہ ہے کہ اگر مسلمان لوگ کافر اور بت پرست ہیں مگر عیسائی لوگ تو غیر
قوم نہیں بلکہ وہ اپنے نزدیک خدا کے فرزند ہیں انہوں نے بہی تو شروع اسلام سے پیشتر اور چند سال
صلیب داروں نے بہی وہاں عیسائی حکومت قایم کی تہی اگرچہ خدا کی قوم میں
ہونیکا دعوی کرنیکے باوجود وہ خدا کے گہر میں رہنے پایا ہے پس اگر یہہ خدا کے فرزند
ہیں تو اس فرزند کی مانند ٹہرے جسے باپ نے عاق کرکے گہر سے نکالدیا ہو الحاصل
اگر اس پیشین گوئی کو سچا کہیں تو عیسائیونکو غیر قوم یعنے بت پرست وغیرہ کہنے پڑینگے
اور اگر عیسائیوں کو خدا کی قوم اور خدا کے فرزند کہیں تو اس پیشین گوئی کو جو کہ
ثبوت عیسائی صداقت کا ہے باطل کہنے پڑیگا اور اگران دونوں باتوں سے بچے
نہ کہیں تو ان مفسر صاحب کو جہوٹہا کہنے پڑیگا کیونکہ یہودیوں کی نسبت بہی تو عیسائی
یروشلم میں قابض ہونیکا تہی گمان ہے کہ وہ عیسائی ہو جائینگے ایس جب عیسائی
ہی نے یروشلم پر چڑہائی کی تہی تب کیوں ناکام رہے لیکن اسکا صاحب انگریز
اسیطرح ہم انہیں کافر اور بت پرست کہنے کی حاجت نہیں رکہتے
اگر ملا جلال گفت کافر دروغے راکجا باشد فروغے پا مسلمان گفتش اندر مکافات یاد روغے
راجزا باشد دروغے یا عیب نہ لگاؤ کہ تم پر عیب نہ لگایا جاوے کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتے
ہو اسیطرح تم پر بہی عیب لگایا جائیگا اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی پیمانہ سے تمہارے
واسطے ناپا جائیگا متی ۷ باب ۱ و ۲ اسکے سوا پیشتر تو اس پیشین گوئی کا بطلان صرف
ایس ہی والوں کو معلوم تہا مگر صلیب داروں کی لشکر کشی نے تمام عالم پر اس

پیشین گوئی کا بطلان ظاہر کردیا مصرع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا
پس اگر بقول انگریزی مفسر اسکاٹ صاحب کے جب یہودی بحال ہونگے تب یہہ
پیشین گوئی پوری ہوگی تو معلوم ہوا کہ یہہ پیشین گوئی اہل اسلام کی بابت نہی
کیونکہ جب حکومت اسلام یروشلم اور اُسکے سارے ملکون پر پہیل گئی تب یہہ عبادتخانہ
بہی تیار کیا گیا اور اُسکی تیاری مین کسیطرحکی روک ٹوک نہین ہوئی اور عیسائی
دین بہی ہنوز تمام قومونمین نہین پہیلا تہا کہ پیشین گوئی پوری ہوگئی پس اگر اسے
پیشین گوئی کہنا چاہئے تو اسلام کی بابت ہے اور اگر اسلام کی بابت نہین تو
یہہ پیشین گوئی باطل ٹہرتی ہے اب لحاظ کیجیے کہ طامس اسکاٹ صاحب مفسر
انگریزی جسے کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے ہین اُسکا تو یہہ حال ہے پہر
جو ناقص ثبوت عیسائی صداقت کے ہین اُنکا کیا حال ہوگا پس یہہ مسجد جو ہیکل
کی بنیاد پر بنائی گئی اسکے دو ہی سبب ہین یعنی یہہ کہ شروع سے مصلحت الٰہی
اسی بات کی مقتضی تہی تب بے روک ٹوک ظاہری و باطنی کے اُسکی تعمیر تعین
آئی اور یہہ بات صحت حجت اسلام اور نسخ ادیان سابقہ پر دلیل ہے تیا تو اُن کا
عبادتخانہ خدا سے قادر مطلق نے غارت ہونے دیا اور مسجد الصخرہ کے بننے کا سامان
کمال غلبہ اور عظمت کے ساتہہ ہوا یا یہہ کہ اس مسجد کی تعمیر حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کے معجزے اور کرامت کا ظہور ہوا کہ مسجد بنانیکے وقت کوئی شعلہ وغیرہ
کسی نیو سے نہ نکلا اور عیسائیون کے بطریک نے حضرت عمر رضہ کے رعب باطنی سے
اگر چہ عین ہیکل کی بنیاد ہی پر مسجد بنانے کی صلاح دی اور یہہ بات کمال عظمت
اسلام کی پوری دلیل ہے ماشاء اللہ

سنہ ۶۱۴ع مین شاہ ایران خسرو نامی نے اُس شہر یروسلم پر چڑہائی کر کے اُسے لیلیا
اور نوے ہزار آدمیونکو قتل کیا اور تمام عیسائیونکے سب گرجون اور متبرک
مکانونکو ڈہا دیا پہر سنہ چہ سو ستائیس عیسوی مین روم جدید کے قیصر ہرکلاؤس
نامی نے خسرو کو شکست دی اور یروسلم کو اپنے قبضہ مین لایا بعد نو برس کے
خلیفہ عمر نے چار مہینے تک محاصرہ کر کے قبضہ کیا تب سے سنہ ۹۶۹ع تک خلفاء بغداد
کے تحت مین رہا من بعد والی مصر احمد نامی نے جو ترک سے تہا اُسے لیلیا بعد ازینکے
شہر مذکور کبہی ترکون اور کبہی عربونکے زیر حکومت چلا آیا الکتاب کے مقامات المعروف
چہاپہ رومن مرزاپور سنہ ۱۸۶۲ع صفحہ ۱۹ و ۲۰
آخر کو سلجوقیون نے یروسلم کو تاراج کیا اور سلطان (جلال الدین ملک شاہ سلجوقی)
کے ایک بہائی تتش نے اس شہر مین عملداری گلہ بان بادشاہون (یعنے سلجوقیون)
مقرر کی لیکن بیچ انجام چار سال کے جو بعد وفات پانے ملک شاہ کے منقضی
ہوئے امیر ارتوک نے بسبب آپس کے قضایا بادشاہون نسل سلجوقی کے
قابو پایا اور حکومت یروسلم کے اُسکے کنبے مین نسلاً بعد نسل ہو گئی مگر خلفاء مصر
فاطمیہ کے بیٹے اور ارتوک کی اولاد سے آخر کار وہ حکومت لیلی ازسیر الاسلام مطبوعہ
سنہ ۱۸۴۵ع حسب الحکم حکام انگریزی کے زبان انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا پنڈت
رام کشن کا باب ۴ صفحہ ۱۸۰
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۰ مین ہے سنہ ۱۰۹۹ع [illegible] عیسوی
فرنگستان کا نصرانی لشکر جو صلیب وار مشہور تہا ملک یہودیہ پر جہاد کرنیکے لیے چڑہ
آیا اُسنے یروسلم کو محاصرہ کر کے لیلیا اور ایک شخص گاڈفری بوالون نامی کو شاہ

یروسلم مقرر کیا بعد اسکے اسکا بہائی بالڈوین تخت نشین ہوا بسبب اسکے کہ
اسکا کوئی فرزند نہ تہا اسکا بڑا داماد مسند آرا ٹہرا ۱۱۸۸ع گیارہ سو اٹہاسی عیسوی
(یا ۱۱۸۷ع) مین صلاح الدین سلطان مشرقی نے یروسلم پرچڑہائی کرکے اسے
صلیب دارونکے ہاتہ سے لیلیا ۱۲۴۲ع مین والئے دمشق شاہ اسمعیل نامی نے
یروسلم کو نصرانی سلطنت کے تحت مین پہر سپرد کیا (یعنے شہر کو سپرد کیا نہ بہہ کہ
اُس مقام کو جہان مسجد اقصیٰ ہے) مگر والی مصر نے ۱۲۵۰ع ایکہزار دو سو پچاس
عیسوی مین اُنکے قبضہ سے نکال لیا آخرکار سلطان روم سلیم نامی نے ۱۵۱۷ع
ایکہزار پانسو سترہ عیسوی مین مصر اور شام معہ یروسلم کے تحت حکومت مین در لایا
اور اسکے بیٹے سلیمان نے ۱۵۳۴ع ایکہزار پانسو چونتیس عیسوی مین وہ شہر پناہ بنوایا
جو بالفعل موجود ہے انتہیٰ۔

تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو بائیسوین زبور مین حضرت داؤد نے فرمائی ہے پوری
ہوئی (۱) مین اُنسے خوش ہوا جو مجہسے کہتے ہین کہ یہوواہ کے گہر چلین
(۲) اے یروسلم ہماری پاؤن تیرے دروازون مین قایم ہوے (۳) یروسلم مین جو
ایسے شہر کی مانند بنایا گیا جو اپنی عمارتون مین باہم پیوستہ ہے (۴) جہان فرقے
یاہ کے (یعنے خدا کے) فرقے اسرائیل کو شہادت دینے کے لئے اوپر چڑہتے ہین
(۵) تاکہ یہوواہ کے نام کی شکرگزاری کرین کیونکہ وہان عدالت کے لئے تخت
داؤد کے گہرانے کے لئے تخت رکہے ہین (۶) یروسلم کی سلامتی کیواسطے دعا مانگو
تیرے پیار کرنیوالے سلامت رہین (۷) تیری شہر پناہ کے اندر سلامتی ہو (۸)
تیرے محلون مین چین مین اپنے بہائیون اور اپنے دوستون کیواسطے کہونگا کہ تجہہ مین سلامتی ہو

ف اس صلاح الدین بادشاہ کا لقب ابو المظفر تہا [illegible]

(۹) میں یہوواہ اپنے خدا کے گھر کے واسطے تیرے بہبود کا طالب رہونگا انتہی (از تفسیر
پادری جوزف آوین صاحب چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع) اس زبور کی پانچویں آیت
میں جو داؤد کے گھرانے کے لئے تخت لکھا ہے اس سے کوئی داؤد کا گھرانا یعنی
یہودی لوگ مراد نہ سمجھے کیونکہ قریب تیرہ سو برس گزرے کہ وہاں اسلامی تسلط
ہے اور یہودی لوگ تو دو ہزار برس کے قریب گزرے کہ بالکل وہاں سے خارج
منصب ہیں اور بے اختیار محض ہو گئے مگر حضرت داؤد کے گھرانے سے یہاں
مراد اہل ایمان ہیں جنکے پاؤں یروشلم میں قائم ہوئے یعنی اہل اسلام دیکھو
اس زبور کی دوسری آیت میں ہمارے پاؤں کا لفظ یعنی ان لوگوں کے پاؤں
یروشلم میں قائم ہونگے داؤد فرماتے ہیں کہ ہمارے پاؤں الخ پس انہیں لوگوں کو
ازروے ایمان داؤد کے گھرانے کے سمجھنا چاہیئے اور جنہوں نے عمارتوں کو باہم پیوستہ
بنایا (آیت ۳) دیکھو اس کتاب کی محراب سیوم رکن سیوم اور جو لوگ یروشلم
میں خدا کی مہربانی کی جو اپنے شاملحال دیکھتے بنی اسرائیل کے آگے گواہی دیتے
یعنی اُسکا اظہار کرتے رہتے اُس پاک مکانکو جو کوہ صیہون پر ہے چڑھ جاتے تاکہ خدا کے
فضل کی شکرگزاری کریں (آیت ۴) یہاں صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل سے
اس زبور کو کچھ علاقہ نہیں ہے کیونکہ سوا بنی اسرائیل کے ایک فرقہ یا یعنی
خدا کے فرقہ کا کہ خاصان خدا جس سے مراد ہے مورد افضال الٰہی ہو کر اپنے
فضل پر بنی اسرائیل کے آگے گواہی دینے کا ذکر ہے اور وہیں عدالت کے
تخت (آیت ۵) جس سے مراد وہ سنگ مرمر کی کرسی چار سو پچاس فٹ مربع جس پر گنبد
بنی ہے یا وہ پتھر جو بنام الصخرہ مشہور ہے یا وہ پتھر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سپر تہا اُسی مسجد الصخرہ مین رکہا ہے یا سنگ سبز جو اُسی مسجد مین ہے دیکہو محراب ۳
رکن ۱۳ اور جو لوگ یروسلم کی سلامتی کا باعث ہوے (آیت ۶) یعنے جب سے اسلامی
تسلط وہان ہوا تب سے بار بار کی غارت اور بربادی سے یروسلم کو امن ملا اور جو اُسکے
پیار کرنیوالے ہین کہ اُسکی ویرانی کو نہ دیکہہ سکے اور اُسمین حرم شریف اور مسجد اقصی
بنا کر اُسے آباد کیا اور جنہون نے وہ شہر پناہ بنوائی (آیت ۷) جو بالفعل موجود ہے اور جو
حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہونے کے سبب سے حضرت داؤد کے بہائی اور از روے ایمان
دوست ہین (آیت ۸) اور یہان حضرت داؤدؑ نے صاف صاف
اہل اسلام کیطرف اشارہ ظاہر کر دیا اسکے بعد نوین
آیت مین حضرت داؤدؑ فرماتے ہین کہ
کہ مین خانہ خدا یعنے اُس مسجد
کے سبب سے یروسلم
کی سلامتی اور بہتری
کیواسطے کوشش
اور دُعا مین
مشغول
رہونگا
انتہے

رکن اوّل

محراب سیوم

اسمین پانچ رکن ہین

رکن اوّل

اب مین یہہ سب مرحلے طے کرکے اُس حد تک پہنچا ہون جو منزل مقصود کا نشان ہے یعنے جسکے بیان کی ضرورت مین یہہ سارے واقعات بطرز اختصار لکہنے پڑے

اے صیحون تو جو خوشخبریان لاتی ہے اونچے پہاڑ پر چڑہ اے یروسلم جو بشارت دیتی ہے زور سے اپنی آواز بلند کر خوب پکار اور مت ڈر یہوداہ کی بستیون سے کہہ دیکھو تمہارا خدا دیکھو خداوند خدا زبردستی کیساتہہ آویگا اور اُسکا بازو اُسکے لئے سلطنت کریگا دیکھو اُسکا صلہ اُسکے ساتہہ ہے اور اُسکا اجر اُسکے آگے وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چرائیگا وہ برّون کو اپنے ہاتہہ سے فراہم کریگا اور اپنی گود مین اُٹہا کے لیچلیگا اور اُنکو جو بچے والیان ہین ملایمت سے لیجائیگا یسعیاہ ۴۰ باب ۹-۱۱

میزان الحق چہاپہ لدہیانہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۱۹۲ مین پادری فانڈر صاحب نے لکہا ہے کہ جناب محمد صاحب صلعم نے تو مسیح کے چہہ سو دس برس بعد خروج کیا اور اسیطرح صفحہ ۱۷۷ شروع ۳ باب مین بہی ہے اور صفحہ ۱۰۲ مین لکہا ہے کہ مسیح کا ظہور دنیا کی پیدایش سے چار ہزار برس بعد تہا اور محمد صلعم کی ہجرت سے چہہ سو بیس

شمسی پہلے انتہی تاریخ محمدی صفحہ ۹ وسے ثابت ہے کہ ولادت کی اکتالیسوین سال
حضرت صلعم پر وحی کا نزول ہوا اور اعجاز قرآن مطبوعہ سنہ ۱۸۶۰ع مصنفہ فاضل یافعی ان
بابو رامچندر عیسائی صفحہ ۱۲ مین لکہا ہے کہ محمد صاحب صلعم نے دعوی نبوت کا
چالیس سال کی عمر مین کیا انتہی اسکے چہہ برس بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام
قبول کیا (تاریخ محمدی صفحہ ۱۳) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنیکے چہہ
برس بعد یعنے آغاز نبوت کے بارہوین برس حضرت صلعم کو معراج ہوا (دیکہو تاریخ
محمدی صفحہ ۹۴ و ۹۵) چنانچہ قوله انہین ایام مین حضرت نے معراج کا قصہ سنایا
اسکا خلاصہ یہ ہے کہ رات کو جبریل و میکائیل بقول انکے محمد صاحب کے پاس آئے
اور انکا سینہ چاک انکے دلکو ہر طرحکی پلیدی پاک کیا اور ایک براق گہوڑا ہمراہ
لائے جسپر تمام انبیا نے سواری کی تہی اسی پر محمد صاحب کو سوار کرنے لگے مگر براق فر
کرنے لگا کیونکہ مدت سے بیکار رہنے سے سرکش ہوگیا تہا تب جبریل نے اسے دہمکایا
اور اسنے محمد صاحب کو سوار ہونے دیا ....

جبریل نے رکاب پکڑی میکائیل نے باگ تہامی اور بہشت سے
فرشتے آکر آگے پیچہے ہو لئے اور یروسلم کی ہیکل یعنے مسجد اقصے کیطرف چلے راہ مین دہنے
ہاتھ کسی نے کہا اے محمد ٹہرجا ایک سوال کا جواب دے حضرت نے کچہ التفات نکیا
پہر بائین طرف سے کوئی بولا کہ ٹہرجا ایک سوال کا جواب دے اسکی بہی نہ سنی پہر
ایک عورت سنگار کئے ہوئے راہ مین ملی اسنے بہی کہا کہ ٹہرجا ایک بات کا جواب دے
اسکو بہی جواب نہ دیا پہر جبریل نے کہا کہ پہلا آدمی یہودی تہا اگر تم اسکی بات سنتے تو
تمہاری ساری امت یہودی ہو جاتی دوسرا عیسائی تہا اگر اسکی سنتے تو ساری

مسلمان عیسائی ہوجاتے تیسری عورت دنیا تھی اگر اسکی سنتے تو سارے مسلمان
دنیادار ہوجاتے جب ہیکل کے دروازہ پر پہنچے آسمان سے بہت سے فرشتے سلام کو آئے
گھوڑا ہیکل کے دروازہ پر باندھا اندر جاکر تمام انبیا کے ارواح کو دیکھا اور جماعت کر
نماز پڑھی سب انبیا محمد صاحب صلعم کے مقتدی ہوئے اسکے بعد ہر نبی نے خدا
کی صفت و ثنا اور محمدی عقیدے کے موافق باتیں کہیں۔ پھر ایک سیڑھی جسکو
عربی میں معراج کہتے ہیں آسمان سے زمین تک رکھی گئی پس گھوڑے پر سوار
ہوکر اسکے ڈنڈوں پر سے گزرتے ہوئے آسمان پر گئے انتہی

چونکہ عیسائی علما ایسے مضامین اچھی طرح سمجھ نہیں سکتے اسلئے یہہ بیان بھی
انکی زبان سے ایسے محاورہ اور لفظوں سے مرقوم ہوا ہے جو خاص انہیں کا طرز
کلام ہے تو بھی مصنف تاریخ محمدی اسکے بعد اور بہت سا حال معراج کا کئی ورق
تک بیان کرکے اپنی طرف سے لکھتا ہے کہ راقم کی راے اس قصے کی نسبت یہہ ہے
کہ حضرت نے تھوڑا حال خواب کے طور پر محمد صاحب صلعم نے سنایا ہے انتہی دیکھو تاریخ
محمدی مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۷۶ع صفحہ ۱۰۰ سطر ۹

عیسائیوں کی زبان سے اتنا اقرار بھی اہل فہم کے لئے کافی ہے اور اس معراج کا
وقوع حضرت صلعم کے جسم کیساتھ عیسائیوں کے عقیدہ کے موجب ان باتوں سے ثابت ہے
کہ حضرت عیسیٰ جسم کے ساتھ آسمان پر تشریف لیگئے (یوحنا ۳ باب ۷) لاش قبر
میں نہ تھی (اعمال ۱ باب ۹) پھر حضرت الیاس جسم کے ساتھ آسمان پر گئے (۲ سلاطین
۲ باب ۱۱) اسیطرح حضرت ادریس بھی (پیدایش ۵ باب ۲۴) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب
کے صفحہ ۳۴۔۳۵ میں اسکا اسطرح بیان لکھتے ہیں کہ حضرت صلعم نے اپنی رسالت

بارہوین سال اپنی یروسلم کی شب روی کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہان شب
مین البراق پر سوار ہوکر آسمان پر گیا حضرت جبرئیل بہی میرے ساتھ تہے قرآن کے
سترہوین سورت مین بہی اسبات کا ایک مبہم اشارہ ہے آنحضرت صلعم نے جو شب معراج
کا حال بیان کیا وہ یہہ ہے کہ مین ایک شب کو اپنی بی بی عائیشہ پاس سوتا تہا
مینے سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہے یہہ سنکر مین اوٹہکر کہڑا ہوا اور مینے دیکہا کہ حضرت
جبرئیل کہڑے ہوے ہین اور اُنکے پاس البراق کہڑا ہے یہہ عجب طرح کا جانور تہا
اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کے سے ناک اونٹ کیسی جسم گہوڑے کا سا
دُم خچر کیسی اور سُم بیل کے سے وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور برق
کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نے اپنے پرونکا ساتوان جوڑا کہولا اور اوڑنا شروع
کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوے اور اُنکے ہمراہ ہوے جب آپ یروسلم مین پہنچے
تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی اُن سبنے آپنے
اسے بہائیو خطاب کرکے ملاقات کی اور اُنکے ساتہہ نماز پڑہی اسکے بعد آپ یروسلم
حضرت جبرئیل کے ساتہہ روانہ ہوے یہان حضرت صلعم نے نور کا ایک زینہ دیکہا
جو آپکے واسطے تیار تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکے چڑہ گئے انتہی اسکے بعد
جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ معراج کے نسبت بیز آنحضرت صلعم کے معتقدین
مین بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ معراج صرف ایک خواب تہا بعض کہتے ہین
کہ یروسلم تک تو آپکا جسم بہی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض کی رائے ہے
کہ صعود آسمانی اور سفر یروسلم دونون آپنے مع جسم فرمایا یہہ نہین کہ صرف روح
ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم

الہامی
مصنفہ امام
محمدی
پادری
عماد الدین
کتابی
عقیدہ

بہی اُسکے درست ہونیکا انکار نہیں کیا انتہی اسکے بعد صفحہ ۵۳ کے حاشیہ میں جان ڈیون
پورٹ صاحب لکھتے ہیں کہ اکثر عیسائی جو معراج کے بیان پر اعتراض کرتے ہیں
اگر ہم اُنکے اعتراضات کو بالکل تسلیم کریں تو اتنا کہہ سکتے ہیں کہ معراج کا بیان
ذرا مشکل سے قابل تسلیم ہے کیونکہ یہی اعتراضات حضرت یعقوب کے خوابونپر
عاید ہوسکتے ہیں پیدایش ۲۸ باب ۱۲ - ۱۵ یوحنا باب ۱۵ دانیال ۷ باب عبرانیوں
ا باب ۱۴ اعمال ۷ باب ۵۵ و ۵۶ مکاشفات تمام۔ پہر صفحہ ۶۳ میں جان ڈیون
پورٹ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ میں چار صفتیں جمع تہیں آپ بادشاہ اور
سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تھے سب کو اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا
کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہے اور جیسے آپکے معتقدین کو آپسے ارادت اور محبت
تہی ایسے کبہی کسی اور نبی کی امتونکو اُس سے نہیں ہوئی لوگ آپکی اسقدر تعظیم
کرتے تھے کہ اگر کوئی چیز آپکے بدن مبارک سے مس ہوجاتی تو اُسکو متبرک خیال
کرتے اگرچہ آپکو شہنشاہ ہونیسے بہی زیادہ اقتدار اور اختیار تہا مگر آپ نہایت سیدہی
سادی وضع سے بسر کرتے تھے انتہی

واضح ہو کہ یہہ معراج کا مضمون پلوس مقدس کے اس قول سے بہی ثابت ہوتا
کہ ناممکن نہیں ہے جو فرماتے ہیں کہ مسیح کے ایک شخص کو (یعنے خود پلوس کو)
میں جانتا ہوں کہ چودہ برس گزرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتھ کہ یہہ مجہے
معلوم نہیں یا بغیر بدن کے کہ یہہ بہی مجہے معلوم نہیں خدا کو معلوم ہے تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا
گیا اور میں ایسے شخص کو جانتا ہوں کہ وہ (یعنے پلوس رسول) یا بدن کے ساتھ یا بدن کے بغیر
کہ مجہے معلوم نہیں خدا کو معلوم ہے فردوس تک یکایک پہونچایا گیا اور اُسنے وہ باتیں

سمین جو کہنے کی نہیں اور جنکا کہنا بشر کا مقدور نہیں انتہیٰ (۲ قرنتیون کا ۱۲ باب ۴
ہم) اس یکایک کے لفظ سے سفر معراج میں تیز روی کا دستور ثابت ہوتا ہے اور
چونکہ پلوس مقدس کی بھی اس معراجکا کوئی گواہ بجز بیان پلوس مقدس کے نہیں
ہے پس جو لوگ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی معراجکا انکار کرتے ہیں انہیں پلوس
رسول کے معراجکے گواہ بہم پہونچانا چاہئے اور چونکہ عیسائی محاورہ میں بہشت یعنے
فردوس خدا کا مسکن کہلاتا ہے (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس پلوس رسول ۲ قرنتیون کے
۱۲ باب ۴ کے موجب خدا کے حضور تک پہونچے کیونکہ تیسرے آسمان کے بعد پلوس
رسول نے فردوس تک جانیکا ذکر لکہا ہے اور حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ
والسلام کا جسم کیساتھ معراج میں خدا کے حضور تک جانا قرآن مجید سے ثابت ہے کسی
مسلمان کو اسمیں شک کی گنجایش نہیں ہے چنانچہ سورہ نجم میں ہے دنیٰ فتدلیٰ
فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ
ماکذب الفواد ما رای افتمارونہ علیٰ ما یریٰ ولقد راٰہ نزلۃ
اخریٰ عند سدرۃ المنتہیٰ ۰
یعنے نزدیک ہوا پھر اتر آیا پس ہوا قدر دو کمان کے بلکہ زیادہ نزدیک پس وحی
پہنچادی یعنے طرف بندہ اپنے کے جو پہنچائی نہیں جہوٹہہ بولا دلنے جو کچھہ دیکھا کیا
پس جھگڑتے ہو تم اس سے اوپر اس چیز کے کہ دیکھا ہے اور البتہ تحقیق دیکھا ہے اسنے اسکو
ایکبار و نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے انتہیٰ لفظ عبد قرآن میں ہر جگہہ مجموعہ جسد و روح پر بولا جاتا ہے
چنانچہ سورہ علق میں ہے ارایت الذی ینہیٰ عبدا اذا صلیٰ
اس سے ثابت ہے کہ معراج حضرت رسول اللہ صلعم جسم کیساتھ

ہوا تھا بعضوں نے اسکے ابطال میں اُس حدیث عائشہ رضؓ کو دلیل بنایا ہے کہ معراج کے
رات حضرت میرے پاس سے کسیوقت جدا نہیں ہوئے انتہی مگر اسی تواریخ مصنفہ پادری
عماد الدین اور سب تواریخوں سے ثابت ہے کہ حضرت صلعم کو معراج قبل از ہجرت
مکہ معظمہ سے ہوا تھا اور زفاف حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کیساتھ بعد ہجرت مدینہ منورہ میں
واقع ہوا دیکھو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین صفحہ آخر ۹۴-۹۶ و ۹۹ و ۱۰۰-۱۱۳
اور سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ع کے جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ کے حاشیہ میں
تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کے (ڈاکٹر اسپرنگر کی کتاب سیرت النبی مطبوعہ
الٰہ آباد سنہ ۱۸۵۱ع صفحہ ۱۷۱) اس رائے سے مجھے بالکلیہ اتفاق ہے کہ ابوبکر کا ایمان لانا
اسکی سب سے بڑی تصدیق ہے کہ پیغمبر کی نیت ابتدائے بعثت میں خالص تھی
لیکن نہ اسیقدر بلکہ ایک خاص طرز سے تمام عمر کی خلوص نیت کی تصدیق ہے اور
واشنگٹن ارونگ اپنی تواریخ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۹ع کے ۱۳ باب میں ہجرت کی تمہید میں
لکھتا ہے کہ اپنے وطن میں محمد صلعم کے حالات زندگی تیرہ و تاریک ہو چلے خدیجہ جو
اُنکے اصلی محسن اور تنہائی اور خلوت کے انیس اور انکی رسالت کی پکی معتقد تھین
وہ تو قبر میں جا سوئین اور ایسے ہی ابوطالب بھی جو آپکے وفادار حامی تھے ابوطالب
کی حمایت سے محروم رہکر محمد صلعم تو مکہ مین ایک قسم کے اشتہاری مجرم ہوگئے تھے
مخفی رہنے پر مجبور ہوئے اور اُن لوگوں کے مہمان نوازی پر گراں بار رہے جو خود بھی
اُنکی رسالت کے اعتقاد سے مصیبتوں میں گرفتار تھے پس اگر کوئی دنیوی غرض
انکا مقصود ہوتی تو اُسکے حاصل ہونیکی کون صورت تھی ابتدائے اظہار رسالت سے
دس برس سے زیادہ گذر گئے اور دس برس کی لمبی مدت عداوت تکلیف اور مصیبتوں

مین گذرے لیکن یہ اپنی بات پر جمے رہے اور اب عمر کے ایسے زمانہ مین جبکہ انسان
اپنی محنتونکے ثمرہ کو آرام سے بیٹھکر کہانیکی توقع مین رہتا ہے کہ آئندہ کے لئے نئی
تدبیرین کرکے اسے خطرہ مین ڈالے ہم کیا دیکھتے ہین کہ وہ اپنی اسایش اور دولت
اور دوستونکو تو قربان ہی کر چکے تھے اب اپنا گھر اور ملک بہی چھوڑنے پر تیار ہوئے
مگر اپنے مذہب کو نچھوڑا انتہی

انریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی کی جلد ۲ باب ۔ ۳ صفحہ ۱۴۳ و
۱۵۳ مین لکھتے ہین کہ ایک لحظہ کے لئے اُس زمانہ پر نظر کرین جبکہ ہر ایک شخص جو
شریک حال محمد تہا مکہ مین ذات سے باہر کردیا گیا اور شعب ابی طالب مین وہ لوگ
قید رہے اور وہان ۲ یا ۳ برس تک بغیر توقع افاقت محتاجی اور سختی کے برداشت
کرتے رہے وہ تو بیشک بہی مضبوط اور قوی اسباب ہونگے جو اس امر کے باعث ہوئے
کہ محمد صلعم اُن تمام مخالفتون اور علانیہ مایوسی و ناکامی مین اپنے اصول پر بغیر
تنزل قایم رہے جیون ہی وہ قید سے چھوٹے وہ اپنے شہر سے مایوس ہو کر
طایف کو چلے اور وہان کے فرمانرواؤن اور رئیسون کو توبہ کی دعوت کی وہ تنہا
اور بے مددگار تہے مگر وہ کہتے تہے کہ میرے ساتھ خدا کا پیغام ہے تیسرے روز اس
شہر کے لوگون نے اُنکو ذلت سے نکالدیا پنڈلیون سے اُنکے خون جاری تہا کیونکہ
اہل شہر نے اُنکو زخم پہونچائے تہے وہان سے چلکر وہ تہوڑی دور پر آٹہرے اور
خدا کے حضور شکایت کی تب پہر مکہ کو پہرے اور وہان پہر وہی ناامیدی کے کام پر
مگر انجام مین کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوئے ہمکو صفحات تاریخ دہر مین ایسی
مثال کی عبث تلاش ہے کہ جسمین کوئی شخص اس طرح سے جیسے کہ نبی عربی صلعم

ہوا ہے جس تک یاس اور خوف اور ابتذال اور اذیت مین مستقیم الایمان رہ کر توبہ کا
وعظ کرتا رہا ہو اور خدا کے غضب سے اہل شہر کو ڈراتا رہا ہو ایک چھوٹے سے گروہ
مسلمان زن و مرد کے ساتھ گالیون اور دھمکیون اور خوف کو آئندہ کے صابرانہ
اور کمال کی امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخرکار پیغام امن ایک دور کے
ملک سے آیا تو وہ بصبر تمام انتظار کرتے رہے حتی کہ سب انکے اصحاب ہجرت کر گئے
اور تب خود بھی اس قوم ناسپاس اور ناخداترس کے درمیان سے ہجرت کر
انتہی

ولیم میور صاحب در اردو کتاب خود شہادت قرانی مطبوعہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۱۸
و فارسی ترجمہ اش مطبوعہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۹۴ میفرماید کہ انچہ درباب یہودیان [illegible]
نوشتہ است کہ ایشان البتہ میدانند کہ این بیشک حق است از جانب [illegible]
خواہ از ان این مراد باشد کہ کعبہ قبلہ صادق بود چنانکہ جلال الدین [illegible]
و خواہ ایں معنی بود و قرین قیاس است کہ یہودیان نبوت محمد صاحب صلعم و صدا
قران شناختند انتہی —

اور آغاز نبوت کے تیرھوین سال حضرت صلعم نے کعبہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائی
(تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۱—۱۰۹) مدینہ مین حضرت صلعم داخل ہونیکے سال اول
مین عبد اللہ بن سلام یہودی جو بڑے عالم اہل یہود تھے کئے سوالونکا جواب
پاکر مسلمان ہوئے (تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۹—۱۱۱) اسی سال حضرت صلعم نے
دستور اذان کا مقرر فرمایا (ایضا صفحہ ۱۱۴) چنانچہ قولہ اور اسی سال مین اذان
مقرر ہوئی اور حال یہ ہے کہ جب مدینہ مین آکر نماز جماعت اور جمعہ کا دستور مقرر ہوا

لوگونکو احتیاج ہوئی کہ کوئی نشان مقرر کرین تاکہ لوگ جمع ہوجایا کرین مہاجرین اور انصار سے حضرت صلعم نے صلاح پوچھی کہ کیا نشان ٹھہراوین بعض نے کہا یہود کیطرح کے موافق نرسنگا پھونکا کرو بعض نے کہا عیسائیونکی مانند گھنٹہ بجایا کرو بعض نے کہا کہ آتش پرستونکی طرح آگ جلایا کرو عمر[ص] نے کہا کسی آدمی کو مقرر کرو کہ وہ پکارا کرے اسی صلاح کو حضرت صلعم نے پسند کیا اور بلال کو حکم ہوا کہ تم پکارو وہ ان الفاظ سے پکارتا تہا الصلوٰۃ جامعۃ[معنی] بعد اسکے عبداللہ ابن زید نے خواب دیکہا کہ اُس خواب مین کسی نے اُسکو یہہ الفاظ سکہلائے جو آجکل مسجدون مین مسلمان بولا کرتے ہین انتہی

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴ مین لکہا ہے کہ محمد صلعم کی مہاجرت کی ابتدا ہجری کہلاتی ہے ۶۲۲ سنہ مسیحی اور یہی مانہ اُسکے بہوجکا ہوا وہ مدینہ مین جا بسا اور وہان دلاور عمر[ص] اُس سے جاملا انتہی بعینہ نقل کا لاصل

سنہ دو ہجری کا احوال (تواریخ محمدی صفحہ ۱۱۵) چنانچہ قولہ حضرت صلعم مدینے مین اگرچہ ۱۶ یا ۱۷ مہینے تک بیت المقدس کیطرف موںہہ کرکے نماز کرتے رہے (اگرچہ مکے مین کعبہ کو سجدہ کرتے تہے) یہودیون نے تعجب سے کہا کہ محمد صاحب بیت المقدس[بقی] کیطرف نماز کرتے ہین اور ہمارے سارے دین کو نہین مانتے یہہ بات حضرت کو بہی معلوم ہوئی ایک روز ظہر کی نماز مین دوسری رکعت کے اندر بیت المقدس کیطرف سے کعبے کی طرف موںہہ پہیر لیا۔ لوگ کہنے لگے کہ محمد صاحب اپنے دین مین حیران ہین بعض نے کہا اپنے وطن کے پہر مشتاق ہوئے بعض نے کہا نہین حسد سے پہر گئے ہین پس آیت سیقول السفہاء سنائی اور اپنی مسجد قبا کو جو پہلے بیت المقدس کیطرف بنائی تہی اڈہا کر کعبہ کیطرف بنائی انتہی بعد اسکے (آخر سنہ ۲ ہجری مین مطابق سنہ ۶۲۶

تحویل قبلہ

باب ۴۲ چھیسوی) حضرت صلعم نے کاتبون سے چہہ خط لکہوائے پہلا خط بنام نجاشی بادشاہ حبش (تواریخ محمدی صفحہ ۱۸۰) ۔ دوسرا خط بنام ہرقل حاکم قیصر بہدست دحیہ کلبی روانہ ہوا اُن ایام مین ہرقل بموجب اپنی نذر کے پا برہنہ بیت المقدس کیطرف گیا ہوا تہا زیارت کیلئے پس دحیہ کلبیؓ مسلمان وہ خط لیکر بیت المقدس کیطرف گیا خط کا مضمون یہہ تہا کہ مین تجہے اسلام کیطرف بُلاتا ہون مسلمان ہوجا تاکہ سلامت رہے اگر مسلمان نہوگا تو جو کشت و خون تیرے ملک مین مین کرونگا اُسکا گناہ تجہپر ہوگا فقط

کہتے ہین جب ہرقل نے یہہ خط پڑہا تو کہا کوئی آدمی جو قوم قریش سے ہو لیکن مسلمان نہو تلاش کرکے لاؤ تاکہ مین اُس سے محمد صلعم کا احوال دریافت کرون ابوسفیان اُسجگہہ حاضر تہا اُسکو بولایا جب وہ حاضر ہوا اُس سے سوال کیئے گئے اور اُسنے ہرایک سوال کا جواب دیا۔

ابو سفیان

پہلا سوال محمد صاحب تمہارے درمیان حسب و نسب کا کیسا آدمی ہے

جواب شریف و نجیب خاندان سے ہے۔

(۲) سوال کسی عرب کے آدمی نے اُس سے پہلے دعوی نبوت کیا ہے یا نہین

جواب نہین کیا

(۳) سوال کوئی اُسکے آبا و اجداد سے کبہی بادشاہ ہوا ہے یا نہین

جواب نہین ہوا

(۴) سوال اُسکی تابعداری کون لوگ کرتے ہین امیر یا غریب

جواب غریب و غربا اُسکی اطاعت کرتے ہین

(۵) سوال اسکی تابعداری روز بروز بڑھتی ہے یا گھٹتی ہے
جواب بڑھتی ہے
(۶) سوال کوئی اسکے دین سے مرتد بھی ہوتا ہے یا نہین
جواب نہین
(۷) سوال محمدؐ دعوی نبوت سے پہلے جھوٹا آدمی مشہور تھا یا سچا
جواب سچا آدمی مشہور تھا
(۸) سوال کبھی وعدہ خلافی کرتا ہے یا نہین
جواب ہرگز نہین کرتا وعدہ وفا آدمی ہے
(۹) سوال کبھی تمھاری اور اسکی لڑائی ہوئی یا نہین
جواب کئی بار ہوئی ہے
(۱۰) سوال کون غالب آیا
جواب کبھی وہ کبھی ہم
(۱۱) سوال کس بات کا حکم دیتا ہے
جواب یون کہتا ہے کہ خداے واحد کو پوجو اپنی طرف کو چھوڑو نماز پڑھو صدقہ دو نیکی کرو صلہ رحم کرو ان سوالونکے بعد ہرقل نے کہا البتہ مین اسپر ایمان تو لاتا پر رومیون سے ڈرتا ہون ایسا ہو کہ مجھے قتل کرین

تیسرا خط بنام کسریٰ بادشاہ فارس بدست عبداللہ ابن حذافہ سہمی کے روانہ ہوا
چوتھا خط بنام مقوقس حاکم اسکندریہ بدست حاطب روانہ ہوا اسنے ایک خچر جسکا نام دلدل تھا اور ایک گدھا یعفور نام اور ایک نیزہ اور بیس جوڑے کپڑے

اور ہزار مثقال سونا بطور نذرانہ روانہ کیا اور چار لونڈیان بہی کہ جنمین سے ایک
ماریہ قبطیہ اور دوسری کا نام شیرین تہا۔ ۵ پانچوان خط بنام حارث ابن ابی شمر
غسانی بدست شجاع ابن وہب کے روانہ ہوا۔ چہٹا خط بنام ہوذہ بن علی
بن حنفی بدست سلیط ابن عمر کے روانہ ہوا تمت کلامہ انتہی تواریخ محمدی مصنفہ سناد
لت عیسائیان روزگار عماد دین مسیحیان با وقار پادری عماد الدین صفحہ ۱۸۲ ۔
۱۹۰ و شہادت قرآنی اردو مصنفہ ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر الہ آباد صفحہ ۲۲۳

باب ۵ خاتمہ

ایک بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب نے اپنی کتاب کی دفعہ ۴۴ و ۴۵ مین
لکہا ہے کہ
اگر محمد صلعم کا مقصد صرف ابلہ جوئی ہوتا تو یہہ امر کہ اپنے آپ کو یہودیوں کا مسیح بیان کرتے
بہتر تہا بہ نسبت اس طریق کے کہ آپ نے اختیار کیا۔ اسمین شک نہین کہ اگر آپ
اور آپکے جانشین اس رویہ کو اختیار کرتے اور بیت المقدس کو اپنا مسکن بناتے
تو کل کمبخت یہودی آپکے زمرہ مین داخل ہوجاتے اور عیسائیون سے بہی کم سے
کم اسقدر آتے جسقدر کہ دوسری صورت کے اختیار کرنے سے شامل ہوئے کیونکہ مجہکو
معلوم ہوتا ہے کہ بہت وجوہات سے دریاے روم کے کنارے اس بادشاہ کی
سکونت اور پایہ تخت کے لئے نہایت موزون ہین جسکا تصرف مصر اور مغربی ایشیا
پر ہوا اسلئے کہ اسطرف رود نیل تک اسکی دسترس ہے اور اسطرف فرات تک
یہہ مان لیا گیا ہے کہ آپ کا خلق نہایت عمدہ تہا عیسائی مذہب مین اخلاق کا
کوئی ایسا مسئلہ نہین ہے کہ مسلمانونکی تعلیم مین نہ پایا جاتا ہو۔

گبن صاحب نے ایک عمدہ قصہ لکہا ہے وہ یہہ ہے کہ حسنؑ ابن علیؑ کے غلام سے اتفاقیہ گرم شوربا کی رکابی امام حسن پر گر گئی اُس کمبخت غافل نے امام کے قدموں پر گر کر عفو تقصیر کے لئے التجا کی اور قران کی آیت پڑہی الکاظمین الغیظ امام نے فرمایا کہ مین خفا نہین ہون غلام نے کہا والعافین عن الناس امام نے کہا کہ مین نے تیرا قصور معاف کیا اُسنے پہر پڑہا واللہ یحب المحسنین امام نے فرمایا کہ مین نے تجہکو آزاد کیا اور چار سو درم عطا کئے (قران مترجم سیل صاحب سورہ سوم صفحہ ۵۷) حمایت الاسلام صفحہ ۱۳ و ۳۲ دفعہ ۴۴ و ۵۴ مطبوعہ بریلی سنہ ۱۸۶۷ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ع

میزان الحق چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع طبع ثانی صفحہ ۲۳ باب ۳ فصل ۵ مین لکہا ہے کہ عہد خلافت عمرؓ مین سعد ابن وقاص نے ایران اور خالد اور معاویہ نے شام کا ملک اور عمرو ابن العاص نے مصر کو فتح کیا سنہ ۲۱ ہجری مین

دیباچہ قران شریف مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۴۴ع جسپر علماء نصاریٰ نے اپنے طور کا حاشیہ اور اُسکے شروع مین ایک دیباچہ لکہا اور بحروف رومن اپنی مشن کے چہاپہ خانہ مین اُسے چہاپا اُسکے یعنے دیباچہ کے صفحہ ۴۲ دفعہ ۲۴ مین لکہا ہے قولہ عمرؓ محمدؐ کا دوسرا یار تخت پر بیٹہا اُسکی خلافت دس برس کے عرصہ تک رہی اُس کی خلافت کے شروع مین یرموک ندی کے پاس شامی اور مسلم فوجین ملین اور جنگ عظیم پڑی جسمین شام کی فوج نے شکست کہائی بعد اُسکے بیت المقدس جو داؤدؑ بادشاہ کیوقت سے یہودی بادشاہونکا دار السلطنت ہوا اور حلب و انطاکیہ اور شام کے سب قلعے اور گڑہ مسلمانون کے ہاتہ آئے انتہی

سنہ ۱۵ یزدجرد کہ خسرو پرویز کے پوتوں اور ساسانی بادشاہوں میں سے آخری بادشاہ تہا ایران کے تخت پر بیٹہا اسوقت سعد ابن وقاص نے جو لشکر عرب کا سردار تہا مقام قادسیہ کے پاس اُس سے لڑائی کی اور لشکر ایران کو شکست دی اور درفش کاویانی عربوں کے ہاتہ پڑا اور کیسون سال ہجری میں فتح

[illegible] ... مصنفہ ... مطبوعہ لندن صفحہ ۲۶ [illegible]

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵ مین لکہا ہے کہ ابوبکرؓ کے انتقال کے بعد عمرؓ ازراہ بیعت کے
خلیفہ مقرر ہوا انہین خلفاء کہتے ہین جو محمد صلعم کے بعد کاروبار عبادات و معاملات
مین وارث ہون اور ایک ہی خروج مین اُسنے ممالک سیریا اور فونیقی معہ فلسطین
کے اور مسوپوتامیا اور خالدیہ جوکہ یونان کی مملکت سے متعلق تہے لیلیا دو
چڑہائی مین فارس کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب مین لایا
اور اُسی زمانہ مین اُسکے سپہ سالارون نے ملک مصر اور لیبیا اور نیومیدیا کو
مطیع کیا انتہی

الغرض ۲۳ھ مین لشکر اسلام نے یروسلم یعنے بیت المقدس کا محاصرہ کیا محاصرہ
کی مدت چار مہینے تک رہی تہی آخر حسب استدعاء محصورین کے حضرت
امیر المومنین عمر فارق اعظم رضا ایک اونٹ پر سوار کہ جسکی ایک طرف پانچ سات
سیر آٹا اور دوسری طرف پانچ سات سیر خرمے لدے تہے یروسلم مین داخل ہوئے اور
اُمرا کی مروت پر فقرا کی پاس خاطر کو مقدم رکہکر محتاجون کے گہر مین ضیافت
تناول فرمائی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو چوبیسوین زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ خداوند کے پہاڑ پر کون چڑہ سکتا ہے اور اُسکے مکان مقدس پر کون کہڑا
رہ سکتا ہے وہی جسکے ہاتہہ صاف ہین اور جسکا دل پاک ہے جسکے دل نے بیہودگی
نہین سمائی اور جو مکر سے قسم نہین کہاتا (۲۴ زبور ۳ و ۴)

روٹلائنس آف ہسٹری حصہ اوّل مطبوعہ مدراس سوتہہ انڈیا کرسچین اسکول
بک سوسائٹی ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۰۳ مین لکہا ہے حضرت امیر المومنین ابوبکر رض کے بعد
حضرت عمر رض جانشین ہوئے اُنکی خلافت مین عربونکی قوت بازو نے ایشیا کو کپکپا دیا

شام اور ماوراء النہر اور کالدیا سب فتح ہو گئے ہے جبکہ یروسلم کا محاصرہ ہو رہا تہا ......
...... اہل یروسلم کو یہہ پیغام بہیجا گیا کہ عاقبت اور خوشی اُس کے واسطے
جو سیدہی راہ پر چلے ہم تم سے یہہ چاہتے ہین کہ تم مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ دو ورنہ
ہم تمہارے اوپر ایسے آدمی لائینگے جو موت کو زیادہ پسند کرتے ہین بہ نسبت اسکے
کہ تم شراب کو انتہی جبکہ شہر والون نے اطاعت اختیار کی تو حضرت عمر رضہ آپ تشریف
لائے ایک لال اونٹ پر سوار تہے کہ جسمین اُنکے اناج اور خرمونکی تہیلی تہی اور ایک بڑا
کاٹہہ کا پیالا اور ایک مشق پانی کی ساتہہ تہی اور جب وہ اوترے تو اُسے سادہ
بے تکلف کہانے مین سب شریک ہوئے انتہی اسکا مفصل بیان کتاب سیر الاسلام
مطبوعہ ۱۸۴۵ع باب دوسرا انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۲۳۰
و ۲۳۱ مین یون لکہا ہے ۱۳ہجری مین مسلمانون نے شام کے ملک کو جو بہت آباد
اور آسودہ تہا لینے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے لوگونکے بلانے کیواسطے جابجا
خط بہیجے اور ایک بڑا لشکر اہل اسلام کا گرد مدینہ کے جمع ہوا اور امیر المومنین نے
یزید ابن ابی سفیان کو اسکا سردار مقرر کیا۔ خلیفہ رسول اللہ صلعم پیادہ پا
لشکر کے ہمراہ سراسن (یعنے اہل اسلام) تہوڑی دور تک پہنچانے گئے سردار
نے انکو پیادہ پا دیکہکر آپ بہی اوترنے کا ارادہ کیا لیکن اُنہون نے فرمایا کہ
مدینہ سے پہلانے کا قصد ہوا اس حالت مین پیادہ اور سوار کا خدا کے نزدیک
برابر ثواب ہے بعد اُسکے انہین رخصت کیا اور یزید جو فتح کیواسطے گئی اُسکو
ساتہہ کا رحم اور عدل کے ترغیب کیا۔ اُنہون نے یزید سے کہا کہ تم ہرگز اپنے
لوگونپر سختی نکرنا اور نہ انکو ایذا دینا بلکہ اُنسے تمام اپنے کامون مین مشورہ لینا

حق وانصاف کو خیال رکہنا کیونکہ وہ لوگ جوان باتونکا لحاظ نہین رکہتے ہین ترقی
سے محروم رہین گے جب دشمن سامہنے آوین اُنسے مقابلہ مردونکی مانند کرنا اور
پیٹہہ نہ دکہلانا جو تمہین فتح ہو چہوٹے بچون اور بڈہون اور عورتون کو نہ مارنا۔
کہجور کے درختون کو خراب نہ کرنا اور نہ کہیتون کو جلانا۔ پہل والے درختون کو نہ
کاٹنا اور کچہہ مویشی کا ضرورت سے زیادہ نقصان نہ کرنا اور جو تم عہد و شرط کرو
اُسپر قایم رہنا اور جو تم اقرار کرو اُسکے خلاف ہرگز نہ کرنا۔ وہان تم عبادتگاہون مین
تہوڑے نیکبخت اور عابد لوگ پاؤگے جو عبادت خدا کی اس طریقہ پر کرتے ہین اُنکو نہ مارنا
اور نہ عبادتگاہ کو اُنکی خراب کرنا۔ وہان ایک فرقہ شیطانی کو جنکے سر منڈے ہوے
ہین تم دیکہوگے اور بیشک اُنکی کہوپڑیان چیر ڈالنا اور اُنپر رحم نہ کرنا جب تک کہ
وہ اسلام اختیار نکرین یا جزیہ ندین۔ ہرکلیس شاہنشاہ یونان نے اپنی عیسائیت
کو لڑائی کے لئے بہڑکایا مگر اُسکا لکہنا کچہہ موثر ہوا قاصد یزید کے پاس سے مدینہ
ابوبکر صدیق رض کو شام کی حدونمین مسلمانونکے فتح ہونے کی خبرین کرتے تہے اور
عرب کے حاکمون نے ترقی اپنے وطن کے لوگونکی دیکہکر دوسرا ایک اور لشکر واسطے
تسخیر بیت المقدس کے تیار کیا۔ خالد کی آرزو تہی کہ مین لشکر کا امیر ہون لیکن
یہہ تمنا اُسکی نہ برآئی اور عمرو اس منصب پر سرفراز ہوا خالد نے کہا کہ مجہے اسکی
تکرار نہین کہ کوئی سردار ہو لڑکا یا دشمن کیونکہ مقصد میرا پہیلانا مذہب کا ہے اسلئے
مین چالیس جہنڈے اسلام کے سانہہ ہو کر لڑونگا۔ ایسا عزم لڑائی کے واسطے مثنا
تہا۔ عمرو کو اس عہدہ پر مقرر ہوے تہوڑے دن گزرے تہے کہ یزید کے منصب پر
ابو عبیدہ جو مکہ کے مہاجرین اور رسول اللہ صلعم کے اصحابون سے تہا مقرر ہوا

لیکن فتح شام کی جسکو حضرت ابوبکر صدیق رضہ چاہتے تہے کہ جلد ہو نہو سکی تب اسکی جگہہ پر خالد اس مہم پر بہیجا گیا۔ شہر بصرہ جو دمشق (پایہ تخت شام) سے چار منزل پر ہے اور اُس ضلع مین واقع ہے اور جسکو غلطی کی راہ سے روم والے عربستان کہتے تہے بڑی تجارت کی جگہہ عرب ساکنین ریگستان کی تہی شاہنشاہ نے اس شہر کو تمام مقامون شام کے سے مستحکم بنایا اور یہی وجہ ہے کہ نام اس شہر کا بصرہ رکہا گیا تاکہ دلالت کرے حقیقت پر اس مکان کی کیونکہ معنے اس لفظ کے جاے مستحکم حفاظت کے ہین۔ ابوعبیدہ نے شرحبیل کو واسطے لینے اس شہر کے بہیجا چار ہزار مسلمان جو اُسکے ساتہہ تہے ہزارون شامیون سے سربر نہ آے اور شکست کہائی لیکن خالد پندرہ سو سوار لیکر بروقت آپہنچا جسکے سبب سے لشکر اسلام کو پہر تقویت ہوئی اور پریشانی جاتی رہی۔ مسلمانون نے یہان صبح کی نماز خاک سے تیمم کرکے گہوڑون کی پیٹہہ پر پڑہی اور نعرہ الله اکبر اور الجنہ او ر الجنان سے قوم سراسین (یعنے اہل اسلام) کی طبیعت پر جوش آیا اور بصرہ کے رہنے والون اور سپاہیون شہنشاہ نے بہاگ کر مستحکم مقامونین پناہ لی وہ شہر بسبب دغا کرنے رومنس کے جو وہان کا حاکم تہا جلد فتح ہوگیا۔ پہلے ہی حملہ مین اسنے افسرونکو کہا کہ تم اطاعت خصم کی قبول کرو اور اہل شام اُسکی نامردی کے سبب اُس سے خفا ہوے اور اسلیے وہ مسلمانون کے ساتہہ ہوگیا۔ اُسکے گہر سے ایک رستہ نیچے زمین کی فصیلونکے باہر تک بنا ہوا تہا وہ اس راہ سے ایک گروہ چنے ہوے سپاہیونکا لیکر شہر کی فصیل کے تلے آنکلا اور اہل اسلام کا تمام لشکر شہر مین داخل ہوا اور خالد نے عیسائیون سے بسبب اسکے کہ وہ اپنے مذہب کو

چھوڑنا نہین چاہتے تھے ایک بڑا خراج لینا مقرر کیا تھا قوم سراسن بعد سفر جیا ردن کے
دمشق کی چار دیواری کے تلے آپہنچے - یہہ شہر جو قدیم تخت گاہ ملک شام کا تھا لشکر
اہل اسلام سے جو بصرہ کے محاصرہ سے کمزور ہوگئے تھے مقابلہ کے ساتھہ پیش آیا
- بعد کئی چھوٹی چھوٹی لڑائیونکے فوجین سراسین کے جو شام اور بیت المقدس مین
پھیل گئی تھین میدان ایزناڈن مین جمع ہوئین - ستر ہزار سپاہی عمدہ لشکر
سلطنت یونان کے اُنکے مقابلہ کیلئے آئے خالد نے پیغامون صلح کو اس شرط
پر کہ اہل عرب اپنے وطن کو پھر جاوین منظور نہ کیا اور اپنے سپاہیون کو ترغیب
دی کہ وہ اس لڑائی مین بہت دل وجان سے کوشش کرین - اس مرد
دلاور نے وکیل سے وارڈن کے جو رومیونکی فوج کا سردار تھا کہا کہ ہم صلح نہین
کرتے ہین مگر اس شرط پر کہ تم خراج دو یا مسلمان ہو - ہم تمہاری بڑی فوج سے
کچھہ ڈرتے اور گھبراتے نہین ہین - ہمارے رسول مقبول صلعم نے فتح کا وعدہ
کیا ہے اور ہم تمہارے لباس اور عمامہ اور روپے کو جو تم پیش کرتے ہو ذلیل و
حقیر سمجھتے ہین - ہم لڑائی کو صُلح سے افضل اور بہتر جانتے ہین اور تم ہمین
کیسا ہی حقیر کیون نہ خیال کرو لیکن ہمارے نزدیک تم کتّے سے اچھے نہین ہو
(تب یہہ کلام جو کتاب ایوب کے بتیسوین باب مین ہے پورا ہوا مجھے پروانگی ہووے کہ کسی
آدمی کے ظاہر حال پر نگاہ نکرون اور کسی شخص سے خوشامد کیطرح خطاب
نکرون کیونکہ مین خوشامد کی باتین کہنی نہین جانتا اگر ایسا کرون تو میرا بنانیوالا
مجھکو جلد اُٹھا لےگا (ایوب ۳۲ باب ۲۱ و ۲۲) خالد نے اپنی سپاہ سے کہا کہ تم روم
کی تمام فوج کو دیکھتے ہو تم ان سے بچکر جا نہین سکتے مگر جب تمہاری فتح ہوگی سارا

شام کا ملک تمہاری تابعداری کریگا پس تمہین چاہئے کہ شوق سے اور واسطے مذہب کے
لڑو اور ہرگز لڑائی کے میدان سے پیٹھ مت پہیرنا اسلئے کہ اس حال مین تم جنت کو
جاؤگے یونانی واسطے گرفتار کرنے خالد کے گہات مین بیٹھے لیکن تدبیر انکی ظاہر
ہوگئی اور بہت سے انمین سے مارے گئے مسلمانون نے جو غالب آئے تھے کپڑے
دشمن کی فوج کے جسکو شکست ہوئی تھی پہن لئے اور واردان اس مشابہت کے
سبب سے فریب کہا گیا۔ یونانیون کے حملہ کا مقابلہ غنیم نے خوب کیا لیکن قوم
سراسن کے حملونکو کسی کا حوصلہ نہوا کہ مقابلہ کرسکے۔ نصارا کی کچہہ فوج مارگئی
اور کچہہ تتر بتر ہوگئے اور وہ جو بچگئے تہے قیصریہ وانٹی اوک اور دمشق کو بہاگ
گئے اہل اسلام نے سونے اور چاندی کی صلیبون اور نفیس ہتیار یونانیون سے
اپنے تئین آراستہ کیا اور اس سے بہت خوش ہوئے کہ اس دن پچاس ہزار
کافر جہنم کو پہنچے گئے اور کہ چار ہزار سو چالیس مسلمان درجہ شہادت کا حاصل کرکے
بہشت مین داخل ہوئے۔ بعد لڑائی اجنادین کے سراسن کی قوم زرخیز
و سیراب گہاٹی کو جو دمشق کے گرد تہا واسطے پہر آئے۔ بسبب ناواقف ہونے
فن سپاہ گری کے جسمین یونانیونکو کمال حاصل تہا محاصرہ نے سراسین کے
طول کہینچا اور انہون نے بہت سختیان اٹھائین جب مسلمانون نے رومیون پر
محاصرہ سخت کیا اور انپر غلہ اور دانہ اور گہاس کیطرف سے تنگی ہوئی انہون
نے گہیرنے والونپر حملہ کیا اور ہٹائے گئے۔ بسبب گزرنے وقت دراز کے اور
پڑنے قحط کے بہادری اور چالاکی دمشق والونکی جاتی رہی اور ایک سوالچی
پیشوایان مذہب (نصارا) اور دوسرے لوگون کیطرف سے پاس ابوعبیدہ کے

جو نرم دل اور نیک شخص تہا واسطے صلح اور امن کے پہونچے
اہل یونان کو اس امیر کی آدمیت اور خلق سے اعتماد ہوا کیونکہ اُسنے کہا کہ
ہمارے رسولؐ کا حکم ہے کہ تم آدمیون صاحب رتبہ اور ہنر کی تعظیم کرو
اور ان سے عہد و پیمان کرلو جبکو اُسنے کیا۔ صلح ہوگئی اور اُسمین یہہ قرار
پایا کہ وہ باشندے جو کہ غیر ملک مین جاکر بسا چاہتے ہین چلے جاوین اور اسباب
منقولہ کوبہی اپنے ساتہہ لیجاوین اور رئیس اسجگہہ کے خلیفہ کو محصول دیا کرین
اور کوئی اُنکے مال و اسباب سے مزاحم نہوگا۔ اور وہ ساتہہ کلیسیا مین جاکر
نماز پڑہ سکتے ہین ایک گروہ عرب کا فوراً جبکہ معلوم ہوا کہ صلح اور امن ہوگیا ہے
اس شہر مین داخل ہوا اور خالدؓ نے کہا کہ خدا کے دشمنونکو پناہ نہین ہے اور
خون قوم نصارا سے تمام کوچہ اور گلیان دمشق کی بہر گئین۔ اُسنے جبکہ وہ
کلیسیا سینٹ مری کے پاس پہونچا اور دیکہا کہ ابو عبیدہؓ اور اُسکا لشکر تلوارونکو
میان مین کئے پیشوایان مذہب عیسائی کے بیچین کہڑے ہوئے ہین تعجب کیا
ابو عبیدہؓ کی استقلالی سے جو از راہ مہربانی کے تہی دمشق قتل سے بچایا گیا
۔ خالدؓ اور اُنکے ہمراہیون نے پکارا کہ قتل کرو لیکن ابو عبیدہؓ نے دوسرے
سردارون لشکر اسلام سے کہا کہ تم میرے عہد صلح اور پناہ کی رعایت کرو
اور قانون ملک گیری کا لحاظ کیا اور کہا کہ شام کے ملک مین بہت ایسے
شہر ہین جو ابتک فتح نہین ہوے اور ہمین مناسب نہین ہے کہ کسی حالت مین
ہم اپنے عہد کو توڑ ڈالین کیونکہ رہنے والونکو بہانے کے ہمارا اعتبار جاتا رہیگا
اور وہ ناامید ہو کر سخت مقابلہ کرینگے آخرکار اسبات سے قرار پایا کہ خالدؓ

اُنکی عزت کرو از چہل حدیث شاہ ولی اللہ

(ابن ولید) کو اس ٹکڑے شہر کا جسکو اُسنے تلوار کے زور سے لیا اختیار ہے اور ابوعبیدہ
کو اس ٹکڑے کا جسکو اُسنے عہد و پیمان سے لیا اور حکم آخر دمشق والونکے حقمین خلیفہ
کی رائے پر موقوف رہا۔ ایک شخص سے جسکا نام ٹامس اور وہ یونانکے اشرافون مین
سے تہا بڑے کام ظاہر ہوئے بہت سے یونانی لوگ جنکو محبت وطن کی تہی اور
خراج دینے کو ناپسند کرتے تہے اپنے محل اور مکان چھوڑ کر غرور اور تکلیف سے واسطے
ڈہونڈنے کسی جاے امن اور آرام کے جو سلطنت استنبول کے بیچ مین واقع ہو
اسکے ساتھ چلے گئے انہین تین ۳ دن کی مہلت ملی اور چوتہے دن خالد نے پیچہا
کیا اسکے سوار دن نے نصرانیون کو جنپر غم اور ماندگی غالب آگئی تہی جا لیا اور سوائے
ایک آدمی کے کوئی شخص انمین سے قوم سراسن کی برچھیون اور شمشیر سے نہ بچا
ابوبکر صدیق رض نے دمشق کے فتح ہونے سے پہلے ماہ جولائی ۶۳۴ع مین وفات پائی
انکی آخر بیماری مین حضرت عمر رض نے مسجد مین بجاے اُنکے نماز پڑہائی۔ اور انہون نے
لوگونکو وصیت کی کہ بعد میرے عمر رض خلیفہ ہون اور شریعت رسول اللہ صلعم کو جاری
کرین۔ حیا کے بارے حضرت عمر رض نے منصب خلافت سے انکار کیا تہا لیکن انہون
نے صدیق اکبر رض کے سمجہانے سے کہ تمہین اگرچہ اس عہدہ کی آرزو نہین ہے لیکن
ہونا تمہارا اس منصب پر بہت ضرور ہے مان لیا حضرت عمر رض نے ۶۳۴ع شروع
خلافت مین خالد کو حکم لشکر شام سے معزول کیا اور اسکی جاے پر ابوعبیدہ مقرر
ہوئے ابن جال نے اس منصب کو خوشی سے قبول نہین کیا اور جب تک خبر
خالد کی فتحونکی مدینہ مین پہنچی اور خلیفہ کو سیف اللہ کا اعتبار ہوا لینے مین حکم
تاخیر کی۔ لیکن خلیفہ رسول اللہ صلعم کے مزاج مین استقلال بہت تہا اور خا

کی خیر خواہی اور تابعداری برابر حلم ابو عبیدہ رضی کے تہی - سیف اللہ نے کہا
کہ مین جانتا ہون کہ عمر رضہ مجہسے محبت نہین رکہتے لیکن وہ میرے آقا ہین اور
مین انکا تابعدار ہون - مین موافق سابق کے تندہی کرنے مین کمی نکرونگا
اور جس مہم پر کہ وہ مجہے بہیجینگے ممکن نہین کہ مین قصور کرون اور اپنی جانفشانی
خدا کی راہ مین ظاہر نہ کرون - لیکن شرح وار بیان فتح کرنے قوم سراسن
کا بلاد شام اور بیت المقدس کو خالی تکرار ان حالات جوانمردی اور تدبیر
جو بیچ محاصرہ بُصرہ اور دمشق کے پیش آئے تہے نہین ہے اور ہم تفصیل کے
ساتہہ ذکر اس لڑائی کا کرینگے اور صرف تہوڑا سا بیان ان سپاہیانہ کامونکا
جنکے سبب سے یہہ ولایت عمدہ مسخر ہوئی ذکر کیا جائیگا لشکر اہل اسلام نے شہر
ایسا یعنے امیس اور ہیلیو پولس یعنے بعلبک کو ۶۳۵ع مین لوٹا لیکن ان شہرونکے
مغلوب ہوجانیسے یونان کے شاہنشاہ کی طاقت مین کچہہ نقصان نہ آیا -
کنارون چہوٹی ندی ہرموک یعنے ہیرومیکس پر جو بحر تبریس (یعنے تبریاس
یا جنسرت کی جہیل) مین گرتی ہے یونانی بیچ میدان بلاد شام کے پچہلے بار
لڑے - اسی ہزار آزمودہ سپاہیون نے جو شاہ استنبول کے بدل طرفدار تہے
قوم سراسن کو ڈرا دیا اور خلیفہ پاس حابد قاصد اس بات کے دریافت کرنیکے
لئے بہیجے کہ ہمین کیا حکم ہے لڑین یا واپس پہر آوین - آٹہہ ہزار آدمی مدد کیلیے
بہیجے گئے اور چونکہ وقت مشکل اور خوف کے کچہہ لحاظ قانون کا نہین رہتا ہے
بلکہ موافق ضرورت کے عمل کیا جاتا ہے اور دعوی عمر اور درجے کے چہوڑے
جاتے ہین - ابو عبیدہ نے اپنے لشکر کی بات کو مان لیا اور خالد کو کل اختیار

فوجکا دے دیا خالدکی اس نصیحت مختصر سے جو خوف پیدا کرنیوالی تہی کہ بہشت تمہارے
آگے ہے اور شیطان اور آگ دوزخ کی پیچہے لگی ہوئی ہی لوگون کو لڑائی کیطرف
بہت رغبت ہوئی اور اسیطرح سے ابوعبیدہؓ کے کہنے سے زخمیون کو کہ رنج مین
دشمن ہین یا ہمارے ساتہہ شریک مین لیکن انعام اور خوشی انکو نصیب نہین ہوئیگی تسلی
ہوگئی۔ حملون سے روم کے سوارون کے قریب تہا کہ مسلمانون کو شکست ہوجاے
لیکن عورتون قوم ہمیسارا اولاد مالیکث نے جنکے ہتہیار کمان اور برچہیان تہین
اور جو مسلمانون کی پہلی صف مین کہڑی تہین لعنت ملامت کی اور اسبات سے
اہل عرب پہر لڑنے لگے۔ یونان والونمین سے کچہہ مارے گئے اور کچہہ بہاگ گئے
خالد نے مبارکباد مین خط خلیفہ کو اس مضمون کا لکہا کہ ہزارون کافر قتل
ہوے اور دریاے یرموک مین خدا جانے کہ کتنے ڈوب گئے اور جو بہاگے وہ جنگلون
اور پہاڑون مین مارے گئے اور اللہ جلشانہ نے مسلمانون کو انکی عورتون اور
بچون اور ملک کا مالک کیا۔ جب یرموک مین شکست ہوئی اسوقت بیت المقدس
اور حلب اور انطاکیہ کی حفاظت کرنیوالا سواے ان لوگون کے جوانین تہے
کوئی اور نہ تہا۔ خلیفہ نے اپنے امیر لشکر کو حکم دیا کہ وہ بیت المقدس کو جاوے
اسلیئے کہ وہ اس شہر کی تعظیم مکہ اور مدینہ کیموافق کرتے ہین۔ جب پانچہزار
مسلمانون نے حملہ کیا اور وہ کامیاب ہوے تب ابوعبیدہؓ نے اپنے تمام لشکر
کے ساتہہ اُس شہر کو گہیر لیا اور وہان کے رہنے والون سے کہا کہ تم مسلمان
ہو یا خراج دو۔ ابوعبیدہؓ نے خط بڑے بڑے سردارون اور رہنے والون ایلیا
یعنے جروزلم (اے یروسلم) کو لکہا کہ صحت اور خوشی اون لوگون کو ہو جو راہ

ف ۱
قال اللہ تعالیٰ ان تکونوا تألمون فانہم یألمون کما تألمون وترجون من اللہ ما لا یرجون سورۃ النسا رکوع ۱۵

سیدہی راہ پر چلتے ہین اور خدا اور رسول پر ایمان اور یقین لاتے ہین۔ تمسے ہم یہہ چاہتے ہین کہ تم گواہ ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد صلعم اُسکا رسول ہے اور جب تم اُس پر ایمان لاؤگے تب ہمین حرام ہے کہ ہم تمہین مارین یا تمہارے بال بچون کو ہاتھ لگاوین۔ اگر تم اسلام قبول نہین کرتے ہو تو خراج دو اور ہماری حمایت مین رہو اور جو تم اس بات کو منظور نہ کروگے تو مین تمہارے مقابل ایسے لوگون کو لاونگا جو موت کو بہت عزیز رکہتے ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب کے پینے اور کہانیکو سور کے گوشت سے۔ خدا نے چاہا تو ہم یہان سے جب تک کہ ہم ان لوگونکو جو تمہاری طرف سے لڑتے ہین قتل نہ کرین اور تمہارے اطفال کو غلام نہ کرلین ٹلنے کے نہین فقط

شدت جاڑے مین مسلمان چار مہینے تک مقام مذکور کو گہیرے رہے اور آخر کو اس پادری سوفرونیس نے صلح کی شرط کو منظور کیا۔ اس لحاظ سے کہ بیت المقدس جا ایک پاک تہی اسنے کہا کہ مین اسے سوائے خلیفہ کے اور کسی کے سپرد نہین کرونگا تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو دس زبور مین ہے پوری ہوئی کہ خداوند تیرے زور کا عصا صیحون سے بہیجے گا تو اپنے دشمنون کے درمیان حکمرانی کر (۱۰:۱۱۰ زبور) مدینہ کی مسجد مین اس شرط کی تکرار ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اس بات سے کہ وہ دشمن جو مغلوب ہوگیا تہا شرطین کرتا ہے بہت خفا ہوے اور انکے قبول نہ کرنے مین بہت سا کچہ کہا لیکن کہنے سے حضرت علی ع کے کہ مسلمانون نے جو تکلیفین کہ جاڑے کے سبب سے لڑائی مین اُٹہائین اور تہکے ہوے ہین دیکہنے سے خلیفہ کے بہول جاوینگے اور انہین پہر قوت حاصل ہوگی حضرت عمر رضی نے سوفرونیس

اور ابو عبیدہ کی مرضی کے موافق کیا (تب یہہ پیشین گوئی جو ملاکی نبی نے سنہ
عیسوی سے چارسو برس پیشتر کی تہی پوری ہوئی کہ وہ خداوند جسکی تلاش مین
تم ہو ہان عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل کو آویگا دیکہو وہ یقیناً
آویگا رب الافواج فرماتا ہے پر اُسکے آنیکے دنمین کون ٹہر سکیگا اور جب وہ نمودار
ہوگا کون ہے جو کہڑا رہیگا کیونکہ وہ سُنار کی آگ اور دہوبی کے صابونکی
مانند ہے (ملاکی ۳ باب ۱ و ۲) خداوند سے مراد بادشاہ یا یہہ کہ مظہر جلال خدا اور
عہد کا رسول یعنے بہیجا ہوا خدا کا بموجب عہد سو فرونیس اور سُنار کی آگ یعنے
شرک اور تثلیث کو جُدا کر کے خالص توحید کی پرستش جاری کریگا اور رسول
سے مراد یہہ ہی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَر
یعنے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا اور پہر فرمایا کہ اِنَّ الْحَقَّ يَنْطِقُ عَلٰى
لِسَانِ عُمَرَ یعنے حق بولتا ہے اوپر زبان عمر کے اور مشکواۃ باب مناقب
عمر رضی اللہ عنہ مین ہے قَدْ كَانَ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُ
فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ یعنے بیشک تمسے پہلے امتونمین الہام والے لوگ تہے
پہر اگر میری امت مین کوئی ہے تو عمر ہے پہر مشکواۃ باب مناقب عمرؓ مین ہے
مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ یعنے سکینہ عمر کی زبان
اور دل سے بولتی ہے انتہی اور اپنی ہیکل کو آویگا اس سے صاف ظاہر ہے
کہ حضرت عمرؓ ہی کے نام سے وہ مسجد کہلائیگی دیکہو تفسیر اسکاٹ رومن مطبوعہ
الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۶۴ کالم ۲ مین یہہ فقرہ کہ انہون مین اُسی جگہہ پر مسلمانون نے
ایک مسجد الصخرہ جو عمرؓ کی کہلاتی بنی ہے انتہی اور یقیناً وہ آئیگا اگرچہ حضرت

عثمان رضؓ نے منع کیا تو بہی حضرت عمر رضؓ نے نمانا اور پیر دسلم کو گئے) سفر انکا بیت المقدس
کیطرف اسحال مین کہ اُنہین دنیا کے بڑے مقصدونکا حاصل کرنا منظور تہا
اسوقت کی عزم وسادگی وپاسداری مذہب اور حقیر سمجہنے شان وشوکت
ظاہری پر دلالت کرتا ہے کہ اسکا تہوڑا سا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے
۔ مین اوکلی صاحب کے بیان کیموافق جو صاف صاف ہے لکہتا ہون خلیفہ
نے اوّل مسجد مین نماز پڑہی اور بعد زیارت کرنے مزار رسول مقبول صلعم کے
حضرت علیؓ کو اپنی جاے پر قایم کیا اور تہوڑے سے رفیقون کے ساتہہ روانہ ہوے
اُنمین سے بہت سے لوگ تہوڑی دور تک انکے ساتہہ گئے اور مدینہ کو اُلٹے پہرا
۔ وہ ایک اونٹ سُرخ رنگ پر سوار ہوے اور دو تہیلے ساتہہ لئے ایک مین
ایک قسم کی غذا بہری جسکو عرب سویق بولتے ہین اور وہ جو یا چاول
یا گیہون کوٹے اور بے پہٹکے ہوے سے تیار ہوتا ہے اور دوسرے کو میوہ جات
سے بہر لیا اور ایک بڑی مشک پانی کی جسکی اُس ملک مین بہت احتیاج
ہوتی ہے آگے رکہہ لی اور ایک طباق لکڑی کا پیچہے باندہ لیا۔ خلیفہ نے اس
سامان اور تیاری کے ساتہہ کوچ کیا اور جس جگہہ وہ رات کو اوترتے وہان
سے وہ بے پڑہے نماز صبح کے نہ چلتے۔ بعد ادا کرنے نماز صبح کے وہ ان لوگون
کیطرف جو اُنکے ساتہہ تہے منہ کرتے اور کہتے تعریف ہے اُس خدا کو جسنے ہمین
دین راست پر مستقیم کیا اور ہم پر اپنا رسول صلعم بہیجا اور خطا کی راہ سے
ہمین نکالا اور ہم مین جو مخالفت ایک دوسرے کے تہے ایمان کے سبب سے
اتفاق دیا اور ہمین ہمارے دشمنونپر غالب کیا اور اپنے ملک پر حاکم کیا۔

تم اے بندے خدا کے اُسکے ان انعامون اور مہربانیونکا شکر کرو اسواسطے
کہ خدا بڑہاتا ہے اُن لوگون کو جو اُس سے ترقی چاہتے ہین اور جوڑ ہوئے تہے
ہین اُن چیزونکو جو اُسکے پاس ہین اور وہ اپنی رحمت بہیجتا ہے اُن لوگون
پر جو اُسکا شکر کرتے ہین - بعد حمد اور تعریف خدا کے وہ طباق کو اپنے دستون
سے بہرتے اور بڑی فیاضی سے اپنے مصاحبونکے ساتہہ کہاتے - اُنہون نے
راستہ مین ایک مسلمان کو جسنے دو بہنون سے نکاح کر لیا تہا سزا دی کیونکہ
اسطرحکا عقد حرام تہا اور ایک باج گزار کو بعضے آدمیون کے ہات سے جو خالد
کے لشکر کے ساتہہ ہو لئے تہے اور زبردستی سے روپیہ لیتے تہے نجات دی اور
تمام عمدہ پشمینہ جو یرموک کی لڑائی مین اُنہین ہاتہہ لگا تہا چہین لیا اور اسلیے
اُنہین عیاشی اور غرور سے بچایا اور اُنکو اوندہا کچہ بین کہوایا جب وہ شہر کے سامنے
پہنچے اُنہون نے نعرہ اللہ اکبر کا کہینچا اور کہا کہ خدایا ہمین فتح آسانی سے کر
اور اپنا خیمہ موٹی اون کا کہڑا کروا کر زمین پر بیٹہہ گئے امیر المؤمنین کی سادگی
سے رعب اور دہشت جو سپاہیانہ کامون انکے تابعین سے بیت المقدس کے
رہنے والون کے دلونمین پیدا ہوا تہا کچہ کم نہوا رئیس قوم (نصارا) نے اپنے
سردارون سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگون سے بے مدد آسمانی کے بیفائدہ
ہے - انہین رسول نے انکے حکم دیا تہا کہ وہ حلم و حیا اور تابعداری کو
عمل مین لاوین اور ان اوصاف کے سبب سے انکی ترقی ہو گئی - تہوڑے
دنونمین سب قانون پر انکے شرع کو غلبہ ہوگا اور انکی حکومت مشرق سے
مغرب تک پہیل جاویگی (جبکہ خدا وندہی گہر نہ بنادے تو انکی محنت جو

اُسکی بنا کرتے ہین بیفائدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہوتا تو پاسبانکی ہوشیاری عبث ہے تمہین کچھ فائدہ نہین جو تم سویرے اُٹھتے ہو اور رات تک ناحق کام مین لگے رہتے ہو اور غم کی روٹیان کھاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو نیند مین دیتا ہے (۲۷ از یورا و ۴) شرطین صلح کی منظور ہوئین اور اُنپر دستخط بھی ہوگئے۔ جان و مال اور عبادتخانے قوم نصارا کے بسبب قبول کرنے بڑے اور استمراری خراج کے (۶۳۷ء کے آخر یا شروع ۶۳۸ء) کو سلامت رہے اور اختلاف لباس اور القاب سے گروہ غالب اور مغلوب کا ہمیشہ امتیاز رہا۔ یہہ شرطین ہوئین کہ نصرانی زین پر سوار نہوان اور نہ کسی قسم کا ہتیار رکھین اور اپنی مُہرون پر الفاظ عربی کندہ نہ کروائین اور نہ کسی قسم کی شراب بیچین۔ وہ ایک قسم کے لباس کے سوا کپڑا دوسری طرح کا کبھین نہ پہنا کرین اور کمر بند ہمیشہ کمرون پر اپنے باندھا کرین۔ وہ اپنے عبادتخانوں مین صلیب نہ لگاوین اور صلیب کے نقش جو اُن کی کتابون مین ہووین اُنہین مطلق اہل اسلام کے نہ دکھلایا کرین اور گھنٹون کو سوگری سے نہ بجاوین اور جو شخص کبھی کسی مسلمان کا نوکر ہوا اُسکو اپنا نوکر نہ رکھین اوکلی صاحب کہتا ہے کہ ان شرطونپر نصارا کو اپنے مذہب پر رہنے کا اختیار ہوا اور بیت المقدس کو جسکی ایک زمانہ مین مشرقی ملکون مین بڑی رونق تھی ایسی سخت تابعداری کرنی پڑی کہ پہلے اُس سے کبھی اُسنے نہین کی تھی۔ رومیون نے جب اس شہر کو فتح کیا تھا گو کہ اُسوقت بہت سے لوگ بہانکی بہ نسبت لڑائی حال کے مارے گئے اور تکلیفین بھی اُنپر زیادہ ہوئین لیکن بعد اس لڑائی کے باشندون کو پہنچی بدرجہ غایت اور مدت تک رہی۔ وہ ملک اب بالکل مسلمانون کے

قبضہ مین جو مذہب نصارا کے دل سے دشمن تہے آگیا اور جب سے وہ ملک سوائے
نوّے ۹۰ برس کے جس عرصہ مین غلبہ قوم نصارا کا دینی لڑائی مین وہان ہوگیا تہا
اہل اسلام کے قبضہ مین رہا۔ خلیفہ کے لئے دروازے کہول دئے گئے اور رئیس
اہل اسلام اور رئیس نصارا دونون اخلاص سے در باب مذہبی قدامت اُنکے جگہہ
کی باتین کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوئے۔ (تب یہہ پیشین گوئی جو حزقیل ۲۱
باب ۲۷ مین ہے پوری ہوئی کہ مین ہی سے اُلٹ اُلٹ دونگا یہہ پہر نہوگا اور جبکہ
وہ جسکا حق ہے آویگا مین وہ اُسے دونگا انتہی یہہ تین دفعہ اُولٹنے کا اشارہ
خاص اہل تثلیث کیطرف ہے یا یہہ کہ یروسلم کی بار بار غارت کا ذکر ہے اور اس
پیشین گوئی کا اخیر فقرہ حضرت عمر رض کے یروسلم مین آنیکی گویا خبر دیتا ہے) نماز
کیوقت خلیفہ نے کلیسا کانسٹن ٹائن کی سیڑہیون پر نماز پڑہی اور اُنہون نے اُنکا
کہا کہ مین اندر اس کلیسا مخشر کے عبادت نہین کرونگا کیونکہ اگر مین اس عبادتخانہ
مین نماز پڑہون تو کچہہ شک نہین کہ اسکو مسلمان تم سے اے سوفرونیس لیلینگے
یہہ وہ جگہہ ہے کہ مین نہین چاہتا ہون کہ وہ میری عبادت کی نقل کرین میرے
سجدہ کرنیکے چہکہٹ پر اس کلیسیا کے ممکن ہے کہ آگے کو کچہہ فساد ہو پر مین مسلمانونکو
منع کردونگا کہ وہ سیڑہیون پر جمع نہون۔ حکم سے خلیفہ کے عبادتگاہ حضرت سلیمان کی
جہاڑی گئی اور کوڑا اسکا صاف کیا گیا اور ایک مسجد تیار کروائی جسکی جلد شہرت
اور رونق ہوگئی اور کوئی مسجد برابر اسکے ممالک مشرقی مین نتہی خلیفہ نے
بیت المقدس مین دس مقام کئے اور وہان مشورے آئندہ کی فتح کے ہوئے
اور جب وہ مدینہ کو پہر آئے تب اندیشہ مسلمانونکا کہ خلیفہ نے درمیان قبرون

انبیاء اور اس جگہہ کے جہان قیامت کے دن سب لوگ جمع ہونگے ارادہ فتح کا کیاجاتا رہا تمت کلامہ (از کتاب سیر الاسلام ۲ باب صفحہ ۲۷—۳۹ زبان انگریزی سے اردو زبان مین ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا مطبوعہ ۱۸۴۵ع

اور کتاب واشنگٹن ارونگ مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ع وایضاً مطبوعہ ۱۸۶۹ع باب ۱۲ وغیرہ مین بہی اسیطرح مرقوم ہے وہو ہذا غازیان اسلام جب دمشق فتح کر چکے ایک مہینہ یہان آرام کیا ابوعبیدہؓ نے یہان سے خلیفہ سے استمزاج کیا کہ حکم ہو تو یروسلم کا محاصرہ کیاجاے یہہ خط اسوقت پہنچا جبکہ حضرت علیؑ بہی حضرت عمرؓ کے پاس تشریف رکہتے تہے انہون نے بہی یہہ صلاح دی کہ اس شہر کا محاصرہ ضرور چاہیے کیونکہ یہی ہمارے پیغمبر صلعم کی بہی تمنا تہی

یہہ جنگ واقعی مسلمانون کے نزدیک نہایت متبرک تہی یہہ مقام وہ ہے جہان نبوت اور الہام کی بنیاد پڑی اور رہی اور جہان اکثر انبیا کی قبرین ہین حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کی صلاح کو پسند کیا اور ابوعبیدہؓ کو حکم بہیجا کہ یہودیہ مین فوج لیجاکر یروسلم کا محاصرہ کرو ابوعبیدہؓ نے حکم پاتے ہی یزید ابوسفیان کو پانچہزار آدمیون کے ہمراہ محاصرہ کرنیکو روانہ کیا اور پانچ دن تک متواتر اور مدد روانہ کرتے رہے ساکنان یروسلم نے ان بلا کے غازیون کو جنہون نے تمام مشرق ہلا رکہا تہا دیکہکر شہر سے نکلکر کوئی حملہ نہ کیا اور نہ کوئی چہاپہ مارا مگر اپنی فصیل پر کلین لگاکر آمادہ حفاظت شہر ہوے یزید نے شہر کے متصل پہنچکر باواز قرنائی اظہار اسلام کیا اور کہا کہ اسلام قبول کرو یا جزیہ دو لیکن کسی نے کچہہ خیال نکیا مسلمانون نے بہت چاہا کہ فوراً حملہ کرین مگر چونکہ یزید کو

اسباب کی کوئی ہدایت نہ تہی توقف ضرور ہوا وہین ٹہرے اور جبتک کہ ابو عبیدہ کے پاس سے حکم آئے لڑائی کی تیاری کرتے رہے علی الصباح لشکر اسلام صف بصف استادہ ہوا سرداروں نے اپنے اپنے گروہ کے ساتہہ نماز فجر ادا کی اور سب نے باواز بلند متفق ہوکر یہہ آیت قرآن کی جو چہٹوین سیپارہ مین حضرت موسیٰ کی زبانی سے پڑہی داخل ہوائے لوگو اس مقدس زمین مین جو اللہ نے تمہارے واسطے مقرر کی دس دن تک متواتر دہوا کیا مگر کچہہ فائدہ ہوا گیارہوین دن ابو عبیدہ نے تمام لشکر جمع کیا ایک اطلاعنامہ ساکنان شہر کو لکہکر بہیجا کہ تم خدا کی وحدانیت اور محمد صلعم کی نبوت کا اقرار کرو قیامت اور یوم الاخرہ کو سچ جانو نہین تو اطاعت قبول کرو اور خلیفہ کو جزیہ دو اخیر مین یہہ لکہکر ختم کیا ورنہ ہم تمہارے مقابلہ مین ایسے مرد خدا ترس لائنگے جو موت کو زیادہ عزیز جانتے ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب اور سور کے گوشت کو اور یہہ نہ سمجہنا کہ مین تمہین کسی حالمین چہوڑ دونگا ہان انشاء اللہ جبتک کہ تمہارے جوان فنا نہ کرلون اور تمہاری اولاد غلام یہہ اطلاعنامہ حکام ورؤسا شہر کے نام تہا بنام ایلیا کیونکہ جب شاہ ایلین آدرین نے اس شہر کو سر نو تعمیر کیا تو یروشلم کا نام ایلیا ہی ہوا سوفرونیس نامی عیسائی بزرگ اور بشپ یروشلم نے جواب لکہا کہ یہہ مقدس شہر اور پاک زمین ہے جو کوئی بارادہ جنگ اسمین داخل ہوگا وہ خدا کے یہان گنہگار ہوگا اور شہر کی مضبوطی پر خیال کرکے کچہہ ڈرایا ہی کہ دیوارین اور برج شہر کے نہایت جانفشانی سے مضبوط کئے گئے ہین دشمنون آوارگان یرموک کی نئی کمک پہنچ گئی ہے اور اور جا بجا شام کے شہرون سے

یہہ آیت سورہ مائدہ کے رکوع چہارم مین ہے ادخلوا الارض المقدسة التی کتب اللہ لکم

شہر بیت المقدس

مدافعانہ ہے شہر خود نہایت مضبوط ہے گرد اسکے خندق اور آس پاس ناہموار
ملک ہے علاوہ اسکے بڑی بات یہہ ہے کہ حفاظت مزار حضرت عیسیٰ دلیری اور
استقلال کی کتنی بڑی محرک ہے چار ماہ سرما گزر گئے روز کچھہ سلح آزمائی ہوجاتی
شہر والے نکلکر حملہ کرتے گولون سے ستاتے علاوہ اسکے سختی سرما باوجود ان سب
باتون کے اہل اسلام بڑی دلیری سے محاصرہ کے در پے رہے آخر کو شہر کے
بڑے پادری نے دیوار شہر سے ابو عبیدہؓ سے گفتگو کی قولہ کیا تم نہین جانتے
کہ یہہ مقدس شہر ہے جو کوئی یہان بے ادبی کرتا ہے قہر خدا اپنے اوپر لاتا ہے
ابو عبیدہؓ نے جواب دیا ہان ہم جانتے ہین یہہ مقام انبیا کا ہے یہان وہ دفن ہوئی
ہین ہم جانتے ہین کہ یہہ وہ مقام ہے جہان سے ہمارے نبی صلعم نے معراج پائی
اور ہم جانتے ہین کہ اس مقام کے تم سے ہم زیادہ مستحق اور لائق ہین ہم
محاصرہ نہ چھوڑینگے جبتک کہ اللہ یہہ شہر ہمارے حوالہ کرے جیسا کہ اور مقام کئے
ہین جب دیکھا کہ اب کچھہ امید نہین رہی عیسائیونکا بزرگ وہ شہر حوالہ کرنے
پر راضی ہوا اس شرط پر کہ خلیفہ بذات خاص آکر یہہ شہر لین اور دستخط خاص
شرائط عہدنامہ پر دستخط کرین جب یہہ خبر خلیفہ کو معلوم ہوئی انہون نے سب کو
جمع کرکے مشورہ چاہا حضرت عثمانؓ نے اہل یروسلم کو ذلیل سمجھہ کر اس شرط سے
انکار کیا مگر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ عیسائیونکی نظر مین یروسلم کی وہ عظمت ہے
کہ غالباً وہ اسکے لئے جان لڑا دین اور اور مدد منگالین علاوہ اسکے بڑا فائدہ
خلیفہ کے تشریف لیجانے مین یہہ ہے کہ عرصہ کے بعد لشکر اسلام کو جو حضرت کی زیارت
نصیب ہوگی تو اور ہی حوصلے ہونگے اور ان تکالیف جنگ کے بعد آپ کو دیکھکر

خوش ہونگے اور پچھلی تکلیفین بہول جاینگے حضرت عمرؓ کو یہہ صلاح پسند آئی گو بعض
مورخ اور غرض بہی بتاتے ہین کہتے ہین کہ یروسلم مین ایک روایت چلی آئی تہی
کہ حضرت عمرؓ کے نام اور مذہب اور صورتکا ایک آدمی اس شہر کو فتح کریگا
یہی سمجہ کر یہہ چلے خیر کوئی سبب کیون ہو خلیفہ نے ارادہ کرلیا کہ بذات خاص
یروسلم مین داخل ہون حضرت علیؓ کو اپنا قایم مقام چہوڑکر مسجد مین نماز پڑھکر
زیارت مزار پیغمبر اسلامؐ کرنے گئے وہان سے فراغت کرکے سفر کو روانہ ہوئے
یہہ طرز سفر اس زبردست سردار کا جسکے ہاتہہ مین سلطنتونکی قسمتین ہون اور
تمام غنیمت شام کی جسکے اختیار مین ہو اقبال اسلام کا نمونہ ہے جس سے کچہہ
کچہہ اسکی فتحیابی کے بہید کا پتا لگتا ہے آپ سُرخ اونٹ پر سوار ہوئے جسپر ایک
خورجی پڑی ہوئی تہی ایک طرف کہجورین اور خشک میوہ بہرا ہوا تہا دوسرے
طرف کچہہ جوَ اور چانول اور گیہون بُہنے ہوے کے ستّو تہے آگے ایک مشک پانی کی
پیچہے ایک کاٹہہ کا پیالا رکہا تہا رفقاے سفر بے لحاظ مرتبہ ایک ہی دسترخوان
پر ہمراہ کہلتے آے اور اہل ایشیا کیطرح اپنی انگلیون سے کہاتے نہ یہہ کہ چہری کانٹے
وغیرہ سے رات کو کسی درخت کے تلے سو رہے یا ایک خیمہ شتری کے اندر سو رہتے
خیمہ بہی ایسا جیساکہ عام بدوی رکہتے ہین اور کبہی کوچ نہ کیا جب تک کہ نماز
صبح پڑہ نہ لی تمام ملک مین اسی سادہ وضع سے نکلے اور لوگون کی فریادین
سنتے اور مظلومونکی دادخواہی کرتے ہوے چلے عدل اور انصاف باحتیاط تمام
کرتے گئے کسی نے آکر خبر کی کہ ایک عرب نے دو عورتون سے جو بہنین ہین شادی
کرلی ہے یہہ بات اسلام کے خلاف ہے وہ شخص معہ اُن عورتون کے حاضر ہوا

پوچہا تو بیان کیا کہ مین نہین جانتا تہا کہ شرع مین یہہ بات منع ہے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ تو جہونٹہہ کہتا ہے ایسا کو چہوڑ یا اپنے سر سے در گزر کر اُسنے کہا کمبخت
تہا وہ دن جسمین مینے یہہ مذہب قبول کیا مجہے اس سے کیا فائدہ ہوا حضرت عمرؓ
نے اُسے پاس بلاکر چہڑ لیے جو ہاتہہ مین تہی ڈنڈا اسکے سر مین لگائین اور
فرمایا اے دشمن اپنی جان کے اور دشمن خُدا دیکہہ تجہے یہہ سزا ملی ہوا ور سیکہہ
کہ اس مذہب کی جسے خدا اور بہترین مخلوق نے پسند کیا کسطرح عزت کیجیو اور
حکم دیا کہ ان دونون عورتونمین سے ایک پسند کرلے جب دیکہا کہ وہ کسی کو
ترجیح نہین دیتا قرعہ ڈالکر ایک اُسکے حوالہ کی گئی اور چلتے وقت حضرت خلیفہ نے
یہہ کہا یاد رکہہ جو کوئی اسلام قبول کرے اور پہر ترک کر دے جان سے مارا
جاے اگر مین نے سنا کہ تمنے اس عورت کو جسے مین نے منع کیا ہے ہاتہہ لگایا تو
سنگسار کیے جاؤگے کسی جگہہ چند آدمی دہوپ مین بیٹہے ہوے تہے مسلمانون
نے بٹہار کہا تہا سبب پوچہا تو معلوم ہوا ان لوگون نے جزیہ نہین دیا ہے اسلئے
دہوپ مین بٹہایا ہے جب دریافت ہوا کہ یہہ لوگ بہت کنگال ہین تو خفا ہوکر
ملامت اُن ایذا رسانون سے کہا کہ کسی انسان کو اُسکی طاقت سے زیادہ
تکلیف نہ دینا چاہیے کیونکہ مین نے سنا ہے رسولخدا کو فرماتے ہوے کہ جو کوئی اپنے
ہمجنس کو ستاتا ہے آتش جہنم سے سزا پائیگا جبکہ یروشلم ایک منزل رہگیا ابوعبیدہ
استقبال کے لئے آیے خلیفہ وہان سے باطمینان تمام منصب امامت اور خلافت
ادا کرتے ہوے چلے صبح کو نماز پڑہی اور وعظ فرمایا کہ مَنْ یَّھْدِی اللہُ
فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ایک نہایت بُڈہا پادری سے جو

سامنے جنکے بیٹھا ہوا تھا ایسے نکتہ چینی کئے رہا نہ گیا اور چلا کر کہا کہ خدا کسی کو خطا میں
نہیں ڈالتا حضرت عمرؓ نے یہہ سنکر کچہہ جواب نہ دیا مگر جو لوگ کہ پاس بیٹھے تھے انہوں نے
کہا کہ اگر یہہ بوڑھا پھر ایسی بات کہے تو اسکا سر جدا کرو یہہ بوڑھا ہوشیار تھا اور
خاموش ہو رہا تلوار اسلام کے آگے کوئی دلیل نہیں چلتی لشکر میں پہنچتے وقت
چند عرب حضرت عمرؓ نے دیکھے جنہوں نے اپنے ملک کا سادہ لباس ترک کرکے
ریشمی اور بیش قیمت لباس غنیمت شام کے پہننا شروع کئے تھے اس آرام
طلبی اور عیش دوستی کا نتیجہ آپنے دیکھکر حکم دیا کہ انکے کپڑے پھاڑ لو اور انہیں
منہ کے بل کیچڑ میں گھسیٹو جسوقت یروسلم نظر آیا آپنے باواز بلند فرمایا اللہم
ہو اقادر اللہم ہمیں آسان فتح دے آپنا ڈیرہ کھڑا کرنیکا حکم دیکر اونٹ سے اترے اور اُس
ڈیرہ میں خاک پر بیٹھ گئے تمام عیسائی جوق جوق سلطان اسلام اور سردار
قوم جدید کو دیکھنے آئے جنہوں نے تمام دنیا کو تاخت تاراج کرنا شروع کیا ہے
اور کسی سے نہیں رکتے مسلمانوں نے یہہ سمجھکر کہ کوئی شخص ارادہ بد سے نہ آیا
ہو اُنکو دور رکھنا چاہا مگر حضرت عمرؓ نے انکے اندیشہ مٹانے کو کہا کہ کچہہ نہیں ہوتا
مگر وہی جو خدا چاہتا ہے ایمانداروں کو اُسی پر بھروسہ چاہئے خلیفہ کے پہونچتے ہی
عہدنامہ مکمل ہوا کیلان یروسلم جب روبرو ہوئے تو نہایت تعجب ہوا کہ یہہ
ہیبتناک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنے بالون کے ڈیرہ میں زمین پر بیٹھا
تالو پر بال ندارد ہیں جسنے خود اپنے ہاتھ سے شرطیں لکھیں اور یہی ہمیشہ کیواسطے
اور بہادران اسلام کے لئے نمونہ ہوئیں یہہ شرطیں قرار پائیں کہ گرجا گھر کے
دروازے رات دن کھلے رہیں اور سب مسلمان بے روک ٹوک داخل ہوں

گھنٹے صرف ہلانے سے آواز دین مگر موگری سے نہ بجائے جائین نشان صلیب
گرجا گھر وغیرہ پر نصب نہون نہ علانیہ بازارون مین کہین استادہ کئے جائین
عیسائی اپنی اولاد کو قرآن نہ سکہانے پائین نہ اپنے مذہب کا اعلان کرین
نہ کسی کو مرید کرین نہ اپنے رشتہ دارون کو اسلام قبول کرنے سے منع کرین
مسلمانی لباس نہ پہنین اہل اسلام کیطرح جوتہ پگڑی ٹوپی نہ پہنین مسلمانون
کیطرح بال نہ رکہین اور ہمیشہ کمربند باندہین یہی نشان رہے اپنی مہرون پر
زبان عربی کندہ نہ کرین مسلمانون کیطرح سلام نہ کرین نہ مسلمانون سے
لقب رکہین مسلمانون کو آتے دیکہکر کہڑے ہو جائین اور جبتک وہ بیٹہہ
نجائین کہڑے رہین ہر مسلمان مسافر کو تین دن تک مفت مہمان رکہین
شراب نہ بیچین ہتیار نہ باندہین سواری مین زین پر نہ چڑہین کسی آدمی کو
جو مسلمانون کے یہان نوکر رہا ہو نوکر نہ رکہین

اس گروہ آوارہ کے سردار نے ایسے جلیل القدر شہر کے ساتہہ جو کبہی فخر
اور ہیبت تمام مشرق کا تہا ایسی ذلیل شرطین قبول کرائین ان غیرمند
کی حقارت ہمیشہ سے ستون ہے اسلام کا عیسائی ان شرطون پر راضی ہوئے
خلیفہ نے اپنے ہاتہہ سے یہہ بہی لکہدیا کہ تمہاری جانین اور مال اور تمہارے معبد
تمہارے پاس رہین گے انکو ضرر نہ پہنچیگا اور تمہین اپنا مذہب چہوڑنے کا بہی اختیار
ہے اس کر و فر کے شہر مین جو حضرت سلیمان نے بنایا خلیفہ عمر سادہ عربی لباس
مین ایک عصا ہاتہہ مین لئے ہوئے سو فرونیس پادری کے ہمراہ داخل ہوئے
اور اخلاق کے ساتہہ اس سے عمارات قدیم کا حال پوچہتے ہے پادری بہی

ہرطرح ادب سے پیش آیا ہان مگر ایک عیسائی مورّخ کا یقین کیا جاے تو جسمین وہ پادری اُنکے میل خوردہ کپڑون سے نہایت بیزار رہا خاص کر اُن موٹے اونی کپڑون سے جنمین پیوند چرمین تہے - ایک بڑا نمونہ حضرت عمرؓ کے انصاف کا یہہ ہے کہ گرجا ے محشر مین پہنچکر نماز کا وقت آگیا پوچھا کہ کہان پڑہون بڑے پادری نے کہا جہان آپ کہڑے ہین حضرت وہان سے نکل آے اور گرجا ے قسطنطین مین پہنچے وہان ایک بوریا بچہا یا گیا مگر حضرت نے وہان نماز نہ پڑہی بلکہ زینہ سے اوترکر سیڑہیون پر نماز پڑہی اور پہر مکرر پادری سے اسکا سبب بیان کیا کہ اگر مین ان گرجا ؤن مین نماز پڑہ لیتا تو مسلمان انہین قبضہ کر لیتے اور مسجد بنا لیتے حضرت کو یہانتک رعایت منظور ہوئی کہ حکم دیا کہ کوئی شخص اُن سیڑہیون پر ایک آدمی سے زیادہ جماعت سے نماز نہ پڑہی مگر آخر کو نصف سے زیادہ مین یہہ سیڑہیان اور صحن مسجد مین داخل ہوگئین چونکہ اتفاق سے (بسبب نماز پڑہنے خلیفہ کے) یون پاک ہو چکی تہین حضرت خلیفہ نے وہ مقام ہیکل سلیمان علیہ السلام کا دریافت کر کے اسجگہہ وہ مسجد تیار کروائی جو اسلامی معبدون مین سب سے زیادہ ناموری ہے اور مسجد قرطبہ کو چہوڑکر سب سے زیادہ بے مثل یہہ فتح یروشلم سنہ ۱۷ سنہ ہجری اور ۶۳۷ع کو وقوع مین آئی انتہی یہہ قرطبہ ملک اسپین کا پاے تخت ہے جسے خلیفہ ولید بادشاہ دمشق کے سپہ سالار تارک نے جسکے نام سے جبل التارک (انگریزی جبل آلٹر) مشہور ہے ۹۲ ہجری ۷۱۱ع مین فتح کیا (سیر الاسلام صفحہ ۱۷ وغیرہ) اس شہر قرطبہ مین پہلے بادشاہون خاندان بنی امیہ نے ایک مسجد مسجدون دمشق اور بیت المقدس کے موافق عرض وطول و ارتفاع و خوبصورتی اور رونق مین آٹہہ برس کے

فتح اسپین ۹۲ ہجری سنہ ۷۱۱ع تک (از سیر الاسلام) اور صاحب پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۵۹ مین لکہتے ہین کہ عبد الرحمن اول نے قرطبہ مین مسجد کی بنیاد ڈالی ... اسپین کے دیکہو سیر الاسلام

مسجد قرطبہ

ملاحظہ ... صفحہ ... ہجری ... پورٹ صاحب لندن صفحہ ...

عرصہ مین تعمیر کروائی ۔ اسکی چھتون کے تلے ایکہزار سے زیادہ ستون سنگ مرمر کے
لگے ہوے تھے اور پیتل کے اسّی دروازون سے مسلمان آتے جاتے تھے دولت
ملک کے خرید نے مین عطریات ممالک مشرقی کی صرف ہوتی تھی اور چار ہزار
سات سو چراغ ہمیشہ رات کو روشن ہوتے تھے اس تخت گاہ خاندان بنی امیہ مین
دو لاکہہ گھر اور چھہ ہزار مسجدین اور نو ہزار حمّام واسطے آرام خلقت کے تیار تھے
جب اسپین والون نے سنہ ۱۶۱۰ع مین مسلمانون کو تمام اُس سرزمین سے نکالا
لاکھون مرد و عورت بیابان افریقہ مین بسبب ماندگی اور بھوک کے مرگئے
اور بہت مرد و عورت بغیر لحاظ اسکے کہ وہ بچے ہین یا جوان یا بوڑھے قتل کرگئے
مسلمانون کی سلطنت کو ایسے ظلم اور سختی کے ساتھہ اسپین سے خارج کیا
تب سے وہ مسجد ابتک گرجا گھر ہے سیر الاسلام مین صفحہ ۹۱ - ۹۳ اسکا مفصّل
بیان ہے ۔ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۵ مین
لکہتے ہین کہ کون ایسا ہے جسنے شولری (یعنے مردانگی) کی باقیات سلطنت
اسلام کے اسپین سے جاتے رہنے کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہے جسنے
اُس جوانمرد اور فیاض قوم پر تعجب نکیا ہو جنہون نے آٹھہ سو برس تک حکمرانی
کی مگر اُنکے مخالف مورخون نے بہی اُنکی ایک بیرحمی تک کا ذکر نہین کیا ہے کون
ایسا شخص ہے جو عیسائیون کے پادریون کی اس حرکت سے نادم ہو کہ
اُنہون نے اپنے حکام سے زبردستی شیطنت اور ظلم اُس قوم پر کرایا جنکی وہ
حفاظت مین عرصہ دراز تک رہے تھے کون ایسا متنفس ہے جو زینس پادری
کی اس حرکت کے لکھنے سے شرمندہ نہو کہ اُسنے کورداوا کے (اسلامی) بڑے بڑے

مسجد قرطبہ (یعنے قرطبہ) اسی بادشاہ نے تعمیر کروائی تھی انتہی جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب صفحہ ۹۵ اور اسکا حاشیہ

شعرا اور فلسفیون اور ریاضی دانونکی تصنیفات کو جلا دیا اور اُس قوم کے سات سو
برس کے علم و ادب کی کتابون کو برباد کر دیا انتہی

پھر اُسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۳۰۹ مین لکہا ہے کہ پادری گارڈنل زمینس نے جو
اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلا دیا اور یہہ دلیل بیان
کی کہ یہہ کتابین قرآن سے مستنبط ہوئی ہین انتہی سیل ویڈا صاحب کی کتاب سے
معلوم ہوتا ہے کہ اسپین والے یہہ خیال کرتے تہے کہ ہمنے جو بارہ ملین (یعنے
ایک کروڑ بیس لاکہہ) اہل ترک (یعنے مسلمانون) کو قتل کیا یہہ قتل انجیل کے
موافق ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے اہل کنعان کو اسیطرح قتل کیا تہا۔ صاحب
موصوف نے یہہ کتاب اسی امر کے ثبوت مین لکہی ہے انتہی دیکہو جان ڈیون
پورٹ صاحب کی انگریزی کتاب صفحہ ۱۴۲

پھر اُسی تواریخ واشنگٹن آرونگ مین لکہا ہے باب ۱۳ خلیفہ عمرؓ کا حال درمنہج
پچہلے بیان سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا ان کو بیجا نہین جو ایک سرسری حلیہ
یہان بہی لکہا جاے خلافت کے شروع مین ان کی ۵۳ برس کی عمر تہی بلکہ طول
قد سانولا رنگ تہے سنجیدہ صورت سر پر بال کم مگر قد اتنا لمبا تہا ایک صحیح لکہتا
ہے کہ جب بیٹہتے تو کہڑے ہوے آدمیون سے اونچے رہتے طاقت بدن مین معمول
سے زیادہ بائین ہاتہہ سے اسیطرح کام کرتے جسطرح دہنے سے اگرچہ اسلام قبول
کرنے سے پہلے اس مذہب کے ایسے دشمن تہے کہ حضرت پیغمبر اسلام کی زندگی
کے درپے تہے مگر بعد اسلام لانیکے نہایت سچے دل سے اس مذہب کے حامی
اور معاون ہوے جب تک حضرت زندہ رہے بڑے بڑے معقد باتین انکے شریک تہا

[illegible]

[illegible]

رہے تہا دران بدر و اُحد اور خیبر اور حُنین و تبوک و مکّہ و مدینہ مین اُنکا نام اوّل رہا

اور واقعی تمام فتوحات اسلام کے جان رہے نہایت سرگرم اور سرگرمی بہی

اِنشناک تعلیم اسلام کو سپاہی کیطرح سمجہا یا اور رواج دیا اگر کوئی عقدہ مشکل جو

عقل سے حل نہوا تلوار سے جُدا کیا اور جسنے کفر مین ضد کی اسکا سر اُتارا انتظام

امورات مین انکا ضبط اور عدل ضرب المثل ہے امورات خانگی مین ان کی

پرہیزگاری اور کفایت شعاری اور اسباب دنیا کو ذلیل جاننا مشہور صرف

پانی ہمیشہ پیا چہارے اکثر کہاے باجرکی روٹی نمک کے ساتہہ مگر اعتکاف وغیرہ

مین نمک بہی حظّ نفس سمجہہ کر چہوڑ دیا یہہ سخت اتّقا اور نفس کشی اور سادگی و

افلاس ظاہری پر اُنکو بہی لوگ عزّت سے نظر کرتے تہے اپنے روز مرّہ

کے واسطے کچہہ ایسے درشت مسئلے مقرر کر رکہے تہے مثلاً کہا کرتے تہے کہ چار چیز

واپس نہین آتی + سخن گفتہ تیر از کمان جستہ عمر گزشتہ وقت رفتہ ان کے

وقت مین مسجدین بیشمار بنگئین جنمین مسلمان عبادت کرین اور قیدخانہ

جنمین مجرم رہین جرایم خفیفہ کے واسطے دُرّہ ایجاد کیا اور اسکا اتنا خوف تہا

کہ لوگ تلوار سے زیادہ دُرّہ سے ڈرتے تہے

جب عہدہ خلافت عمرؓ نے قبول کیا تو لوگ آپکو خلیفہ خلیفہ کہنے لگے حضرت عمرؓ

نے فرمایا کہ یون تو یہہ سلسلہ کبہی منقطع نہوگا اسلئے امیرالمومنین لقب ہوا

پیچہے سے شاہان اسلام نے یہہ لقب ترک کر دیا سب سے پہلے خلیفہ کو لشکر

شام کا خیال آیا آپکی سنجیدہ راے مین تہیارونکی چمک دمک نے کچہہ اثر نکیا

خالد کو سپہ سالاری کے قابل نہ سمجہا خالد کی دلیری اور فن سپہ گری کے

توقابل تھے مگر تیز مزاج اور تند خو بھی جانتے تھے بے تحاشا اور بے تامل لڑائی کے
لایق سپہ سالاری کے عوض نیابت کے لایق اُسے سمجھے اسلیئے ضرور ہوا کہ اُ
غیر مال اندیش ہاتون سے سپہ سالاری نکالکر ابو عبیدہؓ کو دیجاے جو اپنے
حلم و اتقا اور دینداری کے سبب اس عہدہ کے زیادہ مستحق ٹھہرے چنانچہ
ایک خط ابو عبیدہؓ کے نام پرچہ چرمی پر لکھکر اطلاع دیگئی کہ خلیفہ ابوبکرؓ انتقال
فرما گئے اور مین خلیفہ ہوا انکو سپہ سالار مقرر کرتا ہون
پھر اُسی تواریخ مصنفہ واشنگٹن ارونگ صفحہ ۱۴۷ باب ۳۳ مین لکھا ہے
تمام ملکی امورات کا انتظام کرکے اور اپنی تجہیز و تکفین کی بابت ہدایت کرکے
۶۳ برس کی عمر مین دس برس اور چھ مہینے خلافت کے بعد ساتوان دن تھا
تلوار لگی ہوے کہ انتقال فرما گئے یہہ تمام تاریخ حضرت عمرؓ کی پڑھکر معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ بڑے صاحب کمالات تھے نہایت زیرک اور بڑے عادل بانی اسلام اگر انہین
کہا جاے تو بجا ہے یہی تھے جنہون نے احکام نبی اسلامؐ اس خوبصورتی اور
احتیاط سے جاری کئے حضرت ابوبکرؓ کو انکی خلافت مین ہمیشہ اپنی صلاح اور
مشورہ سے مدد کرتے رہے تمام سلطنت اسلامیہ کا انتظام کیا ضابطے مقرر
کئے اپنے ماتحت سپہ سالارون پر چین اُنکے اقبال اور حشمت کیوقت ایسا زیر
نگاہ رکہا کہ یہی بڑی دلیل اُنکی بڑی لیاقت حکمرانی کی ہے دنیا سے
نفرت کرنے مین اور سامان دنیوی کو حقیر جاننے مین حضرت پیغمبر اسلام صلعم
اور خلیفہ ابوبکرؓ کی پوری تقلید کی اپنے سپہ سالارون کو جب لکھا تو یہی لکھا
کہ خبردار اہل ایران کے لباس اور طعام کی پیروی نہ کرنا ہمیشہ سادہ وضع

پہننا اور سادہ عادات اور اللہ تعالی تمہین فتحمند رکہے گا یہہ چہوڑا اور خراب ہوئے
اور اتنا خیال تہا انہین اس بات کا کہ اپنے افسرونین سے جیسے عیش اور تن
کیطرف راغب دیکہتے بے سزا دئے نہ چہوڑتے بعض احکام سے انکی مردانگی اور
ذکاوت دونون ثابت ہوتی ہین   حکم تہا کہ وہ لونڈی کہ جو ایک لڑکا جن چکی
ہو بیچی نہ جائے اپنی جیب خاص سے ہفتہ وار خیرات کرتے ہر ایک کی حاجت کیموافق
دیتے نہ یہہ کہ اسکی لیاقت کے موافق اور فرماتے کہ خدا نے جو جو نعمتین ہمین عطا
کی ہین ہماری ضرورت رفع کرنیکو واسطے ہین نہ ہماری نیکیونکے عوض مین نیکیون
کا عوض قیامت مین ملیگا

شروع مین خلافت کے آپنے اصحاب رسول خدا صلعم اور تمام مستحقین کے خرچ کیواسطے
وظیفے مقرر کئے حضرت عباس کو سالیانہ دو لاکہہ درہم مقرر کئے اسیطرح ہر ایک
کو اسکے مرتبہ کیموافق جو لوگ کہ جنگ بدر مین موجود تہے انکو پانسو ۵۰۰ درہم اور
وے لوگ جو شام ایران مصر کی لڑائیون مین شریک رہے انکو اس سے کم
حضرت پیغمبر اسلام کے دو محلون مین ہر ایک کو دس ہزار درہم سالیانہ اور حضرت
عایشہ رض کو بارہ ہزار حضرات حسنین ع کو ہر ایک کو پانچہزار درہم اور جو کوئی
ان حصّون سے ناراض ہوتا حضرت عمر فرماتے کہ قہر خدا کا اسپر سب سے پہلے
انہین نے دفتر جمع و خرچ بیت المال مقرر کیا انہین نے سنہ ہجری لکہنا شروع
کیا سکّہ اسلام انہین نے جاری کیا جسپر خلیفہ وقت کا نام اور کلمہ لا الہ الا اللہ
تہا کہتے ہین کہ انکی خلافت مین ۳۶ ہزار شہر قلعہ اور گڑہیان فتح ہوئین نئے
شہرونکی بنیاد پڑی بڑی بڑی منڈیان مقرر ہوئین بے شمار مسجدین تعمیر

ہوئین انہین کے ضبط سے یہہ وسیع اور طویل نئی سلطنت ایک ہے سلسلہ
کیطرح متفق رہے
کیا خوب کہا گیا ہے کہ اس خلافت کے تاج ہی مین فتحین شام اور ایران اور مصر
کی تہین اور تاریخ عرب مین بہی زمانہ بہادری اور اقبالمندی کا ہے اور بنیاد
اس غیر محدود سلطنت کی دیکہئے تو دس برس سے بہی کم مین پڑی
ذرا یہہ خوب یاد رکہنا کہ یہہ غازی نامور یہہ بڑا منتظم یہہ دلاور سردار شروع مین
نیم تعلیم یافتہ مکہ کے رہنے والے تہے ہان ان اگلے بہادران اسلام کی نسبت
کتنی اچہی طرح ہم کہہ سکتے ہین کہ اندنون دیو ہوتے تہے تمت کلامہ
مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۶۷ع
بموجب پسند مسٹر ہنری ہیرس الیٹ صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند
صفحہ ایمن مرقوم ہے امیر المومنین عمر بن خطاب نام پدرش خطاب بن
نفیل بن عبد العزیز بن ریاح بن عبد اللہ قرط بن زراح بن عدی بن کعب
بن لوی و نسب او بکعب بن لوی بہ نسب رسول صلعم میپوندد حفصہ
حفصہ یکے از زوجگان رسول بودہ چون ابوبکر صدیق پیش از وفات خود عمر
را خلیفہ خود مقرر نمودہ بود چنانچہ بعد وفات او عمر را بر مسند خلافت نشانیدند
اوّل کسی کہ او را امیر المومنین خواندند عمر بن خطاب بود وسبب آنچنان
بود کہ ابوبکر را خلیفہ رسول خواندندے وچون عمر بن خطاب بخلافت نشست
گفت کہ اگر مردم مرا گویند خلیفہ خلیفہ رسول خدا این سخن دراز شود پس مغیرہ بن شعبہ
برخاست وگفت تو امیر مائی وما مومنانیم پس تو امیر المومنین باشی از آن

جملہ اصحاب بر آن قرار دادند و او را امیر المومنین خواندند و عمرؓ تمامی ملک شام
و مصر را از دست قیصر روم کہ ہرقلیس نام داشت بر آوردہ و در سال شانزدہم
از ہجرت بر ملک عجم نیز مستولی گشتہ فارس را از یزدجرد پسر خسرو پرویز گرفت و چون
مدت خلافت او باخر رسید روزے در نماز بود شخصے بنام ابو لولو غلام مغیرہ او را شہید
ساخت و ہفت کسان دیگر را کشتہ خود ہم کشتہ شد این واقعہ بست و ہفتم ذی الحجہ
سال بست و سویم یا کہ در ماہ محرم سال بست و چہارم از ہجرت در شہر مدینہ
روے دادہ انتہی

سبحان اللہ جل شانہ خاصان خدا کی عظمت و جلال کا باوجود اُنکے کمال
بے اسبابی کے کسی بادشاہ کا کر و فر پاسنگ بھی نہین ہو سکتا ہے لکھا ہے
کہ قدما مشایخ جب کسی بزرگ کو بہت اسباب آرایش کے ساتھہ دیکھتے تو
اُسے حقیر جانتے تہے اور سمجھتے کہ جب آرایش باطن کم ہوگئی تب آرایش ظاہر
کی حاجت ہوئی ہے سب انبیاء اور اولیاء نے یونہین اسباب دنیا کو ذلیل
جانا ہے مرقس ا باب ۱ مین حضرت یحیٰؑ کا حال دیکھنا چاہیے جہان لکھا ہے
کہ یوحنا اونٹ کے بالون کی پوشاک پہنے اور چمڑی کا کمر بند اپنی کمر مین باندھے
تہا اور ٹڈی اور جنگلی شہد اُسکی خوراک تہی انتہی

تنخواہ حضرت ابوبکرؓ کے خزانہ سے مدینہ کے تین درم ہونیکے مقرر تہے اور
وہ جمعہ کے دن بقیہ اپنے روپیے اور دوسرے لوگون کا اُن شخصون کو جو بہت
مستحق تہے بانٹ دیتے تہے زر مذکور اوّل سپاہیون کو اور بعد اسکے اور لوگونکو
ملا کرتا تہا۔ انکا پیرہن ہوٹی اون کا جو ممالک ایشیا مین علامت بزرگی اور امور

دینی کی حکومت کا نشان ہے عمرؓ کو بلا اور ایک شخص نے حاضرین مجلس مین سے اسکو بہت پہٹا ہوا دیکہکر جناب امیر المومنین (حضرت عمرؓ) سے عرض کیا کہ ظاہر حال تمہارا مطابق تمہاری سیرت اور ہمت عالی کے نہین ہے ۔ حضرت عمرؓ نے سادگی کے ساتہہ جو بناوٹ کی راہ سے نہ تہی جواب دیا کہ اے دوست میرے وہ مذہب جسکے ساتہہ خدا نے مجہے بزرگی دی نہایت عمدہ لباس اور اور زیور مکلف اور آرایش خوشنما ہے انتہی از سیر الاسلام باب ۳ زبان انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ ۱۸۷۵ع پہر لکہا ہے کہ امام حسن خلف علی مرتضیٰؑ اور سبط محمد مصطفیٰ صلعم نے دو بار اپنا مال محتاجون کو بانٹ دیا اور خلیفہ عمرؓ اور خلیفہ ابو بکرؓ ہر ہفتہ مین جو کچہہ مایحتاج سے بچتا غربا کو دیدیتے تہے انتہی (از سیر الامم باب ۵ ترجمہ منشیہ صفحہ ۲۱۱)

اے دلت سخت و ملایم گفتگو   زر میان جان و بر لب ذکر ہو

بے عمل ایمان نمی آید بکار   لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا

حضرت عمر فاروقؓ کی ایام سلطنت مین جسقدر ملک تصرف اسلام مین آئے انکا بیان کتب سیر مین موجود ہے کہ کسی بادشاہ کو یہہ فتوحات نصیب نہین ہوئے شاید ناظرین سمجہین کہ سکندر نے تو ایکعالم کو فتح کر لیا تہا مگر اسکے لئے دلایل موجود ہین کہ یہہ فتح سکندر کو بہی نصیب نہین ہوئی اس مختصر مین اُن سب باتون کے لکہنے کی گنجایش نہین ہے صرف اتنا لکہنا چاہئے کہ سنہ عیسوی سے تین سو تینتیس برس پیشتر جب سکندر یروشلم پر حملہ آور ہوا تو کاہنون کو اُن کی کہانت کا لباس پہنے ہوئے دیکہکر جو کہ سکندر سے ملنے کو نکلے تہے اُنکا اسقدر رعب

اُسپر غالب آیا کہ صف آرائی کا خیال چہوڑ آگے بڑہکر یدّو نامی سردار کاہن کو سجدہ کیا سبب پوچہا
بسبب بنانی اُسکی (یعنے سکندر کی) اس عجیب حرکت سے بہت متعجب ہوسے
(از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱) وہ سمجہا کہ فرشتے آسمان سے اوترے ہین اور یروسلم
کی تسخیر سے باز رہا اور حضرت عمر فاروق رضؓ کو دیکہکر عیسائیون کا بطریک یعنے امام
ایسا رعب مین آگیا کہ خاص ہیکل کی بنیاد پر مسجد اقصٰی کے بنانے کی اُسنے
صلاح دی اور وہی جگہہ بہی بتلادے ورنہ ممکن تہا کہ کوئی دوسری جگہہ اُسوقت
بتادیتا اور اگرچہ جانتا تہا کہ اس جگہہ پر مسجد بننے سے وہ نامور پیشین گوئی جو
لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے باطل ہوجائیگی اور تو بہی حضرت عمرؓ کے رُعب مین آکر
وہی جگہہ بتادی کہ جس سے وہ پیشین گوئی کہ جسکا ابطلان تمام انجیل کے
نامعتبری کا سبب ہوسکتا ہے غلط کردی پہر یہہ کہ یہہ کہین نہین لکہا ہے کہ پہلے
اُس بطریک نے کوئی اور جگہہ بتلائی اور جب وہ جگہہ ناپسند ہوئی تب لاچار
ہوکر ہیکل کا مقام بتلایا بلکہ پہلی ہی دفعہ مین اُسنے وہی جگہہ بتلائی کہ جسپر
عیسائی اور یہودیون کا سارا فخر تہا بسبب اُسکی کمال عظمت اور بسبب
حفاظت پیشین گوئی مرقومہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کے سیر الاسلام باب ۳ صفحہ ۱۱۱
مین لکہا ہے مسلمانون کو قاعدہ بندوبست اور عملداری کرنیکا معلوم نہ تہا
مگر طریقون فتح کیسے خوب واقف تہے حال اہل روم اور سکندر اعظم کا بہی
ایسا ہی تہا فتوحات رومیونکی ایسی عجیب نہ تہے جیسے کہ فتوحات اہل اسلام کی
رومیون نے بسبب کام مین لانے ہر قسم کی دغابازی اور شمشیر زنی کے
فتحین حاصل کین تہین مگر سردارون اہل اسلام نے اپنی شمشیر زنی کی

عیسائیون کی اقبال اور رومی سلطنت کا عین زمانہ بلکہ کمال تہا

ایک ہی بڑی سعی اور جانفشانی سے ملک گیری کی انتہی

غرض ایسی باتوں میں سکندر کو حضرت عمرؓ کے فتوحات سے کیا نسبت ہے دوسرے یہہ کہ سکندر نے جو ملک فتح کئے وہ اُسکے مرتے ہی غیروں کا حصہ ہوگئے چنانچہ ترجمہ قرآن شریف جسپر علماء عیسائی نے اپنی طور کا حاشیہ اور دیباچہ لکھا اور بخط رومن ۱۸۴۴ع کو الہ آباد پریزبیٹرین مشن پریس میں چھاپا اُسکے دیباچہ کے صفحہ ۶ دفعہ ۴ میں لکھا ہے کہ سکندر کی عمر ۳۲ بتیس برس کی تھی اور اُسکی حکومت عظیم اُسکے چاروں سپہ سالاروں کے درمیان یوں تقسیم کی گئی تھی کہ سلوکس کو ایران اور بابل اور کئی ایک اور مشرقی ممالک ملے کاس ساندر کو مقدونیہ اور اُس کے آس پاس کے صوبے ملے انٹگونس نے شام اور ایشیاء کوچک کے اکثر ممالک اپنے قبضہ میں لئے اور طالمی نے مصر اور اُسکے اطراف پر قبضہ کیا انتہی

پادری آگسٹس براڈ ہیڈ کا قول ہے کہ مقدونیہ کی سلطنت چار حصوں میں منقسم ہوئی۔ فلسطینہ اور مصر طالمی سوتر کو ملا اور سوریہ اور بابل مشرقی صوبوں سمیت سلوکس کو اور تھراکیہ بتھینیہ اور کوچک ایشیا کے اور صوبے لیسیماچس کو اور مقدونیہ اور یونان کسندر کو ملا قریب پچاس برس مسیح سے پیشتر یہہ سب مملکتیں رومی سلطنت میں شامل ہوئیں اور اس اٹہائی سو برس میں (یعنے سکندر کی وفات کے بعد سے لڑائیاں قایم رہیں انتہی (اردینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)

پھر اُسی کتاب کے صفحہ ۳۳۷ میں لکھا ہے کہ سکندر کی وفات کے تہوڑے عرصہ بعد اُسکی روکزنا بابلی بیٹا جنی اور بعضے اوسے تخت پر بٹہایا چاہتے تہے لیکن جب وہ گیارہ برس کا ہوا وہ اور اُسکی ماں مقدونیہ میں قتل کئے گئے انتہی۔

پس یہ سب ممالک سواے ایران کے صرف سلطنت روم مین شامل ہین اور حضرت عمر فاروق رضی کے عہد خلافت مین فتح کیے ہوئے ملک ابتک بعنایت ملک الودود تصرف اسلام مین موجود ہین اُنین سے ہر شہر مسلمانون کا وطن اور ہر قریہ اہل ایمان کا مسکن ہے ان ملکون کے سب باشندے کیا گدا اور کیا بادشاہ فیضیاب اسلام کے سبب قیامت تک حضرت عمر رضی کے شکرگزار رہین گے

مثنوی مؤلفہ

جہالت طعمۂ آن تیغ تیز است ❋ امان از سہم او در گریز است

علم بر ملک شام افراشت از بام ❋ برآمد مہر رخشندہ سر شام

کشیدہ تیغ با بازوے فولاد ❋ ز ہولش کوہ دشت آمد بفریاد

ستادہ بر غزا با صد بشارت ❋ کشادہ قلعہ ہا از یک اشارت

ز تیغش سرزمین سیراب گردید ❋ ز رعبش زہرۂ شیر آب گردید

قیامت کرد در آفاق جیشش ❋ زمین و آسمان لرزد ز طیشش

رسول اللہ حرم از بت بپرداخت ❋ عمر بیت المقدس را ز نو ساخت

بناے مسجد الصخرہ او کرد ❋ نکو خود بود و تعمیر نکو کرد

شبانگہ بود قریب شہر راہش ❋ شد آن ارض مقدس خیمہ گاہش

چہ شب ایام غربت را ہمہ اجر ❋ سلام ہی حتی مطلع الفجر

بشوق داخلہ الشب سحر شد ❋ سحر داخل کلیجا البصر شد

چو در بیت المقدس شد گزارش ❋ کہ شد بر تخت داؤدی قرارش

مسلم شاہی دنیا و دینش ❋ کہ ملک وحدہ شد زیر نگینش

خداوند سریر و تاج داؤد | ز اوجش رفعت معراج داؤد
بنان را بر صلیب نیزه بر کرد | مگر زیر لبیش از ظل عمر کرد
دلیل راه یزدانی علم شد | ستون ابر نورانی علم شد
ز عیبش اندرین را بود ایما | و یهدیک صراطا مستقیما
نه دامان علم یکسر کشاده | مگر گردی شهپر کشاده
ز شادی شد بدل محزونی ملک | مسلم شد باو ہاروئی ملک
براو دی محل عزتا کوشش | نموده روح اصحت پابوسش
پرستش رایتا پرچم نمائی | چو موسیٰ بر علم کرد اژدہاے
علم بر قلۂ صیہون علم شد | فلک پیشش پے تسلیم خم شد
کشاده پرچم و افراشت رایت | گرفته خلق در ظل حمایت
نصارا وجد پید اقبال او کرد | مسیح از دور استقبال او کرد
ہوشعنا گفت خلق از مقدم او | بفرشش آراست راه او ہم او
ترنم شد مبارکبادے او | برقص آمد یہود از شادئ او
منابر پر خروشش از نام فاروق | بگیتی سکه زد اکرام فاروق
ستود ارض و سما زین گونه ویرا | جزاک الله فی الدارین خیرا
زہے معراج اقبال عرب دید | عمر در روز پیغمبر بشب دید
بحکمت ہا سلیمانی کلامے | بحکمش ملک کنعانی غلامے
رسید اینجا باقبال حد و مال | که موسیٰ نارسیده در چہل سال
چو سر و ویرانه ہیکل نظر کرد | فراتے جوششش از چشم عمر کرد

بعین آداب مازاغ البصر دید ‌ ‌ پیمبر دیدہ بود و با عمر دید

بلرزید یک جہان از نیمہ آتش ‌ ‌ فزون شد غیرت بیت الہی ‌ش

بدست خویش رفت آن خار و خس را ‌ ‌ قوی فرمود دست دسترس را

بعہد ہمت الیان وفا کرد ‌ ‌ حرم تعمیر والاقصی بنا کرد

چو موسیٰ کرد بیت اللہ بنائے ‌ ‌ ازو شد اشتداد زین انتہائے

بغفلت غیرت طور آمکان شد ‌ ‌ زہے نور آعلی نور آمکان شد

عزیز از گور صد شکر خدا گفت ‌ ‌ کلیم از طور اے صل علی گفت

چو روح اللہ دید آن صنع پاکش ‌ ‌ بگفت اے مرحبا روحے فداکش

نمود آن تازہ تعمیر گرامی ‌ ‌ بہ یحیی معجز یحیی العظامی

ہنوز آن فیض بخش خاص و عام است ‌ ‌ ہنوز آن شوکت اسلام تام است

تب یہہ پیشین گوئی جو ۱۰۲ زبور مین ہے پوری ہوئی ۱۳ (اے خدا تو اٹھیگا صیحون پر رحم فرمائیگا کیونکہ اُسپر مہربان ہونیکا وقت کیونکہ وقت مقرر آیا ہے (۱۴) کیونکہ تیرے بندے اُسکے پتھروں سے راضی ہین اور اُسکی خاک پر مہربانی کرتے (۱۵) اور قومین یہوواہ کے نام سے ڈرینگے اور زمین کے سارے باشندے تیرے جلال سے (۱۶) کیونکہ یہوواہ نے صیحون کی تعمیر کی ہے اپنے جلال مین ظاہر ہوا ہے (۱۷) وہ ناچار کی دعا کیطرف متوجہ ہوا اور اُسنے اُنکی دعا کو ناچیز نہین جانا ہے (۱۸) یہہ آنیوالی پشت کے لئے لکھا جائیگا اور پیدا ہونیوالی اُمت یاہ (یعنے خدا) کی حمد کریگی (۱۹) کیونکہ اُسنے اپنی مقدس بلندی پر سے جہانکا یہوواہ نے آسمان پر سے زمین کیطرف نظر کی ہے (۲۰) تاکہ قیدیکی آہ سُنے

تاکہ موت کے فرزندون کو رہائی دی (۲۱) تاکہ صیحون مین یہوواہ کا نام بیان کیا جے
اور یروسلم مین اُسکی حمد (۲۲) جب امتین باہم جمع ہونگین اور مملکتین تاکہ یہوواہ
کی عبادت کرین انتہی از ترجمہ پادری جوزف ادین صاحب
اس پیشین گوئی کی شرح مین صرف چودہوین آیت کی تفسیر جو پادری جوزف
ادین صاحب نے کی لکہنا کافی ہے قولہ صیحون بحال ہوگا اور آباد کیا جائیگا
کیونکہ تونے (اے خدا) اپنے لوگون کے دلپر ایسی تاثیر دی ہے کہ وہ اُس کے
ویرانے پر ترس کہاتے ہین اور تیرے بندے اُسکے پتہرون سے راضی ہین یا
اور اُسکی خاکپر مہربانی کرتے ہین تو بیشک صیحون پر مہربانی دکہاے گا کیونکہ
اسحال تیرے بندے اُسکے ویرانہ پر الفت سے نظر کرتے اور ترس کہاتے ہین
اور اُسکی بحالی اور آبادی کی دلی خواہش رکہتے ہین اور یہہ اُسکے بحال
اور آباد ہوجانے کا نشان ہے انتہی اور باقی اس پیشین گوئی کی سب
آیتون کا مطلب صاف ہے کہ حضرت عمر رض کا اُسکے ویرانہ پر ترس کہانا اور
اُسے تعمیر کرنے کا مذکور ہوا ہے اور یہوواہ کا صیحون کو تعمیر کرنا یہی تہا (آیت ۱۶)
کہ حضرت عمر رض کے ہاتہ سے خدا نے اُسے تعمیر کروایا جیسے پیشتر حضرت سلیمان کے
ہاتہ سے اُسے تعمیر کروایا تہا اور پیدا ہونیوالی اُمت (آیت ۱۸) سے صاف اشارہ
اُن لوگون کی طرف پایا جاتا ہے جو بنی اسرائیل کے سوا ہین اور وہ صرف
مسلمان معلوم ہوتے ہین اور یہہ کہ خدا کی حمد کریگی اس سے بخوبی ثابت ہے
کہ وہ اُمت خدا پرست ہوگی نہ یہہ کہ بُت پرست پس جبکہ نہ بنی اسرائیل سے
یہان مراد ہے اور نہ دنیا کی بُت پرست قومون سے اور نہ عیسائیون سے

کیونکہ مسیحؑ بنی اسرائیل مین سے تہے دوسرے یہہ کہ رومی فوجکے ساتہہ بعقیدۂ نصاریٰ
مسیحؑ بیت المقدس کو ڈہانے آئے تہے نہ یہہ کہ اُسے تعمیر کرتے تیسرے یہہ کہ
عیسائیون نے کبہی بیت المقدس کو تعمیر نہین کیا ہے اور اس پیشین گوئی
مین اُسکی تعمیر اور آباد کرنیوالون کا ذکر ہے پس جس شخص مین ذرا بہی عقل ہو
تو فوراً سمجہہ جائیگا کہ یہہ خاص مسلمانون سے صاف و صریح مراد ہے اور قیدی
اور موت کے فرزندون سے (آیت ۲۰) مراد یروسلم مین رہنے والے جو کہ مدت
اسلام سے پیشتر بادشاہ گردیون کے سبب قتل اور اسیری کے خطرون مین
گرفتار تہے

اب اگر کوئی کہے کہ بخت نصر وغیرہ نے بہی یروسلم کو فتح کیا تہا وہ کیون نہ
وارث تخت داؤدی کہلائے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وے سب خدا کیطرف سے
اُس ملک کے وارث ہوکر نہ آئے تہے بلکہ صرف ڈہانے اور غارت کرنے کے لیے
آئے تہے اور یہہ بات وارثونکے سراسر خلاف ہے اور جولین نے جو اُس کی
تعمیر کا ارادہ کیا تو اس سبب سے کہ وہ خداپرست نہ تہا خدا ہی نے اُس کو
وراثت نہ بخشی تہی اور اُسی عرصہ مین وہ فارسیون کے ہاتہہ سے مار بہی ڈالا
گیا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۹ ۱۲۳) اور حضرت عمرؓ نے تو اُس ویران کئے ہوئے
مقام کو پہر تعمیر کیا اور وہی تعمیر کہ جو خدا کی بزرگی کے لایق ہے کوئی اپنے لئے
قلعہ یا محل نہین بنوایا تب یہہ پیشین گوئی جو یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین ہے پوری
ہوئی کہ میرا گہر عبادتکا گہر کہلائے گا متی ۲۱ باب ۱۳ پس یہہ وراثت کا منصب
حضرت عمرؓ کے لئے خاص خدا ہی کیطرف سے تہا کہ ایسا بڑا یہہ کام حضرت عمرؓ کے

ہاتہہ سے ہوا

اسکے لئے دوسری دلیل یہہ ہے کہ اتنی بڑی مدت یعنے قریب تیرہ سو برس سے جو حکومت اسلام وہان قایم ہے اور کسی کو اسکی آدہی اور چوتہائی کے مدت بہی وہان حکومت کرنا نصیب نہین ہوا پہر بخت نصر وغیرہ بُت پرستون کو ابرہیم وسلم کی وراثت سے کیا علاقہ ہے

اور اسکے لئے تیسری دلیل یہہ ہے کہ اُن بُت پرست بادشاہونکا دست رس اُس پاک مکانپر اُسوقت ہوا جبکہ وہ خوب آباد تہا اور اُنہون نے آکر اُسے لوٹا اور ویران کیا چنانچہ سیسق شاہ مصر اور بخت نصر اور انتوکس وغیرہ سے اسکا ثبوت ظاہر ہے اور حضرت عمرؓ کا تسلط اُس پاک مکانمین اُسوقت ہوا جبکہ وہ نہایت ویران تہا اور حضرت عمرؓ نے آکر اُسے آباد اور تعمیر کیا پس ویرانیکی نسبت حضرت عمرؓ کا گزر اُس پاک مقام مین اسطرح ہوا جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کا جب وہان گزر ہوا تب صرف ویرانہ تہا اور اُسکی آبادی کی نسبت اسطرح جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے اُسے آباد اور تعمیر کیا تہا اور اُسکی مقبول عبادات کی نسبت یون جیسے حضرت موسیٰ اور حضرت سموئیلؑ نے وہان خدائے قادر کی پرستش قایم کی تہی اور اُسکی امامت کی نسبت یون جیسے حضرت ہارونؑ اور حضرت ذکریاؑ نے اُسمین کہانت کی تہی اور امامت اور حکومت دونونکی نسبت یون جیسے حضرت ملک صدق نے اُسمین کہانت اور بادشاہت دونون کی تہین اور یہہ ساری مناسبتین کیا ہی صاف اور صریح ہین کہ جنمین کسی کو بہی چون وچرا کی گنجایش نہین

پہر یہہ بہی کہ اُس میراث کا جو حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ نے دنیا مین چہوڑی اکابر اسلام کے سوا اور کوئی فرقہ وارث نہین ہو سکتا ہے بسبب اتحاد عقیدہ توحید پرستی اور اسوجہہ سے بہی کہ حدیث صحیح مین جو حضرت داؤدؑ کی کتاب کا نام وہی اُس کتاب کا بہی نام ہے جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام پر نازل ہوئی چنانچہ صحیح بخاری مین بروایت ابو ہریرہ رضؓ منقول ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے **خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ** . . . . . یعنے ہلکا اور سہج ہوگیا تہا داؤدؑ پر قران سو وے اپنی سواریون کے کسنے کا حکم کرتے تہے تو قران کو زین کسنے سے پہلے پڑہ چکتے تہے انتہیٰ اس حدیث مین زبور کا نام بہی قران فرمایا گیا

اعمال ۱۵

تب یہہ پیشین گوئی جو اعمال ۱۵ باب ۱۶ – ۱۸ مین لکہی ہے پوری ہوئی (کہ خدا فرماتا ہے) بعد اسکے مین پہر آونگا اور داؤدؑ کے گرے ہوے ڈیرے کو اُٹہاونگا اور اُسکے ٹوٹے پہوٹے کی مرمّت کرکے اُسے پہر کہڑا کرونگا کہ قوم کا بقیّہ اور سب غیر قومین جو میرے نام کی کہلاتی ہین خداوند کو ڈہونڈہین خداوند جو یہہ سب کچہہ کرتا ایسا فرماتا ہے خداوند کو شروع سے اپنے سب کام معلوم ہین انتہیٰ یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی تعمیر سے علاقہ نہین رکہتی تہی کیونکہ اس کتاب اعمال سے سیکڑون برس پیشتر وہ بن چکی تہی اور اُسمین لکہا ہے کہ اب ایسا کرونگا اور داؤدؑ کے گرے ہوے ڈیرے سے مراد وہ ہیکل جو حضرت سلیمانؑ نے بنوائی تہی اور اُسی جگہہ اب مسجد الصخرہ ہے

کیونکہ بسبب عظمت کے داؤد کے نام کی وہ ہیکل کہلاتی ہے ورنہ بنوا ای تو داؤد کی نہ تھی پہلے اُسے حضرت سلیمانؑ نے اور پھر زرو بابل وغیرہ نے بنایا اگر کوئی کہے عاموس ۹ باب ۱۱ مین یہہ پیشین گوئی لکھی ہے جو کہ اسیری بابل سے پیشتر کی عیسائیون وغیرہ مین سمجھی جاتی ہے تو یعقوب حواری (اعمال ۱۵ باب ۱۶) کی گواہی سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی بربادی سے علاقہ نہین رکھتی ورنہ یعقوب کو پھر اس پیشین گوئی کی یاد دلانے سے غرض کیا تھی کیونکہ وہ ہیکل تو سیکڑون برس پیشتر بن چکی تھی اور عیسائی اور یہودی جدید محاورہ[۵] مین مسلمان غیر قوم ہین اور اس پیشین گوئی مین لکہا ہے کہ قوم کا بقیہ اور سب غیر قوم پس یعقوب حواری کے زمانہ مین تو یہودی کثرت سے تھے یہودی قوم کا بقیہ تو گھٹتے گھٹتے سیکڑون برس بعد ہوا ہے اور غیر قوم جو میرے نام کی کہلاتے ہین پس مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہین جسے سب یہودی اور عیسائی بھی مانتے ہین پھر یہہ کہ عاموس کی کتاب کی تصنیف کے سنہ تحقیق کیسے معلوم ہین پس ممکن ہے کہ بعد تعمیر ہیکل ثانی عاموس نے بھی یہہ پیشین گوئی لکھی ہو کیونکہ اُسکی معتبر اور پائدار تعمیر تو مسلمانون ہی کے ہاتھ ہوئی اور بڑی بات یہہ ہے کہ اب وہ گری ہوئی کہان ہے جسے کوئی اُٹھا دے گا

پس جسطرح حضرت موسیٰ کے رفیقون سے شروع مین حضرت یشوعؑ نے اُس ملک مین آکر تصرف کیا اور خدا کے حضور قربانی گزرانی اسیطرح حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے حضرت عمر فاروقؓ نے

[۵] واضح ہو کہ بعد زمانہ حضرت داؤد کے ان کا لفظ اولاد اسمٰعیل کی بابت یہودی محاورہ مین کم مستعمل ہونے لگا تھا

آخر مین یہان اگر یہہ عبادتخانہ تعمیر کیا کہ جو اب تک موجود ہے یعنے حضرت موسیٰ سے اُسکا شروع
کے ہاتہہ سے اُسکا شروع اور حضرت رسول اللہ صلعم کے صحابی کے ہاتہہ سے اُسکا
انجام ہوا۔ اور جسطرح حضرت یشوع نے کنعان مین داخل ہونیکے وقت یریحو کی شہر پناہ
کو نرسنگونکی آواز سے گرا دیا تہا (یشوع ۶ باب ۲۰ و ۲۱) اسیطرح اسطخر کے قلعہ کی
دیوار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے مسلمانونکی تکبیر کی آواز کے صدمہ سے
جڑ سے گر پڑی تہی اور اسقدر اُس کلمہ نے تاثیر کی تہی کہ جب اُس دیوار کو اُٹہا
تہے تو غیب سے تکبیر کی آواز آتی تہی اور اُس آواز کے صدمہ سے وہ دیوار
جڑ سے گر پڑتی تہی انتہیٰ از بستان التفاسیر ترجمہ تفسیر عزیزی مطبوعہ ۱۲۶۳ ہجری
صفحہ ۱۵۳ شروع تفسیر سورہ مدثر یہہ لفظ فارسی نقشہ زمین مین اصطخر لکہا ہے
بالصاد اور غیاث اللغات مین لکہا ہے استخر بالکسر و تاے فوقانی مفتوح و
سکون خاے معجمہ یعنی تالاب و نام قلعہ فارس زیرا کہ در وے تالابے عظیم واقع است
از رشیدی
تب یہہ پیشین گوئی جو چہیاسٹہہ زبور مین ہے (آیت ۱۳ — ۱۵) پوری ہوئی
کہ مین قربانیون کے ساتہہ تیرے گہر مین آونگا اپنی نذرین تجہے ادا کرونگا
جنہین میرے لبون نے کہا اور میری تنگی مین میرا منہہ بولا مین فربہ بیلونکی
قربانیان مینڈہون کے خوشبو سمیت تجہے گذرانونگا بیل بکرون سمیت قربانی
کرونگا انتہیٰ چونکہ یہودی لوگ صرف وجود ہیکل تک قربانی گذرانتے تہے اور
بعد اُسکے یہہ دستور آئین بالکل موقوف ہوا اور عیسائی باوجود عقیدہ مصلوبی
مسیح اب قربانی وغیرہ سارے رسومات شریعت کو محض بیکار اور لاحاصل

جانتے ہین اسلیئے اپنے کہانیکے لیئے توسیکڑون بیل بکری وغیرہ پر چہری پہیرتے
مگر خدا کے نام کا ایک بُرہ بہی قُربانی نہین کرتے اور صرف مسلمانونہین یہہ دستور
قُربانی گزراننے کارائج ہے چنانچہ یروسلم مین بہی خدا کے گہر مین مسلمان ہی
عیدالضحیٰ وغیرہ مین قربانی گزرانتے ہین جیسے پیشتر حضرت یشوعؑ اور حضرت
داؤدؑ قربانی گزرانتے تہے اسلیئے یہہ پیشین گوئی خاص اہل اسلام ہی سے
علاقہ رکہتی ہے۔

اور جسطرح حضرت موسیٰؑ کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدائے واحد حقیقی جلشانہٗ
کی پرستش جاری ہوئی اگرچہ پیشتر خیمہ جماعت بناتہا اسیطرح حضرت عمرؓ
کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدائے واحد کی پرستش بحال ہوئی اور اس
درمیان مین جو کچہہ نئے نئے عقاید لوگونمین پیدا ہوئی وہ خدا کے اس پاک
گہر سے خارج رہے وہان کوہ سینا حضرت موسیٰؑ کے وقت سے مشہور اور یہان
کوہ صیحون کا ویرانہ حضرت عمرؓ کے وقت سے معمور ہوا

اسکی بابت حضرت یسعیاہ نبی نے یہہ نبوت کی ہے جاگ جاگ اے صیحون
اپنی عزت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ
آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا انتہی یسعیاہ ۵۲ باب
یعنے اے صیحون کہ یروسلم جس سے مراد ہے توجو ایک مدت سے سورہی ہے یعنے
ویران ہے اور کوئی تجہہ مین عبادت کرنے نہین آتا اب جاگ جا اور یہہ
بات خاص اس تعمیر سے علاقہ رکہتی ہے اور پہر یہہ کہ آگے کو کوئی نامختون
اور ناپاک تجہہ مین پہر داخل نہوگا اسکا مطلب صاف ہے ہر شخص سمجہہ لیگا

کہ نامختون کون لوگ ہین اور پہر کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جسطرح
ابتک کسدیون اور مصریون اور رومیون وغیرہ سے بار بار یہہ عبادتخانہ
بیحرمت اور ناپاک ہوا کیا اب پہر کبہی ایسا نہوگا کہ کوئی نامختون وغیرہ کبہی
بیعنے قیامت تک اُسپر تسلط پاوے پس اگر یہہ کلام حضرت یسعیاہ نبی کا الہام
الہی سے ہے تو بیشک قیامت تک ایسا ہی رہیگا حضرت دانیل فرماتے
ہین کہ اُن بادشاہونکے ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد
نیست نہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑیگی وہ اُن سب
مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہے گی انتہی
(دانیل ۲ باب ۴۴)

رکن دہم

چونکہ پہلی ہیکل جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تہا وہ عیسائی عقیدہ کے بموجب
یہودی کلیسیا سے نسبت رکہتی تہی (دیکہو رومن دیباچہ تفسیر ۲ زبور صفحہ ۱
جہان لکہا ہے کہ قدیم کلیسیا الخ اور ۴۷ زبور ۲ - اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۱۸
سطر ۱۶ مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ سنہ ۱۸۶۹ع باہتمام پادری روڈلف صاحب
جسے پہلے ڈاکٹر جان ماکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور سنہ ۱۸۳۸ع مین مطبوع
ہوئی تہی اور صفحہ ۱۱۷ جہان لکہا ہے کہ ابیرہام کے زمانہ مین فضل الہی کی
روشنی پیشتر کی بنسبت زیادہ چمکنے لگی اُسوقت خدا نے کلیسیا کو ایک ظاہری
صورت عطا کی اور ابیرہام کو بُت پرستون کی زمین اور اُسکے گہرانے سے بلا کے
جُدا کیا انتہی) وہ ہیکل بخت نصر کے ہاتہہ سے غارت ہوے اور دوسری ہیکل

رکن دہم

جیسے زروبابل وغیرہ نے بابل سے آکر بنایا تہا اور پہر ہیرودیس نے اُسے شکستہ دیکہ کر
پہر جیسا کی کلیسیا سے نسبت رکہتے تہے پہر بہی رومیوں کے ہاتہ سے بالکل ڈہائی
گئی اب اُسی جگہ پر حضرت عمرؓ کی بنوائی ہوئی مسجد موجود ہے پس یہہ گویا خدا
کا تیسرا حکم ہے کہ کبہی نہ ٹلے گا اور اسیطرح دین اسلام کو یہودی و نصرانی
مذہب کے بعد خیال کرنا چاہیے کہ یہہ گویا خدا کا تیسرا حکم ہے جو کہ کبہی نہ ٹلیگا
کیونکہ اُس خدا کو جو ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا ہے اور جسے یہود و نصارا
مانتے ہیں سوا مسلمانوں کے کوئی اور چوتہا فرقہ دنیا میں نہیں مانتا اور جب
ثابت ہے کہ مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہیں جو یہود و نصارا کا بہی خدا ہے تو
دین اسلام ہی خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبہی نہ ٹلیگا

الغرض بیت المقدس کی عظمت کی بابت حضرت حجی نبی کی کتاب کے
۲ باب ۹ میں یہہ پیشین گوئی لکہی ہے کہ اس پچہلے گہر کی بزرگی پہلے گہر کی
بزرگی سے زیادہ ہوگی رب الافواج فرماتا ہے اور میں اس مکان میں سلامتی
بخشونگا رب الافواج فرماتا ہے انتہی

پس جبکہ پہلا گہر جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تہا اس پچہلے گہر کی بزرگی
زیادہ ہوئی تو دوسرے گہر سے جسے ہیرودیس نے شکستہ دیکہا تہا کس طرح ثابت
سمجہنا چاہیے (دیکہو تیسرے گہر یعنے دوسری ہیکل کے ثبوت میں تحرار رکن
اول میں پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب کا قول کتاب سوال
و جواب ترجمہ رومن صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ اور رکن دویم میں پادری اسکا تصنیف
مفسر رومن کا قول) اور تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ باہتمام

پادری رودلف صاحب ۱۸۶۹ء سنہ جب پہلے ڈاکٹر مکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور ۱۸۳۸ء سنہ میں مطبوع ہوئی اُسکے صفحہ ۱۳۰ مین لکہا ہے بعضے کہتے ہین کہ ہیرود بزرگ نے دوسری ہیکل کو بالکل ڈہا دیا اور اُسی جگہہ پر ایک نئی ہیکل بنائی سو صحیح دوسری ہیکل مین نہین پر تیسرے مین آیا البتہ یہہ بات تو صحیح ہے کہ ہیرود نے دوسری ہیکل کی مرمت کی اور اُسکو بخوبی آراستہ کرکے زیب و زینت دی لیکن جب تک کہ وہ رومیون سے برباد نہوئے تب تک یہودی لوگ اُسی کو دوسری ہیکل سمجہتے رہے انتہی اور پہر یہہ کہ مین اِس مکان مین سلامتی بخشونگا یہہ سلامتی بار بار کی غارت اور بربادی سے اُس پاک مکان کو کبہی سے حاصل ہوئی کہ جب سے حضرت عمرؓ نے اُسے یہہ پچہلی بار بنایا چنانچہ قریب تیرہ سو برس سے اب تک بعنایت الٰہی قایم و سلامت ہے فقط پہر اسکی بابت حضرت داؤد نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے پندرہوین زبور مین پیشین گوئی فرمائی ہے یہہ تمام زبور صرف ایسی ہے بیانین سے ذرا غور کرکے پڑہنا چاہیے ۱۵ زبور (۱) اے خداوند تیری ہیکل مین کون ٹہریگا تیرے کوہ مقدس پر کون رہیگا (۲) وہ جو سیدہی چال چلتا ہے اور صداقت کے کام کرتا ہے (۳) وہ جو اپنی زبان سے غیبت نہین کرتا اور اپنے ہمسایہ کو دکہہ نہین دیتا اور اپنے پڑوسی کو عیب نہین لگاتا ہے (۴) وہ جسکی نظر مین نکما آدمی خوار ہے وہ جو اُنہین جو خدا سے ڈرتے ہین عزت دیتا جو اپنی ضرر پر قسم کہاتا اور اُسپر قایم رہتا ہے (۵) وہ جو سود کے لئے قرض نہین دیتا اور بیگناہون کے ستانے کے لئے رشوت نہین لیتا وہ جو یہہ کرتا ہے کبہی نہ ٹلیگا

انتہی از رومن بیبل مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ء جو بہت صحت کے ساتھہ معہ رفرنس چہاپی گئی ہے

اب غور کرنا چاہیئے کہ اس تمام زبور مین جو جو صفتین لکہی ہین اور پہر یہہ کہ ایسی صفتون والا یروسلم سے کبہی نہ ٹلیگا یعنے اُسے کوئی بیت المقدس سے خارج نہ کر سکیگا جسمین صفات مذکورہ بالا پاسے جاوین یعنے جو سیدہا چال چلنیوالا ہو اور صادق ہو اور غیبت نہ سنتا ہو اور پڑوسی کو نہ ستاتا ہو اور بیہودون کی صحبت سے نفرت رکہتا ہو اور خدا ترسون کی عزت کرتا ہو اور صادق القول ہو اگرچہ اُسمین ضرر ہی اُٹہانے پڑے اور سود نہ لیتا ہو اور مرتشی نہو اور جو شخص ایسا ہے وہی ہمیشہ بیت المقدس مین ریاست کریگا اور متسلط رہیگا پس انہین کے بعض صفات تو البتہ اور لوگونمین بہی بعض قومونکے پائیجاتے ہین مگر یہہ سب صفتین بہیئت مجموعی اُسی شخص مین ہین کہ جسے خدا نے قادر نے اپنے اس گہر کا وارث مستقل کیا ہے یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ ہین چنانچہ سب جانتے ہین کہ سود لینا مسلمانونمین کسقدر ممنوع ہے کہ جسکے بیان کی کچہہ حاجت نہین عیسائیونمین یہہ فعل ہر طرح سے جائز رکہا گیا ہے کہ اسکے لئے بنک یعنے مہاجنی کوٹہیان جاری ہین اور عدالت سے سود دلوانیکے لئے فتوی یعنے ڈگریان جاری ہوتی ہین اور یہودیونمین وہ عظیم الشان امیر پیر اتہین چائلڈ جسکا دولتخانہ دار السلطنت لندن مین ہے اور جسکے نام پر بلا مبالغہ آج تمام دنیا کے یہودیون کو ہزار ہزار فخر و مباہات ہے اُسکی سرکار دولتمدار مین ہر گہنٹہ اسقدر زر سود وصول ہوتا ہے کہ نا دانستہ لوگ اُسکی تعداد سُنکر تعجب

کر جاینگے اور مسلمانونمین بہی اہل تشیع غیر ملکون والون سے سود لیتے ہین چنانچہ نوٹون اور وثیقون سے اسکا حال ظاہر ہے مگر وہ لوگ حضرت عمر رض کے پیرو بہی نہین ہین اگرچہ اہل ایران نے بہی حضرت عمرؓ کی بدولت اسلام حاصل کیا تہا اور بت پرستون وغیرہ مین کہ جنہون نے اسلام سے پیشتر یروسلم پر فوج کشیان کین تہین سود کا رواج ظاہر ہی تہا تبہی اُنمین سے کوئی بہی یروسلم پر قابض نہ ہو سکا اور جب اسلام کا خطبہ وہان یعنے یروسلم مین پڑہا گیا تو پہر کوئی اس اختیار کو وہان سے موقوف نکر سکا اگرچہ بڑی بڑی خونریزیان ہوئین کہ جنکا بیان اس کتاب مین آگے مرقوم ہے اور رشوت نہ لینا اور سچی چال اور صادق الوعدہ وغیرہ اینمین سے کوئی بہی ایسی بات نہین ہے کہ اسلام مین اسکی تعلیم اور تاکید نہ پائی جاوے اگرچہ چہہ ایسے بعضے مسلمان سخت دلی اور ناعاقبت اندیشی اور جہالت یا طمع نفسانی کے باعث ان صفتونکے خلاف پائی جاتین توبہی اسلام ہمہ صفات حمیدہ موصوف ہے اور اسمین کسیطرح کا الزام چہوہی نہین گیا ہے اسکے سوا ان صفتونمین سے بعض صفات اگرچہ اور قومونکے پرہیزگارونمین بہی موجود ہین توبہی ان سب کی تکمیل اولیا اللہ ہی کی ذات مین ہوتی ہے اور اولیا اللہ مین حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے آل و اصحاب کہ حضرت عمر فاروق رضؓ بہی انہین مین سے ہین افضل ترین مخلوقات ہین چنانچہ ۱۵ از بورم کے بموجب صداقت کے کام اس سے زیادہ اور کیا ہونگے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت مین اپنے خاص فرزند یوسف جمال پر جسکا ابوشحمہ نام تہا اُسکے پہلے ہی گناہ مین حد شرعی

حاصل ہے فقط
از اخبار انجمن پنجاب
مطبوعہ ۹ جون ۱۸۶۷ع
نمبر جلد ۲ صفحہ ۱۵
نواب اعتماد الدولہ
فضل علیخان بہادر
...

جاری کی کہ انہیں دُرّوں کے صدمہ سے ہنوز کچھ دُرّے مارنے کو باقی رہگئے تہے
کہ اُس صاحبزادہ کی جو باغواے ایک یہودی کے اُس گناہ مین پہنسا تہا جان
نکل گئی تب بیس دُرّے جو باقی رہگئے تہے حضرت عمرؓ نے اُسکی لاش پر لگوائے
اس مقام پر جیب وہ بات یاد آتی ہے جو یوحنا باب ۳۔۱ مین لکھی ہے کہ
حضرت عیسیٰ نے ایک زانیہ عورت کو بے سزا دئے چھوڑ دیا تہا تب عیسائی
اور اسلامی پرہیزگاری اور پاکیزگی کا تفاوت معلوم ہوجاتا ہے کہ وہان عورت
پردہ شفقت اور یہان مرد سے یہہ عدالت وہان بیگانہ سے وہ چشم پوشی اور
یہان یگانہ پر یہہ سخت کوشی وہان باوجود گواہون کے وہ رہائی اور یہان بے
گواہ کے یہہ رسوائی ہوئی پس ناظرین بیان ہذا انصاف فرمائین کہ حضرت عمرؓ
کو ان سب صفات مرقومہ ۵ از بورمین کسقدر کمال بلکہ اکمل اور اکمل ترین سمجہا جائے
اور اسکے صریح نظایر بہ موجود ہین مگر اس مختصر مین اُنکے لکہنے کی گنجایش نہین ہے
صرف یہان اسقدر اس صداقت کے بیانمین لکہنا کافی ہے کہ ایک روز ایک
محمدی اور ایک یہودی لڑتے ہوئے محمد صلعم کے حضور گئے اُنہون نے یہود کا حق
ٹہرایا محمدی راضی نہوکر عمرؓ کے پاس گیا عمرؓ جب صورت حال سے آگاہ ہوئے تو
بولے کہ ایک ذرا صبر کرو اور اندر جا کر اپنی تلوار باہر لے آئے اور محمدی کا سر کاٹ
ڈالا اور کہا کہ جو لوگ خدا اور رسول کے مطیع نہون اُنکی یہہ سزا ہے دیکہو میزان الحق
چہاپہ اکبر آباد طبع ثانی ۱۸۵۰ع صفحہ ۲۲۵ باب تشریع فصل ۵ پس ایسے حالات سے
ظاہر ہے کہ ساری صفتین مرقومہ ۵ از بور کی حضرت عمرؓ پر ختم ہوگئی تہین اور اُسکے
زیادہ سیدہا چال چلن اور صداقت اور رشوت نہ لینا اور پڑوسی پر جیب نہ

لگانا وغیرہ اور کیا ہوگا

جاننا چاہئے کہ یہہ عدالت حضرت عمرؓ کے حضرات حواریون سے کمال مشابہت رکہتی
ہے دیکہو اعمال ۵ باب ۱ ــ ۶ مین پطرس نے حنانیا کے ساتہہ کیا گیا تہا اب اگر کوئی
نادانی کی راہ سے کہے کہ پطرس نے تو بے تلوار حنانیا کو مار ڈالا تہا اور حضرت عمرؓ
نے تلوار سے اُس مسلمان کو قتل کیا تہا تو مین کہتا ہون کہ اُس سردار کاہن کے
نوکر پر پطرس نے کیون تلوار چلائی تہی (دیکہو یوحنا ۱۸ باب ۱۰) وہان بہی صرف
حکم سے اُسکا کان اوڑا دیا ہوتا اور تعجب یہہ کہ تلوار سے بہی اُسے نہ مار پایا بلکہ صرف
کان ہی اُسکا کاٹ سکے اس سے ظاہر ہے کہ کرامت دکہلانے کا بہی موقع ہر وقت
نہین ہوتا

اب ثابت ہوا کہ یہہ پندرہوان زبور یہہ وجوہ حضرت عمرؓ کی شان مین پایا جاتا
ہے اور اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ یروسلم یعنے بیت المقدس مین حضرت عمرؓ کا تسلط
اللہ جلشانہ کی کمال مرضی اور اُسکے عین ٹہرائے ہوئے وعدہ کے مطابق ہوا
پہر یہہ بہی کہ بیت المقدس مین یہہ تسلط اسلام یقیناً ہمیشہ تک بنا رہیگا اور
کبہی نہ ٹلیگا اور اعجاز قُران مصنفہ فاضل معروف بابو رام چندر عیسائی مطبوعہ ۱۸۷۰ سنہ
صفحہ ۲۰۲ مین بابو صاحب موصوف فرماتے ہین کہ یقیناً جو چند اشخاص مثل حضرت
عمرؓ وغیرہ کے جو بلا کسی غرض نفسی کے شروع مین مسلمان ہوئے اُنکو اسقدر فضل ربانی
بلاشبہہ عطا ہوا اور اسیواسطے جابجا قران مین مذکور ہے کہ قدر قران وہی اہل سمجہ
سکینگے جو متقی ہین اور اُنہین کو قران سے سانفع ہے نہ یہہ کہ سخت دل ناخدا
ترسون کو انتہی تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آوین صاحب چہاپہ مرزا پور سنہ ۱۸۶۱

مین لکہا ہے کہ خدا کے اس خیمہ اور اسکے اس مقدس پہاڑ دونون سے اسکا زمینی مکان
مراد ہے سوال یہہ نہین ہے کہ کون صحیون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ سوال یہہ ہے
کہ کون وہان بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح رہے گا کون
یہوواہ کا ہم صحبت اور اسکے فضل مین شریک ہوگا انتہی از تفسیر زبور رومن صفحہ ۵۰
تفسیر ۵ از بور یعنے وہی حبیب و محبوب کیطرح وہان رہے گا جو سود خور وغیرہ نہو
لیکن سود کی بابت ۵ آیت کی تفسیر مین وہ لکہتے ہین کہ موسیٰ کی توریت مین غریبون
خصوصاً غریب عیسائیون سے سود لینا سراسر منع تہا انتہی لیکن اس زبور مین
حضرت داؤد نے غریب و امیر کی تفصیل بالکل نہین کی اور نہ عیسائیون سے
کچہہ یہان اشارہ ہے اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد غریب عیسائیون کو تو
کیا بلکہ امیر عیسائیون تک کو پہچانتے بہی نہین تہے وہان زبور مین تو صرف قاعدہ
عام بیان ہوا ہے کہ جو سود خوار اور مرتشی وغیرہ نہین ہے وہ ہمیشہ کوہ مقدس صیحون پر
یعنے یروسلم مین مستقل ہوگا اور یہہ صفت اسلام کی خاص ہے کیونکہ اس تفسیر سے
یہہ بات ثابت ہوگئی کہ سوا غریبون کے امیر عیسائیون سے بہی سود لینا جائز ہے
اور جبکہ امیر عیسائیون نے سود لیا تو غیر عیسائی کے لئے یہہ امتیاز بہی باقی
نہین رہا بلکہ غیر عیسائی جو لوگ ہین اُنہین غریبون سے بہی سود لینا جائز ہوا
پس اس تفسیر کو اس ۵ آیت مین حضرت داؤد کے خاص مطلب سے کیا علاقہ
ہے کیونکہ غریبون سے سود لینے والے جو سود خور کہلاتے ہین (دیکہو ۵ از بور ۵) تو
امیرون سے سود لینے والے کا کیا کوئی دوسرا نام ہے پہر یہہ کہ مفسر کے بیان سے
ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ کی توریت مین غریبون خصوصاً غریب عیسائیون سے

تفسیر زبور

سود لینا سراسر منع تھا مگر یہہ عیسائیون کی انجیل مین بھی منع ہو پس ثابت ہوا کہ
عیسائیون مین سود لینا غریب اور امیر دونون سے مسیح کے اس قول کے بموجب
جائز ہے کیونکہ اگلا حکم (یعنے توریت) اسلئے کہ کمزور اور بیفائدہ تھا اٹھہ گیا (عبرانیونکا
۷ باب ۱۸) پس ایسے لوگونکا حضرت داؤد کوہ مقدس صیحون پر رہنا نہین چاہتے
ہین لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۶۸ مین ہے کہ زمان اوسط مین اطالیہ کے تجار جو کہ شمالی
اطالیہ کے خاص شہرون مین سکونت کرنیکے سبب لمبارڈ معروف تھے سب یورپ کی
اقوام کے آڑہت والے تھے - وے نہ فقط اجناس کی تجارت بلکہ کاروبار صرافی
بھی کیا کرتے تھے مگر صرافی کے کام مین بہ سبب شرع کے کہ جس سے ممانعت سود کے
تھی انہین خلل پہونچا پس چونکہ یہہ امر در پردہ ہونے لگا اسلئے سود کی زیادہ طلبی
کے لئے کچہہ حد نہی انتہی

پادری عماد الدین صاحب نے اپنی تحقیق الایمان صفحہ ۷۶ مطبوعہ آفتاب پنجاب
لاہور ۱۸۶۶ء مین مولوی رحمت اللہ صاحب کے جواب مین اسی پیشین گوئی
کی بابت لکہا ہے کہ اول تو مولوی صاحب کوہ صیحون کے معنے نہین سمجھے کوہ
صیحون سے مراد ہے خدا کے جلال و تقدس کا مکان یعنے وہ عالی درجہ جو خدا کے
مقدسون کو عنایت ہوتا ہے نہ وہ پہاڑ جو یروسلم مین ہے انتہی پس بڑا بول
بولا (یہوداہ ۱۶ ۱۲+ زبور ۳) كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ
یعنے کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے انکے منہ سے (سورہ کہف رکوع ۱) مین اس قوم
کو دیکھتا ہون کہ ایک سخت گردن قوم ہے (خروج ۳۲ باب ۹) اے سرکشو اور دل
اور کان کے نامختونو تم ہر وقت روح القدس کا سامہنا کرتے ہو (اعمال ۷ باب ۵۱)

مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب تو کوہ صیحون کے معنے نہین سمجھے مگر عماد الدین صاحب
انجیل مین ایسے پہاڑی وعظ کلیب پڑہکر کوہ صیحون کے معنے سمجھ گئے مصرع

پڑا پہاڑ سے جاہل بے حوصلہ دیکہا

بیت

تا ز لب لعلینت گوہر حرف گرجست آمد — بر شیشۂ صد خاطر سنگ آمد و سخت آمد

مولوی رحمت اللہ صاحب کا کلام تو پتہر کی لکیر سمجھنا چاہیے چنانچہ پادری جوزف آون
صاحب بھی جنکی عبرانی مین استعداد مشہور و معروف ہے اسی پہلی آیت کی تفسیر مین
مولوی رحمت اللہ صاحب کی صداقت پر یون گواہی دیتے ہین (تفسیر زبور صفحہ ٥)
قولہ جب داؤد عہد کا صندوق عبیداہ سے لیگیا جو خیمہ اُسنے اُسکے لئے کوہ صیحون پر کہڑا کیا
یہہ وہی خیمہ ہے ۲ سموئیل باب ۶ اوّل تواریخ ۱۵ باب ۱ اور ۱۶ باب ۱ و ۳۹ ۲ تواریخ ۱ باب ۴ و ۵ خدا کے
اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے انتہی لیکن
پادری عماد الدین صاحب کا وہ عالی درجہ جو خدا کے مقدسون کو عنایت ہوتا ہے کہان
گیا یہان تو مفسر صاحب فرماتے ہین کہ خدا کے اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ
دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے فقط

اسی لیاقت پر اعجاز عیسوی کا جواب لکھنے کو تیار ہوئے ہو تو کار زمین را نکو ساختی
کہ بر آسمان نیز پرداختی ۔ اے میرے بہائیو تم مین بہت سے استاد نہین کیونکہ
جانتے ہو کہ اُس سے زیادہ سزا پائینگے (یعقوب ۳ باب ۱) مین اُس نعمت سے جو مجھے
عنایت ہوئی ہے تم مین ہر ایک کو کہتا ہون کہ اپنے مرتبے سے زیادہ [illegible]
(رومیونکا ۱۲ باب ۳) جہگڑے اور جہوٹے فخر سے کچہہ نہ کرو بلکہ خاکساری سے ایک دوسرے
کو اپنے سے بہتر جانو (فلپیونکا ۲ باب ۳) پہر اگر یہہ کافی نہین ہے تو دوسری جگہ

زبور ۸۷ کی تفسیر صفحہ ۳۰۹ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۱ع مین پادری جوزف آوین
صاحب فرماتے ہین کہ یہان اور اکثر زبورون مین کوہ صیحون سے صرف خاص کوہ
صیحون مراد نہین ہے بلکہ کوہ صیحون اور اُسکے متعلق جتنی پہاڑیان ہین جن پر
شہر یروسلم آباد تہا سب کوہ صیحون مین داخل ہین انتہی اب اہل انصاف میرے
اس بیان کو ملاحظہ فرماوین اور عماد الدین کی بہی انجیل دانی پر غور کرین تو معلوم
ہوجائیگا کہ اس کوہ صیحون کی سیدہی مطلب کی بابت کسکی سمجہ پر پتہر پڑے ہین
جاننا چاہئے کہ اس پندرہوین زبور کی پہلی آیت مین جس لفظ کا ترجمہ ہیکل اُس
بیبل مطبوعہ لندن مین لکہا ہے اُسکا ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب نے خیمہ
کیا ہے کیونکہ اس ہیکل کے مقام پر ہیکل بننے سے پیشتر حضرت داؤد نے صندوق
عہد کا خیمہ استادہ کیا تہا ۲ تواریخ ۶ باب ۲ چنانچہ پادری جوزف آوین صاحب
اسی پندرہوین زبور کی تفسیر مین لکہتے ہین کہ دونون (۲۴ اور ۱۵ زبور) ایکہی وقت
تصنیف کی گئی یعنی جب عہد کا صندوق کوہ صیحون کے خیمہ مین رکہا گیا انتہی
الحاصل اگرچہ یہہ زبور اُسوقت بنایا گیا ہو جبکہ صندوق عہد کوہ صیحون کے خیمہ مین
آیا لیکن یہہ پیشین گوئی اُن لوگون کی بابت ہے جو سیکڑون برسون سے کوہ صیحون
پر تسلط ہین یہہ بات تفسیر کی عبارت سے بہی ظاہر ہے جیسا لکہا ہے کہ سوال یہہ
نہین ہے کہ کون صیحون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ یہہ سوال ہے کہ کون ہان
بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح سے رہیگا انتہی اور چونکہ
اس تسلط کے بانی حضرت عمر فاروق تہے اسلئے منجملہ اور وجوہات مرقومہ بالا کی
اسوجہ سے بہی یہہ زبور حضرت عمرؓ کی شان مین ہے پہر یہہ جو پانچوین آیت مین

لکھا ہے کہ کبہی نہ ٹلیگا یہہ کبہی کا لفظ قوی دلیل اسبات کے لئے ہے کہ یہہ پیشین گوئی
اُنہین لوگون کی بابت ہے جو ہمیشہ یروسلم مین تسلط رہینگے اور وہ صرف اہل اسلام
ہین جنکے تسلط کو ساڑہے بارہ سو برس سے زیادہ گزر چکے ہین اور یہہ جو کہ نہ ٹلیگا یہہ
لفظ اُسی کے لئے خاص ہے کہ جو جنبش و حرکت سے مطلق آزاد ہوا اور وہ مسجد الصخرہ
وغیرہ کی تعمیر سے مراد ہے کیونکہ وجود ہیکل کے زمانہ مین اگر تسلط اسلام یروسلم
مین ہوتا تو اس لفظ کو اسقدر خصوصیت اسلام سے نہوتی مگر خصوصیت تو یہی ہے
کہ بناے اسلام وہان بہی قایم ہوئی
چنانچہ ۶۵ زبور مین پہر حضرت داوٗد علیہ السلام الہام الہی سے فرماتے ہین کہ وہ کیا ہی
مبارک ہے جسے تو برگزیدہ (یعنے مصطفی صلعم) اور مقرب کریگا تا کہ تیری بارگاہون مین
سکونت کرے ہم تیرے گہر یعنے تیری مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہی
از تفسیر زبور ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع یہہ آیت
اس کتاب کے دیباچہ مین بہی درج ہے یہان اسکے لکہنے سے غرض یہہ ہے کہ حضرت
محمد مصطفی صلعم کا خدا کی بارگاہون مین سکونت کرنا یہی تہا کہ حضرت صلعم کے صحابی
یعنے حضرت عمر رضی کا بیت المقدس مین تسلط ہونا اور ہیکل کی تعمیر یعنے اُسی جگہہ مسجد
اقصیٰ بنوانا حضرت داوٗد اس مسجد کی نسبت کمال خوشنودی ظاہر کرتے ہین جبکہ
فرماتے ہین کہ ہم تیرے گہر یعنے مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہی یعنے
اُسکے بار بار غارت ہونیکے سبب جو کچہہ رنج لاحق ہوگا تو اُسکی آخری تعمیر سے کہ
جسکی خدا تعالیٰ ہر آفت سے حفاظت کریگا پہلا سب قلق دور ہو جائیگا اور خوشی
اور اطمینان کے سبب دلکو آسودگی ہوگی کیونکہ آسودگی اُسیوقت ہوتی ہے

کہ عجب آئندہ کو اُسکا خطرہ باقی نہ رہے اور یہہ بات ہیکل کی بابت اُسیوقت وقوع مین
آئی کہ جب یہہ پہلی ہیکل یعنے مسجد اقصیٰ اور حرم شریف کی تعمیر ہوئی اور پہر یہہ کہ
تیرے گہر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے انتہی (باب ۸۴
زبور ۴) ہمیشہ شکر گذار نہ عیسائی ہو سکتے ہین نہ یہودی کیونکہ انکا گزر اُس پاک مکان
مین ہونے نہین پاتا دیکہو الکتاب کے مقامات المعروف رومن چہاپہ مرزا پور سنہ ۱۸۶۰ع
صفحہ ۴۲ و ۲۶۲ مگر اُس گہر کے رہنے والے قریب تیرہ سو برس سے تو صرف اہل اسلام
ہی ہین اور انہین کو اس زبور مین مبارک فرمایا اور مبارکبادی دیگئی ہے فقط اسکی
بابت یہوداہ نے ابراہیم کو بعد اسکے کہ لوط اس سے جدا ہوا کہا اب اپنی آنکہین
اُٹہا اور اُس مقام سے جہان تو ہے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب
کیطرف دیکہہ کیونکہ یہ مین ساری زمین جسے تو دیکہتا ہے تجہے اور تیری نسل کو
ابد تک دونگا (پیدایش ۱۳ باب ۱۴ و ۱۵) اس ابد تک کے لفظ سے سوا سلطنت
اسلام کے اور کسی کو اس منصب کا سزاوار نہین سمجہہ سکتے جیسا کہ اس قریب
تیرہ سو برس کے تسلط اسلام سے بیت المقدس مین ظاہر ہے اور اسیطرح پیدایش
۱۲ باب ۷ اور ۱۵ باب ۱۸ - ۲۱ مین نسل حضرت ابراہیم سے یہی وعدہ خدا نے
فرمایا تہا پس اگر یہہ سب کتابین زبور وغیرہ الہام سے ہین اور یروسلم خدا کا پاک
مکان ہے تو الہام کی بات غلط نہین ہوتی اور نہ کبہی غلط ہوگی اور خدا کو اپنے
گہر مین اختیار ہے کہ اُسنے جسے چاہا اپنے گہر کا مختار کیا ہے ایک اور بات جو نہایت
غور کرنے کے قابل ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت داؤد کی تبلائی ہوئی سنا خطون مین جو
زبور ۱ اور یروسلم مین حضرت عمر فاروق اعظم رض کے اُس گہر کو بنانے اور قیام

تسلط اسلام سے یہہ بات نہایت ظاہر ہو گئی کہ یہی دین اسلام سچا اور خدا کیطرف سے ہے کہ قادر مطلق رب العالمین نے اسی دین کے بزرگونکو اپنی خاص خدمتون کے لئے چن لیا ہے اور اپنے پاک مکانکو انہین کے ہاتھہ مین سونپا ہے

چنانچہ حضرت یرمیاہ اپنی کتاب کے ۳۱ باب ۳۸ – ۴۰ مین اسکی بابت یہہ پیشین گوئی فرما گئے ہین کہ دیکھو وہ دن آتے ہین خداوند کہتا ہے کہ یہہ شہر حننائیل کے برج سے کونے کے دروازہ تک خداوند کے لئے بنا کیا جائیگا اور پیمایش کی رسی اسکے مقابل جارب پہاڑ تک ہو کر جوعاہ کو گھیر لیگی اور مردو لاشون کی اور راکھہ کی ساری وادی اور سارے کھیت کدرون کے نالے تک اور گھوڑے پہاٹک کے کونے تک پورب کی طرف خداوند کے لئے مقدس ہونگے وہ پھر ہمیشہ تک نہ اکھاڑا نہ گرایا جائیگا انتہی پس ہمیشہ تک یہہ قیام اُس پاک عمارت کا تسلط اسلام مین ہوا اور خداوند کے لئے مقدس ہونا یہی کہ وہ پاک مقام اب بھی اُسی خدا کا پاک مقام ہے جو حضرت یرمیاہ اور سب انبیاء علیہم السلام کا واحد حقیقی خدا ہے

پادری عماد الدین تفسیر مکاشفات مطبوعہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۹ مین پادری لیٹ صاحب کی تفسیر مکاشفات ۱۱ باب ۲ کی تفسیر مین یون لکھتے ہین کہ یروسلم ان مسلمانونکے ہاتھہ مین پامال کرنیکے لئے ۱۲۶۰ برس تک رہے گا انتہی اور اُسی کتاب کے صفحہ ۴۷ مین یہ صحیح خیال یہہ ہے کہ جسدن سے یروسلم مسلمانونکی حکومت مین ہوئی ہے اُسی دن سے ۱۲۶۰ یوم (ہر یوم ایک سال) کا شروع ہونا ہے انتہی پس بحساب سال قمری کہ یہی معمول سب انبیاء علیہم السلام اور مصنف مکاشفات کا تہا یروسلم کو

مسلمانون کے قبضہ مین سنہ ۲۱ ہجری سے ابتک بارہ سو ستر برس ہوے ہین یعنے بارہ سو
ستر سے دس برس زیادہ گزر گئے پادری صاحب نے پیشین گوئی بہی ایسی کی
جو کہنے سے دس برس پیشتر باطل ہو چکی تہی مکاشفات ۱۱ باب ۲ مین لکہا ہے کہ وے
مقدس شہر کو بیالیس مہینے پامال کرینگے انتہی جسکے ۱۲۶۰ دن ہوے اور ہر دن ایک
سال لیکن اگر خدا نے یہہ مدت قایم کی ہوتی تو صلیب والون کے جہاد کیوقت چوراسی برس
سے زیادہ نصرانی تسلط یروسلم مین نرہتا اب اگر بیالیس مہینے کو ہر مہینہ دو سال
خیال کرین تو چوراسی سال تسلط نصاری یروسلم مین بہی بیالیس مہینے یروسلم
پامال کرنا ہے

واضح ہو کہ جو پیشین گوئیان علماء عیسائی نے توریت وغیرہ سے حضرت عیسیٰ کی بابت
انتخاب کی ہین اور دراصل اُنمین کوئی اشارہ بہی حضرت عیسیٰ کی طرف پایا نہین
جاتا چہ جائے آنکہ بصراحت چنانچہ پادری فانڈر صاحب نے اپنی کتاب مفتاح الاسرار
چہاپہ اکبرآباد سنہ ۱۸۵۰ع طبع ثانی صفحہ ۲۶ و ۲۷ وغیرہ مین لکہا ہے کہ یسعیاہ ۷ باب ۱۴
مین عمانوئیل نام مسیح کا اور میکاہ ۵ باب ۲ مین یہہ مضمون کہ اسرائیل مین حکومت
کریگا اور امثال ۸ باب ۱۲ و ۱۴ وغیرہ مین حکمت کا لفظ مسیح سے مراد ہے وغیرہ پس
ایسی زبردستی کرنے کا رتبہ تو صرف خدا کے فرزندون یعنے عیسائیون ہی کو ہے
ہم غریبون کو اتنی جرات نہین ہو سکتی ورنہ اگر ایسی خیالی باتین لکہہ سکتے تو توریت
اور انجیل مین شاید کوئی لفظ باقی رہجاتا کہ جسے اپنے مقصود کے خلاف چہوڑ سکتے لیکن
جو لوگ کہ اس توریت و انجیل کو الہامی جانتے ہین اُنسے ایسی دلیری اور مضمون
تراشی کمال تعجب کی بات ہے مثلاً حضرت عیسیٰ کا نام عمانوئیل کب پکارا گیا اور

بنی اسرائیل مین اُنہون نے کب ایک گہنٹہ بہی حکومت کی تہی اور حکمت اُنکا کب
لقب ہوا اور ابتداے عالم سے کسی انسان کا نام آجتک حکمت نہین سُنا یہہ بہی نام
اور اگر یہہ نام بہی ہو تو اسکا ثبوت کیا ہے کہ یہہ حضرت عیسیٰ کے لیے خاص تہا ناظرین
ملاحظہ فرمائین کہ مین نے جسقدر پیشین گوئیان توریت اور انجیل سے اسلام کے
حق مین لکہی ہین اُنمین ایک بہی ایسی زبردستی کی نہین ہے اب اگر کوئی کہے کہ
حضرت عیسیٰ کے حواریون نے یہہ پیشین گوئیان عہد عتیق سے انتخاب کر کے انا
مین لکہی ہین پس اس سبب سے کہ حواریون نے یہہ سب لکہا اعتبار کرنے کے
لایق ہے تو مین کہتا ہون کہ اول تو یہی کسیطرح ثابت نہین ہے کہ یہہ انجیلین
حواریون کی تصنیف ہین چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب مین دیکہنا چاہیے
جسکا نام نوید جاوید ہے اسکے سوا متی ۲۷ باب ۹ مین ذکریاہ کیجگہہ یرمیاہ لکہا
اور ۲ باب ۲۳ مین یہہ الفاظ کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلا
انتہی حالانکہ کسی نبی کا یہہ قول کتب انبیاء سلف مین موجود نہین ہے اور پہر
۲ باب ۱۷ و ۱۸ مین لکہا ہے تب وہ جو یرمیاہ نبی نے کہا تہا پورا ہوا کہ رامہ مین
ایک آواز سننے مین آئی ہے نالے اور رونے اور بڑے ماتم کی کہ راحیل اپنے
لڑکون پر روتی ہے الخ یہہ بہی سراسر غلط ہے کیونکہ حضرت یرمیاہ نے حضرت عیسیٰ
کی پیدایش کیوقت کی بابت مگر یہہ بیان نہین کیا تہا دیکہو یرمیاہ ۳۱ باب ۱۵
حضرت راحیل حضرت یعقوب کی بی بی اور حضرت یوسف کی ما کا نام ہے (پیدایش
۳۵ باب ۲۴) حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس پیشتر بخت نصر نے تمام یہودی قوم کو
اسیر کر کے بابل کیطرف روانہ کیا تو رامہ مین جہان بی بی راحیل کی قبر تہی لا

سبی کی پہلی تنزل ہوئی تہی اُسوقت یہودیونکی مصیبت اور رنج کے سبب جو دلونپر
حاصل تہا ایسی حالت ہوئی گویا راحیل اپنی اولاد کے لئے رو رہی ہے دیکہو
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲ باب ایرمیس وہان جلاوطنی کے وقت وہ غم تہا
اور یہان حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے دو برس بعد جو ہیرودیس کا بیت اللحم مین
بچون کو قتل کرنا لکہا ہے متی ۲ باب ۱۶ انجیل متی مین یرمیاہ ۱۳ باب ۵ کو حضرت عیسیٰ
کی بابت پیشین گوئی بتایا اگرچہ صداقت تو ایکطرف مشابہت تک نہین ہے کیونکہ
وہان اسیری تہی اور یہان قتل وہان لفظ رامہ تہا اور یہان لفظ بیت اللحم
اگرچہ یہہ دونون مقام قریب قریب ہین مگر نام تو صریح جدا جدا ہین علاوہ اس کے
یہہ بچون کا قتل انجیل متی کے سوا اور کسی انجیل مین مذکور بہی نہین ہے اور نہ
یوسیفس مورخ اور نہ کسی اور یہودی مورخ نے اسکا ذکر کیا ہے ۔ اسیطرح
عمانوئیل بہی حضرت عیسیٰ کا کبہی نام نہین ہوا جسکا مصنف انجیل متی نے حضرت
یسعیاہ کی طرف سے اپنی انجیل کے ا باب ۲۲ و ۲۳ مین بیان کیا ہے جسکی بابت
آجتک یہودی لوگ پکار رہے ہین کہ متی ا باب ۲۳ مین بحوالہ پیشین گوئی ۷ باب
۱۴ کتاب یسعیاہ جو لکہا ہے کہ کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اُسکا نام
عمانوئیل رکہین گے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ خدا ہمارے ساتہ انتہی اسجگہ کنواری کا متی
ترجمہ کیا ہے اصل لفظ علمہ کا ترجمہ جوان عورت ہے اور بیتولہ کا ترجمہ کنواری
اور توریت کے قدیم ترجمون یعنے اکیولا اور تہیوڈوشن اور سیمکس کے ترجمے مین
علمہ کا ترجمہ جوان عورت کیا ہے پہر یہہ کہ کے آگے لفظ ہارہ ہے کہ یہہ عبرانی مین
صیغہ اسم فاعل کا ہے کہ جسکے معنے اب حمل موجود ہے اور انجیل مین لفظ ہا صیغہ

اسم مضارع کا ہے جسکے معنے یہہ کہ حمل ہوگا بڑہایا گیا پس کلام الہی کہین ایسا غلط
ہوسکتا ہے کہ حضرت یسعیاہ تو صیغہ اسم فاعل کا فرماوین اور مصنف متی انجیل
اُسے صیغہ مضارع کا بناوین اگر کوئی کہے کہ حضرت اسحاق سے نامزد ہونیکے لئے
جو لڑکی تجویز کی گئی تہی اُس کنواری کو بہی عَلْمَہ لکہا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ انہوں
لڑکی کو حضرت اسحاق سے منسوب کر چکے تہے اور ہاتہون مین کڑے اور ناک مین
نتہہ پہنادی تہی اور یہہ سب اسی لئے ہوا کہ اُسے حضرت اسحاق کی زوجہ سمجہہ چکے
تہے اس سبب اُسے کنواری نہین کہہ سکتے دیکہو پیدایش ۲۴ باب ۵۷ سے ۶۴
اور بعضے عیسائی علما اور یہودی یہی کہتے ہین کہ اس ۷ باب ۱۴ مین حضرت
یسعیاہ اپنی بی بی کیطرف اشارہ کرتے (یسعیاہ ۸ باب ۳–۴) اور کہتے ہین کہ وہ
لڑکا جنے گی اور وہ لڑکا اچہی طرح ہوش نہ سنبہالنے پاویگا کہ اخاز کے دشمن
پامال ہوجاینگے چنانچہ اسکا حال ڈاکٹر گلبس نے بہی لکہا ہے اور آیت ۸ مین
اسکے وقوع کی میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتین اس
مدت کے اندر ہونی چاہیین نہ یہہ کہ قریب آٹہہ سو برس کے بعد ہوون جو کہ حضرت
یسعیاہ سے حضرت عیسیٰ کے زمانہ تک کا تفاوت ہے روس تفسیر اسکا مصاحب
صفحہ ۲۵ مین لکہا ہے کہ یہہ نبوت یسعیاہ نبی سے اخاز بادشاہ کے وقت مین
سات سو چالیس برس مسیح سے پیشتر لکہی گئی دیکہو یسعیاہ ۷ باب ۱۴ سے ۱۷ اُنہون
نے اور اسرائیل کے بادشاہ ملک یہودیہ پر چڑہائی کرنے والے تہے اخاز اسوقت
کے بادشاہ سے مدد چاہتے ہی کو تہا کہ یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خدا تعالیٰ
سے ایک نشان مانگ جس سے معلوم ہو کہ وہ تجہے بچاویگا لیکن اخاز نے

سنہ ۷ مقا تب یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خدا آپ تجھے نشان دیگا یعنے ایک کنواری
حمل سے ہوگی اور بیٹا جنے گی اُسکا نام عمانوئیل رکھین گے اب اس مقدمے کی
صداقت مین غور کیا جاے کہ پہلے معنے اس نشان کے یہہ ہین کہ اُسوقت کے
یہودی صور اور اسرائیل کے بادشاہون سے بچین گے اور ہر چند پہلے معنے یہہ
ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین کہ یہہ نشان یسوع مسیح سے مراد
رکہتا ہے جو کنواری سے پیدا ہوا لیکن جو کوئی سمجہے کہ یہہ دوسری مراد اُس
عبارت سے نہین نکلتی تو یہہ بہی اُسکی تشریح ہوسکتی ہے کہ جو خدا تعالی نے
اُس لڑکے کے حق مین نبی کی معرفت کہا تہا وہ یسوع کے تولد سے سب مطابق
ہوا یعنے مطابقت کی رو سے پورا ہوا کہ ایک بات کا بیان ہوا اور دوسری
بات اُسکی مانند وقوع مین آئی انتہی مطلب یہہ کہ جس لڑکے کی نبی نے خبر دی
تہی مسیح کا حال بہی اُس سے مطابق ہے نہ یہہ کہ پیشین گوئی مسیح کی بابت تہی
چنانچہ مفسر مذکور کہتا ہے کہ اُسوقت کے یہودی صور اور اسرائیل کے بادشاہون سے
بچین گے حالانکہ مسیح سے ۷۲۱ برس پیشتر اسرائیل کی سلطنت ہی باقی نہ رہی تہی
یعنے اس پیشین گوئی کے ۲۰ برس بعد وہ سب اسیر ہوگئے تہے پس اس پیشین
گوئی کا پورا ہونا اسرائیلی سلطنت کے قیام تک ضرور تہا یہی مفسر کہتا ہے کہ ہر چند پہلے
معنے یہہ ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بہی نکلتے ہین الخ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت یسعیاہ نے مسیح کے
حق مین یہہ نہین فرمایا تہا اگر حضرت عیسی کا حال بہی اس پیشین گوئی کے مضمون سے
مطابق ہوگیا بزعم علماء نصارا قطع نظر ان سب باتون کے یسعیاہ ۸ باب ۳ سے ظاہر
ہے کہ انہین دنون مین وہ لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مہیر شالال حاش باز رکہا گیا فقط

اور عمانوئیل کا حال بیان کر چکا ہون کہ کبہی حضرت عیسیٰ کا یہہ نام نہین پکارا گیا
اور اسیطرح متی ۲ باب ۱۵ مین جو لکہا ہے کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تہا پورا
ہو کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہی یہہ بات ہوسیع ۱۱ باب ۱ مین فقط بنی اسرائیل
کے اُن اجلاد کے حال مین ہے جو کہ حضرت موسیٰ کے ساتہہ مصر سے نکلے اور پہر ہوسیع
۱۱ باب ۲ مین اُن بلائے ہوؤنکی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کے حال مین
یہہ مضمون سمجہا جاے تو حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ کب بُت پرست ہوگئے تہے چنانچہ
اس کتاب کی محراب ۲ رکن ۳ کے آخر مین اسکا بیان ہوچکا ہے اور اسیطرح
متی ۲ باب ۵ و ۶ مین لکہا ہے قول نبی کی معرفت یون لکہا ہے اے یہودیہ کے
بیت اللحم تو یہودا ہ کے سرداروں مین ہرگز کمترین نہین ہے کیونکہ تجہہ مین سے ایک
سردار نکلیگا جو میری قوم اسرائیل کی رعایت کریگا انتہی یہہ بات حضرت داؤد کے
حق مین تہی کیونکہ اسی بیت اللحم مین حضرت داؤد پیدا ہوے تہے اور چونکہ انجیل
کے بموجب حضرت عیسیٰ بہی اُسی بیت اللحم مین پیدا ہوے پس اُس قول کو جو کہ
بیت اللحم کی صفت مین ہے حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی بنا لیا (دیکہو تفسیر
رومن مصنفہ پادری اسکاٹ صاحب متی ۲ باب ۶) اور یہہ بہی نہ خیال کیا کہ سردار
کا لفظ حضرت داؤد بادشاہ سے نسبت رکہتا ہے یا حضرت عیسیٰ سے جو کمال مظلومی
اور مسکینی کی حالت مین تہے غرض اسیطرح اور پیشین گوئیونکا حال جو کہ حضرت
عیسیٰ کی الوہیت اور مصلوبیکی بابت اہل کلیسیا نے لکہی ہین سمجہہ لینا چاہیے
واضح ہو کہ بیت اللحم دو تہے ایک تو صوبۂ یہودیہ مین اور دوسرا صوبۂ زبلون مین
اور یہود کا بیت اللحم چہہ کوس کے فاصلہ پر بیت المقدس سے دکہن طرف اُس سڑک

پر جو بیت المقدس سے جنوب کو جاتی واقع ہے اسی شہر مین حضرت داؤد بادشاہ پیدا اور جوان بھی ہوئے اور جبکہ حضرت عیسیٰ اسی شہر مین پیدا ہوئے تو وہ پیشین گوئی جو حضرت داؤد کی بابت ہے حضرت عیسیٰ کے حق مین ٹھہرائی گئی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۵) چونکہ عہد عتیق کے مولفین مین اکثر مفقود الخبر اور نا معلوم الاسم ہین پس ممکن ہے کہ جس کتاب مین سے متی ۲ باب ۵ و ۶ مین یہہ پیشین گوئی لکھی گئی زمانہ تصنیف کی اٹکل ہی سے اعتبارا خطا ہو یا پیشین گوئی بنا لینے کے لئے الفاظ گھٹے بڑہا دے اور ترجمہ مین کچھہ اول بدل اور حال کی جگہہ استقبال رکھا گیا جیسا کہ اس کتاب کے دیباچے اور اکثر جگہون توریت مین مترجمین عیسائی کی یہہ عادت ظاہر ہے (دیکھو ۱۵ زبور کا ترجمہ مطبوعہ لندن ۱۸۲۶ع اور تفسیر زبور چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۱ع کو اور متی ۲۷ باب ۴۳ کے ساتھہ ۲۲ زبور ۸) الحاصل جبکہ اناجیل مین جو پیشین گوئیان مرقوم ہوئی ہین انکا یہہ حال ہے تو اُن پیشین گوئیون کا کیا ٹھکانا ہے جنہین اور عیسائیون نے حضرت مسیح کی بابت توریت وغیرہ سے انتخاب کیا ہے

اور ۱۵ زبور کو اس کتاب کے شروع دیباچہ مین دیکھو

رُکن سیوم

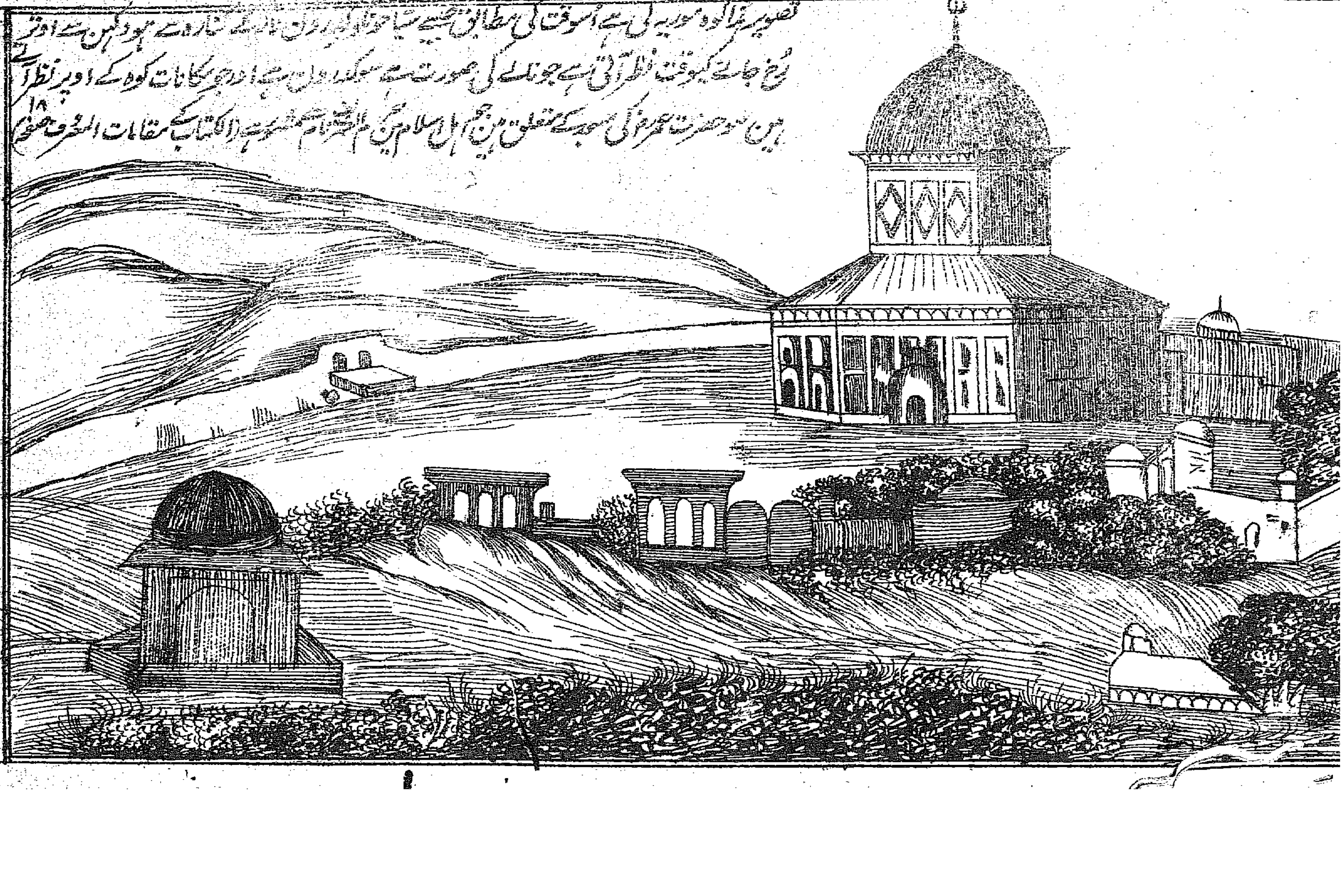
یروسلم جدید کے بیان مین

۶۳۶ عیسوی مین یروسلم مسلمانون کے ہاتھہ مین آیا اور عمرؓ خلیفہ نے وہان مسجد بنوائی اُسوقت سے آجتک وہ اکثر اُنکے قبضہ مین ہے اگرچہ لڑائیون مین جو کروسیڈ کہلاتی ہین ۸۸ برس تک عیسائی وہان حکومت کرتے تھے اب یروسلم کا گھیر اڑہائی میل کا ہے یہ شہر

دونون وہ ہم میل کا تہا اُسکے بیان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ شہر تین دیوارون سے
گہرا تہا اور ایک مین ساٹہہ دوسرے مین چالیس اور تیسرے مین چہیاسٹہہ برج بنائے گئے
مسلمان جو شہر کے مالک ہین عمرؓ کی مسجد کو ایسا پاک جانتے کہ دوسرے مذہب کے لوگونکو
ہرگز نہین اُسکے احاطہ مین جانے دیتے انتہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۳۶)
اکثر سیاح یروسلم جدید کا گہیرا (یعنے اُس شہر پناہ کے اندر جو ۱۵۳۴ع مین سلیمان
بن سلیم شاہ سلطان روم نے بنوائی) اڑہائی میل کا ٹہراتے ہین اور اگر زیادہ
بہی ہو تو تین میل سے زیادہ نہوگا مقام مذکور پر نگاہ کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ
کہ شہر جدید قدیم شہر کی جگہہ پر تعمیر ہوا ہے اور بسبب اسکے کہ یہہ شہر ابتدا سے
(یعنے قدیم شہر سے) چہوٹا ہے چند اطراف مین اسکے بہت زمین ہے جو سابق
مین شہر کے اندر تہی اب باہر پڑ گئی ہے چنانچہ آدہا کوہ صیہون اُسکے چہار دیواری
کے باہر ہے جو آگے بہیتر تہا شہر جدید کی چار دیواری اونچی مضبوط اور کنگر دار
پتہرون سے ٹہوس بنی ہے اور برابر جا بجا اُسکے برج ہین رندے اور
ترکش بنے ہین اس شہر کے سات پہاٹک ہین دو اوتر رخ ایک پچہم ایک پورب
ایک حرم شریف کہلاتا ہے اور دو دکہن رُخ ہین شہر کے بہیتر تین بڑی سڑکین
ہین ایک جسے باب الدمشق کہتے ہین جو اوتر دکہن رُخ جاتی ہے دوسرے
سوق الکبیر جو پورب پچہم جاتی ہے تیسرے غمخوارون کی سڑک مشہور ہے
اور یہہ وہ راہ ہے جس سے عیسیٰ مسیح کو صلیب دینے کے واسطے لے گئے تہے
انکے سوا سات سڑکین اور ہین جو انکی بہ نسبت چہوٹی ہین اور نام اُن کے
یہہ ہین کوچہ مسلمین کوچہ نصاری کوچہ ارمنی کوچہ یہود کوچہ انطاہرہ کوچہ معصر

گر یہودی لوگ اُنکی شہر پناہ کو اب بہی قدیم شہر پناہ کی دیوار ... کما قال الرفقا ...

مسجد اقصیٰ



تصویر ہذا اُس موریہ کی ہے اُسوقت کی مطابق جیسے سیاح کو اوپر زیتون پہاڑ کے نظارہ سے ہو دکھن سے اوتر
رُخ جاتے کیوقت نظر آتی ہے جو ملے کی صورت سے سکندرہ ہے اور جو مکانات کوہ کے اوپر نظر آتے
ہیں سو حضرت عمرؓ کی مسجد کے متعلق ہیں جو اہل اسلام میں الحرم الشریف نام سے مشہور ہے (الکتاب مقامات المعروف صفحہ ۱۸)

کوچہ باب حوت معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے بالکل باشندے بیس بائیس ہزار آدمی
سے زیادہ نہونگے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب کے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ انمین
پانچہزار عیسائی اور دس ہزار یہودی ہین بکنگم صاحب یون فرماتا ہے کہ میری سمجھ
مین مسلمان سب سے زیادہ ہون گے اور بہ نسبت یہودیون کے یون کہتا ہے
کہ ذکریا دہ جو آقا شریف کا صراف ہے یون کہتا ہے کہ یروسلم مین فقط ایکہزار یہود
مرد اور تین ہزار عورتین ہین اور اسکا سبب یہہ ہے کہ کوئی یہودی یہان
آکر نہین بسنے مگر وہ جو تکلیف کا متحمل ہو یا ایسے دولتمند جو قرض دے دیکر سود
سے گذران کرتے ہین کیونکہ تجارت کا یہان نام ہی نہین ہے جس سے کوئی گذرا
کر سکے بیوائین چونکہ یہہ جانتی ہین کہ ہماری پرورش ضرور یروسلم ہی مین ہوگی
اس باعث سے عورتون کی بڑی کثرت ہے مسلمان اکثر حرم شریف کے گردو
نواح مین رہتے ہین اور عیسائی اپنی خانقاہون اور گرجون کے آس پاس
اور یہودی کوہ صیہون کے دامن مین اور اسکے آس پاس کے نشیب مین
قصائیون کے محلے کے نزدیک رہتے ہین یہہ تینون قومین (یعنے یہود و نصارا
و مسلمان) یروسلم کو مقدس سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے
ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفات کی وادی مین مدفون ہوتا ہے
وہ خوش قسمت ہے پس یہی سبب کہ ان تینون قومون نے شہر مذکور مین
اپنے اپنے واسطے معبد تعمیر کروائے اور اسی سبب سے یروسلم کا حج کرنا حسنات دینی
سے مقرر کیا گیا ہے

نقشہ کوہ موریہ و مسجد اقصے

عمارت جو اہل اسلام سب سے متبرک جانتے ہین وہ مسجد ہے جو خلیفہ عمرؓ نے تعمیر کی
وہ الصخرہ نام پر معروف ہے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت عمرؓ نے یروسلم کا محاصرہ کرکے
اُسے لے لیا تہا اُسوقت عیسائیون کے بطریک یعنے امام سے عرض کی کہ مسجد کیواسطے
کونسی جگہہ بہتر ہوگی بطریک موصوف نے سلیمان کی ہیکل کی اوجاڑ جگہہ کو
دکہایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسیطرح مسجد مذکور تعمیر ہوئی ابمسجد کا
احاطہ حرم شریف کے نام سے نامزد ہے اُسمین کوئی عیسائی ہرگز نہین جانے پاتا
اور اگر دغا سے داخل ہوا اور کہلجاے تو ضرور اُسے قتل کرین جسوقت صلیبداروںکی
فوج نے یروسلم کو اپنے قبضہ مین کیا تہا اُسوقت اُنہون نے اُس مسجد کا گرجا
بنوایا تب سے اس زمانہ تک کوئی عیسائی اُسمین داخل نہوا مگر ایک
شخص یعنے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب جنہنے اپنی طبابت کے وسیلے اہل اسلام کے
امام سے ایسی موافقت پیدا کی تہی کہ اُنکو تین۳ بار مسجد کے اندر لیگیا پس ڈاکٹر
صاحب موصوف کے حسب بیان اُس مسجد کا حال لکہتے ہین

صاحب موصوف فرماتا ہے کہ حرم شریف لمبائی مین ایکہزار چار سو ننانوے ۱۴۹۹
فٹ ہے یعنے الاقصیٰ نامی مسجد کی نماز کی محراب سے باب الاسلام تک اور
عرض مین نوسو پچانوے ۹۹۵ فٹ ہے اوس احاطہ مین نارنگی زیتون اور سرو کے
کئی ایک درخت لگے ہین مگر اسقدر نہین کہ جنگل ہوجاے اُسی احاطہ کے درمیان
ایک پختہ سنگ مرمر کی کرسی جو چارسو پچاس ۴۵۰ فٹ مربع مین ہے دوسری باقی
کہ احاطہ کی سطح سے بارہ چودہ فٹ اونچی ہے اُسپر چڑہنے کے واسطے چار ولط
اچہی اور کشادہ سیڑہی بنی ہے چنانچہ پچہم رخ تین۳ اور اوتر کیجانب دو۲ اور پورب

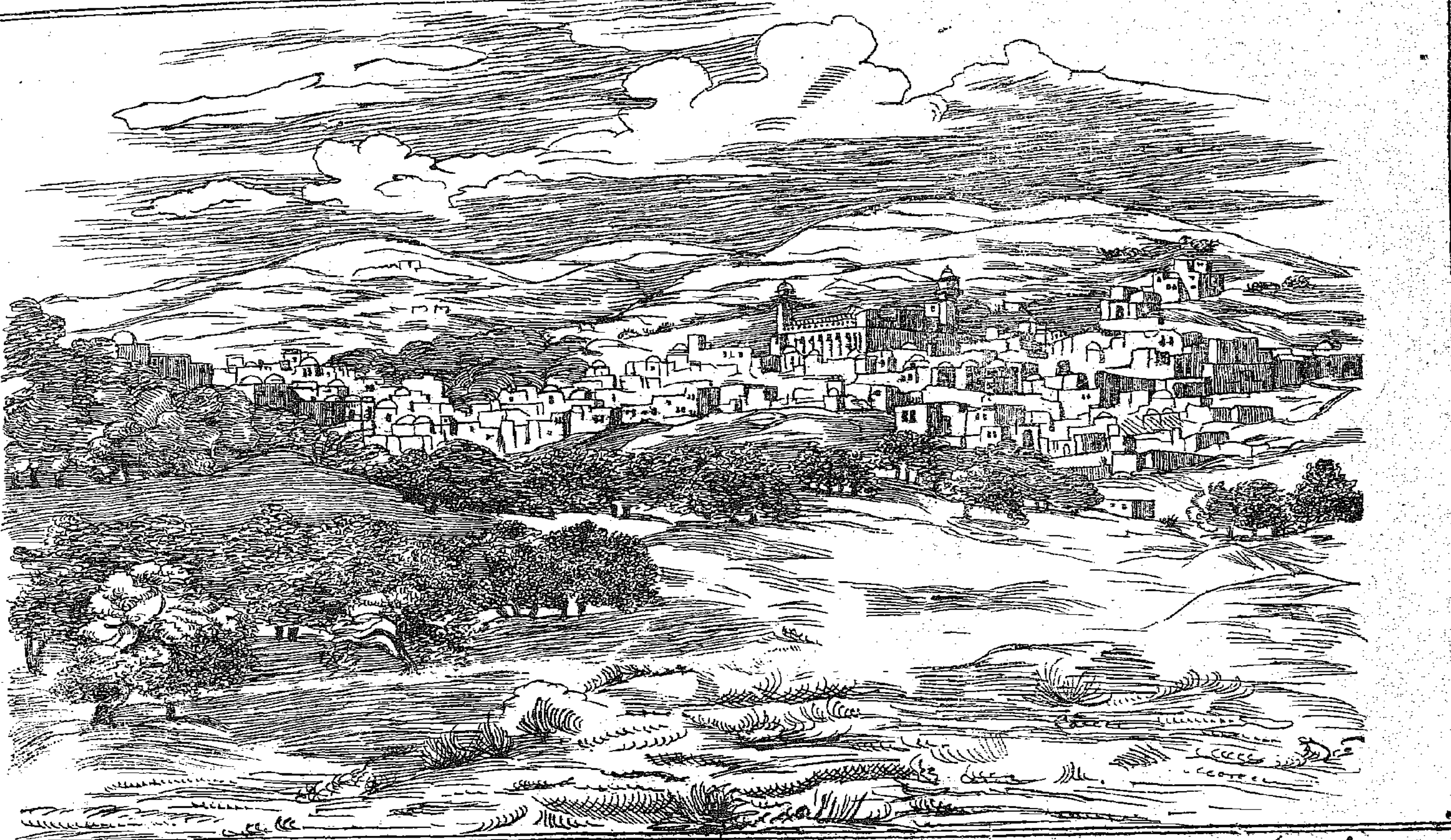
صخرہ

کیطرف ایک اور دکہن سمت دو اور ہر ایک سیڑہی کے اوپر اچہی اچہی اونچی
اونچی محراب بنی ہے جو نہایت خوشنما نظر آتی ہے اُسکی بالکل کرسی سفید اور
آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی تہین اُسکے پتہر بعضے بہت پرانے ہین جنپر
طرح طرحکی صورتین تراشی گئی ہین اُنسے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہہ کسی
قدیم عمارت کے تہے اُس کرسی کے کنارہ پر بہت سے حجرے بنے ہین جن مین
درویش و ملا و موذن اور سب سامان مرمّت کے موجود رہتے ہین لیکن
سب سے حسین وہ مسجد ہے جو کرسی کے بیچو بیچ ہے اور بنام الصخرہ مشہور
ہے اسلیئے کہ وہ مسجد کے اندر ایک پتہر ہے جسے کہتے ہین کہ جب نبوت پہلے پہل
ہوئی اُسوقت یہہ پتہر آسمان سے گرا اور اسی جگہہ پڑا ہے کہتے ہین کہ سب
اگلے نبی جب نبوت کرتے تہے اُسی پر بیٹہتے تہے جب تک نبوت کی نعمت رہی
یہہ پتہر رہا پر جب وہ موقوف ہوگئی تو پتہر بہی اوڑ جانے کو تہا مگر جبریل نے
ہاتہہ سے تہام رکہا تہا جب تک محمد صلعم نہ آیا اور اُسنے اس ہی جگہہ پر اُسکو ہمیشہ
کے واسطے قایم کیا یہہ مسجد ہشت پہل ہے اور ایک پہل ساٹہہ فٹ کا ہے
اسمین چار باب ہین باب الغربی باب الشرقی باب القبلہ باب الجنّت
ایک دروازہ پر ایک اوسارا ہے (یعنے برآمدہ) پہلا درجہ اسکا سنگ مرمر سے
بنا لیکن جو پتہر اسمین لگے ہوئے پائے جاتے ہین وہ ایسے قدیم ہین کہ گمان
ہوتا ہے کہ وہ ہیکل کے سنگ ہونگے (غالباً یہی مقام کمرہ قدس الاقداس
کا تہا) سب دیوارین ولدار بنی ہین ایک دیوار کے پتہر مربع دوسرے کی
ہشت پہل اسیطرح تمام دیوار و بغلین ہین اسکے سنگ مرمر کا رنگ سفید ہے

مگر انہون نے اُسمین جابجا تلاہٹ پیوستہ کی ہے تاکہ خوبصورت معلوم ہو اس درجے مین کوئی کہڑکی نہین ہے مگر اوپر کے درجے مین ہر ایک پہل مین ساٹھہ ساٹھہ اونچی کہڑکیان ہین اور سنگ مرمر کے عوض مین تمام دیوار رنگین خشت پختہ سے ملبّس ہے جنپر چارونطرف قرآن کی آیتین بخط جلی لکہی ہین یہہ سبب عمارت ایسی خوب معلوم ہوتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہین کہ اس عمارت کے دیکہنے سے مجہے ایسی خوشی ہوئی جو دوسری عمارت سے ہرگز نہین ہوئی مسجد مذکور مین اُن عیسائیون کے حجر صخرہ کے سوا چند اور تحفہ جات (یعنے تبرکات) ہین جنکو اہل اسلام متبرک جانتے ہین چنانچہ ایک بڑا پتہر ہے جسے کہتے ہین کہ محمد صلعم کی سپر تہا سنگ مذکور بیچ مین ٹوٹا ہے اور ایک صندوق ہے جسمین ایک سوراخ ہاتہہ جانے کے لایق ہے اُسکے اندر قدم رسول (مقبول) ہے پہر سنگ سبز ہے جو مربع چودہ تسو ہے جسمین اٹہارہ سوراخ کیل کے لایق بنے ہین اسکی یہہ خاصیت ہے کہ ایک زمانہ کے ختم ہونیکے بعد ایک کیل اسمین سے غایب ہو جاتی ہے چنانچہ اسمین سے ساڑہے چودہ غایب ہو گئی ہین اور ساڑہے تین باقی ہین کہتے ہین کہ جب یہہ سب غایب ہو جاوینگی تب اس جہان کا خاتمہ ہوگا اس کے علاوہ یہہ بہی کہتے کہ اس مقام پر سلیمان ابن داؤد کا مدفن ہے معلوم ہو کہ مسجد مذکور کا گنبذ نوّے فٹ بلند ہے اور اُس کا قطر چالیس فٹ ہے چہت اُسکی شیشے کے پتون سے بنی ہے جنپر سے تمام یروسلم دیکہائی پڑتا ہے

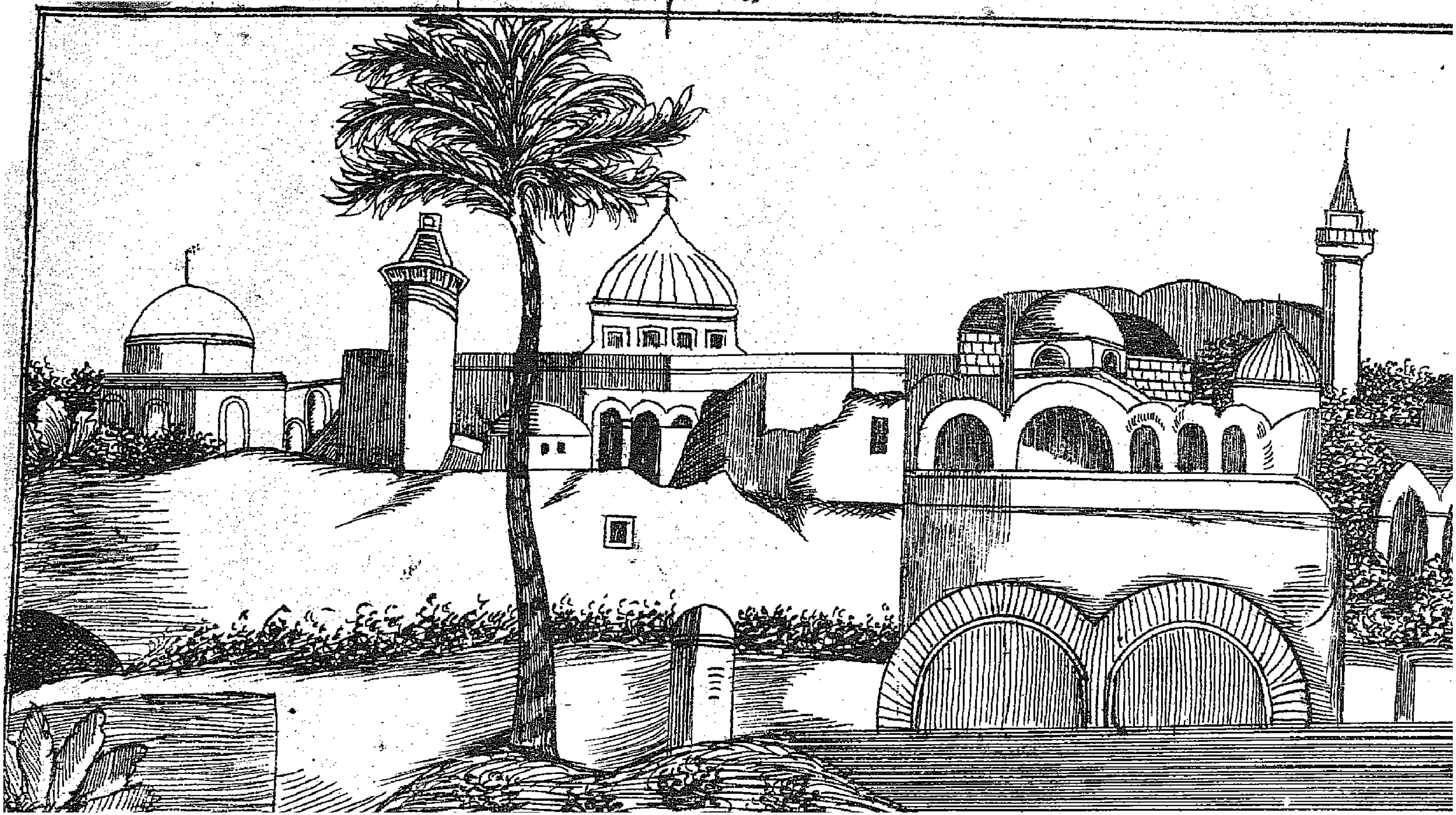
نقشہ یروسلم جدید یعنے مسجد الصخرہ

حبرون



یہ نقشہ بہشت کتاب مقدس مصنفہ مسٹر پادری بیتھر صاحب و مرتبہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۷۵ء صفحہ ۳۰۷ سے نقل کیا گیا۔

[illegible] مدينه



پادری راگر صاحب کا یہہ بیان ہے کہ اہل اسلام عیسائیون کو مسجد مین جانے نہین دیتے اسکا یہہ سبب ہے کہ وے سمجھتے ہین کہ جو دعائین اور منتین یروسلم والے الحرم مین مانگین گے خداتعالی ضرور اُسکو سُنے گا اگر وے یہہ دعا مانگین کہ اہل اسلام یروسلم سے خارج اور عیسائی بحال ہون تو خداتعالی ضرور اُسکو بہی سنے گا انتہی

ازالکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۱ – ۲۶ چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ع

لیکن پادری راگر صاحب نے یسعیاہ نبی کی اس پیشین گوئی کو شاید نہین پڑہا ہے کہ جاگ جاگ اے صیحون اپنی عزت پہن لے اسے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجہہ مین کبہی داخل نہوگا (یسعیاہ ۵۲ باب ۱) اور نہ صرف یہی بلکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مزار پر بہی کوئی عیسائی جانے نہین پاتا چنانچہ جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب چہاپہ سکندرہ آگرہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے کہ مکفیلا یا مقبلا کا غار جو ممری کے میدان مین حبرون کی جنوب طرف ہے جسے ابیرہام نے قبرستان بنانے کیلئے خریدا تہا آجکل وہان ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور عیسائیون کو داخل ہونے کی پروانگی نہین ہے انتہی پس اگرچہ یہودی قوم تو مختون ہے مگر مقبول نہین یعنے مسلمانونکی طرح اُنکا مختون ہونا معتبر خدا کے حضور مین نہین ہے اسی غار یا کہیت مین جو کہ یروسلم سے بیس میل کے فاصلے پر ہے حضرت بی بی سارہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت بی بی رافقہ اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین

ازجغرافیہ پاک کتاب مطبوعہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۶۶

نقشہ شہر حبرون

یہان ایک عجیب اشارہ سمجھہ جانیکے لایق ہے کہ خدا نے یہود و نصارا کو اپنے لوگون
کی جماعت سے خارج کیا اور یہہ بات حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت
یعقوب علیہم السلام وغیرہ کے مزارات پر نجانے پانیسے ظاہر ہے اور خدا نے یہود و
نصاری کو اپنے گہر سے خارج کیا کہ بیت المقدس کے اندر انکا گزر نہو نیسے ظاہر ہے
چنانچہ قال اللہ تعالیٰ اولٰئک ما کان لھم ان یدخلوھا
الا خائفین لھم فی الدنیا خزی و لھم فی الاخرۃ عذاب عظیم یعنے ایسون کو نہین پہنچتا
کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوے اُنکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت مین
بڑی مار ہے (دیکھو سورہ بقر ع ۱۴) مفسرین قران نے بالاتفاق لکہا ہے
یہہ آیت بیت المقدس کی بابت ہے اور اس پیشین گوئی کے پورا ہونیکا زمانہ
خلافت حضرت عمرؓ کا زمانہ ہے اور خدا نے یہود و نصارا کو اپنے شہر سے خارج کیا
کہ یہہ باب تک مسلمین انکا گزر نہونیسے ظاہر ہے چنانچہ قال اللہ تعالیٰ
یا ایھا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا
سورہ توبہ رکوع ۴) یعنے اے ایمان والو مشرک جو ہین پلید ہین نزدیک نہ آوین
مسجد الحرام کے اس برس کے بعد انتہی نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس سے
مراد شہر مین بہی نہ آوین اور خدا نے یہود و نصاری کو اپنے ملک سے خارج کیا
کہ تمام ملک عرب مین کسی یہودی عیسائی کا وجود تک نہین ہے اور قریب تیرہ
سو برس گزرے کہ وہ ملک وجود یہود و نصاری سے خالی ہے چنانچہ فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرۃ
العرب حتی لا ادع فیھا الا مسلما یعنے مین مقرر نکالدونگا یہود و نصارا کو عرب کے ٹاپو سے

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲۸۷ دولت فاروقی

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گذر جانا اوس سے آسان ہے
کہ ایک دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو (متی ۱۹ باب ۲۴) مفسر اسکاٹ صاحب
نے اس آیت کی تفسیر میں لکہا ہے کہ کہتے ہیں کہ یہہ مثل یہودیوں اور عربوں میں مشہور تہی
یونانی زبان میں دو لفظیں ہیں یعنے کیملوس جسکے معنے اونٹ اور کمِلوس
جسکے معنے جہاز کے لنگر کا رسہ اور اس حال میں نقل نویسوں نے (بکسرہ مجہول) کیملوس کے بدلے (بکسرہ معروف)
کمِلوس لکہا ہوگا۔ کمِلوس کے بیان میں کہتے ہیں کہ یروسلم کی شہرپناہ میں ایک
پہاٹک تہا اوسکے کنارہ ہی پر ایک چہوٹا تنگ دروازہ پیدلوں کے جانے کیواسطے
بنا تہا اور تنگ ہونیکے سبب سے دروازہ کا نام سوئی کا ناکہ (عبرانی میں روس ازمال)
کہلاتا تہا اس دروازہ سے فقط پیدل آدمی نکل جاتا لیکن اونٹ خاصکر اپنے بوجہہ سمیت
کبہی نہ جاسکتا تہا اور اس نام کے ثبوت میں لارڈ نوجینٹ صاحب ایک انگریزی مسافر
جنے ملک یہودیہ میں تہوڑے دن گذرے کہ سیر کی اور ایک کتاب میں اپنی سیر کا
بیان چہپوایا یوں لکہا ہے کہ میں حبرون میں شہر کے پہاٹک سے پیدل نکلتا تہا
کہ اوسوقت ایک اونٹوں کی قطار آگے آئی اور بہت بہیڑ دیکہہ کر میرے ساتہیوں نے
مجہہ سے کہا کہ سوئی کے ناکہ میں جائے یعنے چہوٹے دروازہ میں جو پہاٹک کے پاس
ہے تب مجہے خداوند کی بات یاد آئی کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گزر جانا اوس سے
آسان ہے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو کیونکہ یہہ اونٹ دولتمندوں
کی طرح بڑے بوجہہ سے لدے تہے اور ایسی تنگ راہ سے اونکا گزر جانا محال تہا یہاں
سوچنا چاہیے کہ دولت میں بڑی بڑی خطرہ ہیں۔ اوسپر دل اکثر لگا رہتا اور خدا کو
بہول جاتا ہے۔ اوس سے غرور اور گہمنڈ پیدا ہوتا ہے انتہی (رومن تفسیر اسکاٹ مطبوعہ
الہ آباد ۱۸۶۲ء صفحہ ۱۵۱) یونانی لفظ کماوس کا مخفف کمل ہے جسے عربی میں

کمل اور عربی میں جمل کہتے ہیں اور تینوں زبانوں میں اسکے معنے یہی ہیں یعنی اونٹ
انجیلی مفسر کے قول سے ثابت ہوا کہ دولت سے غرور اور گھمنڈ پیدا ہوتا ہے اور حق
تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا
عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ یعنے تحقیق جن لوگوں نے
جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور تکبر کیا اون سے نہ کھولے جائیں گے واسطے اونکے
دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے بہشت میں یہانتک کہ داخل ہو
جائے اونٹ بیچ ناکہ سوئی کے (اعراف ع ۵) پس انجیل میں وہ
قرآن میں مغرور دولتوں کا مطلب ایک ہی ہے کیونکہ دولت کے سوا کوئی محتاج
غرور نہیں کرتا ہے اور آسمان کی بادشاہت یا بہشت میں نہ داخل ہونے والے
وہی لوگ ثابت ہوئے ہیں جو دولت میں تمام جہان سے بڑھکر ہیں یعنے نصاریٰ
سلاطین یورپ اور یروشلم میں جو اقصیٰ اور حجروں میں مزارات انبیاء علیہم السلام
کے احاطہ میں انکا نہ گھسنے پانا نشان ہوسکتا ہے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے
گذر جانا اوس سے آسان ہے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت میں داخل
نیست مرجع بغیر حق مآب فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ
(مائدہ ع ۱۳)

یہانتک کہ سوا مسلمان کے اُسمین کسی کو پہچوڑ و نگا (از مشارق الانوار باب العاشر حدیث مسلم ۱۹۸۲ مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۸۷۰ء) اسجگہہ ملک عرب کو جو مین نے خدا کا ملک کہا اسکی وجہہ یہہ ہے کہ تمام دنیا مین یہی ایک ملک ہے جو کسی بادشاہ کے ماتحت حکم نہین ہوا یعنے ہمیشہ خدا ہی اُسکا بادشاہ رہا چنانچہ کشف الاثار فی قصص انبیا بنی اسرائیل مطبوعہ دار السلطنت اڈن برغ ۱۸۴۶ء صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴ باب ۱۲ مین پادری مریاک صاحب فرماتے ہین کہ اعراب از سایر طوایف و قبایل بنی آدم سلاح پوش و جنگ جو بیشہ پیشہ عمل ایشان غارت کردن ہست حقیقتاً عادت عہد بستن بدولتہاے دیگر ندارند ہر چند بسیار وقتہا از بعضے دولتہاے قرب خود بشان خرج در عوض غارت گرفتہ اند ولیکن عرب در ہمان اخلاق خود باقی ماندند پس اولاد اسمعیل ہمیشہ از اوقات ہمان اخلاق را داستند کہ در قول مقدس نسبت بایشان پیش فرمودہ بود و در ہر انقلاب حالات ایشان بے تغیر ماندہ انتہی

یعنے اہل عرب بنی آدم کے تمام گروہوں اور قبیلوں سے زیادہ ہتیار بند اور لڑائی کرنیوالے ہین انکا پیشہ لوٹ مار ہے اور عادت عہد و پیمان کی اور سلطنتوں سے نہین رکہتے ہین ہر چند اکثر اوقات اپنے قرب و جوار کے بادشاہون سے لوٹ کے عوض مین خرچ انہون نے لیا ہے۔ لیکن عرب لوگ اپنی اُسی قدیم عادت پر رہتے ہین۔ پس اولاد اسمعیل علیہ السلام کی ہمیشہ وہی عادات ہین جو قول مقدس (یعنے توریت) مین اُنکی نسبت فرما گئے اور ہر انقلاب مین اُنکے حالات بے تغیر رہگئے فقط پس اس ہزارون برس کے استقلال کی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے عربون کو حاصل ہے اور کوئی وجہ نہین سوا اسکے کہ اُنکا کوئی دنیاوی

بادشاہ نہین جسکے زوال کا خطرہ ہو بلکہ خدا ہی اُنمین سلطنت کرتا ہے اور وہ ملک
گویا خدا کا خاص قلمرو ہے۔

پس جزیرہ عرب سے اگرچہ رسول اللہ صلعم نے یہود و نصارا کو خارج کیا مگر حضرت عمرؓ
کی خلافت مین اسکی پوری تکمیل ہوئی کہ خیبر وغیرہ سے یہہ لوگ نکالدئے گئے
بخاری اور مسلم مین ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان عمر بن الخطاب اجلی الیہود
والنصاری من ارض الحجاز یعنی تحقیق حضرت عمر بن خطابؓ نے جلاوطن کر دیا یہود
و نصارا کو زمین حجاز سے انتہی اور تب سے ابتک قریب تیرہ سو برس کے
گزرے کہ سوا مسلمانون کے اُس ملک مین کوئی یہودی یا نصرانی علانیہ جانے
نہین پاتا اور وہان رہنے کا تو کیا ذکر ہے یہہ پیشین گوئیان حضرت نبی اسلام
علیہ الصلوۃ والسلام کی کیا ہی پوری ہوئین کہ تمام عالم اسکی صداقت کی
گواہی دیسکتا ہے پس خدا کے مقدسون کی جماعت اور خدا کے گھر اور خدا کے شہر
خدا کے ملک سے ان سب کا خارج ہونا جبکہ ثابت ہو چکا تو بہشت سے انکے
خارج ہونے مین اب کون شک اور تامل کرسکتا ہے اولئک لا خلاق
لھم فی الاخرۃ ولا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم
(سورہ آل عمران ع ۸) پہر الکتاب کے مقامات المعروفہ صفحہ ۲ مین لکہا ہے یہودیون نے جو یروشلم
مین رہتے ہین دو عبادتگاہین بنائی ہین لیکن دونون چہوٹی اور بدمنظر
معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم نے اہل اسلام کے سبب سے بہت ظلم اُٹھایا
ہے کہ اُنمین کئی ایک دولتمند تو ہین لیکن شان و شوکت سے گزران نہین
کرتے ابتک وہی مثل اونپر بحال ہوئی کہ وہ جو اپنے دروازے کو زیادہ

بلند کرتا پلکن کو ڈبوتا ہٹتا ہے اور یہی سبب ہے کہ سب سے بڑے دولتمند یہودیوں کے گہر ونکو جاکر دیکہو تو باہر سب ٹوٹے پہوٹے نظر آتے ہین اور اندر اچہے اور کشادہ مکان ہین جسمین فرش و فروش بچہے اور اطمنان چین و آرام سے رہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکی عبادتگاہوںمین عورتونکے واسطے الگ الگ جگہہ مقرر ہے جسمین کوئی جاوے تو فقط دیکہنے کیواسطے جاسکتا ہے پر عبادت مین ہرگز شریک نہین ہوسکتا ہے کہتے ہین کہ ہر عورت شادی کے بعد اور سال بسال ایک مرتبہ جاتی ہے (پہر تعجب ہے کہ عیسائیوں نے عورتوں کو ساتہہ لیکر گرجے مین جانا کہان سے سیکہا)

اوپر عبادتگاہوں کا مذکور ہوا اب اس بیان کو تمام کرنے سے پیشتر کچہہ مفصل حال خانقاہونکا لکہتے ہین اونمین سے دو خانقاہین مشہور ہین ایک تو لاطینی اور دوسری ارمنی لاطینی خانقاہ شہر سے اوتر پچہم اور یونانی دکہن پچہم کی سمت سے دونوںمین جاجیونکی سمائی ہوسکتی ہے چنانچہ ارمنی خانقاہ مین ایک ہزار شخص ٹک سکتے ہین ارمنیونکا ایک گرجا بہت بلند اور کشادہ بنا ہے اور اُسمین اسباب عبادت اسقدر اور ایسے قیمتی ہین کہ تمام دنیا مین دستیاب نہو سکینگے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر وقت یونانی اور لاطینی آپسمین برابری کیا کرتے تہے اور کبہو کبہو ایسا بہی ہوتا تہا کہ شریعت و انجیل کو چہوڑ لاٹہی لے خوب مار پیٹ کرتے تہے اور سچی دینداری کی بیعزتی صاف ہوتی تہی (یروسلم کے جنوب کیطرف سلوام کا حوض ہے جسکی گہرائی چوبیس فٹ ہے)

یروسلم مین ایک نیا ماجرا ہوا کہ ملکہ انگلستان اور شاہ پروشیا نے باہم عہد و
پیمان کرکے ایک گرجا تعمیر کرنیکا ارادہ کیا جسمین خدا کی عبادت انگلستان کی
کلیسیا کے طور پر ہو سو آشکارا ہوتا ہے کہ گرجا مذکور کے لئے زمین ملی اور اُسکی
نیو بہی ڈالی گئی پر ابتک تعمیر نہین ہو سکا اسلئے کہ ارمنی اور یونانی اور لاطینی
عیسائی اس تدبیر سے ناخوش اور ناسفد اور اسکے باطل کرنیمین مستعد و
سرگرم ہین اور اب نہین معلوم کہ کب اُسکا نیک انجام ہوگا انتہی
پہر الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۳ مین لکہا ہے جو وادی کہ یروسلم
کی پورب طرف ہے اور یہوشفاط کے نام سے مشہور ہے اُسکا طول دو یا
ڈیڑہ میل کا ہوگا اُسکے کنارہ پر گتسمنی کا باغ ہے اور شہزادہ ابی سلوم کا
ستون اور کئی ایک مقبرے بعضے بلند اور عالیشان اور بعضے ٹوٹے ہوئے
ویران پڑے ہین یوئیل نبی کی کتاب ۳ باب ۲ مین ایسا لکہا ہے کہ نزدیک ان دنون
مین ساری قومونکو اکٹہا کرونگا اور اُنہین یہوشفاط کی وادی مین لیجاؤنگا
پہر ۱۲ آیت مین یہہ لکہا ہے کہ غیر قومین بیدار ہوکر یہوشفاط کی وادی مین
چلین کیونکہ چارونطرف کی غیر قومون کے انصاف کرنیکو مین وہان بیٹہونگا
انتہی ان آیتون سے یہودیون نے یہہ سمجہا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ
بنی آدم کی عدالت یہوشفاط کی وادی مین کریگا اور اس زمانہ کے بعضے
عیسائی بہی جو اس خیال کی سرگرمی سے پیرو ہین کہ قوم یہود پہر اپنے ملک مین
اکٹہی ہوگی اور مسیح سرفرازی کیحالت مین یروسلم مین تخت نشین ہوکر
ساری غیر قومونکی عدالت یہوشفاط کی وادی مین کریگا اور اہل اسلام

بیان جہنم

بہی جو قدس کی نواحی مین رہتے باوجودیکہ اس خیال کا قران وحدیث مین کہین نام ونشان نہین پایا جاتا پر برابر کہتے آئے کہ اس عدالت مین محمد صلعم بہی مسیح کا شریک ہوکر ایک خاص مسند پر بیٹہیگا لیکن شاید ازروے تجویز کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح ودرست نہ ٹہریگا کیونکہ اصلی لفظ یہوشفاط کے معنے یہہ ہین کہ یہوواہ کی عدالت اسپر اکثر عالمونکا یہہ خیال ہے کہ اسکا ترجمہ کرنا واجب تہا اور یہہ بہی کہتے ہین کہ اُس وادی نے کیونکر یہوشفاط نام پایا کوئی نہین کہہ سکتا بلکہ گمان غالب ہے کہ نبی کی عبارات کے سبب سے یہود کے عالمون نے اس وادی کا یہہ نام رکہا ہوگا انتہی

واضح ہو کہ اس بیان مین جو لکہا ہے کہ اس زمانہ کے بعضے عیسائی بہی جو اس خیال کی سرگرمی کے پیرو ہین کہ قوم یہود پہر اپنے ملک مین اکٹہی ہوگی لیکن شاید ازروے تجویز کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح ودرست نہ ٹہریگا انتہی اس سے بہی وہ قول مفسر انگریزی اسکاٹ صاحب کا جو پیشین گوئی مندرجہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی صداقت کی بابت لکہا ہے کہ یہودی اس پاک شہر پر قابض ہونگے انتہی یعنے یروسلم مین یہودی حکومت قیامت سے پیشتر ہو جائیگی جسکا ذکر اس کتاب کی محراب ۲ رکن ۵ مین لکہہ چکا ہون غلط ہوگیا اور نہ صرف یہی بلکہ اُس پیشین گوئی کا صریح بطلان ظاہر ہوگیا

بیان گیہنوم یعنے جہنم یہہ عبرانی لفظ ہے یعنے گیہنوم اور اُسکے معنے ہنوم کی وادی یا درہ ہے ہنوم نامی کی یہہ وادی یروسلم کے پاس دکہن طرف تہی یوسیاہ بادشاہ کے وقت سے پیشتر یہودی یہان مالک بُت کی پوجا

کرتے تہے ۲ سلاطین ۱۶ باب ۳ اور ۲ تواریخ ۲۸ باب ۳

کو خدا نے فرمایا تہا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ اپنے فرزندون مین سے کسی کو
مالک کی نذر آگ مین مت گزرانو (احبار ۱۸ باب ۲۱ اور ۲۰ باب ۲) یہہ بُت
پیتل کا بنا تہا اُسکا چہرہ بیل کا سا تہا اور اُسکے ہاتہہ پہیلے ہوے گویا اپنے
عابدون کو گود مین لینے چاہتا ہے یہہ بُت پرست یہودی اس بُت کو آگ
سے نہایت گرم کرکے اپنے لڑکون کو اُسکی گود مین ڈالتے اور اُنکے چلانیکی
آواز دبانیکے واسطے اُسوقت ڈہولکون کو بجاتے تہے یہہ ڈہولکین توفت
کہلاتی تہین اور اسواسطے اسجگہہ کا نام (وادئ توفت یا صرف) توفت
بہی تہا یرمیاہ ۷ باب ۳۱ و ۳۲ بابل کی اسیری سے لوٹنے کے بعد اگلی
بُت پرستی سے ڈر کر یہودی اس مقام سے بہت نفرت رکہتے تہے اور یوسیاہ
بادشاہ کے طور پر (یعنے تجویز سے) (۲ سلاطین ۲۳ باب ۱۰) اُنہون نے اُسکو
بہت خراب کیا چنانچہ شہر کا تمام غلیظ وہان پہینکا جاتا اور اس غلیظ کو
جلانیکے واسطے وہان رات دن آگ جلتی رہتی اسواسطے وہ بہت ڈراونی
اور گہناونی جگہہ اور دوزخ سے کچہہ مشابہت رکہتی تہی یون رفتہ رفتہ محاورہ
مین اُسکا نام دوزخکا نام ہوگیا جسطرح کہ فردوس بہشت کا نام ہے قدیم
زمانہ مین دراصل زمین پر ایک بہت آباد[۱] باغ کا نام تہا انتہی از اردو مین
تفسیر اسکاٹ صاحب جلد اوّل طبع اوّل الہ آباد ۱۸۶۶ع صفحہ ۴۹ و ۵۰
دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ فلسطی داجون کی پرستش کرتے تہے

جو مچھلی کا جسم اور انسان کے ہاتھہ پانو رکہتا تہا اور ہوابی مالک کی پرستش کرتے تہے اور اُسکے آگے اپنے بال بچون کو گزرانتے تہے اور اغلب کہ مالک سے زحل مراد تہی انتہی

نیز المشہور ہیبرن یعقوب نے جو کہ یہودیونکا ایک ربی ہے مجہسے کہا کہ یروسلم کی زمین کا خواص مثل ہرن کے ہے اور اُسکے لئے ایک عبرانی مثل بہی عبرانی زبان مین جو کہ یہودیون مین خاص یروسلم کی بابت ہے ایک کی زبانی میرے بیان کی یعنے یہہ کہ جسطرح ہرن جسقدر فربہ ہوتا اُسکے بدن کا چمڑا اتنا ہی پہولجاتا ہے اور جب اُسے ذبح کرکے اُسکا گوشت باہر نکال لین تو اُسکا چمڑا اسقدر سمٹ جاتا ہے کہ پہر اگر اُس گوشت کو اُسکے چمڑے کے اندر بہرین تو نہین سما سکتا اسیطرح یروسلم مین جب بہت آبادی تہی اور لاکہون آدمی اُسمین بستے تہے یہانتک کہ دس لاکہہ صرف لڑکے مدرسونمین تعلیم پاتے تہے تب بہی وہ زمین بسنے والون کے لئے فراخ تہی اور اب جو اُس مین تہوڑے آدمی یعنے تیس ہزار رہگئے ہین تو بہی وہ زمین معمور اور اسیقدر آبادی کے لایق معلوم ہوتی ہے اور یہہ عجایب قدرت الہی سے ہے اسی سبب سے زمین یروسلم کا نام ارض ظبی زبور وغیرہ مین ہے جسکے معنے زمین ہرن اس سے ظاہر ہے کہ نہ اُسکی شہرپناہ کا دوَر اگلی شہرپناہ سے کم ہوا ہے اور نہ وہ شہر بہ نسبت سابق کے چہوٹا ہوگیا ہے بلکہ ظاہر مین لوگونکی نظر مین ایساہی معلوم ہوتا ہے اور وہان قدرت الہی کا ماجرا کچہہ اور ہے

پہر یہہ کہ یروسلم کی عظمت کثرت آبادی پر منحصر نہین ہے یون تو آجکل لیکن

دار السلطنت چین مین پندرہ لاکہہ بلکہ بیس لاکہہ (ادرن جاگرفی اندرس مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع صفحہ ۱۱۷ امپیریل جاگرفی مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۴۷) آدمیونکی آبادی ہے اور لندن دار السلطنت انگلستانمین اٹہائیس لاکہہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع صفحہ ۴۳ و مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۰۵) اور ینفان المعروف جاپان کے پایۂ تخت یدو مین سات لاکہہ آدمیون کی آبادی ہے (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۷۵) اور پیرس پایۂ تخت فرانس مین سولہ لاکہہ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ع صفحہ ۷۹) بلکہ اٹہارہ لاکہہ (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۳۲ و ۹۰) آدمیونکی آبادی ہے۔

مگر یروسلم کی خاص عظمت کا تو یہی نشان ہے کہ جب توریت کے حکم بموجب حضرت ابراہیم اُسپر اپنے بیٹے کو قربانی کرنیکے لئے لیگئے تب صرف جنگل تہا اور جب حضرت یعقوب نے اُسپر وہ خواب دیکہا (پیدایش ۲۸ باب ۱۰–۲۲) تب اُسپر خواب مین بہی آدمی کی صورت نہین نظر آتی تہی بلکہ جب اُسمین آبادی زیادہ ہوئی اور فسق و فجور نے اُس پاک زمین پر ظہور کیا تہی خدا نے کبہی کسدیون[1] اور کبہی مصریون اور کبہی رومیون وغیرہ کے ہاتہہ سے اُسے صاف کروایا اُسکی عظمت کثرت آباد انسان کے سبب سے نہین بلکہ اُسکی عظمت خدائے قادر مطلق واحد حقیقی کی پاک ذات سے ہے

واضح ہو کہ جسوقت قسطنطین شاہ نے عیسائی دین قبول کیا اُسکی والدہ نے جو اسّی برس کی تہی یروسلم کا حج کیا مقدس جیروم لکہتا ہے کہ ادرین بادشاہ کیوقت سے شاہ قسطنطین کے وقت تک جسکو عرصہ ایک سو اسّی[1] برس کا ہوا

[1] کسدیون یعنی بابل والون

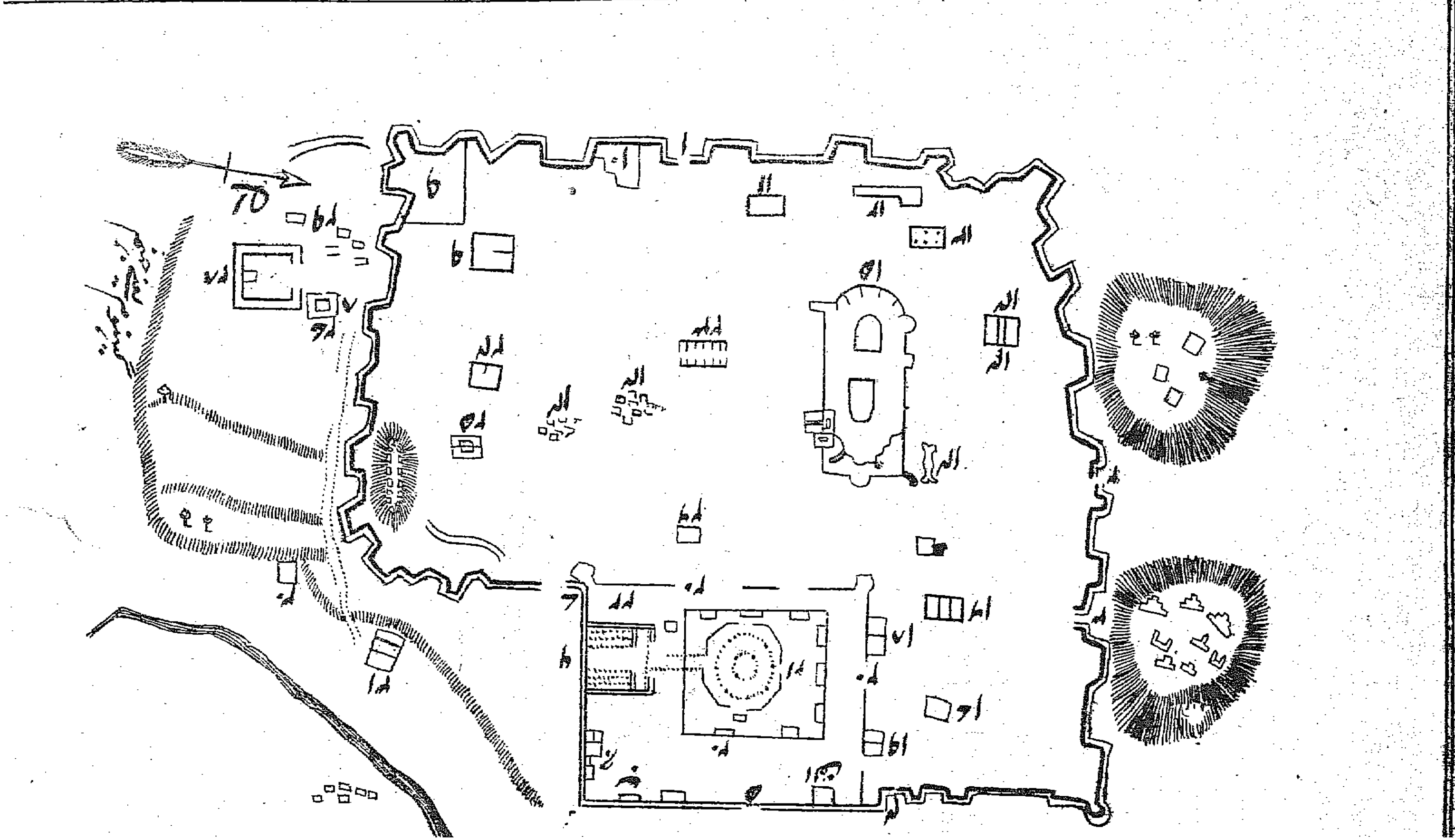
دیوتا کا ایک بُت مسیح کی قبر پر تہا اور ایک دوسرا بُت بنام دیوی اُسکے زندہ
ہونیکے مقام پر۔ یوسیبیئس جسنے تواریخ کلیسیا و قسطنطین کا احوال لکہا یہہ کہتا ہے
کہ جسوقت والدہ قسطنطین یروسلم مین داخل ہوئی تو اُسنے دیوی کا بُت
وہان پایا اور فوراً اُسکو ڈہا دیا اور کوڑا کرکٹ جو کچہہ جمع تہا اُسکو کہدوایا
اور ایک عمدہ گرجا اُس مقام پر بنوایا اور نام یروسلم جدید رکہا
یہہ گرجا آجتک مسیح کے مقدس قبرگاہ کے نام سے مشہور ہے اور جتنے عیسائی
یروسلم کے حج کو جاتے اُسکی زیارت ضرور ہی کرتے ہین اسمین داخل ہوتے
ہی مجاور ایک بڑا پتہر دیکہاتے ہین جو جعفری سے گہرا ہوا ہے اور روایت
کرتے ہین کہ اسی پر عیسیٰ کی لاش کا غسل ہوا تہا یہہ دروازہ کے آس پاس
ہے وہان سے بائین ہاتہہ تہوڑا آگے بڑہکر ایک گنبد کے نیچے جاتے جو سولہ
ستونون پر ہے اُسکے عین مدار پر مسیح کی قبرگاہ ہے جسکے اوپر انہون نے سنگ
مرمر کا ایک مختصر سا روضہ بنوایا ہے اُسکے چہوٹے دروازہ سے ہوکے حاجی
اُس کمرے مین داخل ہوتے ہین جو جنا بین کندہ ہے یہہ مقام ساڑہے چہہ
فٹ مربع سے زیادہ نہوگا یہان ایک سنگ مرمر کا صندوق ہے جسے وے
کہتے ہین کہ اُسمین عیسیٰ مسیح کی لاش تہی اسکے اوپر چہت مین ساٹہہ بڑے
بڑے عمدہ چراغ جنہین بادشاہون نے نذر گزرانا تہا لٹکے ہوے تہے اس مقام
مین ایسی کشمکش راہ ہے کہ سوا تین چار آدمی کے زیادہ کا گزر نہین ہو سکتا ہے
اس گرجے مین یونانی لاطینی ارمنی عیسائی سب شریک ہین اور ہر سال
وقت مقرر پہ مسیح کا صلیب دینا و زندہ ہونیکا سوانگ بناتے ہین

Queen illustrated

اہل اسلام وہان کے سب مسیحی مقبرون اور تقدیس کو مانتے ہین بلکہ وہان نماز
پڑہتے ہین پر گرجہ مذکور کو نہین مانتے ہین اسلیئے کہ وے مسیح کے مصلوب ہونیکو
یقین نہین کرتے لیکن اتنا کہتے ہین کہ شاید یہوداہ اسکریوطی یہان دفن
ہوا ہو از الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۲ و ۲۳

گوڈ ورالسٹریٹیڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ می ۱۸۶۹ صفحہ ۵۰۳ و ۵۰۴ مین
پادری چارلس بٹل ایم اے فرماتے ہین کہ آخر اگست ۱۸۶۷ع مین لفٹننٹ
وارن صاحب پاک شہر (یروسلم) کا حال دریافت کرنے گئے اور انہون نے اچھی
طرح وہانکا حال دریافت کیا جیسا کہ پیشتر ماہ فروری سے جولائی تک دریافت
کیا تہا لفٹننٹ وارن کے ماتحت دو اور غیر متعہد عہدہ دار یعنے رایل انجنیر
(بادشاہی معمار) بہی گئے تہے اور یہہ دونون صاحب اپنی لیاقت مین لفٹننٹ
وارن کے ساتہہ ہونیکے لایق بہی تہے اور اچھی طرح اپنے کام کو انجام دیسکتے
تہے پس حسب بیان ان صاحبون کے ہم لکھتے ہین کہ یروسلم کی شہر پناہ طول
مین پورب کیطرف دو ہزار آٹھ سو (۲۸۰۰) فٹ ہے اور اوتر کیطرف تین ہزار آٹہہ سو فٹ ہے اور
پچہم طرف دو ہزار تین سو پچاس (۲۳۵۰) فٹ ہے اور دکہن طرف تین ہزار تین سو
پچاس فٹ ہے (یروسلم اوتر پچہم رخ میڈیٹیرین کہاڑی سے دو ہزار پانسو (۲۵۸۱)
اکیاسی فٹ بلند ہے اور دکہن پچہم رخ دو ہزار پانسو اڑتیس (۲۵۳۸) فٹ اسکی بلندی سمندر
کی سطح سے ہے اور اسکے اوتر پورب کی بلندی دو ہزار چار سو ستاون فٹ
اور دکہن پورب اندر طرف کی بلندی سمندر کی سطح سے دو ہزار چار سو سولہ (۲۴۱۶)
فٹ اور باہر طرف سے دو ہزار تین سو پینسٹہہ (۲۳۶۵) فٹ ہے البتہ زمین پر کوئی مقام

شہر یروسلم کی زمین کا نقشہ



فہرست مقاموں کی

ہین سے پسندیدہ اور اچہا سوا ہیکل (یعنے مسجد) اور قبر مسیح کی اور یہی دونوں مقام
پاک شہر (یروسلم) مین افضل اور پسندیدہ ہین اور اُنکے آس پاس اور مقام بہی ہین
کہ جنہین نہ بہت اچہا کہہ سکتے ہین اور نہ بُرا (یعنے اوسط درجہ مین ہین) اس شہر
کے دکہن پچہم رُخ پر انگریزی مدرسے ہین تمت کلامہ پہر اِلکتاب کے مقامات المعروف
صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ البتہ ایک بات بڑی تسلی کی یہہ ہے کہ پادری پروٹسطنٹ
کے وہان کئی ایک موجود ہین خصوصیت سے انجیل کی منادی کرتے ہین اور
اُنکی سعی اور کوشش سے کئی مرید شہر مین ہوگئے انتہی

شہر یروسلم کی زمین کا نقشہ

رُکن چہارم

یروسلم پر اہل اسلام کے مقابل مین اہل صلیب کا یورش

ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ پبٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۱۵۳ - ۱۵۸
لکہا ہے مغلوں نے اپنے فتحمند بادشاہ چنگیزخان و تیمور کے ساتہہ ہوکر یورپ پر
چڑہائی کی تہی اور دو سو برسون تک ملک روس پر سلطنت کی تہی اور ملک
پولنڈ کو اوجاڑ دیا تہا اور اُسوقت اپنی سلطنت کی حد کو ملک سلیسیا کی حد تک
پہونچایا تہا۔ سنہ گیارہ سو عیسوی کے قریب دوسری قسم کا فساد ملک فرا
سے ظاہر ہوکر اکثر عیسائی ملکوں مین پہیل گیا اُسمین لاکہوں آدمی مارے گئے یہہ

فساد کردس جُبدہ (یعنے صلیب دار ونکی لڑائی) کا حوصلہ تہا مسیح کے وقت سے
پانسو برس نہ گزرے تہے کہ یہہ رائے غالب ہونے لگی کہ یروسلم کی زیارت کرنا
اور جہان مسیح نے اپنی جان دی تہی اور جہان کہتے تہے کہ وہ دفن ہوا تہا
اُن پاک مقامونمین دعا مانگنے کے ثواب سے گناہ معاف ہوتے ہین اس سبب سے
اُس پاک قبر کی زیارت کا دستور بہت جلد رایج ہوا لیکن جب تُرک
لوگون نے ملک فلسطین کو فتح کیا تہا تب اکثر دفعہ ان زیارت کے جانیوالون
کو ستاتے تہے اور شہر اَمی سن کے پیٹر نام ایک زاہد نے واپس آکر پاپا صاحب کو
یہہ صلاح دیکر راضی کیا کہ آپ تمام کرسٹیانی ملکوت کے لوگون کو اکہٹا کر کے
پاک قبر (مسیح) کو بے ایمانون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے چہین لیجیے تو پاپا اور
لوگ وہان بےخوف عبادت کرسکینگے تب پیٹر نے شہر شہر اور ملک ملک پہر کر
ایسی لڑائی کا فرض ہونا بڑی سرگرمی سے لوگون کو جتایا اور پاپا کیطرف سے
یہہ پیغام دیکر سارے کرسٹیانون کو اس لڑائی کے واسطے بلایا کہ جو کوئی اس
لڑائی مین نکلے گا وہ اپنے اس ثواب سے بہشت مین جگہہ پاویگا چنانچہ ان
دیس کے بیشمار لوگون نے اس تجویز مین مضبوطی سے شریک ہوکر اپنے اپنے
نام لکہوائے اور صلیب کی ایک لال نشانی اپنے پاس رکہی جس سے وہ لڑائی
کروس جبدہ (انگریزی مین کروسیڈ یعنے صلیب کی لڑائی) کہلاتی ہے ہمارے
وقت مین علم کی ترقی ہوئی ہے مگر لوگونمین دین کی بابت اتنی سرگرمی پیدا
ہونا مشکل ہے اس سبب سے دنیا کے حالات مین یہہ بڑی تعجب کی بات
ہے کہ تمام ملک کے ملک جسوقت مین کہ علم کی ایسی کمی تہی اُسوقت دین کی

سلہ یونانی مین کرسٹ مسیح کو کہتے ہین (یعنی پاپا) اور کرسچیان یعنی مسیحی

بابت ایسے سرگرم ہو کر اٹھہ دوڑے اس سے یہہ بھی یقین ہے کہ لوگون کے
دلو مین حوصلہ پیدا کرنے مین جھوٹا مذہب ناسنک سَت سے زیادہ فائدہ مند ہے
لیکن جبکہ اُن بڑے کامون کی جڑ وہ سچا ایمان نہ تھا جو اپنی خواہش ترک کرنے
اور اپنا من مارنے کو سکھاتا ہے بلکہ صرف وہ جھوٹھا مذہب جو اگرچہ بڑے دکھ
مین سنبھالتا ہے تو بھی دلکو پھولاتا ہے (یعنے نخوت پیدا کرتا ہے) اسلیے ہم
نہین کہہ سکتے کہ وہ بیشک مشقت (کروس حُبّہ کی) سچے مذہب کا پھل تھا یقیناً
ایسے کتنے ایماندار شخص ہون گے کہ خوب سوچ سمجھ کر اس لڑائی مین شریک
ہوئے ہونگے لیکن سبھون کو اُنہین کی مانند سمجھنا لازم نہین سنہ ۱۰۹۶ عیسوی
مین کئی لاکھ جوانون کی ایک فوج ہتھیار باندھ کر یورپ کے مُلکون سے
اکٹھا ہو کر ملک فلسطین کیطرف چلے گئے گڈفرے نامے بوالیون شہر کا
سردار اُنکا سپہ سالار تھا لیکن سنہ ۱۰۹۹ عیسوی مین جب اُنہون نے شہر
یروسلم مسلمانون کے ہاتھ سے لیلیا تب صرف ساٹھہ ہزار آدمی جیتے بچے
گڈفرے یروسلم کا حاکم کہلا کر تھوڑے دنون کے بعد مر گیا اور جو فوجین آگے
بچ رہے تھے اُنہین روز روز دلیر مسلمانون سے لڑائی کرنی پڑی ان صلیب دارون
مین بھرتی ہونے کا حوصلہ تمام کرسٹیانی مغربی ملکون کے رہنے والون مین
پھیل گیا اور ایکبار ایک لاکھ لڑکون کی فوج بھی یروسلم کی زیارت کرنے کو
اٹھ چلی لیکن وہ ملک ایمان کی حد سے باہر نہین پہنچے تھے کہ اکثر حصے اُسکے
غارت اور ہلاک ہوئے آخر یورپ کے کتنے بادشاہون نے بڑی بڑی فوجین
لیکر کمزور کرسٹیانون کی مدد کیواسطے فلسطین پر چڑھائی کی تو بھی شکست کھا گیا

سو ستاسی عیسوی مین شہر یروسلم پہر مسلمانون کے قبضے مین آگیا (تب یہہ پیشین گوئی
جو ۹ ۱۲ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ صیحون کے سارے بغض رکہنے والے شرمندہ
ہونگے اور پیچہے ہٹائے جاوینگے الخ ۹ ۱۲ زبور ۵ وغیرہ) اُسکے بعد یورپ کے
مغربی بادشاہون نے بڑی مشقت اور کوشش کی لیکن عیسائی حکومت
کو اُس شہر مین قایم نہین کر سکے انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو پچیسوین
زبور مین ہے پوری ہوئی کہ جنکا توکل خداوند پر ہے کوہ صیحون کی مانند مین جو
نہین سکتا اور ابد تک ثابت ہے جسطرح یروسلم کے آس پاس پہاڑ ہین اُسیطرح
طرح خداوند اسوقت سے لیکر ابد تک اپنے لوگون کو گہیرے ہوئے ہے (۱۲۵
زبور ۱ و ۲) اور اُسیوقت یہہ پیشین گوئی بہی جو ۴۸ زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ خداوند بزرگ ہے اور لایق ہے کہ ہمارے خدا کے شہر مین اُسکے مقدس
پہاڑ پر اُسکی ستایش بہت طرح سے کیجاے خوب مشرف تمام زمین کی خوشی
کوہ صیحون ہے وہ شمالی اطراف اور وہ شہر جو بڑے بادشاہ کا ہے اُس کے
محلونمین مشہور ہے کہ خدا اُسکی پناہ ہے کیونکہ دیکہہ کہ بادشاہ باہم آسکے اور
ایک ساتہہ غایب ہوے وے دیکہہ کر فوراً گہبرائے وے حیران ہوے اور بہاگ
گئے لرزش اونپر غالب آئی اُنکو ایسا درد ہوا جیسا جننے کے وقت عورت کا
ہوتا ہے اُس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہے جیسا
ہمنے سنا تہا ویسا ہی خداوند افواج کے شہر مین اپنے خدا کے شہر مین ہمنے دیکہا
خدا اُسے ابد تک برقرار رکہیگا صلہ اے خدا ہم تیری ہیکل کے درمیان
تیرے لطف کامل کی یاد رکہتے ہین اے خدا جیسا تیرا نام ہے زمین پر تیری

پیٹر راہب

ویسے ہی تیری مدح ہے تیرا داہنا ہاتہہ صداقت سے بہرا ہوا ہے کوہ صیحون خوش ہوے یہوداہ کی بیٹیان خوشی کرین تیری عدالتون کے سبب صیحونکو گہومو اور اُسکے برجون کے آس پاس پہر کے اُنہین گنو تم اُسکی شہرپناہ سے اپنے دل لگاؤ اور سوچ اُسکے محلون کو دیکہو تاکہ تم آنیوالی پشتون کو اُسکی خبر دو کہ یہہ خدا ہمارا ازلی ابدی خدا ہے اور تا دم مرگ وہی ہمارا رہنما رہیگا انتہی واضح ہو کہ اس زبور کے دو حصے ہین پہلا حصہ جو صلہ کے لفظ تک ہے اُسمین بادشاہونکا یروسلم کی لڑائی مین مغلوب اور سراسیمہ ہونا مذکور ہے اور دوسرے حصہ مین جو صلہ کے بعد سے تمامی تک ہے اُس مین اُسوقت کے لوگون کو ان باتون کے پورا ہونیکا یقین دلایا جاتا اور یہہ کہ خدا کے ان عجیب قدرتون پر خوش ہونے اور اُسکا پشت در پشت انتظار رکہنے کا حکم ہوا ہے

اسکا مفصل حال گبون صاحب رومی مورخ نے اسطرح لکہا ہے کہ (عربون وغیرہ کے زمانہ کے بعد) ترکون کے یروسلم پر قابض ہونیکے ۲۰ برس بعد (سنہ ۹۵ء سے ۹۹۰ تک) پیٹر نامی ایک شخص زیارت کیواسطے وہان گیا۔ یہہ شخص ایمنس صوبہ پکارڈی ملک فرانس کا باشندہ تہا گو وہ قد کا حقیر صورت مگر تیز نظر اور خوش بیان کسی شریف کا لڑکا تہا اور شروع مین فوج مین بہی رہا مگر جلد سیف تو کیا دُنیا ہی کو ترک کرکے گوشہ نشین ہوا اور اگر یہہ سچ ہے کہ اسکی عورت بوڑہی اور قبیح شکل تہی تو مکان چہوڑ کر خانقاہ مین جا رہنا مشکل نہ تہا اور یہان سے عزلت نشینی آسان - ریاضت کشی

اُسکے اعضا نو گہٹ گئے مگر توہمات بڑہ گئے جو کچہہ جی مین آیا وہ ہی عقیدہ ہو گیا
اور جو عقیدہ ہو گیا وہ ہی مراقبہ اور مشاہدہ مین نظر آنے لگا ـ حضرت کو یروشلم
مین کچہہ تکلیف پہنچی اور یون بہی عیسائیت کی کچہہ عزت نہ دیکہی پس وہان
(یعنے یروشلم) کے بڑے پادری سے شکایت کی اور کہا کہ آپ شاہان یونان سے
کچہہ مدد کیون نہین مانگتے اُس بیچارہ نے جواب دیا کہ تم دیکہتے ہو کہ جانشینان
قسطنطین کتنے بیفکرا ور عیش مین ہین اُن سے کیا اور کسے امید ہے تب تو پیٹر
صاحب بولے رہو مین تمام جنگ دوست اقوام یورپ کو آمادہ کرتا ہون ـ اور
واقعی آمادہ کر دیا ـ بڑے پادری صاحب کو گو تعجب ہوا مگر بہت سے خطوط سفارشی
لکہکر انہین حوالہ کیے پیٹر صاحب وہان سے چلے اور جیسے کہ مجنون متعصب
ہوتے ہین اس حال مین پوپ سے ملے اربن ثانی اندنون پوپ تہا اُنہون
نے پیٹر کو حالت جذب مین دیکہتے ہی ولی سمجہہ کر لیا اور وعدہ کیا کہ مجلس عام مین
تحریک کرونگا تب تک اسکی منادی کرو جب پوپ نے یہہ سہارا دیا یہہ حضرت
تمام ممالک فرانس اور اطالیہ مین منادی کرتے پہرے اور بیکار نہین ـ کہا تا
کم کہاتے نماز لمبی چوڑی پڑہتے جو کچہہ آتا ایک ہاتہہ سے لیتے دوسرے سے دیدیتے
ننگے سر ننگے پانو رہتے بہت موٹا کپڑا پہنتے ایک بہاری سی صلیب رکہتے گدہ
پر سوار جسکی پاکیزگی لوگونکی نظر وین مین جچی ہوئی تہی اس ہیئت سے گرجا گہر
شاہراہون مین جہان وعظ کرتے اور زوار ونکی تکلیفین بیان کرتے لوگ
رو رو دیتے اسپر چکیان آنسو اور آہین حضرت واعظ کے غضب ہی کر تی
تہین کوئی حجت بیان کرنے کی عوض حضرت عیسیٰ حضرت مریم اور اولیا

تحریک جنگ

دہلا دیتے یونان کے قدیم فصحا اگر ہوتے واقعی رشک کرتے کہ اس وعظ نے
بہت تاثیر کر رکہی ہے۔ تمام ملک آمادہ ہوگیا اسکے منتظر تہے کہ دیکہیئے پاپا صاحب روم
کیا فرماتے ہین مجلس پہلے سن شبا ہین (۱۰۹۵ء ماہ مارچ) جسمین چار ہزار پادری
اور ۳۰ ہزار دنیادار جمع ہوئے صاف صاف اس مقدمہ کی تحریک نہین کی
گئی مگر صلاح ہوئی کہ موسم خزان آئے اور فرانس مین ایک مجلس منعقد ہو
جسمین یہی مقدمہ پیش ہو۔ چنانچہ کلرمانٹ مین ۱۰۹۵ء ماہ نومبر مین مجلس ہوئی
سوائے فرقہ صلحا کے بہت سے نامور سردار اور مشہور امیر بہی آئے (انتخاب تاریخ
کلیسیا صفحہ ۲۳۶ مشمولہ مخزن مسیحی نمبرہ ۵ جلد ۳ مطبوعہ جی ۱۸۸۱ء مشن پریس
الہ آباد مرتبہ پادری جے والش صاحب مین ہے کہ اس مجلس مین چار سو
اسقف اور ایکہزار خادم دین اور تیس ہزار ہر درجے اور عہدے کے لوگ
مع نامی گرامی جنگ بہادرون اور امرا اسکے شامل تہے) آٹہہ روز مجلس رہی
لوگ تو پہلے ہی سے بہرے ہوئے تہے کہ دُ تسبح کے ثواب کا بیان سنتے ہی
لوگ چیخ اُٹہے کہ ہان یہی مرضی خدا ہے ضرور مرضی خدا یہی ہے۔ پوپ نے
جواب دیا ہان واقعی یہی مرضی خدا ہے اور یہہ کلمہ تم لڑائیکے واسطے اختیار
کرو صلیب نشان نجات ہے اسے اپنے پاس رکہو سُرخ رنگ علامت حرارت
اور سرگرمی کی ہے سُرخ رنگ ہو۔ یہہ بات لوگون نے جی سے پسند کی بہت سے
پادریون اور دنیادارون نے نشان صلیب لگا کر پوپ سے عرض کیا لیجئے
آپ ہی ہماری رہبری کیجئے مگر یہہ جان جوکہون کی عزت پوپ صاحب نے
قبول نہین کی اور عذر کیا کہ کئی سبب سے میرا نجانا ہی بہتر ہے۔

ہمنے مانا کہ انسان کی طبیعت ظلم پر ایسی مایل ہے کہ ذرا سے بہانہ کو بہی عذر
قوی سمجھ لیتا ہے مگر جبکہ خدا کیواسطے لڑنے کا نام آوے تو ذرا جلدی سمجھ مین
نہین آتا کہ شاہ صلح کی امت نے اسقدر جلد تلوار نیام سے باہر کیون کرلی جبتک
کہ سبب واقعی نہ دیکھہ لیا ہوا ور سمجھ لیا ہو کہ اب بے لڑے بنتی نہین مشرق سے
مغرب تک کے تمام عیسائی یہہ سمجھے ہوئے تہے کہ جنگ یروسلم نہایت ضرور
ہے اسمین بڑا ثواب اور نفع ہے ۔ بیت المقدس مین ہمارا حق ہے مسلمان
اور اور اقوام مخالف بے ایمان ناخدا ترس ہین مسلمانون سے یون بدگمان تہے
کہ یہہ لوگ غیر مذہبون کو تلوار سے فنا کرنا ثواب و فرض جانتے ہین مگر یہہ الزام
خود منشاء قرآن اور تذکرہ غازیان اسلام کے پڑہنے سے باطل ہوا جاتا ہے
از روے شرع و رواج عیسائیون کو اپنے طور پر عبادت کرنیکا اختیار رہا ہے ہان
اتنا تو ضرور ہے کہ شام کے کلیسا مین انکی فولادی جوتی کے نیچے دبی رہی
ہین صلح و جنگ مین اسلامیون کو ہمیشہ دینی اور دنیوی حکومت و بزرگی کا
دعوی رہا ہے اور غیر قومون کو انکی زیر سلطنت اپنے مذہب اور آزادی کا اندیشہ
ہے گیارہوین صدی مین اہل ترک کی متواتر فتحین دیکھکر آزادی اور مذہب
جانیکا واقعی اور واجبی فکر ہوا اور کیون نہو تنیس ۳۳ برس کے اندر اہل اسلام نے
تمام سلطنتین ایشیا کی یروسلم اور ہل سپانٹ تک فتح کر لین سلطنت یونان
لب مرگ پڑی کانپ رہی تہی ۔ اپنی ہمقوم کی ہمدردی کے ساتھہ ہی لاطینیون
پر قسطنطنیہ کی حفاظت کا حق اور انہین دعوی تہا یہہ شہر تمام مغرب کی پشت پناہ
اور مشرق کی روک تہا اور جبکہ ان لوگون نے حق حفاظت اپنے پر واجب

جان لیا تو اسی مین حملۂ دشمن کی پیش بندی ہی سمجہلی مگر یہہ مسلیم ارادے اور
طور پر بہی پورے ہو سکتے تہے اسکے لئے ایشیا کو ٹڈی کیطرح جا گہیرنا اور یورپ کو
ویران کر دینا کیا ضرور تہا ـ یہودیہ بات آپنے لاطینون کی قوت کچہہ نہین ٹہا
یہہ سب جانتے ہین ہان حضرت جفون ہی کی صلاح ہوئی کہ چلکر یہہ چہوٹا اور
بعید صوبہ فتح کیجئے ـ عیسائی یہہ سمجہہ رہے تہے کہ ہمارے نام تو اس زمین موعود
کا پٹہ ہے جبپر ہماری نجات بخش خداوند کے خون سے مہر ہو چکی ہے ان وحشت
اندازون کے ہاتہہ سے یہہ زمین موروثی نکالنا ہمارا حق ہے جو مزار مقدس کو
خوار رکہتے ہین اور زائرون کو ستاتے ہین ہم کیون ثابت کرین کہ یہہ مسئلہ
بزرگی یروسلم اور تقدیس یہودیہ کا پہلے ہی موسیٰ کی شریعت کے ساتہہ ہی
منسوخ ہو چکا تہا کیا ضرور ہے جو یہہ کہا جائے کہ عیسائیونکا خدا کسی خاص بستی
کا رہنے والا نہین ـ بیت اللحم ہاتہہ آنا اور کلوری ملجانا اُنکا ہنڈولہ یا اُنکی قبر
ہاتہہ لگنا احکام انجیل نہ ماننے کا کبہی کفارہ نہین ہو سکتا گو یہہ باتین کتنی صاف
ہین مگر خبط و وسواس سے لاچاری ہے ـ تمام لڑائیان دین کیواسطے جو
دنیا مین کسی ملک اور قوم مین ہوئین مصر سے لگاکر ویٹینا تک اور پیرو سے
ہندوستان تک سب مین ایک عام اور ذوسعتی غرض ہوئی ہے یہہ سب
سمجہتے رہے ہین بلکہ کہا گئے ہین کہ اختلاف مذہب لڑائی کیواسطے بڑی معقول
حجت ہے ضرور کافرون کو تلوار سے مارنا اور بہادران صلیب کو اقوام غیر کا
فتح کرنا واجب ہے جنگ ہاے صلیب سے چار سو برس پہلے اسی طرز نے
وحشیان الیمان و عرب کو سلطنت روم فتح کرادی ـ زمانہ اور شہدنامون نے

عیسائی فرنگیون کی فتحین اسیطرح پختہ کردین تہین مگر عایا اور قریب کی قومین مسلمانون کو ہمیشہ ظالم اور دست انداز جانتے ہی رہین اور لڑکر یا لغاوت کر کے جنہین نکالنا روا سمجہتے رہے فقط از تواریخ گبون صاحب

ہسٹاریکل کلاس بک مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۳۳ — ۳۵ باب ۴ مین لکہا ہے کروسیڈ (یعنے اہل صلیب کی لڑائیان) ایک تواتر ظہور کا ہے جو یورپ کی قومون نے پاک زمین پر قبضہ پانیکے لئے گیارہوین صدی سے تیرہوین صدی تک کین اُس زمانہ مین یہہ دستور تہا کہ لوگ یروسلم کی زیارت باطل ایمانوالون کیطرح کرتے تہے اور زیارت پاک قبر (مسیح) اور اور مقامونکی جو مسیح کی زندگی اور موت سے متعلق ہین (یعنے حضرت عیسٰی کی ولادت اور معجزہ دیکہانے اور مصلوبی اور دفن وغیرہ مقامون کی زیارت کرتے تہے) اُس زمانہ مین ترک لوگ جنکے قبضہ مین یروسلم اور اُسکے گرد نواح کی سرزمین تہی یروسلم کی زیارت کرنیوالون سے اہانت اور بیرحمی کے ساتہہ پیش آتے تہے ان زائرون نے یورپ مین واپس آکر جو اُنکے ساتہہ (یروسلم مین) سلوک کیا گیا تہا بیان کیا اس خبر نے عیسائیون کو غضبناک کردیا اور وہ آسانی سے ایک بڑی کوشش کے لئے جو کہ کافر ترکون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے پاک زمین لے لینے کیواسطے تہی جمع ہوگئی پیٹر ہرمٹ (یعنے پیٹر زاہد یا گوشہ نشین) وہ خاص منتظم تہا جسنے آدمیونکو اول جنگ صلیب کیواسطے آمادہ کیا وہ ایک فرانسیسی جنگ (یعنے راہب) تہا جو کہ ننگے سر کمر مین رسی باندہ کر اور موٹا لباس پہنکر چارون طرف (لوگون کو ابہارتا) پہرا پہر پیٹر فلسطین مین ہو آیا تہا اور ترکون

سے سنایا گیا تہا لہذا اُسنے اپنا دیکہا ہوا حال بیان کیا اور لوگون نے اُسکا بیان دلی ہمدردی کے ساتہہ سُنا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۳ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۸۱ع مین ہے کہ اُسنے اپنے خیال مین یہہ بات ٹہرائی تہی کہ عیسٰی مسیح مجہپر رات کی رویتون مین ظاہر ہوا ہے اور جو کچہہ کہ مجہپر نازل ہوا اُسکا اظہار مجہپر کیا ہے۔ یہہ شخص ایک پست قد اور دیکہنے مین بدہیئت سا تہا اور چیتہڑے لگائے برہنہ سر و پا ہر کہین پہرا کرتا تہا۔ اور لوگ اُسے یہانتک مقدس سمجہتے کہ اُسکے خچر کے بالون کو نوچکر تبرکاً اپنے پاس رکہتے تہے)

پس شہر شہر پہرا اور ہر ایک جگہہ اُسکا بیان سُننے کیواسطے گروہ کے گروہ جمع ہوے اس تحریک مین شاہزادے جمع ہوگئے اور فوجین فوراً مہم کیواسطے جمع ہوگئین اسطرح سنہ ایکہزار چہیانوے عیسوی مین پیٹر مع تین لاکہہ آدمیونکے (یروسلم کو) روانہ ہوا ایک بہاری صلیب اُسنے اپنے کندہے پر اُٹہالی اور سُرخ کپڑے کی صلیب اُسکے ساتہیون کے لباس پر سی ہوئی تہی لیکن یہہ فوج ایشیا مین بہی نہ پہونچنے پائی تہی کہ سلطان سلیمان نے اُنپر حملہ کیا اور بڑی ہولناک خونریزی کی اور ان غریبونپر فتح پانے کی یادگاری مین اُنکی ہڈیون کا ایک مینار بنایا اور صلیب دارون کی اور فوجین بہی اسیطرح تباہ ہوئین یہہ شمار کیا گیا ہے کہ آٹہہ لاکہہ پچاس ہزار عیسائیون نے اس پہلی جنگ صلیب مین جان دی (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۷ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۸۱ع مشن پریس الہ آباد مرتبہ پادری جے جے لکس صاحب مین ہے کہ پطرس کی فوج نے شکست کہائی اور جنگ بہادر والٹر

کہیت آیا اور تب پطرس بہی چند بچے ہوئے لوگون کے ساتہہ اپنے وطن کو لوٹ آیا۔
اور یہہ تمام خونریزی اُسوقت واقع ہوئی کہ ہنوز یروسلم کے مقابل نہ پہونچنے پائے
تہے لیکن ایک اور فوج اس پہلی جنگ صلیب کے متعلق تہی جوکہ بہتر کامیابی
رکہتی تہی اس فوجمین اسّی ہزار آدمی تہے اور ایک فرانسیسی شاہزادہ مسمی
گاڈفرے آف بوالّیون اُس فوجکا سردار تہا وہ ایشیاء کوچک مین گیا اور
بہت سے شہرونکو فتح کیا اور یروسلم کو سنہ ایکہزار ننانوے عیسوی مین لے لیا اُس
زمانہ سے سنہ گیارہ سو ستاسی عیسوی تک پاک شہر (یروسلم) عیسائیون کے
قبضہ مین رہا جسکو پہر ترکون نے لے لیا اور اُنکے قبضہ مین وہ چلا آتا ہے کم سے کم
پانچ اور جنگ صلیب واقع ہوئین اور اخیر لڑائی سنہ بارہ سو اڑتالیس مین
شروع ہوئی یہہ پانچون لڑائیان معہ اور بہت لڑائیون کے کچہہ کامیاب نہوئین
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان حملہ آورون مین بہت سے نیک آدمی تہے اور بعضے
شاید عقلمند تہے لیکن ایک بڑا حصہ فوجکا مختلف سیرت کا تہا بعضے انمین کچہہ نیم
دیوانے آدمی تہے جنمین جہوٹہی حرارت مذہبی تہی اور ایک بڑا حصہ چورون اور
قزاقون کا تہا جوکہ لوٹ کے لالچ سے فوجمین شامل ہوئے تہے (اور جنمین سے بعضونکا
یہہ گمان تہا کہ ہمارے اس کام کرنیسے سب گناہ معاف ہوجائینگے دیکہو انتخاب
تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۳ مشمولہ تحریرات مسیحی نمبر ۱ جلد ۴) اگرچہ بہت سے صلیب دارونکا
مطلب خودغرضی تہا اور اگرچہ خاص مقصد ان حملون کا کچہہ بڑا نہ تہا اور اگرچہ بہت
سی خونریزی اور قتل ہوا پہر بہی نیم وحشی باشندے یورپ کے مشرق سے بہت
سے ہنر سیکہہ آئے جوکہ باعث شائستگی اور تہذیب اور درستگی ہوئے اسطرح اور

اور طرحون سے ان صلیبی لڑائیون نے اچہے اچہے نتیجے پیدا کئے تمت کلامہ

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۵ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مشن پریس سنہ ۱۸۷۱ع
الہ آباد مرتبہ پادری سے جے والش صاحب مین ہے کہ اُن (جہادیون) کا گمان
یہہ بہی تہا کہ مسیح دنیا کی عدالت کرنیکے لئے جلد آنیوالا ہے سو اگر ہم اُسکے آنے پر
یروسلم مین صرف پاے بہر جائین تو بیشک ہماری نجات ہوگی۔

پیٹر راہب نے تمام عیسائیون کو مسلمانون کے برخلاف جب برانگیختہ کرلیا (انتخاب
تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۶ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مین ہے کہ شہر قسطنطنیہ کے شہنشاہ
نے بہی روم کے خلیفہ (یعنے پوپ) کے نام پر ایک نامہ جسمین وہ مشرقی مسیحیونکی
کمک اور امداد کی منت کرتا ہے لکہہ بہیجا کیونکہ اُنہین اسبات کا کہ مبادا مسلمان
قسطنطنیہ کو بہی حربہ کرکے نہ لے لین بڑا ہی خوف و دغدغہ تہا) پوپ نے سنہ ۱۰۹۵ع
مین مقام کلرمنٹ متعلقہ آورن مین ایک مجلس جمع کی (اربن ثانی پوپ کا نام
تہا) جہان اور مقدمون کے سوا جنگ صلیب کی تجویز پیش ہوئی۔ سات دن تک
کونسل رہی مگر مارے سردی کے مکان کے دروازہ بند رکہے لوگون نے جو یہہ
سُنا کہ حضرت پوپ خود اپنی زبان سے کچہہ فرمائینگے جوق جوق کلرمنٹ مین پہنچے
تمام متصل کے گانون اور قصبے کوسون تک آدمیون سے بہر گئے تمام میدانون مین
لوگ اوتر پڑے اور جب مکان نہ ملے درختون کے سایہ مین راستون مین ڈیرہ
لگاکر پڑ رہے۔ سات دن سوچتے سوچتے بادشاہ فلپ پر زنا کا فتوی دیا گیا۔
زنا برٹریڈ سے منفرٹ بیگم انجو کے ساتہہ۔ اور عدول حکمی فرمان حضرت نائب
مسیح سے۔ یہہ دونون قصور لگاکر کلیسیا سے خارج کیا۔ اس مردانہ حوصلے سے

کلیسیا کی خوب ہوا بندہ گئی لوگ سمجھے کہ واہ کیا خوب انتظام ہے جہاں دولت
اور مرتبہ کو دخل نہیں غریب و امیر برابر ہیں سب ڈرینگے مگر منصف اور عادل
سمجھکر زیادہ عزیز بھی جاننے لگے بڑی خوش اعتقادی سے اسکے منتظر ہوئے کہ
دیکھئے ایسے راستباز اور عادل فرمانروا کیا فرماتے ہیں ۔ جبکہ وعظ کا وقت
نزدیک آیا گرجا گھر کے وسیع صحن میں خلقت کا ہجوم ہوا ۔ پوپ کی تشریف آوری
کے منتظر ہیں ۔ تو اب گرجا گھر سے نکلتے ہیں پارٹ کا سارا لباس پہنے ہوئے آگے
پیچھے کارڈینل (نائب) اور بشپ زرق برق ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنے گرجا گھر سے
برآمد ہوئے ۔ منبر پر تشریف لے گئے منبر پر سرخ پوشش تھی اور اسی رنگ کے واسطے
تنا تھا ۔ آس پاس پادریوں کا ہجوم تھا جنکا مرتبہ ہیں کم مگر نظر میں بڑے حضرت
پیٹر بھی کھڑے تھے مگر وہ ہی سادہ ریاضت کشی کے کپڑے پہنے ہوئے ۔ ہو خوبکو
ٹھیک تحقیق نہیں کہ پیٹر نے بھی اسوقت کچھ بیان کیا کہ نہیں مگر جبکہ خوب معلوم
ہے کہ حضرت اسوقت موجود تھے یہاں لینا کہ کچھ فرمایا بھی ہو بعید قیاس نہیں
لیکن یہاں تو حضرت پوپ کے وعظ کا زیادہ انتظار تھا
(انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۳۱۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۶ جلد ۳ میں ہے کہ پوپ صاحب نے
لوگوں کو یروشلم میں جانے اور اُنسے ترکوں اور سراسینوں کے ہاتھ سے آزاد کرنے کے
لئے اشتعال دلایا اور اُنسے یہہ وعدہ کیا کہ اگر وہ یہہ کام کرینگے تو اُنکے سارے گناہ
معاف ہونگے اور وہ ضرور بہشت کے وارث ہونگے) وعظ سنتے ہی لوگ متفق اللفظ
ہوکر بولے کہ دی ایلی والٹ دی یعنی کہ خدا یہی چاہتا ہے ہاں یہی
ہی اسکی مرضی ہے ۔ اس کونسل کی خبر دور دور پہنچی اور بہت عرصہ نہ ہونے

پاپا کر مجاہدین صلیب چل نکلے - سخت مصیبتین بہی ہمراہ ہولین - ملک ہنگری سے
ہوکر نکلے - کچہہ اپنی بے انتظامی سے اور کچہہ بیہودہ زیادتیون سے اور باشندگان
ہنگری کی مخالفت سے شروع ہی مین پراگندہ ہوگئے - حضرت پیٹر کے ساتہہ ایک
گروہ ہولیا - والٹر بے زر دوسرے گروہ کو لئے جاتے تہے ایک حصہ ان بیچارون کا
اکثر وردگارگان ہی مین نہ تیغ ہوگیا - والٹر کے آدمیون نے کہا تم ہمین دشمنون
کے سامنے لیچلو - والٹر جو ہر طرح اچہا سپہ سالار ہوتا اگر سپاہی بہی اچہے ہوتے
سمجہا کہ یہہ حرکت محض بلا آوری ہے فوج تہوڑی ہے اتنی کہان کہ غیر ملک مین لڑکر
فتحیاب ہون اور پیچہے اتنا ٹہکانا نہین کہ اگر شکست ہو تو پناہ لیجیے ان باتون کا
خیال کرکے آگے بڑہنے کی صلاح نہ دیتا تہا جب تک اور مدد نہ آلے مگر لوگ کب
سنتے تہے والٹر بہی چل دینے کو تیار ہوے یہہ حال دیکہکر آخر بہی بیچارہ انکو
لیچلا اور ملک کیطرف لاچار بہیجا شہر نائس پر جسے اب اسناک کہتے ہین سلطان
کی فوج سے مقابلہ ہوا بڑی خونریز لڑائی ہوئی - ۲۵ ہزار عیسائیون مین سے ۲۲ ہزار
مارے گئے انہین کا والٹر بہی تہا جو سات زخم قاتل کہا کر گرا - ۳ ہزار بچے ہوے سوٹیٹا
کو لوٹ آئے جسکی مضبوطی اگرکی - مگر جب تک بہت خون نہ بہہ لیا اور بہت خزانہ
برباد نہو لیا یروشلم کے محاصرہ کی نوبت نہ پہنچی - آخر کو ریمنڈ ٹولوس نے اسکا محاصرہ
کیا اور اسی جرنیل کے سبب عیسائی شہر مین راہ پاگئے اتنے مین ٹنکریڈ اور رابرٹ
نارمنڈی نے ایک دروازہ بہی توڑ ڈالا - ترک تو یہہ دیکہکر دروازہ کی سمت کیواسطے
دوڑے - گاڈفری بولاالون سو رچہ خالی سمجہکر اندر کود پڑا اور تمام سواران بہادر
اسکے ہمراہ ہولئے - پہر تو دم بہر مین پہریرہ نشان صلیب کا یروشلم کی فصیل پر

سنہ ۹۶ع

ہوا مین اوڑنے لگا تمام بہادران صلیب اُسی آواز ہیبت ناک سے چیختے ہوے شہر
مین گہس پڑے اور شہر لیلیا گیا۔ اب گہنٹون شہر کے کوچہ و بازار مین لڑائی رہی
اور عیسائیون نے اپنی پچہلی ذلتین یاد کرکے کسی پر رحم نکیا پیر و جوان مرد و عورت
تندرست و ناتوان کسی کو نچہوڑا کسی افسر کو بہی یہہ تاب و یارا نہوا کہ اس خونریزی
کو روکے اگر کوئی کچہہ کہتا تو اس معرکہ مین سنتا کون ۔ بہت سے عرب مسجد سلیمان مین
پناہ گیر ہوے مگر وہان بہی کچہہ سامان حفاظت نکرنے پاے تہے کہ عیسائی جا پہنچے
کہتے ہین کہ دس ہزار آدمی فقط اس ہی مسجد مین مارے گئے ۔ پیٹر ہرمٹ نے جو
ابتک بہولے پڑے تہے آج اپنی جانفشانی اور تکلیفونکا ثمرہ دیکہا لڑائی ختم ہوتے
ہی یروسلم کے عیسائی اپنے اپنے گہرون سے جہان چہپے تہے نکلے اور اپنے بچانیوالو
کو مبارکباد دیتے آے ۔ پیٹر کو دیکہتے ہی پہچان لیا یاد آگیا کہ یہی حضرت ہین جو کہتے
تہے کہ اہل یورپ کو تمہاری مدد کیواسطے آمادہ کرتا ہون ۔ سب بے اختیار اسکے
دامنون سے لپٹ گئے اور کہا کہ ہمیشہ دعا کرتے وقت ہم تمہین یاد رکہین گے
بہت سے روے اور کہا کہ آپ ہی کے طفیل سے یہہ شہر فتح ہوا اور کافرون سے
نکلا۔ کچہہ دن تو پیٹر کسی عہدہ دینی پر بیت المقدس مین رہے مگر وہ عہدہ کیا تہا
اور پہر اُنکا کیا حال ہوا اور آخر کو کیا نوبت ہوئی اہل تواریخ یہہ بتانا بہول گئے
بعض کہتے ہین کہ وہ فرانس مین لوٹ آے اور ایک خانقاہ بنائی مگر یہہ بہت
معتبر نہین ۔ اب یہہ بڑا مطلب جسکے واسطے اس انبوہ کثیر یورپ نے اپنا وطن
چہوڑا حاصل ہوگیا ساری مسجدین گرجا گہر کر لی گئین اور کوہ کلوری اور قبر مسیح
کو یہہ اندیشہ نرہا کہ کافرونکا اختیار باقی ہے ۔ جنون عالمگیر نے کام تو کمال دیا

مگر اسیوقت سے فروہی ہونے لگا - فتح بیت المقدس سنکر ہزارون زردار یورپ سے

چلے انہین اسٹیون نواب چارٹرس اور ہیو نواب درمنڈالیس بہی تہے جو گناہ

و دل حکمی کا کفارہ کرنے آے تہے مگر وہ سرگرمی اور شوق جاذبی کہان قوم یورپ

وہ پہلا سا جنون نہین رہا - یون پہلی جنگ صلیب ختم ہوئی - از لیڈر ہنری نوز جلد پہلی

صفحہ ۱۷۹ و ۱۸۰ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۲ع

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۶ جلد ۴ مطبوعہ جون سنہ ۱۸۷۱ع

مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین اسکا حال اسطرح لکہا ہے کہ ایک دوسرا

زبردست جری لشکر فراہم کیا گیا - اُنکا سردار اور پیشوا بوالون شہر کا گاڈفرے

نامی جو ایک نیک اور رئیس آدمی تہا مقرر ہوا - یہہ سب جہادی شہر قسطنطنیہ مین

فراہم ہوے اور اُن سب کا شمار قریب سات لاکہہ کے تہا - یہہ لشکر معہ اپنی جنگ

آزمودہ لوگونکے اپنی ظاہری صورت مین بہت ہی سجل اور آراستہ تہا ایسا

اُنکے چمچماتے اور بہڑکیلے ہتیارون اور آب وتاب کے رنگ برنگ کے بیرقون سبب

اور اُنکے سرونکے خود جنمین کلغیان لگی ہوئی ہوئین پہرا رہی تہین اور اُنکی سفید چادر

جنپر سُرخ اور نمایان صلیب کے ٹکڑے لگے ہوے تہے دیکہنے مین نہایت ہی پُر رونق

نظر آتا تہا - بہتسے انمین سے بہوکہہ اور پیاس کی شدت اور آب وہوا کی

ناموافقت اور بیماری اور اپنے دشمنونکی تلوار سے مر گئے - جب وہ قریب شہر یروشلیم

کے پہونچے تب اُسکے دیکہنے کے نہایت مشتاق ہوئے پر چونکہ رات ہو گئی تہی وہ اُسے

دیکہہ نسکے اور اس سبب سے ساری رات شب بیداری کر کے صبح کے انتظار مین رہے

جیسے ہی صبح صادق نمود ہوئی - اُنکی نگاہ اُس خوبصورت شہر پر پڑی جن لوگونکے

جب اُنہون نے اُسکو دیکہا تہا وہ مارے خوشی کے چلا اُٹہے کہ یروسلم یروسلم اسپر بعضے جنگی گہوڑون
اپنے جانورون سے اوتر برہنہ قدم چلنے لگے اور بعضے سربسجود ہوے اور بعضون نے
اُسکی زمین کو بوسہ دیا اور بعضے روئے اسکے بعد وہ اپنے اوپر یہہ قسم کرکے کہ جبتک
ہم یروسلم کو ترکون کے ہاتہہ سے چہوڑا نہ لین تب تک ہم اُس سے کبہی جدا نہونگے
دعا کرتے ہوئے آگے کو بڑہ چلے گئے — سو اُنہون نے اُنکا بڑی مردانگی اور
بہادری سے مقابلہ کیا اور یہہ جہادی بہی پہلے اُن مضبوط دیوارونکو توڑ نہ سکے
لیکن آخر کو غالب آئے اور دیوارون کو توڑکر سارے جہادی شہر مین گہس گئے
اُسوقت کی حالت عجیب خوفناک اور ڈراونی تہی اُنہون نے شہر مین داخل ہوکر
ہر فرد بشر یعنے زن و مرد اور بچون کو قتل کرنا شروع کیا اور لوگ اُس خوفناک
منظر کے باب مین ایسا نقل کرتے ہین کہ اُسوقت سوا رونے اور آہ و نالہ کی
صدا اور کچہہ سنائی نہ دیتا تہا یہانتک کہ مقتولونکا خون ندی کی پانی کی طرح
سڑکون پر بہتا تہا لیکن جائے تعجب ہے کہ یہہ لوگ اپنے کو اتنا ظلم کرنے پر بہی مسیح
کے سپاہی جو گنہگارونکا مخلص اور حد سے زیادہ حلیم اور رحم سے معمور تہا ملقب
کرتے تہے یہہ کیسے افسوس اور حیرت کی بات تہی کہ اُن لوگون کو اس سے کوئی دلی
اور بہتر تدبیر سوجہہ نہ پڑی بلکہ یہہ خیال کیا کہ ایسی بیرحمی سے لوگون کو قتل کرکے
ہم خدا کو راضی کرسکتے ہین — گوڈفری کی وفات کے چند عرصے بعد پہر مسلمانون نے
بیت المقدس کو اپنی زیر حکومت کرلیا انتہی

اُسوقت یہہ پیشین گوئی جو ۲ زبور مین ہے پوری ہوئی قومین کسلیے جوش مین
ہین اور لوگ باطل خیال کرتے ہین زمین کے بادشاہ سامہنا کرتے ہین

دوسری پیشین گوئی

اور سردار آپس میں خداوند اور اُسکے مسیح کے برخلاف منصوبہ باندھتے ہیں آؤ ہم
اُنکے بند کھول ڈالیں اور اُنکی رسّی اپنے سے توڑ پھینکیں وہ جو آسمان پر تخت نشین
ہے ہنستا ہے اور خداوند اُنہیں ٹھٹھوں میں اوڑاتا ہے تب وہ غصہ سے اُنہیں
کہیگا اور نہایت بیزار ہو کر اُنہیں پریشانی میں ڈالیگا یقیناً میں نے اپنے
بادشاہ کو کوہ مقدس صیحون پر بٹھلایا ہے میں حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نے میرے
حق میں فرمایا تو میرا بیٹا ہے آجکے دن میں نے تجھکو جنا مجھسے مانگ کہ میں تجھے
اُمتوں کا وارث کردونگا اور زمین سراسر (یعنے تمام وعدہ کا مُلک جو حضرت داؤد
کے قبضے میں تھا) تیرے قبضے میں کردونگا تو لوہے کے عصا سے اُنہیں توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور کریگا پس اے بادشاہو ہوشیار ہو اور اے
زمین کے منصفو تربیت پاؤ ڈرتے ہوئے خدا کی بندگی کرو اور کانپتے ہوئے خوشی
کرو بیٹے کو چومو تا نہووے کہ وہ بیزار ہووے اور تم بیراہ ہو کر ہلاک ہو جب اُسکا قہر
ذرا بھی بھڑکے سعادتمند وہ سب جنکا توکل اوسپر ہے ۲ زبور

واضح ہو کہ یہہ سب آیات جو بیبل سے اس کتاب میں اپنی اپنی جگہہ پر لکھے گئے
یہہ عیسائی علماء کے ترجمے کئے ہوئے ہیں کہ جنمیں ہزاروں جگہہ اُنہوں نے
اپنے مطلب کی رعایت رکھی ہوگی باوجود اُسکے اسقدر یہہ پیشین گوئیاں اسلام
سے خصوصیت رکھتی ہیں کہ علماء عیسائی نے جو پیشین گوئیاں توریت سے حضرت
عیسیٰ کی بابت بیان کی ہیں اُنمیں ہرگز حضرت عیسیٰ سے اسقدر خصوصیت نہیں
جاننا چاہیئے کہ توریت وغیرہ کے قدیم محاورہ میں سب بادشاہ اور نبی اور کاہن
خواہ دیندار ہوں خواہ بیدین مسیح کہلاتے تھے یعنے مسیح چنانچہ ۲ سموئیل باب

مین ساؤل مسیح اور اوّل سلاطین ۱۹ باب ۱۵ و ۱۶ مین ہزائیل بادشاہ
ارام مسیح اور یاہو بادشاہ اسرائیل مسیح ۲ سموئیل ۲۳ باب ۱ مین داؤد مسیح اور
یسعیاہ ۴۵ باب ۱ مین کیخسرو بادشاہ فارس کو جو کہ بُت پرست تہا خدا کا مسیح
لکہا ہے دیکہو ورسن بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۰ء اور چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۵ء اور سب
سب بندگان خدا بیٹے کہلاتے تہے چنانچہ فرشتے بیٹے خدا کے ایوب ۱ باب ۶ و ۲
باب ۱ انبیا بیٹے خدا کے ایوب ۳۸ باب ۷ حضرت آدم بیٹے پہلوٹہے عبرانیون کا
۱ باب ۶ لوقا ۳ باب مین نسب نامہ حضرت شیث بیٹے خدا کے پیدایش ۶ باب ۲
اسرائیل پہلوٹہے بیٹے خدا کے خروج ۴ باب ۲۲ افرائیم پہلوٹہا بیٹا خدا کا یرمیاہ
۳۱ باب ۹ و ۲۰ حضرت داؤد بڑے بیٹے خدا کے ۸۹ زبور ۲۶ و ۲۷ حضرت سلیمان
بیٹے خدا کے اوّل تواریخ ۲۲ باب ۹ و ۱۰ و ۲۸ باب ۶ سب قاضی و مفتی خدا کے
فرزند ۸۲ زبور ۶ تمام بنی اسرائیل بیٹے خدا کے ہوسیع ۱۱ باب ۱ رومیون کا ۹ باب ۴
استثنا ۱۴ باب ۱ سب حواریون بیٹے خدا کے اوّل یوحنا ۳ باب ۲ سب عیسائی
بیٹے خدا کے رومیونکا ۸ باب ۱۶ سب یتیم بیٹے خدا کے ۶۸ زبور ۵ سب خاص و عام
بیٹے خدا کے متی ۶ باب ۶ و ۸ و ۱۰ و ۷ باب ۱۱ بدکار بہی خدا کے فرزند یسعیاہ ۳۰ باب ۱
پس اس زبور کی زیادہ شرح کرنا ضرور نہین ہر دانشمند صفائی سے اُسکے مطلب
کو سمجھہ سکتا ہے کہ یہہ پیشین گوئی یروسلم مین تسلط اسلام اور ناکامی جمعیت
افواج اہل صلیب کی بابت خاص ہے
پادری عماد الدین جو اپنی تحقیق الایمان مطبوعہ ۱۸۶۶ء کے صفحہ ۶۸ مین بڑی
قابلیت خرچ کر کے لکہتے ہین کہ محمد صاحب کی سلطنت کا عصا لوہے کی مجازی

سلہ پہلا اوّل نامہ یوحنا

تلوار نہی لیکن مسیح نے راستی کے ساتھہ اپنی روحانی سلطنت قایم کی ہے
انتہی پس پادری صاحب کو یہہ بات کہتے ہوے اُسوقت شرم آتی کہ جب اُس
دوسری زبور مین یہہ آیت کبہی پڑہی ہوتی کہ تو لوہے کے عصا سے اُنہین توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکناچور کریگا انتہی اور اسیطرح مکاشفات ۲ باب ۲۷
و ۱۹ باب ۱۵ مین بہی ہے آگے اور روحانی سلطنت کسے کہتے ہین کیا نانک شاہ اور
کبیر اور شیو نارایین اور گوداسہ اور بودہ اور زرتشت وغیرہ جنکے پیروون سے
تمام تبت اور چین اور ہندوستان سے لنکا تک بہرا ہوا ہے ان سب کی
روحانی سلطنت نہی اور روحانی مذہب کی آیا یہی پہچان ہے کہ انجیل متی
۱۰ باب ۳۲ و ۳۳ مین مسیح کا قول لکہا ہے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار
کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمانپر ہے اُسکا اقرار کرونگا پر جو کوئی آدمیون کے
آگے میرا انکار کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمانپر ہے اُسکا انکار کرونگا
انتہی پس اگر یہہ صرف باطنی اور روحانی مذہب ہے تو آدمیون کے آگے اُسکے
اقرار کی ضرورت کیا ہے پہر متی ۵ باب ۱۶ مین مسیح نے فرمایا کہ تمہاری روشنی
آدمیون کے سامہنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کامون کو دیکہین اور تمہارے
باپ کی جو آسمانپر ہے تعریف کرین انتہی اب دیکہیئے کہ اگر پادری عماد الدین کے
قول پر نظر کرین تو اس سے زیادہ ظاہر پرستی اور کیا ہوگی پہر متی ۱۰ باب ۲۷
مین ہے کہ جو کچہہ مین تمہین اندہیرے مین کہتا ہون اوجالے مین کہو اور جو کچہہ
تمہارے کانو مین کہا جاے کوٹہون پر منادی کرو انتہی اب پادری عماد الدین کے
ٹہرائے ہوے قاعدہ کی بموجب یہہ ظاہر پرستی نہین تو اور کیا ہے لیکن

ہمارا یہہ عقیدہ نہین بلکہ ہم کہتے ہین کہ راستبازی کے لیئے دل سے ایمان لانا اور
نجات کی خاطر مونہہ سے اقرار کرنا ہے (رومیونکا ۱۰ باب ۱۰) اور ہم یہہ بھی اقرار
کرتے ہین کہ سب انبیاء علیہم السلام برحق ہین اور سب کی خدمتین خدا کی
طرف سے مخصوص نہین چنانچہ حضرت موسیٰ نے چالیس برس کی عمر کے بعد نبوت کی
اور حضرت عیسیٰ نے تیس برس کے بعد (اعمال ۷ باب ۲۳) اُنہین غصہ تھا اور
انہین حلم (خروج ۲ باب ۱۲ متی ۱۸ باب ۲۲) تو بھی سب انبیاء علیہم السلام کے
مراتب ہمارے ادراک سے بہت بڑہ کر ہین اور اُنہین جو تفاوت ہے خدا ہی کو
معلوم ہوگا ہم سب پر کامل طور سے ایمان رکھتے اور اُنکا ادب کرتے ہین کیونکہ
شریعت اسلام کے بموجب کسی پیغمبر کی اہانت کرنیوالا بالاتفاق کافر ہے دیکھو
مالا بد منہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۸۰ ہجری صفحہ ۱۴۸ قولہ مسئلہ اگر اہانت کسے
از پیغمبران کرد کافر شود انتہی اور حاشیہ صفحہ مذکور مین لکھا ہے ہرکہ اقرار نکند
بعضے نبی را یا پسند نکند کدامی سنت را از سنن مرسلین بدرستی کہ آنکس کافر است
ہکذا فی العالمگیریہ انتہی
تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈاسمتھ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۳۹-۴۲ مین لکھا ہے

ریچرڈ اول کا ذکر ۱۱۸۹ الی ۱۱۹۹ع

ریچرڈ شیردل کے نام سے ملقب ہوا اور تخت نشین ہوتے ہی اُسکو جہاد کرنے کا
شوق پیدا ہوا اور اس کام کے لئے بہت سا سرانجام کرکے اور نیز اسکا ملک کی
ملکیت کو جو کہ اس سے پیشتر کی سلطنت مین حاصل ہوئی تھی تھوڑی سے
قیمت پر بیچکر پاک زمین (یروشلم) کیطرف روانہ ہوا جہان کبواسطے شاہ فرانس

Vezelay

Messina

سنہ ۱۱۹۰ع

نے بار بار اُسکے پاس پیغام بھیجے تھے اور خود بھی اُسی مہم مین مشغول ہونیکے واسطے تیار تہا اول دونون فوجین انگلستان اور فرانس کے ویزیلی کے میدانین جوکہ برگنڈی کے کنارہ پر واقع ہے جمع ہوئین اور رچرڈ اور فلپ وہان پہنچے تو اُنکو معلوم ہوا کہ ہماری کل فوجین ایک لاکھ جوان ہین اور اُسی جگہہ مین فرانس اور انگلستان کے بادشاہون نے ایک دوسرے کی مدد کرنیکا اقرار کیا اور اُنکا یہہ ارادہ ہوا کہ سمندر کی راہ اپنی فوجین ہولی لینڈ (یعنے پاک زمین) مین لیجائین بسبب سختی موسم کے وہ سسلی کی دار الخلافہ مسینا مین ٹہرے اور وہان تمام جاڑیکا موسم گزارا رچرڈ کی فوجین گرد و نواح مین پڑی تہین اور وہ خود ایک چھوٹے سے قلعہ مین رہتا تہا جوکہ بندرگاہ کے اوپر واقع تہا اور فلپ کی فوجین شہر مین تہین اور وہ سسلی کے بادشاہ سے باتفاق رہا دونون بادشاہون مین بہت سا مشورہ رہا اور اُن کے دلونمین بہت سے وہم پیدا ہوے جوکہ شاید شاہ سسلی کے کوششون سے غالباً اور بھی زیادہ ہوگئے مگر آخرکار سب کچھہ فیصل کرکے پاک زمین (یعنے بیت المقدس) کیطرف روانہ ہوے شاہ فرانس انگریزون سے بہت پہلے پہنچا اور جب شاہ انگلستان پلیسٹاین مین گیا تو شاہ فرانس اور شاہ انگلستان کو کچھہ خیال دلی عناد کا نرہا بلکہ باہم کام کرنے لگے تہوڑے عرصہ بعد بسبب بیماری کے فلپ فرانس کو واپس آگیا اور دس ہزار فوج ماتحت ڈیوک آف برگنڈی کے رچرڈ کے پاس چھوڑ آیا رچرڈ نے بہت فتحین حاصل کین اور اُسکے ساتھیون نے ارادہ کیا کہ اول مشہور اسکیلان کو محاصرہ کرین تاکہ یروسلم

حملہ کرنی نہین آسانی ہو صلاح الدین نے جو کہ سراسین بادشاہون مین بڑا بہادر تہا اُسکو روکنا چاہا اور تین لاکہہ فوج لیکر راستہ مین آن پڑا یہہ دن ریچرڈ کی مرضی کے موافق تہا اور یہہ دشمن اُسکے بلند حوصلہ کے لایق تہا انگریز فتحیاب ہوئے جبکہ ریچرڈ کی فوج کی دونون طرفین شکست ہوئین تب ریچرڈ خود بڑی فوج لیگیا اور لڑائی کو جیتا سراسینی بڑی ابتری مین بہاگے اور قریب چالیس ہزار آدمیون کے میدان مین مارے گئے اس فتح کے بعد اسکلان نے اطاعت قبول کی اور دیگر چہوٹے چہوٹے شہر بہی مطیع ہوگئے اور اب ریچرڈ یروسلم کے اسقدر قریب پہنچنے کے لایق ہوا جہان سے یروسلم نظر آتا تہا لیکن اس بڑی نمود کے وقت پر جبکہ اُسنے اپنی افواج کو دیکہا اور یہہ خیال کیا کہ آیا مین محاصرہ کو جاری رکہہ سکونگا یا نہین تو اُسکو معلوم ہوا کہ اُسکی فوج بسبب قحط سالی و محنت اور فتح کے اسقدر ضایع ہوگئی تہی کہ وہ اپنے سردار کے ارادونکے موافق کام کرنیکے لایق نہ تہے اس سبب سے یہہ لازم ہوا کہ صلاح الدین سے صلح کرے (تب یہہ پیشین گوئی جو ۱۲۷ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ جبکہ خداوند ہی گہر نہ بناوے تو اُنکی محنت جو اُسکے بنا کرتے ہین بیفایدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہو تو پاسبان کی ہوشیاری عبث ہے تمہین کچہہ فایدہ نہین جو تم سویرے اُٹہتے ہو اور رات تک بہی کام مین لگے رہتے ہو اور غم کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو خواب راحت بخشتا ہے (۱۲۷ زبور ۱ و ۲) مطلب یہہ کہ خدا اپنے مقبولونکو اُنکے بے محنت کئے ہی کامیاب کرتا ہے پس تین سال کی مُہلت ملی اور یہہ شرط ہوئی کہ پلسٹاین کے دریا کنارے کے شہر انگریزونکے قبضے مین رہین اور اُس مذہب کے سب لوگ باحفاظت

حصہ سوم

بیروسلم کا حج کرسکین اسطرح یہہ مہم ختم کرکے کہ جسمین زیادہ شہرت اور کم فائدہ ہوا
ریچرڈ نے گہر جانے کا ارادہ کیا اور چونکہ اُسکو حاجی کی پوشاک پہنکر جرمنیا مین گذرنا
پڑا اس سبب سے اُسکو آسٹریا کے ڈیوک لیوپولڈ نے گرفتار کرلیا اور قید کرکے
پاؤنمین بیڑیان ڈال دین تہوڑے دنون بعد شاہنشاہ نے حکم بہیجا کہ
کہ یہہ قیدی ہمارے پاس آوے اور بطور انعام کے ڈیوک کو بہت سا روپیہ دیتا
کیا اسطرح شاہ انگلستان کہ جسکی شہرت دنیا مین پہیل گئی تہی قیدخانہ مین
پڑا اور جو لوگ کہ اُسکے زوال سے فائدہ اُٹہانا چاہتے اُنہین نے اُسکو بیڑیان
پہنائین مدت بعد اُسکی رعایا کو انگلستان مین اس حال سے اطلاع پہونچی اُسوقت
ایک دوسرے کے ملک کی اسقدر کم آمد و رفت تہی کہ لوگ بیان کرتے ہین کہ
ایک غریب فرانسیسی گانیوالے نے اس احوال کو دریافت کیا وہ اپنا طنبورہ
لئے ہوئے اُس قلعہ کے نیچے کہ جسمین ریچرڈ قید تہا کچہہ بجا رہا تہا اُسنے ایک راگ
بجایا جو بادشاہ کو پسند تہا اور بادشاہ نے بہی اندر سے اپنے طنبورہ پر وہی راگ
بجایا اسطرح اُسکے قید ہونے کی جگہہ معلوم ہوئی مگر آخرکار انگریزون نے اس ظالم
بادشاہ کو سمجہایا اور جب اُسنے دیکہا کہ اب مین اسکو نہین رکہہ سکتا تو صلح کرلی
ڈیڑہ لاکہہ مارکس یعنے قریب ۲۵ لاکہہ پونڈ انگریزی کے اُسکے عوض مین دیتے ریچرڈ
پہر آزاد ہوگیا ایسی تہمتون اور مصیبتون کے بعد جبکہ اُنہون نے اپنے بادشاہ
کو دیکہا تو کمال خوش ہوئے وہ بڑی شان و شوکت سے لنڈن مین داخل ہوا
اور وہان کے لوگون نے بہی اُس خوشی مین اپنی دولت خرچ کی کہ جرمنی کے
رئیس جو اُسکے ساتہہ آئے تہے یہہ کہتے تہے کہ اگر ہمارے شاہنشاہ کو اس دولت

Winchester

حال معلوم ہوتا تو وہ ایسی آسانی سے اس بادشاہ کو کبھی نہ چھوڑتا پھر اُس نے
تہوڑے دنون بعد حکم دیا کہ ونچیسٹر مین پھر میرے سر پر تاج رکہا جاوے اور ناٹنگ
ہوم مین ایک بڑی کونسل جمع کرکے اپنے بہائی کی کُل جائداد قرق کرلی کیونکہ
اُسنے اُسکے قید کروانے مین کوشش کی تہی اور اُسی ارادہ سے شاہ فرانس سے
جا ملا تہا مگر تہوڑے دنون بعد اُسنے اپنے بہائی کو معاف کردیا اور اُسوقت یہہ کہا
مین چاہتا ہون کہ تیری شرارت کا خیال میرے دل سے ایسے جلد ہی جاتا رہے
کہ جتنی جلدی تیرے دل سے اس معافی کا خیال اُٹھہ جائیگا رچرڈ ایک عجیب
صدمہ سے گزرا یعنے ایک گنوار نے فرانس کے میدانین ایک دفینہ پایا تہا جو
کہ اُسکے کسی زمیندار نے اُس سے چھین لیا تہا اور تہوڑا اُسمین سے بادشاہ
کے پاس بہیجدیا کہ جو باقی رہا آپ لے رچرڈ نے خیال کیا کہ مین کُل کا مستحق
ہون اور اُسکے لینے کیواسطے ضد کی جب اُسنے انکار کیا تب بادشاہ نے کیلسر
(یا چیلیس) کے قلعہ پر جہان اُسکو خیال تہا کہ یہہ خزانہ دفن ہے حملہ کیا محاصرہ کے
چوتہے روز جبکہ وہ یہہ دیکہتا پھرتا تہا کہ کس مقام پر حملہ کرے تاکہ فتحیابی حاصل
ہو برٹرن دی گارڈن نامی ایک تیر انداز نے قلعہ کے اندر سے ایک ایسا تیر مارا
کہ وہ اُسکے کندہے مین گہس گیا اُسکا زخم بہت سخت نہ تہا لیکن ایک بیوقوف
جراح نے اُسکو گوشت سے الگ کرنیکے ارادہ سے زخم کو اتنا بڑہا دیا کہ وہ سڑ گیا
اور بادشاہ کے مرنیکے نشان ظاہر ہوئے جب رچرڈ نے دیکہا کہ میرا انجام آگیا ہے
تب اُسنے ایک وصیت کی اُسمین تمام خزانہ اور بادشاہت اپنے بہائی جان کے
نام لکہدیا اور چوتہائی حصہ اپنے نوکرون کو تقسیم کردیا اُسنے اُس تیر انداز کو بھی جسنے

اُسکے تیر مارا تہا اپنے سامہنے بُلایا اور اُس سے پوچہا کہ مین نے تیرا کیا نقصان کیا تہا جو تو نے میری جان لی اُسنے سوچکر اور دلیری سے جواب دیا کہ آپ نے اپنے ہات سے میرے باپ کو اور دونون بہائیون کو مارا ہے اور مجہے بہی پہانسی پر چڑہانا چاہتے تہے اب مین آپکے قابو مین ہون اور آپ مجہے مار کر بدلا لے سکتے ہین لیکن مین اس تکلیف کو خوشی سے سہونگا کیونکہ میرے دل کو یہہ تشفی ہوگی کہ ایک ظالم سے دُنیا کو چہوڑا یا رچرڈ کو یہہ جواب پسند آیا اور حکم دیا کہ اسکو سو شلنگ دیکر چہوڑ دو لیکن جرنیل مارکلی نے جو بڑا بدمعاش تہا اُسکے تن سے زندہ چمڑا اوتروا یا بعد اُسکے اُسکو پہانسی دیدی رچرڈ نے دس سال سلطنت کرکے بیالیس ۴۲ برس کی عمر مین وفات پائی اور ایک حرامی لڑکا مسمی فلپ اپنے بعد چہوڑا فقط تمت کلامہ

تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع لاہور سرکاری سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۱۶۳ — ۱۷۰ اسطرح لکہا ہے رچرڈ اوّل ملقب بہ شیردل سال پیدایش ۱۱۵۷ع — سال جلوس ۱۱۸۹ع — سال وفات ۱۱۹۹ع رچرڈ نے باپ کے مرتے ہی نارمنڈی سے انگلستان مین آکر ویسٹ منسٹر مین اپنے سر پر تاج رکہوایا (یہان اس سیکسن کے بادشاہ اِتھلبرٹ نے عیسائی ہوکر اپولو دیوتا کا مندر جو قدیم زمانہ مین اہل یونان و روم اُسکو مانتے اور بلاغت اور نظم اور نغمہ اور طب وغیرہ کا سورج اور سورج کا دیوتا سمجہتے تہے توڑوا کر پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا بنوا دیا چنانچہ اب بہی ہے اور ویسٹ منسٹر ایبی اُسکا نام ہے اور ڈائنا دیبی کے مندر کی جگہہ بہی جسے اہل روم چاند سے نسبت دیتے تہے پلوس حواری کے

نام کا گرجا بنگیا (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۳) اس رچرڈ بادشاہ کو انگلستان پر حکمرانی کرنے کی تمنا نہتی بلکہ اُسکے دلمین یہہ جوش تہا کہ مُلک کنعان پر جا کر میدان جنگ مین اپنا جوہر دکہاے - چنانچہ تخت پر بیٹھتے ہی اُسنے اس مہم کیواسطے روپے بہم پہونچانے کی تدبیرین نکالین اسی دُہن مین اپنے باپ کا جمع کیا ہوا روپیہ صرف کیا اسی اُمنگ مین منصب اور لقب بیچے اور اسی شوق مین اسکاٹلنڈ کو جسے اُسکے باپ نے بڑی مشکل سے مطیع کیا تہا دس ہزار مارک لیکر رسم اطاعت سے بری کر دیا (مارک سات روپے بارہ آنے کا اور سی کپین کچہہ کم پانچ روپئے کا ہوتا تہا) پہلا سکہ ملک اطالیہ سے وہ لوگ لاے تہے جو کنعان پر جہاد کرنیکو گئے تہے (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۶)

اس بادشاہ کے عہد مین یہودیون پر بڑا ستم ہوا اُس زمانہ مین یہی لوگ روپیہ لگا لین دین کرتے تہے اور بہت سود لیتے تہے اس سبب سے ہر ایک کو اُن کے لوٹنے کا لالچ آتا تہا - یہہ قوم مُلک فرانس سے تلواروں کے زخم اور کوڑونکی مار کہا کر نکلی تہی اور انگلستان مین بہی اسی دن کے پیش آنے سے ڈرتے تہے مشہور ہے کہ دودہ کا جلا چہاچہہ کو پہونک پہونک پیتا ہے اسیواسطے رچرڈ کے تاجداری کے دن پیش بہا تحفے لیکر گرجا مین پہونچے عوام الناس اُنکو دیکہکر آفروختہ ہوگئے اور خبر اڑا دی کہ بادشاہ نے اُنکے قتل کا اشتہار دیا ہے پہر تو یہودیونکا ایک ایک گہر جلایا گیا اور اُنکا اسقدر خون بہایا گیا کہ بازارونمین چلنے والونکا پانو پہسلنے لگا قلعہ یارک مین اس سے بڑہ کر ظلم ٹوٹا اور وہ حال گزرا کہ اُسکے سنکر روح پر صدمہ ہوتا ہے پانسو یہودی بی بی بچون سمیت وہان پناہ گیر

ہوئے تہے کہ شہر والون نے انکو گہیر لیا یہودیون نے ہرچند روپے پیش کئے اور منت وسماجت کی مگر ظالمون نے ایک نہ سنی آخر مجبور ہوکر انہون نے پہلے اپنا مال ومتاع آگ مین ڈالا پہر اہل وعیال کو اپنے ہاتہہ سے ہلاک کیا اور اسکے بعد ایک دوسرے کو مار کر مر رہے چند یہودیون نے قلعہ کے دروازے کہولدئے اور امان مانگی مگر بیرحمون نے جہپٹ کر انکو بہی تہ تیغ کر ڈالا اسیطرح اور کئی شہرونمین یہودی قتل ہوئے اور قاتلون نے کچہہ سزا نہ پائی لوٹ کا مال رچرڈ شیردل کے ہاتہہ بہی آیا۔ اسکے بعد رچرڈ اور فرانس کے بادشاہ فلپ اگسٹس نے ملک کنعان پر یورش کرنیکے واسطے اپنی فوجین برگنڈی کے میدانمین جمع کین اور یہہ لشکر ایک لاکہہ شمار مین آیا (وہ لوگ جو یورپ سے ملک کنعان پر چڑہائی کرتے اپنی اپنی صلیب کے رنگ سے پہچانے جاتے تہے یعنے انگریز سفید صلیب رکہتے تہے اور فرانسیس سرخ اور بلجیم والے سبز اور جرمنی کے رہنے والے سیاہ اور اہل اطالیہ یعنے اٹلی والے زرد (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳) اس مقام سے دونون بادشاہ ساتہہ روانہ ہوکر شہر لیئون مین پہونچے اور وہان سے یکم جولائی ۱۱۹۰ع کو الگ ہوکر جزیرہ صقلیہ مین پہر جا ملے اور سم سرما دونون نے وہین بسر کیا اور رچرڈ نے وہانکے بادشاہ سے پہر اپنی بہن کا جہیز واپس لیا اس جزیرہ کے اندر خفیف باتون مین رچرڈ اور فلپ مین رنجش پیدا ہوگئی یہان سے چلکر رچرڈ نے جزیرہ قبرص مین توقف کیا اور ناوار کی شہزادی بیرنگیریا سے شادی رچائی پہر اسی جزیرہ کو فتح کرکے وہان کے بادشاہ اینزک یعنے اسحاق کو گرفتار کرلیا اور چاندی

کی بیڑیان پہناکر زندانین ڈالدیا غرض اسیطرح رچرڈ بارہ مہینے کے بعد شہر عکّا
پر پہونچا اُسوقت بہی جہین معرکہ کا مقام تہا اور دو لاکہہ سپاہی جو زیر فصیل عکّا
کام آچکے تہے اُنکی قبرون سے ہنگامے کی گرمی عیان تہی شہر کے گرد جو پہاڑ تہے
اُنپر سے مسلمانونکا بادشاہ صلاح الدین لشکر محاصرین کے سب حرکات دیکہتا تہا
اگرچہ فلپ شاہ فرانس پہلے ہی سے لشکر مین موجود تہا مگر فریق ثانی کو ہراس
شیردل کے جا ملنے سے پیدا ہوا اُسکے پہونچنے کے چندروز بعد شہر عکّا فتح ہوگیا
اور محصورین نے دروازے کہولدئے اُسوقت فلپ نے بیماری کا بہانہ کرکے
اپنے مُلک کا رستہ لیا اور چلتے وقت شاہ انگلستان یعنے رچرڈ سے یہہ عہد کیا تہا
کہ وہان پہونچکر تیرے علاقہ پر تصرف نہ کرونگا رچرڈ جہادیون کو عکّا سے ہٹاکر یافا
کیطرف لیگیا اور راہ مین صلاح الدین سے جو ہارج ہوا تہا لڑتا بہڑتا یروسلم کی
فصیل تک جا پہنچا لیکن لڑائی اور بہوک اور بیماری سے اُسکا لشکر بہت
گہٹ گیا تہا اور رہا سہا نفاق اور آپسکے حسد سے جی چہوڑے ہوئے تہا اس
سبب سے اُسکو الٹا پہرنا پڑا جس چیز کی تمنّا مین شاہی فرائض کو چہوڑکر
رعایا سے مُنہ موڑا تہا وہ فقط جلوہ دیکہا کر رہگئی اور اُس تک رسائی نصیب ہوئی
غرض تیسرا جہاد بہی طے ہوا اور رچرڈ نے نوین اکتوبر ۱۱۹۲ء کو وطن کی راہ لی
خلیج وینس کی شمالی ساحل پر پہونچکر رچرڈ کا جہاز ٹوٹ گیا یورپ کے اکثر بادشاہ
اُسکے دشمن تہے اُنسے بچکر نکلجانے کیواسطے اُسنے زاہدونکا لباس اختیار کیا
اور سیہ سودا گر اپنا نام رکہا (بیت المقدس کے زاہدونکا لباس یہہ تہا کہ
ٹوپی کے گوشہ مین سیپ اور گہونگہے اُنکا لیتے تہے اور پانوین فقط چپّل اُنکا

لیتے تھے ہاتھ مین ایک لکڑی رکھتا اسکے سرے پر لوہے کی سام جڑی تھی اور دوسرے سرے پر کچھ پاکی
قسم کے درخت کی ٹہنی لگی تہی تہی (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۵) شہروں میں اُنکا یہہ حکم جبر و کار از
فاش ہوگیا اور اُسکو ظاہر کیا کہ ڈیوک لیو پولڈ جو اُسکے ہاتھ سے بھاگا تھا اسکو گرفتار کرلیا **مثنوی لمؤلفہ**

بود سید فتح سر اسر جنون — عِندَهُمُ الغَيبُ فَهُم يَكتُبُونَ
جلوہ گر شد بود شر از ناصیہ — نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ
کرد ستم گشت گرفتار حیف — فَاعتَبِرُوا يَا أُولِي الأَبصَارِ
غیر خدا نیست نصیر و معین — إِنِّي لَكُم مِنهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ
بود دران راہ ز کوس رحیل — فَقَد ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ
شد بہ صلوب صلیبی قشون — حِزبُ الشَّيطَانِ هُمُ الخَاسِرُونَ
پیکر انصار نصاری زبون — بَل وَلَا أَنفُسَهُم يَنصُرُونَ
خاسر و مغلوب بحال بتہ — خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ
حاصل کفرست عذاب مہین — أُزلِفَتِ الجَنَّةُ لِلمُتَّقِينَ
ان قدمی در رہ دین قویم — بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ
شربت ان بہ کہ برت جام وحم — اَكمَلتُ لَكُم دِينَكُم

یورپ بسکے ملکو نمین پانچ درجے کی امیر ہوتے ہین یعنی ڈیوک دوسرا کونس اور آرل اور
وارکانٹ اور بیرن ڈیوک بعد و بعید کے سب سے اعلیٰ درجہ کی امیرون کا خطاب ہے
اور شہزادون وغیرہ کو بذریعہ فرمان شاہی عطا ہوتا ہے مگر بعض یورپ مین بعض
ریاستون کے فرمانروا بھی ڈیوک کہلاتے ہین اصل مین یہہ لفظ لاطینی زبان کا ہے
اور سردار اسکے معنی ہین ڈیوک کی بی بی ڈچس کہلاتی ہے (دیکھو تاریخ ایضاً صفحہ ۱۲)

اس لیوک اسٹریا نے پہلے شیر دل کو زنجیرون سے جکڑ کر ایک قلعہ مین قید کیا پہر چند لاکہہ روپیے
کی عوض جرمنی کی شہنشاہ ہنری ششم کے حوالہ کیا اُسنے لیکر قلعہ ٹرل مین ڈالدیا (ظاہرا
یہہ سب آفتین رچرڈ پر مسلمانون سے لڑنے کی سبب خدا نے بہیجین اب رچرڈ کو بہی اس
ناروا حرات سے ندامت ہوئی ہوگی) غرض جب رچرڈ کا کہوج لگ گیا تو بڑی حجت و تکرار کے بعد
اسکا فدیہ مقرر ہوا اور وہ یکم ۱۱۹۴ع مین رہا ہوا یہہ کل روپیہ انگلستان کی رعایا کو بہرنا پڑا
اور فرانس کی لڑائیون مین اُسکی زندگی بہی تمام ہوگئی جب اُس بادشاہ کا کام تمام ہوا تو وہ اپنے
باپ کی پائینتی فونٹ وراڈ مین دفن کیا گیا اور اُسکا دل اُسی کی وصیت کیموافق روآن کے
باشندون کو دیا گیا انتہی۔
انگلستان مین مرنیکے بعد دل بہیجنے کا دستور اکثر تہا چنانچہ جب سکاٹلنڈ کا بادشاہ رابرٹ بروس
۱۳۲۹ع مین مرگیا تو اپنے ایک امیر لارڈ ڈگلس کو یہہ وصیت کر گیا اور قسم دیگیا کہ میرا دل
ارض مقدس (یعنی یروشلم) مین دفن کرنا ڈگلس ایفاء وعدہ کیواسطے جہاز پر سوار ہوکر
کنعان کو روانہ ہوا مگر ملک اسپانیہ (یعنی اسپین) مین ترکون کے ہاتہہ سے لڑائی مین مارا گیا اُس
جانباز نے موت کو سر پر دیکہہ کر چاندی کی ڈبیا جسمین رابرٹ کا دل تہا ترکون کے
لشکر کیطرف پہینکی اور کہا کہ اے بہادر دل جسطرح تو ہمیشہ آگے بڑہا کرتا تہا بڑہ جا ڈگلس تیرے پیچہے
ہوگا یا جان دیگا یہہ کہا اور ساتہہ ہی مخالفون کے لشکر مین گہس گیا لڑائی ختم ہونیکے بعد
ڈگلس کی لاش پڑی ہوئی ملی اور وہ چاندی کی ڈبیا اُسکی چہاتی سے لگی پائی تہی دیکہو
تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ع صفحہ ۲۴۳
اُن دنون اسپین مین اسلامی سلطنت تہی چنانچہ اسی تاریخ سلطنت انگلشیہ کی صفحہ ۱۱۹ مین لکہا
ہے کہ اُسوقت انگلستان کے طلباء اسپین مین جاکر مسلمانون سے طب اور ریاضی سیکہتے تہے انتہی

سنہ ۱۱۱۸ع مین ایک اور گروہ عیسائی مجاہدین کا نکلا یعنے ٹمپلر یہہ بڑا جنگی گروہ تہا
یہہ لوگ اپنی زرہ پر ایک پنجاچہ سُرخ رنگ کا پہنتے تہے اور اُسکے داہنے شانہ پر
سفید کپڑے کا ہشت گوشہ صلیب ۔ یہہ تہے یہہ ٹمپلر اسواسطے کہلاے کہ جو عیسائی
ملک کنعان مین زیارت کیواسطے جاتے تہے اُنکی حفاظت اور حمایت کے لئے شہر یروشلم
مین ہیکل یعنے عبادتخانہ کے قریب ایک محل کے اندر کچہہ راہب رہا کرتے تہے چونکہ
عبادتخانہ کو ٹمپل کہتے ہین اور یہہ لوگ اُسکے پاس رہتے تہے اسلئے ٹمپلر یعنے
ہیکل والے لقب ہوگیا اور وہ ہی اس فرقہ کے بانی ہوے (دیکہو تاریخ سلطنت
انگلشیہ صفحہ ۱۳۱) سنہ ۱۲۶۵ع مین شہزادہ اڈورڈ اول ملقب بہ دراز ساق ہنری
سیوم کا بیٹا جہادیون مین شامل ہوکر ملک کنعان کو چلا گیا (تاریخ ایضاً صفحہ ۱۵۹)
وہان کسی ترک نے اُسکو زہر کا بجہا ہوا خنجر مارا مگر اُسکی بی بی الینر نے زخم کا
زہر چوس لیا یہہ شہزادہ کنعان مین فقط اٹہارہ مہینے ٹہرا اور کئی ہلکی ہلکی لڑائیان
لڑا انتہی (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۹۲)
واضح ہو کہ بادشاہان انگلستان کا حال بہ نسبت اور ملکون کے بادشاہون کے
عجیب و غریب رہا ہے چنانچہ اسی تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب
مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۳۳۴ مین ہنری ہفتم کا حال لکہا ہے
یہہ بادشاہ سنہ ۱۵۰۹ع مین مرا اپنی سلطنت کے دنون مین اسنے شہزادی این
کی جو بارہ برس کی تہی فرانس کے مقابلہ مین کمک کی مگر اُس سے یہہ شرط کرلی
کہ اس مدد مین جو روپیہ صرف ہوگا اُسکی کفالت مین شہزادی اپنے دو قلعے
میرے حوالہ کردے اور میرے بے اجازت کسی سے نکاح نکرے غرض شہزادی کی

امداد کیواسطے فوج فراہم کرنیکے لیئے انگلستان کی رعایا پر ٹکس لگایا گیا (تاریخ سلطنت
انگلشیہ صفحہ ۲۳۴)
اب دیکہیے کہ اس ملک کے معاوضہ مین دو قلعہ شہزادی سے ٹہرائے تہے تو بہی
رعایا پر ٹکس لگایا گیا اسی لیئے مورخ لکھتا ہے کہ روپیہ ہنری کا دین و ایمان تہا
انتہی (ایضاً صفحہ ۲۳۵) پہر یہہ کہ اس بادشاہ کی ذات مین لالچ بڑا عیب تہا
(ایضاً صفحہ ۲۴۶) پہر لکہا ہے کہ ہنری آٹہوان جو ۱۵۴۶ع تک بادشاہ انگلستان
تہا ظالم فرمانروائی مین ظالم مذہب مین ظالم اپنے خاندان مین تہا (ایضاً صفحہ ۳۳۱ و تاریخ انگلستان
مصنفہ گولڈاسمتہ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۴ع صفحہ ۱۰۴) جان ڈیون پورٹ صاحب
اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱۷ مین فرماتے ہین کہ ۱۵۰۹ع مین آٹہوان ہنری تخت پر
بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا موذی اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینے اپنے غصے
کے وقت کسی مرد کو اور شہوت کے وقت کسی عورت کو نہین چہوڑا انتہی (از
موید الاسلام اردو ترجمہ کتاب جان ڈیون پورٹ مطبوعہ ۱۸۶۹ع صفحہ ۱۱۷)
اور رچرڈ دویم نے جو ۱۳۹۹ع مین سلطنت سے معزول ہوا قلعہ ونڈسر کی
تعمیر مین معماروں اور مزدوروں سے بیگار مین پکڑ کے مفت قلعہ بنوایا
(تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۳۱) اگرچہ اسوقت مین گہسیارہ آٹہ پائی اور
مزدور ایک آنہ اور بڑہئی ایک آنہ چار پائی اور معمار دو آنہ پاتا تہا (ایضاً صفحہ
۲۲۹) تو بہی اس بادشاہ سے نہ دیا گیا پہر لکہا ہے کہ انگلستانی سیکسن بادشاہون کی
خصلتین ایسی خراب تہین کہ اُنمین جو اچہے سے اچہے بادشاہ ہوئے ہین وہ بہی
شراب خواری اور سخت عیبون سے خالی نتہے اُنکے عہد مین قتل اور چوری

کی واردا تین اکثر ہوتی رہتی تہین اور مجرمونکے واسطے جرمانے مقرر تہے اور
آزاد و نکا خون بہا جو انکی حیثیت کے موافق ہزار روپیہ سے تین ہزار روپیہ تک
معین تہا ورگہلاتا تہا جب کسی پر قتل کا جرم ثابت ہوتا تہا اُس سے مقتول
کا ورثہ اسکی بیوہ یا وارثون کو دلوایا جاتا تہا (ایضاً صفحہ ۷۸) اور اڈورڈ سیوم
جو ۱۰۴۳ع مین بادشاہ ہوا اسکے عہد سے پہلے یہہ رسم تہی کہ جب کوئی بادشاہ
سفر کو اوٹہتا تہا تو غلہ اور مواشی اور دانا اور چارا اور گہوڑا اور گاڑی غرض
جو کچہہ اسکو یا اسکے لشکر کو درکار ہوتا شاہی افسر رعایا سے بجبر لیتے تہے
اور یہہ دستور اسکے وقت مین یہانتک بڑہ گیا کہ عوام الناس کو پکڑ کر فوج بحری
و بری مین بہرتی کر دیتے تہے اور سوداگرون کے جہاز دینے لڑائی مین کام
لیتے تہے (ایضاً صفحہ ۱۲۲) اور ولیم دویم ملقب بہ روفس جو ۱۰۸۷ع مین
بادشاہ ہوا بیگانہ مال تاکتا تہا اور رعایا کو لوٹتا تہا زلیف نام ایک اوباش
پادری اُسکا کار پرداز اور دمساز ہوا جسوقت جزیرہ صقلیہ سے نار وے تک
کل یورپ کے لوگون کو بیت المقدس جانے اور حضرت عیسیٰ کا مزار ترکونکے
قبضہ سے چہوڑا لینے کا جوش پیدا ہوا اور بڑے بڑے دلاور اس مہم کے جانے پر
تیار ہو گئے ایک بڑے امیر رابرٹ نے بہی اُسی اُمنگ مین دس ہزار مرک
کے عوض پانچ برس تک اسی ولیم کو صوبہ نیلش اور صوبہ نارمنڈی
پر حکمرانی کا اختیار دیا تہا ولیم نے بے تامل یہہ امر قبول کر لیا اور انگلستان
کی رعایا کے گلے کاٹ کر یہانی کو روپیہ بہیجا یہ شہزادہ اڈگار بہی فرانس والونکے
ساتہہ اس مہم پر گیا تہا انتہی (ایضاً صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷)

تاریخ سلطنت انگلستان صفحہ ۱۰۵

ہیم رابرٹ ... تاریخ انگلستان مطبوعہ ... صفحہ ۳۵

ارل پائٹر اور گاین نے جہاد کے ارادہ سے فوج کثیر جمع کی تہی مگر روپیہ نتہا اُسنے
بہی اپنی تمام سلطنت کو ولیم رُوفس کے پاس رہن رکہا روفس نے اسکو روپیہ
دیکر قصد اپنا عمل ٹہہانے کا اُن اضلاع مین کیا جو ارل موصوف اُسکے حوالہ
کر گیا تہا لیکن ایک اتفاق ایسا واقع ہوا کہ اُسکی تدبیرین عملین نہ آئین
سر والٹر ٹرل نیو فورسٹ مین ایک ہرن کو تیر مار رہا تہا اتفاقاً وہ تیر ایک درخت
سے اوچٹ کر بادشاہ یعنے (روفس) کے دلپر لگا بجرد لگنے تیر کے وہ مردہ زمین پر
گرا اور والٹر ٹرل جو نادانستہ موجب اُسکی قضا کا تہا کشتی پر سوار ہو کر فرانس
کو بہاگ گیا اور وہان سے اہل جہاد مین شامل ہوا (از تاریخ انگلستان مصنفہ
گولڈاسمتہ صفحہ ۲۶) یہہ عجیب بات ہے کہ مسلمانون کے مخالف کو قتل کیا اور
پہر آپہی مسلمانون سے لڑنے گیا ان بادشاہون یورپ نے اس امید سے کہ
ایشیا مین ہم کو مکانات تجمل و آسایش کے ہاتہہ لگین گے اپنی جایداد واسباب
کو فروخت کر ڈالا تہا (ایضاً تاریخ گولڈاسمتہ صفحہ ۲۶)

پہر لکہا ہے کہ کہانے کے بعد شراب کا دور چلتا تہا اور یہانتک رہتا تہا کہ بادشاہ بہی
بہی مدہوش ہو جاتے تہے (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۸۲) پہر لکہا ہے کہ ہنری
پنجم جو ۱۴۱۳ع مین تخت نشین ہوا ابتدا مین ایسا اوباش تہا کہ وہی سبب
اسکی جوانمرگی کا ہوا (ایضاً صفحہ ۲۴۲) اڈورڈ چہارم جو ۱۴۶۱ع مین تخت نشین
ہوا اس بادشاہ مین بڑا عیب یہہ تہا کہ نفسانی خواہشون مین آلودہ رہتا تہا
اسکی شہوت پرستی سے کتنے ہی اچہے اچہے خاندانون کے ناموس مین فرق
آ یا وہ زرق و برق پوشاک پہننے اور نفیس غذائین کہانے اور قیمتی شراب پینے

پہینے پر عش تہا (ایضاً صفحہ ۲۰۴) جان ملقب بہ سنتلس یعنی بے زمین جو ۱۱۹۹ء مین
تخت پر بیٹہا اس بادشاہ مین کوئی خوبی نتھی بزدلا ایسا تہا کہ غیرت اُسکے پاس
نہ پہٹکتی تہی اور جہوٹ بولنے مین بہی اُسکو ذرا شرم نتھی وہ اُس اوباشی کے زمانہ مین
سب سے زیادہ بدکار اور بیوفا قوم مین سے پرلے درجے کا بیوفا تہا۔ اُسکا چہرہ
ہی اُسکے نفس کی برائی کی گواہی دیتا تہا۔ اسی بادشاہ کا تاج واش کے
ساحل پر ریگ مین بہہ گیا تہا (ایضاً ۱۸۰) اس سبب سے اسکے بیٹے ہنری سیوم
کے سر پر تخت نشینی کیوقت تاج کیجگہہ سونے کا ایک سادہ حلقہ رکہا گیا تہا اور ہوا
خواہان دولت کو ہدایت ہوئی کہ اس تاجداری کی خوشی مین ہمینا بہر تک سفید
پٹی سر سے باندہے رہین (ایضاً ۱۸۲) اڈورڈ اوّل جو بیت المقدس کی جانب
ترکون پر جہاد کرنے گیا تہا بیرحمی اور کینہ وری اور ہوس کچہہ اُسی سے مخصوص
نہین ہے بلکہ یہ باتین خاندان پلنٹ جنٹ کے کل ابتدائی بادشاہون کے
خمیر مین داخل تہین (ایضاً صفحہ ۱۹۹) جس شہر مین بادشاہ ہم مذہب رعایا ہو وہان باوجود
اختلاف بعض عقاید عبادت مین کچہہ خلل واقع نہین ہوتا لیکن جان کے عہد
سلطنت مین چہہ برس یعنے ۱۲۰۸ء سے ۱۲۱۴ء تک ملک مین کہین عبادت نہوئی
عبادتخانون کے دروازے بند رہے اور وہان کے گہنٹے بیکار لٹکے رہنے سے زنگ
آلود ہوگئے ولیون کی سور تو پر سے سیاہ کپڑا نہ اُٹہا یعنے کسی نے جا کر اُنکا سینہ نہ دیکہا
انتہی (ایضاً صفحہ ۱۸۷) اور تاج شاہی گرد ہوجاتا تہا انگلستان مین باوجود ایکہی تاج
ہونیکے اکثر دستور تہا چنانچہ اڈورڈ سیوم نے فرانس کی لڑائی کا سامان سارے
ملک کا اُون اور ٹین کہ یہی اون دنون انگلستان کی بڑی تجارت تہی ضبط

کرکے اور تاج اور زیور شاہی گرو رکہا کیا تہا (ایضاً صفحہ ۲۱۱) اسی بادشاہ کے وقت سے انگلستان مین توپین اور بندوقین رایج ہوئین اور فرانس کی لڑائیوں مین چلین (یعنے ۱۳۴۶ء مین (دیکہو ایضاً صفحہ ۲۱۴ سطر ۳) اور اسکے بعد (ایضاً صفحہ ۲۱۴ و ۲۲۲

مگر مسلمانون مین توپ کی ایجاد ملک شاہ سلجوقی کے حکم سے جو ۱۰۷۲ء سے ۱۰۹۲ء تک بادشاہ رہا (سیر الاسلام صفحہ ۱۷۳) باتفاق مورخین روم و انگلستان وغیرہ ثابت ہے اور توپ لفظ بہی ترکی ہے اسکے معنے فوج (از غیاث اللغات) اور کتاب دیباچہ روح مطبوعہ ۱۲۸۸ ہجری صفحہ ۳۰۸ مین یہہ لفظ بزبان ترکی بطارے مہلہ لکہا ہے یعنے طوپ اور انگلستان مین توپین ۱۳۴۶ء مین چلین تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۶۷) اور اسکاٹلینڈ مین توپون کی بنیاد ۱۳۸۲ء مین ہوئی (ایضاً صفحہ ۲۲۶ و ۲۳۴) اور تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین جو پادری البٹ صاحب کی تفسیر سے لکہی گئی مطبوعہ اکتوبر ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۶۱ مین لکہا ہے اُنکے منہ سے آگ دہوان گندہک نکلتی تہی یہہ اشارہ ہے اُنکی لڑائی کے اسباب پر کیونکہ انہین ایام مین توپخانہ اور بارود گولہ کی لڑائی دنیا مین ایجاد ہوئی تہی اور مسلمان اُسی سے جنگ کرتے تہے انتہی یعنے ۱۰۵۵ء مین جبکہ طغرل بیگ بغداد سے نکلا دیکہو تفسیر مذکور صفحہ ۱۶۰ سطر ۱۳)

اور ہنری ہفتم نے فرانس کی مہم کیواسطے شاہی زیورات ورکہا اور رہن رکہا یعنے گرو رکہکے قرض لیا (ایضاً صفحہ ۲۷۰) بڑے بڑے تاجر اُن کی تجارت کرتے تہے یہانتک کہ بادشاہون کو بہی اُس سے عار نہی (ایضاً صفحہ ۲۴۸) غرض ایک تو نصرانی قومونکی یہہ کیفیت دوسرے پاپائے روم کیطرف سے تعصب اور تحریص بشدت

تب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۲ [illegible] ۱۳۲۶ء [illegible] انگلستان میں [illegible] استعمال کی [illegible] صفحہ [illegible] ایجاد [illegible]

کہ اسکے واسطے مغفرت نامے لکھہ دینے کا دستور اُسیوقت سے قایم ہوا جبکہ نصرانی
فوجین بیت المقدس پر مسلمانون کے مقابلہ مین چڑہائی کر رہی تہین چنانچہ
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۶۰ و ۳۶۱ مین لکہا ہے کہ کلیسیاے روم کے مقلد جو
پرگٹری یعنے برزخ کی سزا کا اعتقاد رکہتے ہین اولیا کو اس عذاب سے محفوظ
سمجہتے ہین اور اُنکے حسنات اسقدر وافر جانتے ہین کہ اگر انمین سے کچہہ کسی گنہگار
کو ملجاتین تو وہ بہی عذاب برزخ سے نجات پا سکتا ہے چونکہ اُنکے گمان مین بہشت
کی کُنجیان پوپ کے ہاتہہ مین ہین (متی ۱۶ باب ۱۹ اور ۱۸ باب ۱۸
دوسرے قرنتیونکا ۲ باب ۱۰) اسواسطے وہ اُنکے نزدیک اولیا کے حسنات گنہگارونکو
خواہ مردہ ہون خواہ زندہ دلوا سکتا ہے اُنکے یہان اس بخشش کا طریق یہہ ہے
کہ پوپ یا اُسکے وکیل ایک کاغذ یا جہلی پر مغفرت نامہ لکہدیتے ہین اور لوگ
اُن اسناد کو لیکر یہہ سمجہہ لیتے ہین کہ ہمنے برزخ کے عذاب سے نجات پائی - ایسی
اسناد دیکر روپیہ لینا یعنے مغفرت نامونکا فروخت کرنا پوپ اربن دویم نے
اُسیوقت ایجاد کیا تہا جبکہ یورپ کے عیسائی مُلک کنعان پر چڑہائی کرنے اور
بیت المقدس کو مسلمانون کے قبضے سے چہڑا لینے کی دُہن مین لگے ہوئے تہے
انتہی تمت کلامہ
یہہ ان جنس یعنے مغفرت نامے پوپ کیطرف سے تیار ہوکر جابجا شہر شہر قصبہ
گانوں گانوں راہبون کے ہات فروخت کیواسطے بہیجے جاتے ان کو دیکہکر اور
واعظون کی زبانی اُس جہاد کی فرضیت معلوم کرکے اور لوٹنے کے لالچ
اور نجات کی خوشی سے جو مغفرت نامونمین موعود تہے ساری قومین جوش مین

آگہین اور صلیب دار مجاہدین مین شامل ہونا ہر شخص سے دنیا و دین کی فایدہ مندی یقین کر لی

واضح ہو کہ راہب یعنے درویش یہہ رومن کاتہولک وغیرہ عیسائیون مین ایک درجہ دینی خادمونکا ہے اور دوسری قسم والے اسقف کہلاتے ہین جو ایک یونانی لفظ کا معرب ہے انگریزا سے لارڈ بشپ اور ہندوستانی لاٹ پادری کہتے ہین سب سے بڑا مرتبہ اسقف کا ہوتا ہے اور پوپ جسکے معنے باپ ہین روم کے اسقف کا خطاب ہے اور اُسکو رومن کاتہولک عیسائی اپنا شیخ الملت سمجہتے ہین اُسکے بعد قسیس ہے اور قسیس کے بعد خادم انگریزی مین انکو بشپ اور پریسٹ اور ڈیکن کہتے ہین دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۰ انکے سوا پوپ کی کونسل مین جو ستر پادری ہوتے ہین اُنہین سے ہر ایک کو کارڈینل کہتے ہین اور پوپ کی وفات کے بعد اُنہین مین کا ایک پوپ ہو جاتا ہے (ایضاً صفحہ ۲۸۵)

اندلجنس گناہونکی معافی کی ایک سند ہوا کرتی تہی جسکا یہہ مضمون تہا اے فلانے ہمارا خداوند یسوع مسیح تجہپر رحم کرے مین حواریونکی نیابت کے اقتدار سے جو مجہہ کو سپرد ہوا تجہکو کلیسا کی اُس ملامت اور الزام اور تکلیفات سے جنکا تو مستوجب ہوا ہے بری کرتا ہون علاوہ اسکے اُن تمام زیادتیون اور تقصیرات اور گناہون سے جو تجہسے سرزد ہوئی ہین کیسی ہی کیون نہ بڑی ہون اور کسی سبب سے وقوع مین آئی ہون اگر وہ ساری خطائین پوپ ہمارے مقدس کی معافی کے لئے رکہی گئی ہون مین ساری نالیاقتی کے نشان اور بدنامی

داغ جو تجہپر اسوقت تک ہوئی ہون مٹاتا ہون اور اُن تکلیفات کو جو تو اعراف
مین پاوے مین دور کرتا ہون کلیسیا کے تمام سکرمنٹ مین تیرا حصّہ بنا قایم کرتا
ہون اولیاؤن کے گروہ مین تجہہ کو شامل کرتا ہون اور اُس پاکی و نیکنامی
مین جو اصطباغ پانیکے وقت تجہہ کو حاصل تہی پہر داخل کرتا ہون پس مرنیکے
وقت سب دروازے جس سے گنہگار رنج و سزا مین داخل ہون تیرے لئے
بند ہوجائین اور اسکے بدلے خوشی اور عیش کا دروازہ جو بہشت کو جاتا ہو
تیرے واسطے کہولا جاوے اور اگر نوبت برسونکے بعد مرے تو یہہ معافی تیری
زندگی کی آخر ساعت تک قایم رہیگی باپ اور بیٹے اور روح القدس کے
نام سے آمین دستخط فراترجان ٹٹزل کمشنری
جب نصرانی بادشاہون نے اپنے اپنے مُلک بیچکر بیت المقدس پر چڑہائی کی
اور کامیاب نہوے تب پاپا صاحب نے اس مہم کیواسطے بہشت کو بیچنا شروع
کیا کیونکہ زمینی املاکین بک گئین نہین اب آسمانی املاک بیچنا ناگزیر ہوا یہہ کہ
دنیاوی بادشاہان نصارا رچرڈ شیر دل اور رابرٹ وغیرہ نے اپنا مُلک جسپر
وہ قابض تہے اس مہم کیواسطے جب بیچا تو دینی بادشاہ رومی پاپا نے بہی بہشت
کو جسکی کُنجی وہ اپنے پاس رکہتے ہین بیچنا شروع کردیا مطلب یہہ کہ نہ دُنیا اُنکے پاس
رہی نہ دین رہا سبحان اللہ یہوداہ اسکریوطی نے تو تیس ۳۰ روپے پر حضرت عیسٰی
کو بیچا تہا (متی ۲۷ باب ۹ ذکریاہ ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳) مگر عیسائیون نے لاکہون
کروڑون روپے بہشت کو بیچکر حاصل کرلئے گویا اُس تیس ۳۰ روپے کا سود
بڑہتے بڑہتے اتنی دولت جمع ہوگئی یا یہہ کہ یہوداہ اسکریوطی نے جس نکین کو

تیس روپیے پر بیچا تہا اُسکے مکان کو پاپا صاحب نے لاکہون روپے لیکر بیچڈالا گویا مین
پر یہودا ہے نے حضرت عیسیٰ کو چین لینے نہ دیا اور آسمان پر پاپا صاحب نے
اُس زمانہ مین انگلستان کے کل باشندے بڑے دن کو بادشاہ سے فقیر تک
عجیب عجیب لباس پہنکر اور چہرے لگا کر بہروپے بنجاتے تہے اور جن لوگونکو
چہرے میسر نہوتے وہ اپنا منہہ ہی کالا کر لیتے تہے اور بعض اوقات اسی ہیئت سے
گرجا مین نماز کیوقت ہی چلے جاتے تہے یہہ لوگ بیشتر بکرون اور ہرنون اور
سانڈون کے چہرے پہنتے تہے اور اکثر بد تر کہالین ہی پہن لیتے تہے تاکہ پورے
حیوان نظر آئین (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۴۵۸) لوگ کہا کرتے تہے کہ اسقف
ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلتے ہین اور خانقاہین بمنزلہ چکلون (یعنے کسبی خانون)
کے ہین (ایضاً صفحہ ۴۷۳) اُس زمانہ کے لوگون کی طبیعت مین جادو اور
نجوم اور اکسیر کے توہمات باطل بہت ہی سما رہے تہے جاہلونکا یہہ عقیدہ تہا
کہ علوم وفنون مین جو باتین نئی نکلتی ہین اُسمین شیطانکی مدد کو بڑا دخل ہے
(ایضاً صفحہ ۴۶۳) فلپ ملانگتھن نامی ایک مشہور مصلح مذہب عیسوی نے کہا ہے
کہ لڑکپن مین مین نے سُنا کہ واعظ لوگ انجیل کو چہوڑ ارسطو کی دانائیون کا
وعظ کرتے تہے (ہندی تواریخ کلیسا چہاپہ بپ ٹسٹ مشن صفحہ ۱۶۳) ان سب
نادرستیون کا سبب ظاہر ہے کہ کنٹ کا بادشاہ اِتِل برٹ اپنی ملکہ برتھا کی
سعی سے عیسائی ہوگیا اور بادشاہون مین سب سے پہلے یہہ دین اسی نے
اختیار کیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳) پس انگلستان مین اس مذہب کی
پہلی ہی بنیاد ناقص ہوئی بسبب اسکے کہ عورتین ناقص العقل مشہور ہین

پس جو صلیب دار عیسائی اس لڑائی سے لوٹ آئے اُنہوں نے اپنے مُلک
مین آکر کہا کہ ہم بہت سے تبرکات خوب جانچ کر یروسلم سے لائے ہین یعنے مسیح کی
صلیب کے ٹکڑے اور مسیح کا (گیارہ سو برس بعد) خاص لباس اور وہ ہتیار
جنسے مسیحؑ کو دُکہہ دیا تہا (یوحنا ۱۹ باب ۳۴) اُس ستارے کی کرن جو پورب
(یعنے فارس) (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷) کے مجوسیون نے حضرت عیسیٰ کے
پیدا ہونیکے وقت دیکہا تہا (متی ۲ باب ۱ سے ۱۲) یروسلم کے گہنٹونکی کچہہ آوازا ور
حضرت یعقوبؑ نے جو آسمانی سیڑہی خواب مین دیکہی تہی (پیدایش ۲۸ باب
۱۰ سے ۱۲) اُسکی ایک کڑی اور وہی کانٹا جو پلوس رسول کے دُکہہ دینے کو
رکہا گیا تہا (جیسے پلوس نے ۲ قرنتیون کے ۱۲ باب ۷ مین کسی گناہ کی رغبت
اور شیطان کے فرشتہ کو اپنے بدن مین تشبیہاً گویا کانٹا لکہا ہے مگر وہ اُسے
صرف کانٹا ہی سمجہے) اور اُسوقت کے اکثر آدمی ایسی باتون کا یقین کرکے
جن مکانون مین یہہ خیالی اور بے اصلی تبرکات رکہے گئے تہے اُنکی زیارت
کرنے کو جاتے تہے (شعر این غول بیابان مرگشت عجبا + لاحول ولا قوۃ الا باللہ)
پہر مورخ کلیسیا کہتا ہے کہ یہہ سنکے تعجب سے تم ضرور کہوگے کہ کیا یہہ ہو سکتا
ہے کہ لوگ ایسے بیوقوف ہو جاین مگر یقیناً ایسا ہی ہے کہ اُسوقت ایسی ہی
تاریکی چہا گئی تہی کیونکہ سب لوگ خدا کے کلام کی سمجہہ اور سے بلکہ اُسے کہو بیٹہے
تہے تمت کلامہ از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ مطبوعہ
۱۸۴۹ صفحہ ۱۶۰) تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو ایک از بور مین ہے پوری ہوئی
کہ وہ جو دغا باز ہے میرے گہر مین رہ نہ سکیگا اور جہوٹہہ کہنے والا میری نظر

نکلے نہ ٹھہرے گا مین زمین کے سارے شریرون کو سویرے فنا کرونگا تا کہ خداوند کے شہر سے سارے بدکارون کو کاٹ ڈالون (۱۰۱ از بور ۷ و ۸) واضح ہو کہ ملوس کے اس کانٹے کو اس حدیث سے مقابلہ کرنا چاہیے **یفر الشیطان من ظل الغمر**

ان سب لڑائیونکا حال مفصل گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر مین اسطرح پر مرقوم ہے

گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیراِل اِل ڈی مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۷ع
یعنے تواریخ واقعات عظیمہ مصنفہ ولیم فرانسس کالیر صفحہ ۱۰۶ - ۱۱۹

یروسلم پر عیسائی مجاہدین کی اول چڑہائی سنہ ۱۰۹۶ع
عیسائی مجاہدین نے یروسلم کو لے لیا سنہ ۱۰۹۹ع
سلطان صلاح الدین نے عیسائیون سے یروسلم کو لے لیا سنہ ۱۱۸۷ع
پہر یروسلم عیسائیون کے ہات آیا سنہ ۱۲۲۹ع
پہر مسلمانون نے اُسے لے لیا سنہ ۱۲۴۳ع

(صفحہ ۱۰۶ - ۱۰۸) مسلمانون کے ہات سے یروسلم بہت تنگ آگیا اور خلیفہ حکیم تیسرے خلیفہ مصر بنی فاطمہ نے سنہ ۱۰۰۹ع مین گرجاے محشر کو گرا دیا اور پاک قبر مسیح کو مٹا دینے مین کچہ کمی نکی یہہ خلیفہ اپنی عزت ایسی چاہتا تہا جیسے کہ خدا کی تب ترکون نے یروسلم کو لے لیا اور عیسائیون کو جو ہزارون یروسلم کا حج کرنے کو جاتے تہے بہت ستانے لگے کوئی عیسائی شہر مین نہین جانے پاتا تہا جب تک کہ ایک سکہ طلائی محصول نہ دے سب سے بڑی لڑائی (اس جہاد اول مین) مقام دریلیم پر ہوئی جہان ایک لاکہہ سے زیادہ سوار ترکون کے عیسائیون کے مقابل آے سلیمان

سُلطان زنگی کا بہاگا لیکن عیسائیون کو بہی یہہ فتح مفت نصیب نہین ہوئی کیونکہ
پیاس کے مارے یہہ حال تہا کہ تین سو آدمی پانی پیتے ہی مرگئے اُسوقت تہک
جانیکے سبب عیسائی انطاکیہ واقع ملک شام مین ٹہر گئے اور یہان لڑائی قایم
ہوئی عیسائیون نے بڑی جوانمردی دیکہائی اور محاصرہ شہر کا سردی اور قحط مین
پہونچا یہانتک کہ ایک سریانی افسر کی دغابازی سے ایکدن اندہیری طوفان کی
رات مین شہر مین بہی داخل ہوگئے اُسوقت ایک امیر موصل کا کربوغا نامی فوج
لیکر مسلمانونکی مدد کو پہونچا مگر بعد کشت وخون عظیم شکست کہا کر ہٹ گیا اور
عیسائی اور بوہیمند بیٹا رابرٹ گائشکارڈ کا محاصرہ کئے ہوئے شہر کا پرنس (یعنی
شاہزادہ) بنایا گیا فتحمند انطاکیہ کے مالک ہوگئے جہان چندماہ ٹہرنیکے بعد معلوم
ہوا کہ عیسائی لشکر مین بیس ہزار پیدل اور پندرہ سو سوار باقی رہگئے ہین اُسوقت
انہین چاہیے تہا کہ عاقر کے قلعہ کو لیتے مگر یروسلم کے شوق مین اُنہین کچہہ نہ سوجہا اتفاق
ہوا کہ امیر عاقر سے اقرار لیا کہ بعد فتح یروسلم کے عاقر کی کنجیان دیدیگا
آخر کو پانچ ہفتون کی لڑائی کے بعد گاڈفری نے یروسلم کو ۱۰۹۹ع مین فتح کیا اور
ستر ہزار مسلمانون کا قتل ہونا اور یہودیونکا اُنہین کے عبادتخانہ مین جلنا انصاف
فتحمندان کی ناموری مین بڑا داغ لگجانے کا باعث ہوا۔ اوّل ہی سال مین
گاڈفری نے قضا کی اُسنے ایک قانون بنایا جسکا نام قانون یروسلم رکہا مگر
اُسکا رواج دینے نپایا تہا کہ مرگیا

(صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۰) ۱۱۴۷ع ـ ۱۱۴۹ع صلیب وارونکا دوسرا جہاد۔ پہلی لڑائی سے
اڑتالیس برس تک یروسلم مین جنگی منکونکا تسلط رہا یعنے ہسپٹالر اور ٹمپلر کا

جسوقت یورپ مین یہہ خبر پہونچی کہ اڈیسہ جوکہ فرات کے اسطرف عیسائیون نے بڑا قلعہ مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے بنایا تہا زنگی امیر موصل نے لیلیا تو جہاد کی آگ عیسائیون کے دلونمین پہر بہڑک اوٹہی اور اب پیٹر کے عوض سنت برنارڈ منادی جہاد کی کرنے لگے۔ جب اسنے ۱۱۴۶ع مین پہاڑ کے کنارے ویزلی مین بیشمار امراء فرانس کے سامہنے وعظ کیا تو وہی پرانی آواز (اربن ثانی کیوقت کی) ہوا مین گونج اُٹہی کہ دِیُولی وُلْٹ یعنے یہی مرضی خدا کی ہے اور (مجاہدین کیواسطے) عیسائیون کے نشان لئے برنارڈ کو اپنے کپڑے پہاڑنے پڑے آخر اسکی فصاحت نے لوئیس ہفتم فرانس اور کان رڈ سیوم جرمنی کو معتقد کرلیا یہہ دونون بادشاہ تین لاکہہ آدمی ساتہہ لیکر چلے جرمنی اور ہنگری کی راہ سے سب سے پہلے قسطنطنیہ مین پہونچے لیکن منویل (عمانوئیل) بادشاہ قسطنطنیہ کی تدبیرون سے جو کان رڈ کا دوست تہا رسد بند کردینے جرمنونکی طاقت وہ کہٹادی کہ یہہ لوگ کپدوشیا کے پہاڑون مین سراسین کے آسان شکار ہوگئے کان رڈ مایوس ہوکر قسطنطنیہ کو واپس آیا اور فوج لوئیس کی ۱۱۴۷ع کے جبین مشاب جباڑمین دریاے میئنڈر کے کنارے سراسین پر کچھہ فتحیاب ہوئی لیکن یہہ فتحیابی جلد لاودقیہ مین شکست فاش پانے سے نسیاً منسیا ہوگئی جب اُنہون نے دیکہا کہ انتالیا کے دروازے جہان کہ پناہ ملنے کی امید تہی بند ہوگئے تو بہادر لشکر روز روز گہٹنے پر بہی ہاتہ پیر مارتے گیا گو طوفان اور قحط کی آفتین اُٹہانی پڑین مگر انطاکیہ پہونچ گیا ان دونون بادشاہونکا یروسلم مین داخل ہونا (کانرڈ لوئیس سے اب ملگیا تہا) وہ شعاع امید تہی جسنے صلیب دارون کو حیات تازہ بخشی لیکن اول مہم یعنے محاصرہ دمشق کا ابتر نکلا

اور دوسرا جہاد مصیبت ہو گیا (صفحہ ۱۱۱ – ۱۱۳) اسکے چالیس برس بعد تیسرا جہاد شروع ہوا ۱۰۹۵ع سے ۱۲۹۲ع تک یہہ لڑائی رہی

جب یہہ خبر یورپ مین پہونچی کہ سلطان مصر صلاح الدین نے یروسلم کو لے لیا اور وہ سونے کی صلیب جو اٹہاسی برس تک مسجد عمرؓ پر چمکتی رہی جس سے عیسائیونکا زمانہ عود کیا ہوا معلوم ہوتا تہا گلی کوچوں مین روندی گئی (اسکا یہہ مطلب نہین کہ ضرور صلیب روندی گئی مگر یورپ مین مجاہدین کو برانگیختہ کرنیکے لیئے یونہی مشہور کیا گیا) اہل یورپ نے پہر تیسری دفعہ جہاد پر کمر باندہی پہلے تو اٹلی کے بندرگاہوں سے وہ بڑے بڑے جہاز چلے جنمین ایسے جوش بہرے سپاہی تہے جو سیدہے عاقر کے محاصرہ مین پہونچے جسے صلاح الدین فتح کر چکا تہا لیکن اسکے بڑی جمعیت ایک اور چلی یعنے یورپ کے تین نامور بادشاہون نے یروسلم کا قصد کیا رچرڈ اول نے انگلستان کے فلپ اگسٹس نے فرانس کے فریڈرک باربروسا (یعنے لال داڑہی) نے جرمنی کی لڑائی کے اخراجات کیواسطے ایک ٹکس تمام عیسائی سلطنتوں پر لگایا گیا جسکا نام صلاح الدین کی دہ یکی تہا اور حسب دستور کافرونپر ایک ہی وار کرنے پر تمام گناہونکی معافی کا وعدہ کیا گیا اب ایک ایک کا حال سنئے کہ رچرڈ اور فلپ تو جب تک روپیہ اور فوج کی جمع کرنے مین رہے فریڈرک معمولی راہ اڈرین اوپل سے ایشیائے کوچک کو چلدیا اور ۱۱۹۰ع مین ترکون کو شکست دیکر ایکونیم کو فتح کیا لیکن ساری امیدین سسلیشیا مین ختم ہوگئین دریائے سلف مین ایکدن گرمی کے موسم مین نہاتے ہوئے جو گیا مر گیا اُسکی فوج کے بچے ہوے لوگ جو پانچہزار کے قریب ہونگے جہنڈے لگائے ہوئے اور آبلہ پا عاقر

Saladin's Tithe

پہونچے جسکا محاصرہ عیسائیون نے کر رکہا تہا دو برس برابر اسکا محاصرہ رہا اور
عیسائیون نے یورپ کی مدد کی توقع پر کہ آج آتی ہے کل آتی ہے نو لٹرائیان
کین ہزارون سپاہیون نے فصیل کے آگے جان دیدی تہی پہر بہی لشکر مین
وہ نئے نئے آدمی آتے گئے جو جنگی حرارت مین جل رہے تہے فوجین رچرڈ اور
فلپ کے شمار مین ایک لاکہہ تہین جو سمندر کی راہ سے یروسلم کو روانہ ہوئین
رچرڈ تو مارشیلز کی راہ سے اور فلپ جینوا کی راہ سے ۱۱۹۰ع کو روانہ ہوئے اور
دونون نے ملکر جاڑہ مسینا علاقہ سسلی مین بسر کیا روانگی سے پورے
سال بہر کے بعد فلپ اور رچرڈ بہی آگے پیچہے عاقر پہونچے جنکو دیکہکر محاصرہ
کرنیوالون کی جان مین جان آگئی اب تو وہ جمعیت عیسائیون کی دور تک
خیمہ زن ہو گئی جسکو دیکہکر صلاح الدین بہی کانپ گیا ہوگا کیونکہ خیمون سے
سارا میدان حد نظر تک سفید نظر آتا تہا یہا پر یہہ خفیف بات بہی جو سلطان
صلاح الدین کی عالی ہمتی مین سے ہے بے لکہے رہا نہین جاتا یعنے ایسے نازک
وقت مین جبکہ فلپ اور رچرڈ اپنے خیمون مین بیمار پڑے تہے سیب اور برف
تپ کی حرارت فرو کرنیکے لئے ہدیتہً بہیجے اور یہہ مدت تک بہیجتا رہا جبتک کہ وہ
شہر عیسائیون کے ہاتہہ لگا اور سلطان دکہن کیطرف ہٹ گیا عاقر کی
فتح ہوتے ہی فلپ تو یورپ کو چلا آیا اور رچرڈ سمندر کے کنارے دکہن کیطرف
گیارہ دن کی راہ تک لٹتا چلا گیا اور تہوڑے دنون مین یروسلم کے اسقدر نزدیک
پہونچ گیا کہ شہر تک بیس میل کا فاصلہ باقی رہگیا تہا لیکن یہین سے واپس
ہوگیا اسوقت انگلستان مین ایسے جہگڑے ہوگئے اور خود اسکے لشکر مین وہ

ناراضی اور فساد برپا ہوا کہ اسے وہ ملک بالکل ہی چھوڑنا پڑا اسکے روانہ ہونے سے
شام مین صلح کیصورت معلوم ہوئی لیکن صلاح الدین کی وفات نے جو سنہ ۱۱۹۳ع
مین ہوئی ہہاںکا کارخانہ پہر بدل دیا فقط

(صفحہ ۱۱۴) سنہ ۱۱۹۵ سے سنہ ۱۱۹۷ع صلیب دارونکی چوتہی لڑائی

شاہنشاہ ہنری ششم جسنے کہ رچرڈ شیردل کو قید کیا ہمیشہ سسلی کو اپنی فتحونکا
دروازہ سمجہتا تہا تاکہ بائزن ٹیئن (دار السلطنت ملک سسلی) پر متصرف ہو
اسی ارادہ کو چہپانیکے لئے اُسنے جہاد کا ارادہ کیا اور اپنے ماتحت چالیس
ہزار آدمیون کے لشکر کو دو حصہ کر دیا ایکحصہ بحر ڈینوب کو عبور کرکے قسطنطنیہ
پہونچا اور یونانی جہازونپر سوار ہوکر عاقر کو روانہ ہوا دوسرا حصہ بہی رفتہ
رفتہ پیچہے سے آکر شامل ہوگیا ملک شام کے عیسائیون نے جو صلح کا لطف
حاصل کر چلے تہے انہین شسلح دیکہکر کچہہ بے اعتنائی کی لیکن جب دیکہا کہ
سراسین نے یافا کو لے لیا تو سُر پا دا سے عیسائی بہی ملگئے اور بیروٹ کا
محاصرہ کر لیا اس شہر کے فتح ہونسے عیسائیون کو بڑی دولت ہاتہ لگی
اور نو ۹ ہزار عیسائی جو مدت سے قید تہے رہا ہوے اس عرصہ مین نصیر الشکر
اور ہنری نے سسلی کو فتح کرکے بہیجا جسکی سبب امیدین کی گئین کہ یروسلم
اب کافرون کے ہات سے جلد نکل جائیگا لیکن جاڑے کی آمد آمد نے
ساری ہمتین توڑدین اسکے عوض مین محاصرہ تہاران کا کیا گیا جرمنی جو ساتہ تہے
انکی کان کہودنیوالون نے اُس پہاڑ مین جسپر وہ شہر آباد تہا سرنگ لگادی یہانتک
کہ دیوارین ہلنے لگین اور محصورین نے پناہ مانگی امن دینے مین انکار کیا گیا اور

سلطان صلاح الدین وفات پائی

Byzantine

Tharan

رکن چہارم

مایوسی کے ساتھہ شہر والون کی ہمت بڑہی محاصرہ کرنیوالونکا اقبال ادلٹ گیا اُنکے بیچ میں
افواہین اوڑہین کہ سراسین شہر والون کی مدد کو چلے آتے ہین یہہ خوف عیسائیونکے
دلمین سماگیا اندہیری رات مین صلیب دارونکا سردار بہاگ گیا صبح کو یہہ دیکہنے
مین آیا کہ سارا لشکر بجلی اور گرج کا مارا اور کافر دشمنونکا بطرح ستایا ہوا سر کے بل
تاہر کیطرف پریشان بہاگا چلا جاتا ہے یہہ مصیبت ناک انجام چوتہی لڑائیکا ہوا اور
جنگ کے وجہ سے بہی لڑائیان ہوئین مگر اسپر یہہ نری کے مرنے نے سب کو گہر مین بلا لیا

(یہہ بجلی اور گرج سے صلیب دارونکا مارا جانا سنحریب کے ایک لاکہہ پچاسی ہزار فوج کو فرشتے
کے ہاتہہ سے مار جانے کی یاد دلاتا ہے (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶) چونکہ اُسنے
خدائیگا دعوی کیا تہا اور نصارا خدا کے بیٹے ہونے کا دعوی کرتے ہین اس لیے
دونونکا انجام ایکسا واقع ہوا) یا یہہ کہ حضرت سموئیل کیطرح مسلمانونکی مدد کیواسطے
بہی خدا نے بادل گرجایا (۱ سموئیل ۷ باب ۱۰) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان
جو سب انبیا علیہم السلام پر ایمان رکہتے ہین تو سب انبیا علیہم السلام کی
برکتون کی بہی وراثت رکہتے ہین)

(صفحہ ۱۵) ۱۱۹۵ ء ۔ ۴۰۔ ۱۲ء صلیب دار لشکر کا پانچوان جہاد

پاپا انوسنٹ ۳ (یعنے پوپ معصوم سیوم) نے نئے جہاد کے واسطے احکام بہیجے لیکن
اُنکا کچہہ اثر نہوتا اگر فولک نیلی کا ایک پادری ایک چہوٹے سے گانو مارلی کا جہاد کی منادی نکرتا
ایک بڑے دنگل مین اُسنے جہاد کا وعظ کیا کہ پہلوان سب چہوڑ چہاڑ کر جہاد کے لیے
تیار ہوگئے وینس کے رئیس ضعیف نابینا ڈانڈے لو سے جہازونکے لینے کا معاملہ
کیا گیا اور یہی تجویز ہوئی کہ اسی شہر مین صلیب دار مجاہد جمع ہون لیکن لتنے تہوڑے

اسیر وہان جمع ہوے کہ جہازونکا کرایہ جو ریئیس وینس کو دینا تہا وہ بہی نہ فراہم ہو سکا آخر کو وہ ریئیس اسبات پر راضی ہوا کہ مین کرایہ کچہہ نلونگا اسکے عوض مین شہر ضارا مجہے فتح کروا دو چنانچہ صلیب دارون نے پانچ دن مین فتح کر دیا چونکہ ان لوگون نے جہاد سے منہ موڑا ایک اور واقعہ انکے پیش آیا یعنے الیفک بادشاہ قسطنطنیہ کو اُسکے بہائی الکسیوس نے اندہا اور خارج کر دیا تہا پس الیفک اور اُسکا بیٹا صلیب دار جہادیون کے پاس مدد مانگنے آے نصرانی مجاہدین مین سے اکثرون نے کہا کہ ہم پلسٹاین کو جاینگے لیکن اونہون نے سمجہایا کہ الیفک کی مدد کرنا ضرور ہے چنانچہ سارے جہاز لیکر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور فتح کرکے الیفک کو تخت نشین کر دیا پہر یونانیون اور صلیب دار مجاہدین مین لڑائی ہوگئی کہ جسکے سبب دوبارہ قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا گیا (اسی ہنگامہ مین یہہ پانچوین جنگ صلیب ختم ہوئی)

(صفحہ ۱۱۶) اُس زمانہ کے سب سے عجیب واقعونمین یہہ فوج کشی لڑکونکی ہے جو ۱۲۱۲ع مین ہوئی ایک چوپان یعنے گڈریہ کا لڑکا ساکن وینڈوم متعلقہ فرانس جسکا نام استیفان تہا اُسنے کہا کہ خدا مجہے دکہائی دیا اور مجہے روٹی دی اور ایک چٹہی بادشاہ فرانس کے نام دیکر مجہے بہیجا ہے یہہ سنتے ہی تیس ہزار لڑکے بارہ بارہ برس کے اُسکے ساتہہ جمع ہوگئے اور نہ صرف یہی بلکہ لڑکیان بہی مردانہ لباس پہنکر گہوڑون پر سوار اور پیادہ جمع ہوگئین ماباپ کا رونا اور منت کرنا اُنہین اُنکے دیوانے ارادہ سے کچہہ روک نہ سکا محل سے لیکر جہونپڑی تک یعنے امیر و غریب کے لڑکے گہرون سے نکلکر استیفن کے ساتہہ ہوے تمام فرانس مین

Zara

سن ۱۲۱۲

Stephen of Vendome

یہہ شعلہ پہیل گیا موم کی بتیان ہاتہوںمین روشن کئے ہوئے اور حاجیونکا لباس پہنے ہوئے گیت گاتے ہوئے گرم زمین کے گرد و غبار مین اس اعتقاد پر کہ سمندر خشک ہوکر یہین سے بیت المقدس کی راہ نکل آوے گی چلے جاتے تہے راہ مین لوٹے گئے اور مارسلیس مین بڑی دغا کہائی دو سوداگرون نے اقرار کیا کہ ہم تمہین خدا کیواسطے یہودیہ پہونچا دینگے اور یہہ لڑکے سات جہاز وںمین سوار ہوکر چلے دو جہاز ٹوٹ گئے اور جو انمین تہے سب ڈوب گئے پانچ جہاز یہہ بیش بہا بوجہہ لیکر مصر مین پہنچے جہان سب غلامی مین بیچے گئے اتنا معلوم کر کے تسلی ہوتی ہے کہ ان بدمعاش سوداگرون نے آخر کو جلد سسلی مین پہانسی پائی انہین دنون مین دو لشکر اور لڑکون کے جو جرمن مین جمع ہوئے تہے پہاڑ اوتر کر جینوا اور لمبارڈی مین آئے جہان یہہ ایسے پراگندہ ہوئے کہ انکا پتہ نہ لگا اتنا معلوم ہوتا ہے کہ البتہ بہت سے انمین سے بردہ فروشونکے ہات لگے

(صفحہ ۱۱) ۱۲۲۸ء - ۶۲۶ھ چہٹا جہاد صلیب دارونکا

ایک اور بڑی حرکت جسمین عیسائیونکا بڑا نقصان ہوا امپرر یعنے شاہنشاہ (یہہ امپراطور کا مخفف ہے) فریڈرک دوم کی سرداری مین تہی پوپ گرگوری نہم نے تقاضا کر کے بادشاہ کو پاک زمین کیطرف روانہ کیا لیکن ساتہیونکی نااتفاقی یا سخت بیماری کے سبب تیسرے دن اسے لوٹنا پڑا غضبناک پوپ نے اسے واپس آتے ہی کلیسیا سے خارج کر دیا لیکن دوسرے سال باوصف ناراضی پوپ کے فریڈرک یہودیہ کو روانہ ہوا جسکا خاص سبب

سلطان مصر کے اتفاق کا سہارا تہا پوپ کی ناراضی نے انہیں بیہودہ تک پادریون سے اجنبی رکہا (یعنے کوئی پادری بادشاہ سے موافق نہوا) پہری اسنے اپنی تدبیرون سے ملک کامل سلطان سے دوستی کے ساتہہ وہ بات حاصل کرلی جو اتنے مدت کے خون بہانیسے نہین حاصل ہوئی تہی یعنے دس برس کے لئے اتنی شرطوپر صلح کرلی گئی کہ یروسلم اور بیت اللحم اور یافا سے تلمیس تک سب فریڈرک کو ملجاوین مسجد عمر صرف مسلمانونکے تصرف مین رہے اس بات سے تمام دنیا کے عیسائیون کو خوش ہوجانا تہا لیکن پادریون کو بڑا رنج ہوا یعنے یہہ بادشاہ جبکہ شان و شوکت سے یروسلم مین داخل ہوا تو کوئی پادری اسکے سر پر تاج رکہنے کو نہ آیا اسلئے آپنے اپنے ہاتہہ سے اپنے سر پر تاج رکہنا پڑا مگر یہہ بادشاہ وہان بہت نہ سکا اور اسکی سلطنت یورپ مین بسبب ناراضی پوپ کے ایسے جہگڑے پیدا ہوے کہ اسی اٹلی کو لوٹ آنا پڑا

(صفحہ ۱۱۸) ساتوان جہاد صلیب وارونکا

لوئیس نہم بادشاہ فرانس مانزکو مین سے ہے جنکو ولی کا خطاب ملا ہے ساتوان صلیب واری جہاد کیا یروسلم پہر کافرونکا (یعنے مسلمانون کا) شکار ہو گیا تہا لوئیس نے فرانس سے نکلتے ہی جسوقت بیہودہ کوچ کیا مقدس گیتون کی آوازمین جہازون سے آسنے انگلین سپیرس (قبرس) مین جاڑہ کا موسم بسر کرکے یہان اسکے لشکر نے تمام حبش مین اپنی طاقت گنوادی اخیر بہار تہا ڈمیاٹا کے کنارے لنگر ڈالا گیا تیرون کی بوچہاڑ مین یہہ تلوار لیکر سمندر مین

کود پڑا اور فوج کو کنارہ کیطرف لیچلا حیرت زدہ مسلمان یہہ دیکھکر ڈمیٹا کو چھوڑ کر
چلدئے لیکن وباجہادی صلیب دارونکی صفین کم کرنیکے لئے اگئی اور جب
لوئیس اندر کیطرف شہر منصورہ کو چلا یکبارگی مسلمانون سے ایک کارزار ہوا اور
اسکے بہائی کے مارے جانے اور بہار فوج کے تلف ہوجانے نے اسکی فتح کو
شکست سے بدتر کردیا ڈمیٹا کو پس پا ہونیکی ٹہرائی گئی موضع منیہہ پر لوئیس
باوجود اسکے کہ بہاگ سکتا تہا اپنی شکستہ فوج کے ساتہہ رہا اور قید ہوگیا (یعنے
مسلمانون کے ہاتہہ قید ہوگیا) اور سوا ڈمیٹا کے چار لاکہہ سکہ طلائی دیکر
نشکائع مین رہا ہوا اُسکے بعد عاقر مین چار برس تک پڑا رہا یہانتک کہ اپنی
مان کے مرنیکے بعد اُسے فرانس مین آنے پڑا
(صفحہ ایضاً) یہہ آٹہوان اور آخری جہاد صلیب دارونکا ہے سنہ ۱۲۷۰ع
سولہ برس کے بعد ایک مہم فرانس سے تیار کی گئی لیکن خاص یہودیہ کیواسطے
نہین بلکہ حبش کیواسطے سینٹ لوئیس کا مطلب یہہ تہا کہ امیر تونیش کو
بزور تیغ عیسائی کرے مسلمان بہاگ نکلے لیکن اور بہی بڑا دشمن آسمان سے
فرانس کے لشکر پر نازل ہوا یعنے وباجو کہ لاشون کے نہ دفن کرنیسے پہیل
گئی تہی حملہ کرنے لگی یہانتک کہ اورون کے ساتہہ بادشاہ بہی بیمار پڑا اور
مرگیا
(صفحہ ۱۱۹) انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ اول آخر بادشاہون مین سے ہے جنہون نے
مسلمانون پر جہاد کیا تہا حبش مین پہونچکر اڈورڈ نے جو لوئیس کو مرا ہوا دیکہا
تو فوج لیکر پاک زمین یروسلم کو چلدیا فوبنکیا کا سفر اور ناصرہ کے مسلمانونکا

فہرست دوسری جلد تاریخ جہان ... حالات ممالک یورپ مین ہوئی ہے اردو مین ترجمہ ہو کر چہپی

قتل کرنا ہی اسکے کاموںمین سے ہین اسکا لشکر عاقر مین رہا جہان ایک زہر کا
بجہا خنجر لگنے سے ہدایت ہوئی کہ گہر چلیے اور بعد اٹہارہ مہینے بیکار صرف کرنیکے
ویلیس کو فتح کرنے اور اسکاٹلنڈ کو ستانے کے لئے انگلستان کو چلا آیا
بعد بربادی یروسلم عاقر یورپ والون کی شوکت کا مشرق مین مرکز تہا یہہ
شہر آخر کو عیسائی نام کے لئے ننگ ہونے لگا لیکن اسکی نخوت اور عیاشی آخر
بربادی مین دفن ہوئی جبکہ تینتیس ۳۳ دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کی
بہاری کلون نے ۱۲۹۱ع مین اسکی دیوارونکو چور کر دیا اور وحشیان حملوک کو
(جو مصر کے مالک تہے) راستہ دے دیا ساٹہہ ہزار عیسائی قتل ہوے اور
غلام بنائے گئے اور بعض جو بہاگے سپئپرس (قبرس) کے کنارے پہونچے
پہونچتے سمندر کی نذر ہو گئے انتہی
اب مین ان سب لڑائیونکا مفصل حال ایک اور کتاب سے لکہکر ختم کرون
لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فرزر ٹیٹلر نوان چہاپہ و تصحیح کی ہوئی
اوکسفورڈ کے مدرسہ کی مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ نیرس کی اور بمبئی اڈیوکیشن
کمیٹی کے حکم سے لوئیس ڈکاسٹا صاحب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ
صوبجات بنگالہ و بہار و اڈیسہ نے اردو مین ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۲۹ع مشن اسٹیم چرچ
جلد ۲ مین لکہا ہے

جہاد یعنے جنگ مقدس کا بیان ۱۷ باب فصل ۱

اہالی ترک یعنے ترکمان جو کہ تاتار کی قوم سے تہے انہون نے تارس اور ایماس کے
پہاڑون سے اونکو ولایت موسکوی پر گیارہوین قرن (یعنے گیارہوین صدی کے

زمان مین خروج کیا اور بحر کسپیان کے ساحلون تک کُنش بڑے عرب کے شاہون نے
طماع ترکون کو نوکر رکہا (اسی ڈہب پر جیسے کہ روم کے بادشاہون نے قبل اسکے
گاتہون اور جاہلون کو نوکر رکہا تہا اور وے خود مخدوم بن بیٹہے تہے) اور انہون نے
اُن لڑائیون مین جو تخت کے استحصال کی بابت ہوئین بڑی ہی بہادری دکہائی
خلفاء بغداد یعنے عباسیون سے اُنکے مدعی خلفاء خاندان محمدؐ نے ممالک سیریا اور
مصر اور افریقیہ کے لئے اور ترکون نے عباسیون اور بنی امیہ سے سارا اُنکا ملک
لیلیا ۱۰۵۵ع مین ترکون نے شہر بغداد کو اپنے قبضہ مین کیا اور خلفاء کی سلطنت
بالکل اُٹہادی اور یہہ سلاطین ملکی شاہون کی بہ نسبت اب محمدیون کے
جیسے کہ پوپ مسیحیون مین تہا اعظم المجتہدین بنے بیٹہے جہاد کے زمان مین جو کہ گیارہوین
قرن کے عرصہ مین گزرا مملکت عرب اور فارس اور بڑا حصہ ایشیائے صغیر کا شاہ
ترک کے انتظام مین تہا مشرقی مملکت اس نوع سے بہت گہٹ گئی اور
بہت سے ممالک اس مملکت کے جو سرزمین یورپ مین تہے اسکے تحت تصرف سے
نکل گئے مگر یونان اور مقدرونیا اور تہریس اور الیریا پر ابتک قبضہ بنا رہا اور قسطنطنیہ
آباد اور شان و شوکت سے تہا فلسطین ترکون کے قبضہ مین تہا اور اسکا صدر المقام
(یعنے پائے تخت) یروسلم کا شہر گو کہ اپنی اگلی رونق سے گہٹ گیا تہا تاہم اسکی عزت
مسلمونکی نظرون مین بطور شہر مقدس کے تہی اور اکثر محمدی زیارت کے لئے وہان مسجد عمر
پر جایا کرتے تہے اور مسیحی ہمارے بچانیوالے کے مقبرے پر میکائیل ہفتم جو کہ مشرقی
سلطان تہا اسکے ہاتہ سے ایشیا کی ملکتون کے نکل جانیکے باعث آتش غضب سے
جل رہا تہا پس اُسنے ۱۰۷۴ع مین گریگوری ہفتم سے اعانت چاہی کہ لاٹہے کو کافر

طوق اطاعت سے فارغ کرے مگر اُس جھگڑے کے سبب جوکہ پوپ اور جرمنی کے سلاطین کے
درمیان اُن دنون تہا یہہ بات اُس عرصہ تک کہ ایک نیا سبب اُسکے لیئے پہر
نکلا معطل رہی

جہاد اول

پیٹر ہرمٹ یعنے پطرس تارک الدنیا نے جوکہ باشندہ امینس کا تہا یروشلم کے
طواف سے لوٹنے کے بعد زور شور سے اُس مظلومیت کا جوکہ مسیحون نے ترکون کے
ہاتہہ سے اُٹہائی استغاثہ چاہا اور اربن ثانی نے اس دیوانہ شخص کو مجتہد ٹہرایا
کہ اُس بڑے منصوبے کی تعمیل کے لیئے پیشوا ہو جوکہ پوپون نے ٹہرایا تہا کہ
سارے مسیحون کو جہاد کے لیئے کمربستہ کرین تاکہ کافرونکو زمین مقدس سے منہدم
(یعنے معدوم) کردین اور ایک یہہ بہی مقصد تہا کہ اس سبب سے وہ نفاق
جوکہ یونانی اور لاطینی کلیسیا کے درمیان تہا انجام کو پہونچے اور اُنکا اقتدار
بڑہے تاکہ مغربی یورپ کے سلاطین و امرا دور دور ملکون کی جنگ مین مشغول
رہنے کے سبب فرصت نہ پاوین کہ اپنے دیس مین فساد مچاوین اس شورے کا
آغاز دو جدے جدے شورے یعنے پلاسنشیا اور کلیرمونٹ مین ہوا پہلے شورے
مین کچہہ بندوبست نہوا کیونکہ اٹالیہ کے امرا اپنے گہر کے کاروبار مین مشغول تہے
اور نہ چاہتے تہے کہ دور و دراز کا سفر کرین اسلیئے فرانس والے اٹالیہ کی نسبت
زیادہ تر سرگرم نکلے اور ایک بڑا انبوہ طامعین و مفسدین عابد کا اپنے سب
متعلقین کے ساتہہ عزیمت و غنیمت کے لیئے اور اُس امید پر کہ نجات ابدی
ہوگی جبکہ ایک عجیب و غریب حکم سے پوپ نے وعدہ کیا تہا فوراً صلیب
اُٹہا کر چل نکلے پطرس تارک الدنیا نے اپنے علم کے تلے اسی ہزار جمع کئے انہین

شاہزادے اور امیرزادے اور علماے دین اور رہبان اور اناث اور اطفال
سب تہے غرض کہ اچہے برے بقول ایک ہمعصر مورخ کے سب طرح کے لوگ مجتمع ہوے
اور اُنہون نے ۱۰۹۵ع مین راہ مشرق کی لی جس جس ملک سے ہوکر نکلتے
وہان لوٹ کہسوٹ اور لوٹ پاٹ مچادیتے کیونکہ جبکہ ایک بڑا انبوہ اس زعم سے
مجتمع ہو کہ اُنکے جمیع اعمال قابل عفو ہونگے اُسکا ایسا ہی کچہہ ثمرہ ہوتا ہے پطرس
کی فوج جبکہ قسطنطنیہ کو پہونچی فقط بیس ہزار رہگئے شاہ الکسیس کومنینس نے
کہ جسکے حضور الا نے جہاد بہت ہی گستاخی سے پیش آے نہایت پسندیدہ حلم
و عقل دکہائی ان مفسدون کے ہاتہون سے چہٹنے کے لئے اُسنے تعجیلاً جو امداد
کردے چاہنے گئے اُنہین پہنچا گیا اور اپنے جہاز بہی اُنہین دئے کہ بحر باسفورس کے
پار اُنہین اوتار دین سلطان سلیمان نے نیسیا کے میدان مین اُنسے مقابلہ کیا اور
پطرس تارک الدنیا کے لشکر کو تکے بوٹی کرڈالا اسی عرصہ مین ایک نیا مجمع جہاد
والونکا قسطنطنیہ مین اچہے اچہے سپہ سالارون کے زیر حکومت آپہونچا کہ جنکے
سرغنہ لولون والا گوڈفری ڈبوک برابانت کا اور ریمونڈ کونٹ تہولوس کا اور
نورمنڈی والا رابرٹ بیٹا ولیم شاہ انگلنڈ کا اور بوہیمونڈ بیٹا رابرٹ گسکارڈ کا
جو کہ سسلی کا مظفر تہا اور دوسرے بڑے بڑے عالیجاہ امرا تہے انکے ساتہہ بہی
جو کہ کئی لاکہہ کی جماعت تہی الکسیس اُسی طور شایستہ سے پیش آیا اور تعجیلاً
انہین بہی روانہ کردیا اُسنے اسبات مین بہت دانائی ظاہر کی کیونکہ غازیون کا
بہی ارادہ تہا کہ جنگ جہاد کو اُسکے ملک کے لینے سے آغاز کرین اس جم غفیر کے
آگے اہالی ترک نہ ٹہرسکے اور اُنہون نے دوبار ہزیمت کہائی اور جہاد والون نے

اُنکا تعاقب یروسلم تک کیا اور چہ ہفتہ کے محاصرہ کے بعد یورش کرکے شہر کو لیلیا
اور بڑے ہی ظلم و ستم سے وہان کے سب محمدیون اور یہود کو مقتول کیا یہہ واقعہ
۱۰۹۹ء مین ہوا پطرس تارک الدنیا کی حیات نے وفا کی کہ وہ شہر مقدس کی تسخیر
کو دیکھے مگر اربن ثانی اس ماجرے کے آگے ہی مرچکا تہا گوڈفری کے نام پر یروسلم
کے شاہ کا ڈنکا ہوا مگر جلد اسکے بعد پوپ کے نایب کو اُسے ملک تفویض کر دینا پڑا
کہ جسکو علماے دین و مشایخ نے آیا مقرر کیا تہا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۸ مشمولہ
مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴ مطبوعہ جولائی ۱۸۷۱ء مین ہے کہ اُسنے اپنے قلمرو مین اپنے
سر پر تاج شاہی کبہی نہ پہنا اسلئے کہ اُسنے کہا کہ مین اس لایق نہین کہ اُس جگہہ
مین جہان کہ میرے نجات دہندہ نے کانٹون کا تاج پہنا ہے (متی ۲۷ باب ۲۹) سونے کا
پہنون انہی جہاد والون نے ممالک سیریا اور فلسطین کو چار جدی جدی سرکارون میں
منقسم کیا اور اس سبب سے انکی قوت بہت گہٹ گئی اسلئے ترک اب زور
پکڑنے لگے اور مملکت ایشیا کے مسیحیون نے یورپ سے استمداد کی درخواست ضرور
جانی

دوسرے جہاد کا آغاز مغرب کیطرف سے ہوا ۱۱۴۶ء مین فرانس اور جرمنی
اور اٹالیہ کے لوگون سے قریب دو لاکہہ مجاہدین کے ہیوہ کے زیر حکومت جو کہ فرانس
والے فیلقوس اول کا بہائی تہا نکلے انکا بہی ویسا ہی کچہہ حال ہوا جیسا کہ پطرس
تارک الدنیا کے لشکر کا ہوا تہا وے جو نہین مرز بوم ایشیا کے ساحل پر اوترے
اُنسے شاہ سلیمان نے گرما گرمی سے مقابلہ کیا اور شاہ ہیوہ عالم تنہائی مین
مرگیا اُسوقت یروسلم کا قلعہ ایسا کمزور تہا کہ ضرور پڑا کہ اُسکی حفاظت کے لئے

رہبان لڑائی پر کمر باندہتے ہین پس اسی مقام سے فوجی بہادران ٹمپلر اور ہوسپٹالر کے فرقے نکلے اور جلد اسکے بعد جرمنی زوار ین سے ٹیوٹونی فرقہ نکلا اسی حالت مین پوپ یوجینیس ثالث نے مقدس برنارڈ کو کہ جسکا وہ شاگرد تہا اور لوگون مین یہانتک اسکی قدر تہی کہ وہ یورپ کا اوریکل کہلاتا تہا معین کیا کہ ولایت فرانس مین پند و نصایح سے لوگون کو دعوت جہاد کے لئے کرے اور انکا سرغنہ لوئیس ہفتم کو چاہئے ہوا اُسنے کانرڈ ثالث شاہ جرمنی کی آمیزش سے تین لاکہہ آدمی کہڑے کئے مقدس برنارڈ کے ہاتہون سے دونون شاہون نے سرخ صلیب پایا تہا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۴۹ مشمولہ مخزن مسیحی جلد ۴ نمبر ۶ مطبوعہ جون ۱۸۷۱ع مین ہے کہ پہلے جہاد کے پچاس برس بعد برنارڈ جہاد کے لئے وعظ کرتا چار و نا طرف پہرا کہتے ہین کہ برنارڈ کی اس دعوت پر چالیس لاکہہ آدمیون سے زیادہ جہاد کے لئے فراہم ہوگئے) اکونیم کے سلطان نے جرمنیون کو ٹکڑے بوٹی کرڈالا اور لاؤڈیشیا کے متصل اہل لئے فرانس نے بالکل ہزیمت کہائی اور بڑی ہی کمبختی اور خواری کے بعد دونون شاہ غرق ندامت ہوا اپنے اپنے ملک کو لوٹے قریب ایکہزار آفت رسیدہ قبایل کے سبب مقول کے ساتہہ مقدس برنارڈ کے فعل کا زور و شور سے علانیہ شکوہ کرنے لگے کہ اُسے حرص نے یہانتک ورغلایا کہ آپکو موسیٰ سے تشبیہہ دے کہ اُسنے جیسے موسیٰ نے ایسے وعدہ کے بعد کہ بنی اسرائیل کو امن چین کے ملک مین لیجائیگا اُنکی پہلی نسل کی خواری و تباہی بیابان مین دیکہی

عظیم الشان صلاح الدین نے جو کہ شاہ مصر کا اقتدار تہا ارادہ کیا کہ مسیحیون کا

مطلب یہہ کہ ... بنی اسرائیل کو ... موسیٰ نے ان کو ملک مین لیجانیکا وعدہ کرکے ... [illegible]

... بیابان مین ... [illegible]

قبضہ فلسطین سے اٹھادے اور شہر یروسلم کا محاصرہ کرے چونکہ انڈلون جمیع انواع کی بدانتظامی و بدعملی سے تباہ ہو رہا تہا اُسے لیلیا اور وہان کے سردار لیوسگنان ڈی گائی کو اسیر کر لیا مگر اُسکی بہت خاطرداری کی پوپ کلیمنٹ ثالث کا فرنگی فتحیابی دیکہکر بہت ہی ہیبت زدہ ہوا اور اسلئے فرانس و انگلنڈ و جرمن کو تحریص کرنے لگا کہ ایک نئے جہاد پر کمر باندہین اور ہر ملک کا لشکر اپنے اپنے سردار یعنے فیلفوس اگسٹس اور رچرڈ اوّل اور فریدرک باربار وسا کے زیر حکومت ہوا اس تیسرے جہاد مین شاہ فریدرک مرزبوم ایشیا مین نہاتے وقت مر گیا اور اُسکا لشکر ہزیمت متواترہ سے تباہ و خوار ہوا فرانس و انگلشیہ افواج کے بخت نے اُنسے کچہ یاوری نکی اُنہون نے پطلیموس (یعنے تلمس) کا محاصرہ کر سنہ ۱۱۹۱ع مین اُسے لیلیا مگر رشک و حسد کے سبب رچرڈ اور فیلفوس (یعنے فلپ) مین ایسی بے مزگی پیدا ہوئی کہ شاہ فرانس بیزار ہو اپنے ملک کو لوٹ گیا بہادر رچرڈ نے تن تنہا صلاح الدین سے مقابلہ کیا اور قریب اسکیلون کے اُسے ہزیمت دی مگر سفر کی مشقت اور قحط کے سبب اُسکا لشکر بہت ہی مضمحل ہو رہا تہا پس اُسنے اپنے دشمن سے ایک عزت کے ساتہ صلح کی اور اضطراراً فلسطین کو چہوڑ جہاز پر سوار ہو اپنے ملک کو معاودت کی صلاح الدین کہ جسکا ادب مسیحی لوگ بہی کرتے تہے سنہ ۱۱۹۵ع مین مر گیا

فلاندرس والے کونٹ بالدوین کے زیر حکومت سنہ ۱۲۰۲ع مین چوتہے جہاد کے لئے لوگون نے کمر باندہی مگر اُنکا فقط یہی مقصد نہ تہا کہ کافرونکا استیصال کرین بلکہ یہہ کہ مشرقی سلطنت کو بالکل منہدم کر ڈالین قسطنطنیہ جو کہ تابع الکسیس کے

باعث خانہ جنگی و بغاوت سے تباہ و خوار ہو رہا تہا اہل جہاد نے اُسکا محاصرہ کر بے
کسی نوع کی مزاحمت کے اُسے لیلیا انہون نے اپنے سردار بالدوین کے نام پر
شاہی ڈنکا مارا مگر حیف کہ اسیلئے کئی مہینے بعد اُسے تخت پر سے اُٹہا مقتول کرین چند
بڑے بڑے سرغناؤن نے آپسمین مملکت شاہی کو بانٹ لیا اور اہالئے وینشیا
کہ جنہون نے اس چڑہائی کے لئے اپنے سنجار کی اعانت دی تہی اُسکے اجر مین
اُنہین کاندیا کا جزیرہ ملا کہ جسکا قدیمی نام کریت تہا الکسیس نے جو کہ سلطانی
خاندان کو بنیج سے نکلا تہا مرز بوم ایشیا مین ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی
اور جسکا نام اُسنے ولایت تریبیزوندر کہا پانچوین جہاد کی یہہ علت غائی
تہی کہ شاہ سیف الدین سے انتقام لین کہ جسنے مُلک فلسطین پر خروج کیا تہا
اور مُلک مصر کو ویران کر دین سب پچہلے جہادون کی مانند اس جہاد کا بہی یون
انجام ہوا کہ ابتدا مین تو کچہہ فتح ہوئی مگر آخر کو غازیون نے ہزیمت اُٹہائی لن
اس زمانہ یعنے ۱۲۲۷ع مین مرز بوم ایشیا مین ایک بڑا ہیجان پیدا ہوا چنگیز خان
تاتاریون کو لیکر جانب شمال سے ولایت فارس اور سیریا پر ٹوٹ پڑا اور بے
کسی امتیاز کے ترکون اور یہود اور مسیحیون کا غرضکہ جنہون نے اُسکا سامہنا
کیا سب کا قتل شروع کر دیا مسیحی دلاورون نے کیا از قبیل ٹمپلر اور ہوسپیٹلر
اور کیا ٹیوتونی سبہون نے زور شور سے سامہنا کیا مگر کچہہ مفید نہ پڑا اور فلسطین
ان غاصبون کے ہات آجاتا اگر لوئیس نہم فرانس والے کے جہاد کے سبب
کچہہ دنون نہ تہمار ہتا اس شاہ نے یہہ سمجہکر کہ اُسکی دعوت فلک کیطرف سے تہی
چار برس کی تیاری کے بعد اپنی بیگم اور تین بہائیون اور سارے فرانس کے

بہائیوں کیساتہہ ارض مقدس کی عزیمت کی اسکے لشکر کا پہلا اقدام مصر کے
غلبہ پر ہوا اور وہان چندے فتحیاب ہوا انہون نے قاطبتًا ہزیمت اٹہائی اور
شاہ فرانس اپنے دو بہائیون کے ساتہہ (کیونکہ ایک تو لڑائی مین مارا گیا
تہا) اپنے دشمن کے ہاتہون مین گرفتار ہوا اُسنے اپنی آزادی مبلغ خطیر کے
عوض خریدی گو کہ دشمن کے عجیب و غریب تحمل کے سبب اس زر کا مقدار
کچہہ کم ہو گیا اور فرانس کو مراجعت کی اور وہان صلاح و فلاح اور فہم و فراست
کیساتہہ تیرہ[۱۳] برس تک اُسنے سلطنت کی چنانچہ حقًا کہا گیا ہے کہ اُسکا تقوی
ہر چند کہ ایک زاہد خلوت گزین کی مانند تہا مگر وہ حسن معاشرت شاہانہ سے
محروم نہ نکلتا اگر وہ زیادہ تر گہر مین مقیم رہتا مگر اُسی جنون نے بار دگر اُسے
گہیرا اور مسلمانون کے حلی الرغم وہ پہر بقصد جہاد مرز بوم افریقہ کو روانہ ہوا
اور وہان وبا کے سبب اُسکا لشکر تباہ و خوار ہوا اور خود بہی مرگیا یہہ واقعہ
سنہ ۱۲۰۴ع مین ہوا۔ لاطینیون نے دو ناپائدار سلطنتون کی بنیاد مشرق کی فواج
مین ڈالی کہ جنمین سے ایام جہاد کے تیسرے سال مین یروسلم کی سلطنت
تہی اور قسطنطینیہ مین لاطینی سلطنت ستاون[۵۷] برس تک رہی (سنہ ۱۲۶۱ع مین
میکائیل پالیالوگس کے زیر حکومت یونانیون نے پہر اس شہر کو اپنے قبضے
مین کیا دیکہو لب التواریخ صفحہ ۱۰۲)
راویون نے یون لکہا ہے کہ ایک فائدہ جو ان مقدس لڑائیون سے حاصل
ہوا یہہ ہے کہ یورپیون کے اطوار مہذب ہو گئے یعنے مسلمانون کی تہذیب نے
اہل یورپ مین بہی اثر کیا اور انہین مہذب بنایا سبحان اللہ

نگردید محروم زین بارگاہ چہ روے سفید وچہ بخت سیاہ

مگر ان ایام مین جو کہ فوراً ایام جہاد کے بعد گزرے اس نوع کی کچہہ ترقی معلوم نہین پڑتی ہے انجام جہاد اور یونانی سلطنت کے ہبوط کے درمیان ۱۴۵۳ع مین دو قرن جہالت اور ظلمت کے گزرے اور یہہ وہ زمانہ تہا جب علوم پہر ظاہر ہوے اور ادب نمودار ہوا جہاد کا ایک نتیجہ یہہ تہا کہ مال غیر منقولہ کی تبدیل کئے انعامی سلطنتوں مین ہوگئی اور امرا کے علاقے بک کر کئی چہوٹے چہوٹے زمینداروں پر منقسم ہوے اس بات نے ولایت فرانس مین شاہی اقتدار کو بہت ہی بڑہایا مگر ملک جرمنی مین جہان کہ شاہ اصالتاً بے کسی فائدے کے جہاد مین شریک تہا عابد کا اقتدار سلطانی اقتدار پر غالب آیا مگر ملک فرانس مین انعامی مستقلہ سلطنتین کمزور ہوگئین اور فرقہ رذیل نے قوت پکڑی اور خود مختار ہو چلے (یہان سے ثابت ہے کہ اقوام رذیل اہل یورپ کی بہی نظر مین خوار ہین) اہالئے امصار جو کہ قبل اسکے امرا کے بند اطاعت مین تہے اُنہون نے اب اپنی آزادی کی گرفت کی اور اپنا یہہ حق ٹہرایا کہ اپنے لئے قضات خود مشخص کرین اور خود اپنے شرایع کے موافق منتظم ہونے لگے بعضون نے یہانتک پیش قدمی کی کہ بے سند بیع کے آپ کو بند اطاعت سے فارغ کیا اور عابد کے علی الرغم رسوم مقررہ کو پیش کر اُنہین ایک گریزی کے ساتہہ اس کشمکش و پیچ مین ڈالا کہ وے اپنی وجہ تعلق کی ثابت کرین ان جہادون کے سبب کلیسیا بعضی باتون مین مستفید ہوے اور بعضے متصرف پوپون نے اپنی اقتدار کا زیادہ انبساط حاصل کیا مگر جہادون کے خون خرابی کے انجام نے لوگون کی آنکہیں

کہولین کہ پوپون کی خودغرضی پر نگاہ کرین اور بدعت کا تسلط کمزور ہوگیا مشائخ
سے اکثر نے بڑی دولت حاصل کی مگر علماء دین پر خراج مقرر ہونیکے سبب اسکا
عوض ہوگیا قلّت زر کے سبب یورپ کی سب سلطنتون کا سکہ منقلب و قلب ہوا
اس گمان کے سبب کہ یہود نے زر کو مجتمع کر مخفی کر رکہا تہا لوگ اُنکا تعاقب کرنے
لگے جہاد کے سبب بڑے بڑے فائدے اٹالیہ کی سرکارون جینوا اور پیسا اور
رونس نے اُٹہائے کیونکہ مصارف عسکر کے لئے مُلک لیوانت سے بڑی ہی
تجارت جاری تہی اسلئے وینس جیسا کہ مذکور ہوا ان لڑائیون مین بڑی ہی
سرگرم تہے اور اُنہون نے مغلوب ملکون سے اپنا حصّہ حاصل کیا
اچہے اچہے نتایج جوکہ ان جہادون سے نکلے مختصراً یہہ ہین کہ انکے سبب بہت سے
اطوار پسندیدہ اور خصائل حمیدہ نمودار ہوے جوکہ شاید اگر یہہ بات درمیان
نہوتی مدت مدید تک مخفی پڑے رہتے اور بڑے بڑے ردیّہ استیصال کئے گئے
اور کاروبار تجارت نے جوکہ اُن شہرونمین جاری تہے جنکا اوپر مذکور ہوا تعجیلاً
سارے مغربی یورُپ کو ایک ترقی پر چڑہایا علوم و ادراک کے باب مین یہی کہا
جاسکتا ہے کہ غالباً لاطینیون نے مشرقی صدر الصدور (یعنے قسطنطنیہ) کے
بہت سے اچہے اچہے نوشتون کو غارت کیا کہ جنکا ہاتہ لگنا اب امکان سے باہر
ہے ہنگام جہاد مین بہادری کمالیت پر پہونچی اور بہت سے عجیب و غریب فسانہ
نکلے تمت کلامہ   لب التواریخ مولفہ مدرس سکندرہ فریزر ٹیٹلز لوان چہاپا تصحیح
کی ہوئی ۳ آکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ ڈیرس کی اور
بمبئی اڈیوکیشن کیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ لوتین ڈکا سٹا اسسٹنٹ

سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ صوبجات بنگالہ و بہار و اوڈیسہ جلد ۲ مطبوعہ مطبع

چرچ مشن ۱۸۲۶ع باب ۷ فصل ۱۰ صفحہ ۸۶ ـ ۹۵

پھر اُسی کتاب کے ۱۸ باب ۲ فصل صفحہ ۱۰ مین مرقوم ہے کہ بہادری کی بنا خواہ

مسلمانون سے یا نورمنون سے ہوئی ہو مگر تحقیق ہے کہ ہنگام جہاد مین

کمالیت پر پہونچی کہ جسکے سبب لوگ شدایدا ور مشاقی کیطرف مایل ہوے

تھے اور فوجی جلال کے لیے ایک میدان کھلا تھا یہہ بات سچ ہے کہ لوگ

ان جانگزا عزیمتون سے کم واپس آتے تھے مگر وے جو واپس آتے اُنکے وطن

اُنکی بہی قدر و منزلت کرتے تھے شاعر اور فسانہ گو اُنکی تعریف کرتے اور اُنکی

بہادری کے احوال کو بہت سے مبالغہ کے قصہ اور کہانی کے ساتھہ رنگین

کرتے بارود کے ایجاد اور حال کے توپخانے نے بہادر کی سب بہادری

کے حوصلہ اور اُنکے جمیع لوازم کو پست کر اوڑا دیا اور اُنکے سب مخصوص قواعد

کو انجام پر پہونچا یا انتہی

ہنری ثالث شاہ انگلنڈ کے بیٹے اڈورڈ ششم نے اخیر جہاد مین لوئیس نہم کی

رفاقت کی اور فلسطین مین بڑی بڑی بہادریان دکہائین شاہ بابل سے

اُسنے دس سال کی مفید صلح ٹہرائی اپنے باپ کے مرنے کی خبر سُن وہ انگلنڈ

کو واپس آیا اور وہان ۱۲۷۴ع مین اُسکے سر پر تاج شاہی رکہا گیا (المبنؤ الخ

صفحہ ۱۱۳)

تیرہوین قرن کا آغاز ایک نئے مذہب کے جہاد سے ہوا البائی کے باشندون

نے جو کہ البایجنسس کہلاتے تھے بیس دسے وادی مین جرات کی کہ کلیسیا

تہولک کے اکثر احکام پر اس نیت سے کہ وے کتاب مقدس کے احکام کے برخلاف تہے چوٹ کرین انوسنٹ ثالث نے ان شقاقون کی تجویز و سزا کے لیئے تہولوس مین ایک مقدس دربار ٹہرایا تہولوس کے کونٹ نے اس تعاقب سے اعتراض کیا اور اس جرم کی سزا کے لیئے پوپ نے جبراً و قہراً اُسکے اُسی کے متعلقین پر بہ قصد جہاد بہیجا اس عزیمت متبرکہ کا سرغنہ شمون کی مونتفورت تہا اور اس جہاد مین ازبسکہ ظلم و ستم نمایان ہوا خدمت مقدسہ کے فوائد کو پوپون نے ایسا بڑا تصور کیا کہ اُسے پایہ استمرار پر قرار دیا اور اُسکا نام انکویزیشن (یعنے ایک دربار پوپ کیطرف سے شقاقیون کی تجویز اور تعذیر کے لیئے) رکہا اور یہہ پوپ کے مختلف خطّون یعنے سوائے ولایت فیلبر کے تمام سرزمین اٹالیہ اور اسپانیہ اور پرتگال مین مقرر ہوئے (لب التواریخ صفحہ ۱۰۳)

ٹیمپلر بہادرون پر اسلیئے فیلقوس حسین بادشاہ فرانس کا غضب برانگیختہ ہوا کہ اُنکی طرف سے اسکے دل مین کچہہ شبہہ بغاوت کا پیدا ہوا تہا پس اُسنے اپنی سعی سے کلیمنٹ پنجم سے درخواست کر ایک حکم جاری کروایا کہ تمام مسیحی ملکون سے یہہ سب بہادر استیصال کردئے جاءین اور ساری مرزبوم یورپ مین یہہ نالایق نفی کا فتوی جاری ہوا مگر فقط ولایت فرانس مین یہہ بہادر مقتول ہوے ان آفت رسیدہ لوگونکا یہہ حال تہا کہ بہ نسبت اُنکے جرم کی تجویز کے اُنپر جبراً و قہراً فسق و فجور و بت پرستی کا اتہام دہرتے اور اُنہین آگ مین جہونک دیتے یہہ واردات ۱۳۰۷ع سے لیکر ۱۳۱۳ع تک جاری رہے (لب التواریخ صفحہ ۱۰۴)

فہرست بعض واقعات عظیمہ بقید سنہ عیسوی

از جدول تاریخ لب التواریخ صفحہ ۳۵۴–۴۰۳

اسکندریہ کی چار لاکھ کتابوں کا کتب خانہ جلگیا سنہ ۴۸ قبل مسیحؑ

جولیس سیزر نے تقویم کی تصحیح کی اور قمری سال کے عوض شمسی سال داخل کیا پہلے جولیائی سال کا آغاز جنوری سنہ ۴۵ قبل مسیحؑ کے

عیسیٰ مسیح چار برس قبل سال مروج کے پیدا ہوا

سنہ ۲۷ع پلاطوس رومیوں کی طرف سے یہودیہ کا ناظم مقرر ہوا

سنہ ۴۰ع انطاکیہ مین مسیحیون کو کرشیان لقب ملا

سنہ ۱۱۵ع سیرین مین یہود نے دو لاکھ یونانیون اور رومیونکا قتل کیا

سنہ ۱۳۵ع رومیون نے پانچ لاکھ اسی ہزار یہود کا قتل یہودیہ مین کیا

سنہ ۶۰۹ع انطاکیہ کے یہود نے مسیحیونکا قتل کیا

سنہ ۶۱۶ع یروسلم کو فارسیون نے زیر حکومت خسرو ثانی کے لیلیا

سنہ ۶۲۲ع سنہ ہجری کا آغاز

سنہ ۶۳۲ع خلافت ابوبکرؓ کا آغاز

سنہ ۶۳۴ع خلافت عمرؓ کا آغاز

سنہ ۶۳۶ع یروسلم کو عمرؓ اور مسلمانون نے لیا اور وہ چار سو تریسٹھ برس تک انکے قبضہ مین رہا

سنہ ۶۴۹ع معاویہ کے زیر حکومت مسلمانون نے سیپرس کو لیلیا

مسلمانون نے رہودس کو لیلیا اور پیتل کی مورت کو جو کولاسس کہلاتا تہا

سنہ ۶۵۳ء توڑ ڈالا

سنہ ۶۶۳ء مسلمانوں نے سسلی کو لوٹ لیا

سنہ ۷۳۵ء لیو نے سسلی اور کالابریا کے شہنشاہی ممالک لے لیے

سنہ ۷۳۶ء لیو نے رہبانوں کا تعاقب کیا

سنہ ۷۵۶ء عبدالرحمن اوّل نے اپنے اوپر شاہ کوردوا کا لقب لیا

سنہ ۷۶۳ء المنذر نے بغداد کو آباد کیا اور اُسے دارالسلطنت بنایا

سنہ ۹۹۱ء مسلمانوں نے پہلے پہل عربی ہندسہ مرزبوم یورپ میں داخل کیا

سنہ ۱۰۵۵ء ترکوں نے بغداد لیلیا

سنہ ۱۰۶۵ء اہالے ترک کا قبضہ یروسلم پر ہوا

سنہ ۱۰۹۵ء پہلا جہاد ارض مقدس کیطرف پطرس زاہد بیتے پیٹر راہب کا

سنہ ۱۰۹۸ء نصرانی مجاہدوں نے انطاکیہ شہر لیلیا

بہادرتون والے گوڈفری نے شہر یروسلم لیلیا اور مقدس یوحنا کے بہادرونکا

سنہ ۱۰۹۹ء تقرر

سنہ ۱۱۰۴ء بالدوین شاہ یروسلم نے شہر طلمیوس کو لیلیا (صلیبی جہادین)

سنہ ۱۱۱۸ء ٹمپلر بہادرونکا تقرر

سنہ ۱۱۴۷ء دوسرا جہاد کہ جسکی تحریض مقدس برنارڈ نے کی تھی

سنہ ۱۱۸۷ء یروسلم کو سلطان صلاح الدین نے لیلیا

سنہ ۱۱۸۹ء تیسرا جہاد رچرڈ اول و فیلقوس اغسطوس کے زیر حکومت

سنہ ۱۲۰۳ء چوتھا جہاد شہر وینس سے نکلا

سنہ ۱۲۰۴ع فرانسیسون اور وینشیون نے قسطنطنیہ لے لیا

سنہ ۱۲۱۰ع سیمن دی مونتفورٹ کے زیر حکومت البجنسیان پر جہاد کی چڑہائی

سنہ ۱۲۱۰ع چنگیز خان اور تاتاریون کا سنہ ۱۲۱۰ اور سنہ ۱۲۲۷ کے درمیان خروج

سنہ ۱۲۴۸ع پانچوان جہاد مقدس لوئیس کے زیر حکومت

سنہ ۱۲۹۱ع بطلیموس کو ترکون نے لیلیا جہادونکا انجام

سنہ ۱۳۱۰ع یروسلم کے مقدس یوحنا کے بہادرون نے رہودس کو لیلیا

سنہ ۱۳۳۱ع ٹیوتونی بہادر پروشیا مین جا بسے

سنہ ۱۳۸۳ع انگلینڈ مین کالیس کے بچاؤ کے لئے توپ صرف مین آئی

سنہ ۱۵۲۲ع رہودس ترکون نے لیلیا

سنہ ۱۶۱۰ع مسلمانون کو فیلقوس ثالث نے اسپانیہ سے نکالدیا

چونکہ سنہ ۱۱۸۷ع مین شہر یروسلم پھر مسلمانون کے قبضہ مین آگیا جیسا کہ ہندی
تواریخ کلیسیا سے لکھہ چکا ہون یعنے صلاح الدین سلطان مشرقی نے
(الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۰ کے بموجب سنہ ۱۱۸۸ع کو) یروسلم صلیب داروں
کے ہاتھہ سے لیلیا تمام بادشاہ نصرانی اس (صلاح الدین سلطان مشرقی)
سے لڑائی مین ہٹن کے جو متصل اگیرطبریز کے ہے اور محاصرہ بیت المقدس مین
ڈر گئے ۔ اگرچہ مغلوب کرنا فوجون کا دلیل اسکی حسن لیاقت پر نہین ہے
لیکن وہ بیان جس کو اس کے دشمنون اور نصرانی تواریخ نویسون نے
بے روے رعایت کے لکھا ہے دلالت اسکے او صاف حمیدہ پر کرتا ہے ۔
جبکہ بیت المقدس کو لشکر نے اسکے مسخر کرلیا اسنے امرائون اس شہر کو

باوجود اس بات کے کہ بعضے بہائی اُنکے اس سے مقابلہ کر رہے تھے اجازت دی
کہ وہ بیماروں کے ساتھہ شفاخانوں سرکاری مین حاضر ہون اسکی خیرات
اور فیض عام نے تکلیف خاص کو جو بسبب مصیبت عام کے واقع ہوئی
مٹادیا اور اس نے بہت سے روپیہ کا خراج جسکو اہل شہر نے اپنے امن
کیواسطے قبول کرلیا تھا معاف کردیا۔ نصرانی مجاہدین کچھہ اوپر اسّی برس
پہلے زمانہ صلاح الدین کے بیت المقدس پر قابض ہوے تھے اور جس
مسلمان کو اُنہون نے وہان پایا قتل کیا تھا لیکن صلاح الدین نے بمقتضائے
جوانمردی کے اسکا عوض نہ لیا اور ایک عبادتخانہ ان کے لیے چھوڑدیا
تاکہ وہ اُسمین اپنی عبادت کی رسمین کیا کرین انتہیٰ (از سیر الاسلام باب ۶
صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳) تب یہہ پیشین گوئی جو ۹۲ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ
صادق خرمے کے درخت کی مانند لہلہا ویگا وہ لبنان کے سرو کیطرح سبز ہوگا
وے جو خداوند کے گہر مین لگاے گئے ہین ہمارے خدا کی درگاہون مین
پہولینگے ۹۲ زبور ۱۲ و ۱۳

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۷۰ع کے صفحہ ۱۰۳ -
۱۰۵ اور انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکھتے ہین کہ عیسائیون نے
پہلی صلیبی لڑائی مین یروسلم کو بہ سرداری گوڈفری دسوین صدی کے
آخر مین فتح کیا تو اُسوقت بیت المقدس کے قلعہ مین چالیس ہزار
مسلمان تھے اُن سب کو عیسائیون نے مع زن و فرزند قتل کرڈالا نہ
ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنے والے نہ بچہ کوئی بھی نہ بچا جن تلوار

ماؤن کو قتل کیا تہا اُنہون ہی نے بچون کو قتل کیا یروسلم کی تمام گلیان مقتولون سے بہر گئین اور ہر طرف سے مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آنے لگی جبکہ صلاح الدین سلطان مصر وشام نے دوسری صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو پہر فتح کرلیا تو اُسنے ہرگز ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ نے آپ کو اُسکے سپرد کردیا تو سلطان نے اُن عیسائی قیدیون پر نہایت مہربانی کی اور جو لوگ ایسے غریب تہے کہ اپنی رہائی کی قیمت نہ ادا کرسکتے تہے اُنہین مفت آزاد کردیا اس بادشاہ کی تہذیب اخلاق کے سامہنے فلپ بادشاہ فرانس توکیا بلکہ ریچرڈ شیردل کی بہی حقیقت کچہہ نہ تہی سلطان مصر کو علم ادب مین بہی کچہہ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ شخص کامل تہا اور تمام اپنے فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا۔ یہہ بادشاہ فقیرون کیطرح اپنے نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کے واسطے اسکی مہربانی اور فیاضی بیحد تہی رحم اور نیکیان اُسکی ذات مین بہت تہین اور اُسنے اپنے زمانہ حیات مین ایسے کام کئے کہ اُسکے ہمعصر عیسائیون کو بہی ایسے کرنے چاہئے تہے یہہ سلطان بے شبہ دلیر و عقیل اور فیاض تہا دمشق کے صلحنامہ کے تہوڑے عرصہ بعد اُسنے انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اسواسطے دیگیا کہ میری وفات کے بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان کے تقسیم کیا جاوے۔ اب فرق دیکہو عیسائی بادشاہ ریچرڈ اول ایسا بادشاہ تہا جسکی تمام شان وشوکت اُس روپیہ سے قایم تہی جب وہ اپنی رعیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور شہوت پرست تہا اُسکی شہوت پرستی نے اُس سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی

خوبصورت ملکہ برنیکی یا دختر سینیا بادشاہ فوارسی نامؤنق رہا اور نیا ہے نبیر یا اسکی ملامت کی
اور خدا کا واسطہ دیکر یہہ کہا کہ شہر صیدوم جہاں قوم لوط رہتی تھی خیال کرو انتہی۔

ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ

پھر اسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۴ اور اردو کتاب کے صفحہ ۹۰ میں لکھا ہی قولہ یہہ سچ ہی کہ اگر
بیچارے اہل عرب اور ترک کے اہل یورپ ممالک ایشیا کو مالک ہوتے تو وہ اسلام کو اسطرح رہنے دیتے جسطرح
مسلمانوں نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہی انتہی اور یہی قول بعینہ جیٹ فیلڈ صاحب کا بھی ہی دیکھو
اسی صفحہ کا حاشیہ اور اس قول کی صداقت میں اسپین کی مسلمانوں کا نکالا جانا کافی دلیل ہی
پھر اسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۲۱۵ کے حاشیہ میں وہ لکھتے ہیں کہ کلارک صاحب صلیبی لڑائی کا ذکر
میں لکھتے ہیں ان صلیبی لڑائیوں سے عیسائیوں کی تہذیب کو مطلق فایدہ نہیں ہوا کیونکہ کسی زمانہ یا کسی قوم
کی فوج اس فوج سے حرامکاری اور بدکاری میں زیادہ نہتی ان صلیبی لڑائیوں سے اعتقادی کو ایک نوع کا
استقلال حاصل ہوگیا اور متعصب لوگوں کی ظلم کو ترقی ہوئی خونریزی ایک طرح کا فرض خیال کیجانے لگی
اور بجای نماز اور خیرات کے قتل انسان کے حکم کا درس ہونے لگا اور یہ خونریزی گناہوں کا کفارہ خیال کی
جانے لگی دیکھو سیکلوپیڈیا انگلیکنا جلد ا صفحہ ۳۳۹ انتہی۔

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۰ میں لکھا ہی ہشیم صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے نزدیک یہہ بات
قرار پاگئی ہی کہ دسویں صدی میں یورپ غایت درجہ کی جہالت میں پڑا ہوا تھا اور بلحاظ فلسفہ
اور حکمت کے اس زمانہ کو زمانہ آہنی لاطینان کہنا چاہیے انتہی۔

تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عمادالدین مطبوعہ اکتوبر ۱۸۸۶ صفحہ ۴۶ میں جو پادری الیٹ
صاحب کی تفسیر سے لکھی گئی لکھا ہے کہ تمام فرنگستان انکے مقابلہ پر چڑہ آیا تھا مگر چونکہ لوگوں
کی شرارت اور بت پرستی اور بدکاری کی سزا کیلئے ضرور تہا کہ عیسائی مارے جاویں۔

Ecclesia Anglicana

اعلی طور ان بغدادی ترکون نے ایکدفعہ بارہ لاکھ اور ایکدفعہ نو لاکھ عیسائی مار ڈالے تھے
اور باقی عیسائی شکست کھا کر بھاگ گئے تھے۔ ۱۰ تاریخ جنوری ۱۰۵۵ء کو طغل بیگ
بغداد سے نکلا اور ۲۹ تاریخ مئی ۱۴۵۳ء مین اُسکی دیعنی ترکون نے استنبول کو فتح کر لیا انتہی۔

لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ	١	در خور اعمال ہیبا شد جزا
إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا		رفت قومے رو بہ راہ ہاویہ
فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ		نیست ثابت ہیچ حق مشرکین
كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ		منکران کردند عقل و ہوش گم
تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ		شد قیاس مشرکین لغو و جنون
إِنْ يَشَاءُ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ		وقف ذلت باشد اعدا دین

تب یہ پیشین گوئی جو سورہ بقر رکوع ۱۴ مین ہے پوری ہوئی أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا
إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ یعنی ایسون کو نہین پہنچتا
کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوئے انکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت
مین بڑی مار ہے انتہی (از روہن ترجمہ ان مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۴۴ء)
تفسیر حسینی مین ہے نیست مر ایشان را و نشزد و نکہ در آیند در آن
مسجد مگر ترسکاران و بہمین صورت در زمان دولت اسلام ظہور یافت کہ
ترسایان را قوت نبود کہ در مسجد اقصی بیت المقدس ازترس مسلمانان آمدندی۔
اور تفسیر فتح العزیز صفحہ ۴۴۲ مین ہے کہ درحق نصاریٰ ہے در خلافت امیر المؤمنین
عمر فاروق و امیر المؤمنین عثمان ذی النورین این معنی بوقوع آمد
کہ ملک شام را از دست ایشان گرفتند و از بیت المقدس بیجال انہا

و دولت اخراج کردند انتہی پس جبوقت عیسائی لشکرون نے بیت المقدس پہ چڑہائی
کی اور تمام ان ملکوںمین اسلامی فوجون سے لڑائی جاری رہی اور روز روز
اسلامی فتوحات کی ترقی کا غل سنتے رہے یہانتک کہ سنہ ۱۱۹۱ع مین ترکون سے
شہر تلمیس کو بہی جو فلسطین مین کرسٹیانو نکا پچھلا قلعہ تہا لیلیا (ہندی تواریخ کلیسیا
صفحہ ۱۵۸) تو یہہ قول کیا ہی صادق آیا ہے کہ اِنَّمَا نُفِيهِم فِي الدُّنْيَا
الخ اپس ہ قران مجید مین ایسی پیشین گوئی ہے کہ اپنے وقت تحریر سے چہ سو
برس کے بعد تمام جہان کے روبرو پوری ہوئی اور قیامت تک اسکی صداقت
آفتاب کیطرح ظاہر رہے گی ۔

پہر اسی تفسیر کاشفا مطبوعہ سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۶۳ ۔ ۶۴ لکہا ہے کہ ان ایام مین عیسائیوں کے
درمیان قبر پرستی اور بت پرستی اور تبرکات پرستی اسقدر بڑہ گئی تہی ۔
کہ سب سے بڑی جماعت کنٹربری کی ولایت انگلستان مین تہی جسکے سب
لوگ معتقد تہے وہانپر انہون نے تین قربانگاہ یا مزار بنا رکہے تہے ایک خداوند
مسیح کا دوسرا حضرت مریم کا تیسرا طامس اسقف کا جسکو بڑا بزرگ ولی اللہ
جانتے تہے اور ان تینون مقامون کی ایسی پرستش ہوتی تہی کہ جب یہہ لوگ
جنگ سے بہاگ کر انگلستان مین واپس آئے اور اپنی اپنی قربانگاہوں پر نذر
نیاز چڑہانے کو گئے تو پہلے سال مسیح کی قربانگاہ پر ۳ روپیہ اور مریم کی قربانگاہ
پر ۲۳۳ روپیہ اور طامس ابکٹ اسقف کی قربانگاہ پر ۶۳۳۰۸ روپیہ کا چڑہاوا
آیا دوسرے برس خدا کو یہانتک بہول گئے کہ مسیح کی قربانگاہ پر ایک پیسہ بہی
نہیں آیا مگر مریم کی قربانگاہ پر ۴ روپیہ ۱۲ آنے اور اس اسقف کی قربانگاہ

پر ۱۳۴۵ روپئے لیکر ان باقی لوگوں سے چڑھایا۔ واضح ہو کہ جب عیسائی جو روم کا ملک تھے جنگ سے آئے تو ان بدکاروں نے ترکوں کو چھوڑ کر آپس میں قتال شروع کیا ۹۰ برس کے عرصے میں ۱۳ ہزار مقدس عیسائیوں کو چن چن کر انہوں نے آگ میں جیتا جلا دیا اور زناکاری کا بازار یہانتک گرم تھا کہ ایک رومن کاتھولک اسقف نے صرف اپنے علاقہ کے پادریوں سے جو زنا کا محصول یا معافی کا روپیہ لیا اور ان زناکاروں کی فہرست لکھی تو گیارہ ہزار پادریوں سے لیا گیا تھا اب دیکھو کہ جب پادریوں کا یہ حال ہو تو دوسرے لوگوں کا کیا حال ہوگا اسیطرح چوری یعنے خیانت اور نفع بیجا ہی لیتے تھے۔ اسی سبب سے ترکوں کے بادشاہ سمی محمد نے قسم کہائی کہ ہرگز نہ سوؤنگا جب تک انکے بتوں کو نہ توڑوں پس اسنے ان بدکاروں سے بہت بڑی لڑائی کی اور تباہ کیا انتہی

سیر الاسلام ترجمہ بریف سروے مصنف مارشمین مطبوعہ ۱۸۴۵ء کے باب چہارم ترجمہ کیا ہوا پنڈت رام کشن کا صفحہ ۱۸۸ و ۱۹۰ میں لکھا ہے کہ عادات اور افعال بجازت (یعنے بایزید الدرم) کے جو بیٹا امراتہ کا تھا موافق اسکے لقب الدرم کے تھے الدرم بجلی کو کہتے ہین (صفحہ ۱۹۰) اسنے ملک ہنگری پر فوج کشی کی اس ملک سے ترک ہمیشہ لڑتے رہے تھے لڑنا باشندگان ہنگری کی مدد مین فی الواقع لڑنا واسطے ممالک فرنگ اور مذہب نصاری کے تھا بڑے بڑے جوانمرد امیر فرانس اور جرمنی کے تحت علم سجس منڈا اور سایہ جہنڈا صلیب کے لڑے لیکن بیچ لڑائی نیکوپولس کے (۱۳۹۶ء مین) بجازت نے انکی ایک فوج ایک لاکھ نصرانیوں کو شکست فاحش دی اس فوج نے بہم

لاف زنی کی تہی کہ اگر اچانک آسمان گر پڑے تو اُسے اپنے نیزون پر تہام سکتے ہین
ایک جم غفیر اس لڑائی مین قتل ہوا یا دریاے ڈینوب مین ڈوب گیا اور شاہ
ہنگری ڈینوب اور بحر اسود سے گزر کر قسطنطنیہ مین جان بسلامت لیگیا اور
وہان سے چلکہ کہاتا ہوا اپنی قلمرو مین جہان اب کچھہ باقی نرہا تہا پہر آیا بایزید
نے بسبب حاصل کرنے فتح کے مغرور ہو کر یہہ دہمکی دی کہ مین بوڈا دار الخلافہ
ہنگری کا محاصرہ کرونگا اور متصل کے ملکون جرمنی اور اٹلی کو اپنی اطاعت
مین لاؤنگا اور اوپر قربانگاہ سینٹ پیٹر کے جو روم مین ہے گہوڑے کو دانہ
کہلاؤنگا گبن صاحب بیان کرتے ہین کہ یہہ لاف زن بادشاہ بسبب لاحق ہونے
بیماری نقرس کے جو مدت تک رہے آگے بڑہنے نپایا اور باعث اسکا کچھہ معجزہ
پیمبر پیٹر کا یا مزاحمت پیش آنا ممالک نصاری کا نتہا انتہیٰ

پہر ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۵ سطر ۱۳ – صفحہ ۱۵۹ مین لکہا ہے کہ جب سو برسون
تک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ اُس عیسائی دین کے بڑے دشمن
(یعنی لشکر اسلام) سے اپنی ساری طاقت سے لڑ رہے تہے اور ساٹہہ لاکہہ عیسائی
اپنی جان دے چکے تہے تب ۱۲۹۱ع مین ترک لوگون نے شہر ٹلیمس کو فلسطین
مین کہ عیسائیون کا پچہلا قلعہ تہا (یعنے صرف یہی باقی تہا) لیلیا اور یہی یونانی سلطنت
جو کمزور ہوتی جاتی تہی ترکون کا سامہنا نہین کر سکے تب اُنہون نے اُس سلطنت کے
جو ملک ایشیا کوچک اور یورپ مین رہگئے تہے اُنہین چہین لیا اور ۱۴۵۳ع مین
شہر قسطنطنیہ دارالسلطنت کو فتح کرکے یونانی سلطنت کو بالکل نیست کر دیا پہر اُنہون نے
اپنی سلطنت کو ملک ہنگاریا کی حد تک بڑہایا اور وہان سے المان ہی پر چڑہائی

کرنے کی تیاری کی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو ۴۸ زبور مین ہے پوری ہوئی
وہ قوت پر قوت بڑہاتے ہوے چلا کرینگے خدا کے آگے صیحون مین حاضر ہونگے
از ترجمہ جوزف آدین صاحب چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ء ۸۴ زبور

جان ڈیوین پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۱ مین لکھتے ہین کہ نو صلیبی
لڑائیان مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دو سو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کرورون انسان مارے گئے انتہی

ظہور اسلام سے قریب دو سو برس پیشتر رومیونکی بادشاہت دو حصون مین
تقسیم ہوگئی اور یہہ دو حصے مشرقی اور مغربی کہلاتے تہے مغربی بادشاہت کا
دار السلطنت خاص شہر روم تہا اور مشرقی کا استنبول یعنے قسطنطنیہ تہا انتہی
(از دیباچہ رومن ترجمہ قران شریف صفحہ ۱۴ دفعہ ۱۴ جسپر علماے عیسائی نے
اپنے طور کا حاشیہ و دیباچہ لکہکر ۱۸۴۴ء الہ آباد پریسبیٹرین مشن پریس مین چہاپا)
پس اسی مشرقی بادشاہت کو ہندی مورخ کلیسیا نے یونانی سلطنت لکہا ہے
اور انگلستانی محاورہ مین ترکی سلطنت بہی اسی کو کہتے ہین اس سبب سے
۱۴۵۳ء مین ترکون نے اسے فتح کرلیاتہا اور سینٹ آیا صوفیہ کی گرجا کو جامع
بنایا اسکا دار السلطنت یورپ کے پورب اطراف مین اور کوچک ایشیا کے
سامہنے ۳۲۹ء مین کانسٹن ٹین اعظم کے شہر کے نام سے اور روم ہی مشہور
ہوا اور قدیم شہر روم اسکے پچہم طرف ملک اٹلی مین ہے قسطنطنیہ کی تعمیر کے
تہوڑے دنون بعد رومی حکومت دو حصون مین ہوگئی ایک قدیم روم مین اور ایک
قسطنطنیہ مین (از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۹۶ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۸ء ختم ہوچکا)

عیسوی کے قریب ۳۶۴ع مین از ضمیمہ جانسنین ڈکشنری مطبوعہ لندن ۱۸۶۷ع
تہیو دوشیس اپنی سلطنت کو مغربی و مشرقی دو حصہ کرکے ارکدیوس اور تہنریوس
نامی اپنے دو بیٹون کو سپرد کرکے مرگیا اور تواریخ روم مصنفہ گولڈ اسمتہ انیائکس
مطبوعہ لندن ۱۸۵۴ع صفحہ ۵۳۹ مین ہے کہ تہیو دوشیس ۳۹۵ع مین مر اور فوت
سے وحشی قومون کی چڑہائی مغربی سلطنت پر بڑے زور شور سے شروع ہوئی

از رومن تواریخ کلیسا ۱۳۱

واضح ہو کہ محمد دویم سلطان ترک نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تہا اور پیشتر فتح قسطنطنیہ
سے ترکون کا دار السلطنت ادرین اوپل (یعنے ادرنیہ) تہا جو فرنگستان کا ایک
شہر ہے دیکہو سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ و ۱۹۲) جغرافیہ مصنفہ گولڈ اسمتہ شرح پادری
سی ان رائٹ ام اے موسوم بہ گرامر آف جاگرفی مطبوعہ لندن صفحہ ۴۵ مین ہے
کہ ادرین اوپل ادرین قیصر کا بسایا ہوا ہے اور یورپ متعلقہ سلطنت ترکی کا دوسرا
شہر ہے اور فتح قسطنطنیہ تک ترکون کا پایہ تخت تہا انہی سلطان مراد منجملہ سلاطین
روم نے اول مرتبہ مسلمانونکی سلطنت یورپ مین قایم کی اور ادرین اوپل کو
اپنا پایہ تخت قرار دیا تہا سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ مین ہے کہ امراتہ اول (سلطان
مراد) ارکن کے بیٹے نے جو تیسرا سلطان خاندان عثمان سے تہا (یعنے سلطان
مراد بن ارکن بن عثمان بن طغرل نبیرہ سلجوق (ایضاً صفحہ ۱۶۱ و ۱۸۳) بطور
حاکمون اپنے خاندان کے تیغ زنی کی تاریخ بے زن شیم سے مطالب صاف
نہین معلوم ہوتے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ امراتہ نے تمام پرگنہ رومینیا کو جسے تہریس
بہی کہتے ہین ہلس پونٹ سے او رحد دار الخلافت تک مغلوب کیا اور کوئی اس سے

بمقابلہ پیش نہ آیا اور یہہ بات بہی اُوسی تاریخ سے واضح ہوتی ہے کہ اوسنے فرنگستان
مین ایڈمی ان وپل (اورنمیہ) کو واسطے اپنے تختگاہ اور مقر مذہب اسلام کے
تجویز کیا تہا
اسلام کا ایک زمانہ وہ تہا جسکا یہہ بیان ابہی لکہا گیا اور افسوس کہ ایک زمانہ ہمارے
وقت مین ہے

مثنوی لمؤلفہ

عنادل چہچہے بہولے ہوے ہین — کہ غنچے سوتے اور بہولے ہوے ہین
لیا ہمن نے جب باج زر و ورد — کیا صرصر نے تاراج زر و ورد
لُٹا یہہ باغ لالہ سے سمن تک — بچا ثابت نہ گل کا پیرہن تک
چہ شد ان کر و فر ہیہات ہیہات — فقط للہ میراث السمٰوات
ستادہ غرق خون لالے کی صف ہے — کہ ہر اک سبزہ بہی خنجر بکف ہے
کہان آنکہون سے اوٹہہ سکتی پلک ہے — علاج نرگس اب خار خسک ہے
اگرچہ حال اسلام است جانکاہ — مگر لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

ایلی ایلی لما عزبتانی (۲۲ زبور ۱) اے خداوند اپنا کان جہکا اور میری سن کہ مین
غریب اور مسکین ہون (۸۶ زبور ۱) اے خداوند میرا بہروسہ تجہہ پر ہے تو مجہے کبہی
شرمندہ مت کر (۷۱ زبور ۱) کہ وے سب جو مجہہ کو دیکہتے ہین مجہہ پر ہنستے ہین
وے بولیان بولتے ہین وہ سر ہلا ہلا کر کہتے ہین اسنے خداوند پر توکل کیا کہ وہ
اسے بچاوے اگر وہ اس سے راضی ہے تو وہی اسے چہڑاوے (۲۲ زبور ۷و۸)
لیکن مین جو ہون سو تیری رحمت کی کثرت سے تیرے گہر مین آؤن گا اور تجہہ سے

ڈر کر تیری مقدس ہیکل میں تجھے سجدہ کرونگا (۵ زبور ۷) کہ تیرے گھر کی
غیرت نے مجھے کھا لیا اور اُنکے ملامت جو تجھے ملامت کرتے ہیں مجھ پر پڑے
(۶۹ زبور ۹) تیرے ہی لئے ہم سارے دن مارے جاتے ہیں اور ذبح
کی بھیڑوں کی برابر گنے جاتے ہیں (۴۴ زبور ۲۲) اے خداوند اپنے
بندوں کی حقارت کو یاد کر (۸۹ زبور ۵۰) کیا تو ابد تک ہمسے بیزار رہیگا
پشت در پشت اپنے غصہ کو طول دیتا رہیگا (۸۵ زبور ۵) کہ میں سارے دن
بے آرام رہتا ہوں اور ہر صبح کو تنبیہ پاتا ہوں (۷۳ زبور ۱۴) اے
خداوند اپنے آسمانوں کو جھکا اور اتر آ پہاڑوں کو چھو اور وہ دھوان ہو کر
اڑ جائیں (۱۴۴ زبور ۵) اوپر سے اپنے ہاتھ پھیلا مجھے رہائی دے مجھے
بہت پانیوں سے اور اجنبی قوم کے ہات سے چھڑا لے کہ اُنکے منہ سے
مخالف و غیظ کے
واہی باتیں نکلتی ہیں اور انکا داہنا ہات جھوٹھ کا داہنا ہات ہے
(۱۴۴ زبور ۷ و ۸) اے میرے خدا اے محمود (خدا اے محمد) چپ
رہ (۱۰۹ زبور ۱) کہ وہ اُنپر جو تیرا مارا ہوا ہے ستم کرتے ہیں (۶۹
زبور ۲۶) تیری ہیکل کے سبب بادشاہ یروشلم میں تجھ پاس ہدیے
لاینگے شاہزادے مصر سے آئینگے کوش کے لوگ جلدی
اپنے ہاتھ خدا کیطرف بڑہائینگے (۶۸ زبور ۲۹ و ۳۱)
خداوند صیحون میں بزرگ ہے اور وہ ساری خلقتوں سے
بلند ہے (۹۹ زبور ۲) صیحون سے جو حسن کے کمال سے خدا جلوہ گر ہوتا ہے
(۵۰ زبور ۲) [illegible]

مسجد کھود کر سکھوں کے ایک گرو کا مندر تعمیر ہوا افسوس کہ خدا
کا گھر بندہ کا گھر بنایا گیا۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد
اقصیٰ کو جو یہودی اور نصرانی عبادت خانہ اور حضرت داؤد
علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسجود تھا۔ اسکے
غارت ہونے کے بعد پھر نہین تعمیر کیا اور کیا اہل اسلام نے
قدیم الہامی کتابوں کو جو ملک شام کی غنیمت مین کئی بار
آئی تھین یہ کہکر بیچنے سے نہین منع کیا کہ یہ بھی کلام الٰہی ہین
جس طرح کہ قرآن مجید انکا بیچنا روا نہین جس طرح قرآن کی
بیع روا نہین انہین اہل کتاب کو ہدیہ مین دیدو۔ چنانچہ
ایسا ہی کیا گیا۔ دیکھو نیاز نامہ مصنفہ پادری صفدر علی
مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ سنہ عیسوی صفحہ (۱۵۸)

رکن پنجم ۵

چونکہ ترنتوس روفس نے یا آدرین قیصر نے یروشلم مین ہیکل کی بنیاد
پر ہل چلوائی تھی جیسا کہ لکھ چکا ہوں اسکے بعد اللہ جلشانہ نے اس مقام ویرانہ کو
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے تعمیر کروایا اسکی بابت حضرت میکاہ نبی نے
اپنی کتاب کے ۳ باب ۱۲ مین کہ یہی آیت اس باب کا آخر ہے اور ۴ باب ۱-۲ مین
یون فرمایا ہے اسلئے صیحون تمہارے سبب (یعنی نافرمانبردار ہوکر دیو گے سبب)

کھیت کیطرح جوتا جائیگا اور یروسلم تودہ تودہ بن جائیگا اور ہیکل کا پہاڑ
جنگل کے اونچے مکانون کیطرح ہوجائیگا لیکن آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ
خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا
جائیگا امتین اُسکی طرف سیلان کرینگے اور بہتیری قومین آوینگین اور کہینگین
کہ چلو ہم لوگ خداوند کے پہاڑ اور یعقوب کے خدا کے گھر چڑہ جائین اور وہ ہمین اپنی
راہین سکھا دیگا اور ہم لوگ اُسکے راستون پر رفتار کرینگے کیونکہ شریعت صیحون سے
اور خداوند کا کلام یروسلم سے نکلیگا اور وہ بہتیری قومون کے درمیان حکومت
کریگا اور دور کی زبردست قومون کو ڈانٹیگا وے اپنی تلوارون کو توڑ کر پھل
بنا دینگے الخ چونکہ یہہ ہیکل پہاڑی پر بنی تہی اسلئے وہان جانیوالون کے لئے
یہہ لفظ بار بار زبور وغیرہ مین آیا ہے کہ چڑہ جائین الغرض یہہ جو لکہا ہے کہ خداوند
کے گھر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پہ قایم ہوگا یہہ تو ظاہر ہے کہ جو عمارت کئی بار
ڈہائے جانیکے بعد بنتی ہے اسکی زمین خواہی نخواہی بلند ہوجاتی ہے اور یہی حال
ہیکل کا ہوا کہ کئی بار ڈہائے جانیکے بعد اُسکی زمین جس وقت کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے
تعمیر کروایا ضرور کرسی دار ہوگئی یا یہہ کہ اُسکی اس پچھلی تعمیر کے سبب بابت تہی
[illegible]یان ہے جیسا کہ حجی نبی کی کتاب کے ۲ باب ۹ مین لکہا ہے کہ اس پچھلے
گہر کی بزرگی پہلے گہر کی بزرگی سے زیادہ ہوگی رب الافواج فرماتا ہے الخ
اور یہہ کہ امتین اُسکی طرف سیلان کرینگی مین یہہ بہی ظاہر ہے کہ تینون اُمتین
یعنے یہودی عیسائی مسلمان اُسمین بستے اور اُسے مقدس جانتے ہین پہر یہہ کہ
خداوند کا کلام یروسلم سے نکلیگا مطلب یہہ کہ جب حکومت اسلام پہلے یروسلم

قایم ہوئی تب شریعت اسلام وہان سے تمام ملک یہودیہ مین رایج ہوئی اور
باقی پہر شوکت اسلام اور یہودی وغیرہ حکومت بالکل نیست ہوجانیکا بیان
ہے اور یہہ توسب صحیح ہے اور چونکہ آخری ۱۰ انکا یہہ سب حال ہے تو اس سے
ظاہر ہوا کہ یہہ پیشین گوئی صرف حضرت عمرؓ کی بابت ہے کہ جنکا عہد حضرت
عیسیٰ سے چہہ سو برس کے بعد ہوا ہے

واضح ہو کہ ایک مضمون پیشین گوئی کا جو میکاہ نبی کی کتاب کے آخر ۳ باب
اور ۱ اول ۴ باب مین منقسم پایا جاتا ہے کہ جس سے پڑہنے والے کو اس
پیشین گوئی کا مطلب سمجہنے مین کسیقدر تردد لاحق ہو اسکا سبب بابون اور
آیتون کو ترتیب دینے والے کی نادانی ہے چنانچہ مفتاح الکتاب صفحہ ۱۶ مین
لکہا ہے کہ پورانے عہدنامہ کے باب اور آیتون کی تفصیل و نشان کارڈنل
ہوگو نامی ایک شخص سے مسیح کے جانیکے بارہ سو چالیس ۱۲۴۰ برس بعد ٹہرائے گئے
اور اسیطرح انجیل کے بہی باب اور آیتون کی تفصیل اور نشان رابرٹ
اسٹیفنس صاحب سے جو مشہور عالم اور فرانس کے بادشاہی چہاپہ خانہ کا
مہتمم تہا مسیح کے آنیکے پندرہ سو پینتالیس ۱۵۴۵ برس بعد ٹہرائے گئے مگر یہہ تدبیر
کامل نہین ہے کیونکہ کہین کہین فصل کی تفصیل کے معنے مین باہم ربط ٹہیک
نہین دیتا اس سبب سے چاہئے کہ طالب العلم جب کتاب مین پڑہے تو اپنے کو
آیتونکی قید مین نچہوڑے بلکہ ہر ایک بات کو اسکے حقیقی معنے اور ربط کے موافق
دریافت کرے انتہی تمت کلامہ

اور پہر یہہ کہ جب تک حضرت عمرؓ کے ہات سے اس پاک مکان کی تعمیر نہوئی

تب تک اللہ رب العالمین نے اُسے بار بار کی غارت سے آزاد نہونے دیا اُسکی
بابت حضرت یسعیاہ نبی کو یون الہام الٰہی ہوا کہ صیحون کی خاطر مین خاموش
نہ ہون گا اور یروسلم کی خاطر مین دم نہ لونگا جب تک کہ اُسکی صداقت نور کی مانند
نہ چمکے اور اُسکی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر نہو اور قومین تیری صداقت
اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھین گے اور تیرا ایک نیا نام ہوگا جو خداوند
کا مُنہ تجہپر ٹہریگا (یعنے خداوند اپنے مُنہ یعنے زبان سے تیرا نام رکہہ دیگا) اور تو
خداوند کے ہات مین شاہانہ تاج اور اپنے خدا کے کف مین ایک شوکت کا عمامہ
ہوگا تو آگے کو متروکہ نہ کہلائیگی اور تیری سرزمین کا پہر خرابہ نام نہوگا بلکہ تو حفصیبہ
(یعنے میری خوشی اُسمین) کہلائیگی اور تیری سرزمین بعولہ (یعنے خداوندوالی)
کیونکہ خداوند تجہہ سے خوش ہے اور تیری زمین خداوندوالی ہوگی یسعیاہ
۶۲ باب ۱ سے ۴ از روسن بیبل چہاپہ لندن ۱۸۷۱ع پس اس پیشین گوئی
مین یہہ جو لکہا ہے کہ تیرا ایک نیا نام ہوگا الخ
نیا نام اُسکا یہی معلوم ہوتا ہے جو مسلمانون مین رائج ہے یعنے بیت المقدس
کیونکہ یہی اُسکا نیا نام ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۷ مین لکہا ہے کہ جسکو
عرب لوگ آجتک اگرچہ اُسکی عظمت جاتی رہی تو بہی بیت المقدس کہتے ہین
انتہی یا یہہ کہ اہل ترک جنکے تحت حکومت یروسلم ہے اُسے قدسی شریف
کہتے ہین (از دیباچہ رومی مطبوعہ ۱۸۷۸ع صفحہ ۸۶) یا یہہ کہ اگلے زمانہ مین
وہ عبادتخانہ ہیکل کہلاتا تہا اور اب زمانہ اسلام سے اُسکا نام مسجد اقصیٰ ہے
اور خداوند کے منہ سے وہ نام رکہا جاتا ہی کہ کلام اللہ مین وہ نام پایا جاتا

چنانچہ قران شریف مین اسکا یہہ نام ہے یعنے مسجد اقصی موجود ہے دیکہو سورہ بنی اسرائیل
رکوع ۱ اور جب سے وہ اسلامی مسجد تعمیر ہوئی تب سے یروسلم جو بار بار خرابہ اور
ویرانہ ہوتا رہتا تہا مطلق ان آفتون سے آزاد ہوا یہانتک کہ قریب تیرہ سو
برس گزرے کہ وہ برابر آباد ہے اور ہرگز خرابہ اور ویرانہ نہین کہلایا اور حفظیبا
اور بعولاہ اسکے اسما صفات مین سے ہین یعنے یہہ نام تو یروسلم کے کبہی
رایج نہین ہوے مگر شاید مطلب یہہ ہے کہ گویا ان دونون لفظونکی معنے کے مطابق
اسکا حال ہوگا چنانچہ اس چوتہی آیت کے آخر مضمون سے یہہ بات ثابت ہے
جہان دونون لفظون کے معنے آیت ہی مین لکہدیے ہین کہ خداوند تجہہ سے
خوش ہے اور تیری زمین خداوند والی ہوگی انتہی یعنے نام کے ساتہہ معنے
بہی لکہنا ضرور نہین ہے مگر اسی جگہہ کہ جہان نام سے تو اسقدر نہین بلکہ
صرف معنے ہی سے غرض ہوتی ہے اور یہہ کہ پہر خرابہ نام نہوگا یہہ مسجد الصخرہ
کی تعمیر سے خاص مراد ہے کیونکہ اس سے پیشتر تو وہ بار بار خرابہ اور ویرانہ
ہوا کی مگر پہر کا الفاظ یہہ پکار رہا ہے کہ قیامت تک اب کبہی اسکا یہہ خرابہ
نام نہوگا

اس پیشین گوئی کی صداقت اللہ جلشانہ کے اس انتظام سے ظاہر ہے
کہ ماہ ایلول کی تاریخ ۹ کو کسدیون یعنے بابل والون نے پہلی ہیکل کو جسے
حضرت سلیمانؑ نے تعمیر کیا تہا غارت کیا اور اسکے چہہ سو چہتر برس کے بعد
طیطوس رومی نے دوسری ہیکل کو جسے ہیرودیس نے پہر بنا ڈالا تہا غارت
کیا تو وہی تاریخ اور وہی مہینا تہا یعنے ماہ ایلول کی تاریخ ۹ (مفتاح الکتاب)

صفحہ ۵ و ۵۵) یہہ عجایب واقعہ اتفاقی نہین بلکہ تقدیری سمجہنا چاہیے چونکہ
چہہ سو چند برس پیشتر غارت ہیکل ثانی سے ہیکل اول غارت ہوئی تہی
لیکن بعد غارت ہیکل اول کے ستر برس اسیری بابل کے اور چند سال
زمانہ تعمیر کے وضع کر کے تعمیر ثانی سے اسکے غارت تک صرف چہہ سو برس
ہوتے ہین

ایک اور عجیب بات اس مقام مین یاد رکہنے کے لایق یہہ ہے کہ چہہ سو برس
پیشتر حضرت عیسیٰ سے بابل والون نے پہلی ہیکل کو بالکل غارت اور برباد
کیا تہا اور حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہی چہہ ہی سو برس
پیشتر رومیون نے دوسری ہیکل کو بالکل غارت اور برباد کیا یہہ انتظام
خدا کے عین ٹہرایے ہوے ارادہ سے سمجہنا چاہیے

اور یہہ جو ہندی تواریخ کلیسا مین لکہا ہے کہ اسکی عظمت جاتی رہی ہے
یہہ صرف تعصب ہے کیونکہ اگر ایسا ہے تو صلیب دار لشکر نے اسکے لے لینے
کے لیے کیون تمام یورپ کے عیسائیون نے اپنی جان لڑا دی تہی اور
ماہ محرم ۹۳۵ ہجری مین بادشاہ فرانس نے سلیمان خان سلطان قسطنطنیہ
کو خط لکہا اور عبادتخانہ نصارا یعنی بیت المقدس کی درخواست کی سلطان
سلیمان نے جواب دیا کہ مدت دراز سے وہ مقام مسجد اہل اسلام ہے اب
گرجا گہر نہین ہو سکتا اور یہہ مقتضیٰ دین و مذہب کا ہے اگر اور جاگیر
مانگتے تو مین تمہین دیتا انتہی از تواریخ قیصر روم چہاپا ۱۲۸۱ ہجری صفحہ ۲۰
اور ہزارون عیسائی اب تک یروشلم کے حج کو جایا کرتے ہین دیکہو الکتاب

مقامات المعروف رومن چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ع صفحہ ۲۳۳ اور یہودی تمام دنیا کے ابتک یروسلم ہی کیطرف منہ کرکے دعا و نماز کرتے ہین جیسا کہ ظاہر ہے اور کتاب سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ع باب ۵ ترجمہ کیا ہوا پتھیر کا صفحہ ۲۰۸ مین لکھا ہے جبکہ پارسی مشرق کو رخ کرتے ہین جسکو وہ پاک سمجھتے ہین اسلیئے کہ وہان سے طلوع آفتاب کا ہے اور قوم اسٹیبین (یعنے صابئین) ماہتاب اور ستارون کو جو طرف شمال کے ہین دیکھتے ہین تو دل اُنکے ان اطراف کے مخاطب ہونے سے متوجہ جانب عبادت کے ہوتے ہین اسیطرح بیت المقدس کیطرف کہڑے ہونے سے خیال یہود کا اُس مکان پر ہوتا ہے انتہی اور اسیطرح جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب اردو صفحہ ۳ کے حاشیہ مین بہی ہے

یہودی لوگ سمجھتے تہے کہ مسیح جب آئینگے تو پہلے یروسلم مین ہیکل کی چھت پر نزول فرمائینگے اور وہان سے بے زینہ لگائے کود پڑین گے اور یہی معجزہ دیکھہ کر سب لوگ حضرت عیسیٰ کو پہچان لین گے چنانچہ ۹۱ زبور ۱۱ و ۱۲ مین لکھا ہے کیونکہ وہ تیرے واسطے اپنے فرشتون کو فرمائیگا کہ تیری ساری راہون مین حفاظت کرین وہ دونون ہاتون پر تجھے اُٹھالین گے تا نہو کہ تو اپنا پانون پتھر پر پٹکے انتہی اسی سبب سے انجیل مین لکھا ہے کہ شیطان نے مسیح کو ہیکل کے اوپر لیجا کر کہا کہ آپکو نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیرے لیئے اپنے فرشتون کو فرمائیگا کہ تجھے ہاتون پر اُٹھا لین ایسا نہو کہ تیرے پانو کو پتھر سے ٹہیس لگے

انتہی متی ۴ باب ۵ و ۶

چونکہ یہودی عقیدہ کے بموجب حضرت عیسیٰ کا آنا ابہی باقی ہے اور عیسائی بلکہ اسلامی
عقیدہ بہی یہی ہے کہ قریب قیامت مسیح کا آنا ضرور ہے اور یروسلم مین وہ ہیکل باقی
نہین رہی اور اُسی جگہہ اسلامی مسجد موجود ہے پس اگر حضرت عیسیٰ آے تو
مسلمانون کے پاس آئینگے نہ یہہ کہ یہودیون کے پاس کیونکہ اسلامی
عبادتخانہ مین آئینگے ہان اے خداوند یسوع جلد آ (مکاشفات ۲۲ باب ۲۰) پس
اگرچہ یہود و نصارا حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے مراتب سے غافل رہے اور
اپنے عقاید کی بنا کو قایم رکہنے مین دین اسلام کے کچہہ قدر نہ سمجھی تو بہی جس پتہر
کو راجگیرون نے ناپسند کیا وہی کونیکا سرا ہوا یہہ خداوند کیطرف سے ہے
اور ہماری نظر مین عجیب اسلیئے مین تمسے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت (یعنے
حقیقی ایمان اور بہشت از روشن تفسیر اسکاٹ متی ۵ باب ۱۹ صفحہ ۸۴) تمسے لے لی
جائیگی اور ایک قوم کو جو اُسکے میوے لاوے دی جائیگی جو اس پتہر پر گریگا
چور ہوجائیگا پر جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالے گا (متی ۲۱ باب ۴۲ - ۴۴) یعنے
جبکہ فوج اسلام نے یروسلم پر چڑہائی کی تو اُسے فتح کر لیا اور جب صلیب دار و بیچ
لشکر نے یروسلم کے واسطے مسلمانونپر چڑہائی کی تب بہی لاکہون آپ ہی قتل
ہوے اور بقول اسکاٹ صاحب انگریزی مفسر کے کامیاب نہوے پس مسیح کی
یہہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی کہ جو اس پتہر پر گریگا چور ہوجائیگا اور جسپر وہ
گرے اُسے پیس ڈالے گا انتہی اسیطرح پچہلے پہلے ہونگے اور پہلے پچہلے ہونگے کیونکہ
بہت سے بلاے گئے پر برگزیدہ تہوڑے ہین (متی ۲۰ باب ۱۶) یہہ پیشین گوئی
حضرت عیسیٰ کی خاص مسلمانون ہی سے علاقہ رکہتی ہے کیونکہ علماء عیسائی

تحقیقات کی بموجب دنیا مین عیسائی بائیس کرور اسی لاکہہ اور مسلمان گیارہ کرور
ہین (از طریق الحیات فارسی مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۷ع صفحہ ۸۲
و مطبوعہ لندن ۱۸۶۲ع اردو طبع چہارم صفحہ ۶۸ دوسرا مقصد) پس برگزیدہ
وہی ہین جو تہوڑے ہین اب اگر کوئی کہے کہ یہودی ان سے بہی تہوڑے ہین
یعنے نو لاکہہ (ایضاً صفحہ ایضاً) تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ ان تینون خدا پرست
قومون مین پچہلے نہین ہین اور یہان حضرت عیسیٰ نے صاف بتلادیا کہ جو پچہلے
ہین یعنے مسلمان اور پہر یہہ کہ ہونگے اس لفظ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کا
اشارہ اُس فرقہ کیجانب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد دنیا مین قایم ہونے والا
تہا یعنے مسلمان اور اگر عیسائیون سے مراد ہوتی تو یون فرماتے کہ پچہلے
پہلے ہوگئے یعنے مقبولیت کے درجہ مین یہودیون سے اوّل ہوگئے مگر
یہہ ہے کہ مسلمان مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون سے اوّل
ہونگے چنانچہ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

نحن الآخرون من اہل الدنیا والاولون یوم القیمۃ

یعنے ہم دنیا مین تو پچہلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین انتہی پس ان دو قولون
کے بموجب مسلمانون کو بیشک مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون
سے اوّل سمجہنا چاہئے اور اسیطرح مسجد اقصیٰ کو پہلی اور دوسری ہیکل سے
جیسا کہ اس کتاب کے پڑہنیوالون پر ظاہر کرچکا ہون

اب اس کتاب کو مین ایک پیشین گوئی مندرجہ کتاب حضرت حجی نبی علیہ السلام
لکہکر ختم کرتا ہون جسکی عبرانی عبارت یہہ ہے و ہرعشتی ات کل ہگویم

وَبَاۡوٗ حِمۡدَتۡ کَلۡ ہَگّوٗیِم وَمِلۡیتِی اِتۡ ہَبَّیۡتۡ ہَزِّہ آمَر یہوواہ صباؤت یعنے لرزا دونگا مین سب قومون کو اور آئیگا پسندکیا ہوا سب قومونکا اور مین اس گہرکو جلال سے بہر دونگا رب الافواج فرماتا ہے (کتاب حجی ۲ باب ۷) حمدت وہی نام حضرت رسول خدا احمد مجتبی صلعم کا ہے جسکی خبر حضرت عیسیٰ نے بہی اسیطرح دی تہی کہ **یاتی من بعدی اسمہ احمد** (یوحنا ۱۴ باب ۱۶) اور یہہ بات فقط مین نہین لکہتا ہون بلکہ گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۷۷ مین اقرار کرتے ہین چنانچہ قولہ اسکی بابت مین خاص نہایت مشہور پادری پارکہرسٹ صاحب کا حوالہ رکہتا ہون کہ اس سے مراد محمد صلعم ہین نہ عیسیٰ یا روح القدس اور یہہ مراد اس سبب سے ظاہر ہے کہ پیشین گوئی مین محمد کا نام موجود ہے اسمقام پر یہہ دعویٰ نہین کرسکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہو انتہی دیکہو حمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب لندن مطبوعہ ۱۸۲۹ صفحہ ۸۹ دفعہ ۷۷) اور نہ فقط یہی بلکہ ۵ زبور ۲ مین بہی حضرت رسول اللہ صلعم کا نام پاک اسطرح موجود ہے کہ صیحون سے حسن کے کمال سے خدا جلوہ گر ہوتا ہے انتہی پادری ہیچل صاحب جنکی کتاب خطوط ہندوستانی جوانون کیواسطے مطبوعہ ۱۸۶۹ع ہندوستان مین ہر عیسائی عالم کے پاس موجود ہے فرماتے ہین کہ لفظ حسن کی کالیت بعضے سریانی نقلون مین مشہور تاج لکہا ہے جسکے معنے عربی زبانین اکیلا محمود ہوسکتے ہین اور یہہ پچہلا لفظ محمد سے کچہہ نسبت رکہتا ہے انتہی خطوط ہندوستانی جوانون کیواسطے مصنفہ پادری جے مری ہیچل صاحب ال ال ڈی ترجمہ پادری جے ڈی براون صاحب

مطبوعہ ۱۸۶۹ع باہتمام پادری واصاحب صفحہ ۲۰۶) خدا کا شکر کہ یہہ کتاب حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام پر ختم ہوئی اب خدائے کریم اپنے
اس نامور گنہگار اور کم ہمت کا بہی اس نام پاک کے وسیلہ سے خاتمہ بخیر
کرے اور قبول فرمائے

اے یہوواہ سے ڈرنے والے یہوواہ کو مبارک کہو یہوواہ جو یروسلم مین ساکن ہے
صیحون سے مبارک ہو ہلیلویاہ ۱۳۵ از بور ۲۰ و ۲۱

خاتمہ

اسمین دو باب ہین

باب اوّل

ابنیاء علیہم السلام وغیرہ کے نامون کے معنے اور بعض قدیم شہرون مندرجہ
توریت وانجیل کے کہ جنمین سے اکثر اس کتاب دولت فاروقی مین مرقوم ہین
جدید نام اور صحیح نشان اور تاریخ اعیاد یہود معہ مطابقت ناموہائے عبرانی و
وانگریزی وہندی وفارسی وغیرہ

ابیوتر نیک باپ	ابی جیل خوشی کا باپ
ابیب تیرے پہل نام ماہ عبرانی	ابیاہ یہوواہ میرا باپ ہے
ابیئیل خدا میرا باپ	ابی ملک بادشاہ کا باپ

ابیرام بڑا باپ
ابیرہام بڑے گروہ کا باپ (معرب ابرہیم)
ابی سلوم سلامت کا باپ (ابن داؤد)
ارض صبی یعنے زمین ہرن کی (نام زمین بیروسلم)
ابیل مصریم مصریونکا ماتم کرنا
آدم خاکی یا لال مٹی
ادون برق بجلی کا صاحب
ادونیاہ خدا میرا مالک
ادون صدق صاحب صداقت
ارسطو کامل و فاضل یہہ لفظ یونانی ہے
ارسطو کے باپ کا نام نیقوماخس ہے بمعنی
مجادل تھا عمر اٹھانوے برس
اخیاب باپ کا بھائی
افلاطون شاگرد سقراط معنے لفظ افلاطون
عام منفعت کثیر علم عمر اکیاسی برس
اخی ملک بادشاہ کا بھائی
اخی تفل ہلاکت کا بھائی
اخی توب نیکی کا بھائی

امسیاہ خدا کی قدرت
امنون وفادار دعوی
انوس گناہ آلودہ انسان
الہام کھولنا یا ظاہر کرنا (خطوط ہندوستانی جوانونکے واسطے صفحہ ۲۶)
اپاسٹل رسول یا حواری رومین تواریخ کلیسیا صفحہ ۶ اور اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۶ لفظ یونانی
انجیل یونانی میں انگلیون خوشخبری (از اعجاز قرآن صفحہ ۶۶) اور ایک کتاب مین دیکھا کہ انگلیوس اول اور سیوم حرف بکسور انگل یعنی فرشتہ اور یونانی مین یو یعنی خوب و خوش
اب نعزر مدد کا پتھر
ابدون ہلاک کرنیوالا (ایوب ۲۶ باب ۶) یہہ دوزخ کا نام ہے منجملہ سات نامون دوزخ کے جیسے شئول (ایوب ۷ باب ۹) (۱۳) شاحت (ایضاً ۱۴) صلمت (ایضاً ۳ باب ۱۹) بیر یعنے کنواں یا چاہ گہنم یعنے جہنم

دوما اور مکاشفات ۹ باب ۱۱ میں اپلیون
دوزخ کے فرشتہ کا نام لکھا ہے
ادوم لال
اَنّا یا ہننا مہربان
اربوگیس تریخ کا پہاڑ
اسا حکیم
ارجوکس یا اشدود لوٹ
اتوبارہ بچانے والا
اونیس سُسس فائدہ مند
اونیس فرسس مفید فائدہ دینے والا
اُورِ اگ خواہ نور پیدایش ۱۵ باب ۷
اوریاہ خدا کا نور
اوریل ایضاً
اوریم وتمیم نور اور کرامت (سردار کاہن
کے سینہ بند پر کے جواہر ہیں سے جنپر نور
چمکتا اُنکے حروف ملانے سے سوال کا جواب
حاصل ہوتا)
ایپیس قبطی لفظ ایک سانڈ جسکے پوجنے سے
پہ عقاب زبان پر ہوتی ماتھے پہ ہلال ہوتا

از تواریخ مصنفہ رولن صاحب
افود کاہن کے لباس کا ایک ٹکڑا دو پٹے
ایک پیچھے ایک آگے اور کاندھے پر چھا
دونو طرف ملجاتے ہیں سونیکے مرصع دو
چپراسوں سے ملایا جاتا اور کمر پر ایک زری
کے پٹکے سے باندھا جاتا تھا شمس الاخبار
مطبوعہ امریکن مشن لکھنؤ ۲ نومبر ۱۸۷۳ء
نمبر ۱۸ جلد ۶ میں قول پادری کریو صاحب
العافر میرے خدا کی مدد
الوکرسٹ یونانی یعنی شکر گزاری
یا عشاء ربانی (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۵)
(لاطینی میں سکرمنٹ)
اسقوف یونانی میں یہہ لفظ ایپس
کپس اور اسکے معنے اہتمام یا خبرگیری
کرنیوالا انگریزی میں اسے بشپ اور ہندوستانی
لوگ لارڈ پادری کہتے ہیں
الیہو وہ میرا خدا
الیاہ خداوند خدا (الیاس)
الیفاز خدا کی کوشش
الیصبات خدا کی قسم (حضرت زکریا

کی زوجہ

الیسبع خدا کی نجات

افرائیم بہت میوہ دار یا دوہری
پہل داری

اِمپراطور یعنے حاکم فوج یا سردار لشکر
اور اس سے مراد شاہنشاہ انگریزی
امپرر فرانسیسی امپریو اسپین کی زبانین
امپرے ڈار اٹلی کی زبانین امپرے ڈوس
لاطینی امپرے ٹر از ڈکشنری وبسٹر صفحہ ۳۹۱

افراط بہتایت

اسکال انگوروںکا گچھہ

ابلی اب خدا میرا باپ

اکبود جلال کہان ہے

اضحاک ہنسی عرفی اسحاق

اسکریوطی تہیلی والا یا قاتل

اسمعیل خدا سُنے گا پیدایش ۱۶ باب

اسرائیل خدا کا شاہزادہ یا ولی
خدا کے پاس (حضرت یعقوبؑ)

اِشکار اجر (بن یعقوبؑ)

استیفان تاج

اِقی ایل خدا میرے ساتھ

ابی نیر نور کا باپ

آشر سعادتمندی یا خوشوقتی (بن یعقوب)

ب

بعال مالک یا خداوند ایک بت

بعل بیریت عہد کا مالک

بعلیم خداوندان جہوٹہے معبودان

بپتیسما اصطباغ غسل توبہ یا غسل ایما
مرقس ا باب ۵

بعل زبوب مکہیوں کا مالک

بابل یا بابلوں گڑبڑ

بکا شہتوت کا درخت

بلعام لوگوں کی ہلاکت

بلق غارت کرنیوالا

برنباس تسلی کا بیٹا مام حواری مسیح
(کلیسیونکا رسول باب ۱۳)

بیر سبع قسم کا کوان (ابراہیم اور
ابی ملک دونوں اس کوے پہ ہم [illegible]

پیدایش ۱۲ باب ۲۲-۳۲

بیل قدیم ریچ

بلیعال شریر شیطان

بیلچاسر خزانہ کا مالک

بیت عینا فروتنی یا راگ کا گہر یا کہجور کا گہر

بیت ایل خدا کا گہر

بیت حسدہ تکلیف کا گہر

بیت شمس سورج کا گہر

بتولہ منکوح شادی کیا ہوا

بوئنرگس گرج کے بیٹے

بوکیم رونیوالا

بنت سبع قسم کی بیٹی مادر سلیمان

بنی یامین داہنے ہاتہہ کا بیٹا ابن یعقوب

بُصرہ بہیڑ خانہ لغت صفحہ ۱۱ یا جائے محکم

بیر الاسلام صفحہ ۹۹

بعل زبول مکہا ملت کا خدا

بیبل یعنے کتاب اور تمام مجموعہ توریت و زبور و انجیل مسیح کی پانچوین صدی مین یہہ نام تمام پاک کتاب کو دیا گیا - ۱۵۵۵ء تک باب اور آیات جیساکہ اب بیبل مین پائے جاتے ہین اُنمین مندرج نتہے - تو بہی بعضے باب ایسے تقسیم ہوئے کہ مضمون بخوبی نہین نکلتا متی ۹ باب ۳۸ و ۱۰ باب متی ۱۹ باب ۳۰ و ۲۰ باب اوغیرہ لغت کتاب مقدس صفحہ ۸۸ و ۸۹

بعل حنان بعل مہربان ہے لغت صفحہ ۸۰

پ

پدان آرام نشیب یا میدان آرام کا یعنے سوریا

پلوس کاریگر

پطرس لفظ یونانی پتہر یا چٹان (ارامی مین سریا کلدی مین کیفا کے یہی معنے ہین از روی تفسیر متی صفحہ ۸۱) اور شمعون بطرس حضرت عیسیٰ کے بارہ حواریون مین سے ایک

پوریم قرعون کی عید (استر ۹ باب ۲۶)

بیمودی

یہودی عبیدمین سے ایک کا نام ہے

لپسگہ قلعہ

ت

تابتہا تیز نظر وعدہ اندیش لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۶۴ مین ہے اس عورت کا عبرانی نام یونانی مین دُرکاس یعنے ہرنی

تموز پوشیدہ ایک عبرانی مہینا اور ایک بُت کا نام

ترتولیوس فریبی

تیمی عزت دار

تموتہیوس خدا سے عزت پایا ہوا

تہلیم ستایش کتاب زبور اور ہر زبور کو عبرانی مین مزمور کہتے ہین

تیبل زمین (ایوب ۱۸ باب ۱۸)

تروفمس خوب تربیت پایا ہوا

ترگوم معرب ترجمہ توریت کا ترجمہ مختصر تفسیر کے ترگوم کہلاتا تہا

توبل دُنیا

تفسح پایاب ایک شہر کنارہ فرات

توبل قاین دنیاوی ملکیت

تیمور لفظ ترکی معنی فولاد (از غیاث اللغات)

تلنطن بفتح اول وثانی وسکون ثالث وضم رابع لفظ یونانی بمعنی توڑہ ایک تلنطن مین تین ہزار ثقل ہوتے تہے از روے تفسیر متی ۱۸ باب ۲۴ اور رومن بیبل لندن مین متی ۱۸ باب ۲۴ کے حاشیہ مین ہے کہ تلنطن کا وزن پندرہ سو تولہ کے برابر تہا اور اُسکی قیمت اٹہارہ سو پچہتر روپے ۱۸۷۵

توریت شریعت

تروفینا لذت دار

تہیوفیلس خدا کا پیار کرنے والا

تروفوسا بہت چمکیلا نہایت تابدار

ج

جبرئیل خدا مین خوبی یا خدا کا پہلوان

جیرسوم یہان ایک مسافر (موسیٰ کا بیٹا) یا نہین پہنچا

جد گروہ (حضرت یعقوب کا بیٹا)

جحشن نزدیک آنے والا

جدلیاہ خدا میری بزرگی

باب اول

جلیعاد گواہی کا پشتہ

چ

چنگیز مغلوں کی زبان مین بہت بڑے کو کہتے ہین یہہ لفظ آسمان اور بڑے سمندر وغیرہ کی نسبت بہی مستعمل ہوتا ہے (از سیرالاسلام حاشیہ صفحہ ۱۳۸

ح

حنوک مخصوص عربی مین ادریس

حبش جلا ہوا چہرہ

حوّا زندہ

حزقیل خدا کی قدرت یا خدا زور بخشیگا

حنانیاہ خدا کا بادل

حج میلہ

حفظیباہ میری خوشی اُسمین ہے

حزقیاہ خدا کی مدد سے زور آور

حیرام زندگی کی بڑائی

حباب پیارا

حوریب بیابان خشکی

حبقوق کشتی گیر حضرت حبقوق کی کتاب مجموعہ توریت مین شامل ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۷۲ مین ہے کہ یہودیون کے درمیان طرح طرح کی روایتین اس نبی کی بابت جاری ہین پر وہ کسکا بیٹا تہا یا کب پیدا ہوا یا کہان رہتا تہا کوئی صحیح بتا نہین سکتا نہ یہہ بیان نہین ہو سکتا کہ کس بادشاہ کے ایام مین اُسنے نبوت کی انتہی

حاجی عید

حام گرم بن نوحؑ

حدد یا حدر سورج و نام بت و نام پسر اسمعیل سریانی

د

دجون اناج مچھلی

دان عدالت (بن یعقوبؑ)

دانیل خدا کی عدالت

داؤد پیارا عزیز

دیوتریفس زیوس کا پالا ہوا

دیاقون کارکن خادم انگریزی مین ڈیکن (از ازہار تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۱ صفحہ ۲۱

۱۱۳۳

ددراخمہ بکسر اوّل وسکون ثانی یونانی سکہ جسکی قیمت دس آنہ ازردمن ہیبل مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۴) اصل مین ددراہمہ بکسر اوّل وثانی یعنے دودرہم ازردسن تفسیر اسکاٹ

دبورہ کلام ربانی یا شہد کی مکہی بی بی ربقہ کی ساتہہ والی دائی کانام جسنے دی اوسکو ری دوزیوبچے جوڑا

ر

ربّ یا ربّی ادستاد یا مالک یونانی مین

ربونی (حاشیہ بیبل مرقس ۱۰ باب ۵۱ چہاپہ ۱۸۶۰ع یہودیون دینی علما کے تین درجے تہے یعنے رب اور ربّی اور ربّان ازردسن تفسیر متی ۲۳ باب ۷ عربی مین غلام کے مالک کو رب بہی کہتے تہے جیساکہ مشارق الانوار کی حدیث ۴۰۷ مین ہے ولا یقل احدکم ربّی اور یہی متی ۲۳ باب ۷ و ۸ مین لکہا ہے

راخیل بہیڑ عبری راحیل حضرت یوسفؑ کی ما

راحاب مغرور

رامہ یا رامات بلند کیونکہ وہ سلسلہ کوہ کے بلندی کی وہ جگہہ ہے (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ ۱۸۶۸ع وکیفیت نامہ ترجمہ پادری اشٹر نصاحب مطبوعہ ایضاً صفحہ ۳)

رعمیس بادل کا گرج

ربقہ مناہا ہوا (حضرت یعقوبؑ کی ما)

رحبعام لوگونکا بڑہانیوالا (حضرت سلیمانؑ کا بیٹا)

روبن سورج کا دیکہنا یا دیکہہ بیٹا (حضرت یعقوبؑ کا بیٹا)

روداگل

روحم زور و قدرت

رُوفُس لال

روت سیرو آسودہ (حضرت داوٗدؑ کی پردادی)

ز

زکی عادل صادق
زبلون ساتھہ رہنا (ازرومن جیبل مطبوعہ ۱۸۶۶ع حاشیہ پیدایش ۳۰ باب ۲۰
زکریاہ خدا کی یاد
زبدی بڑا حصہ
زروبابل بابل کا پردیسی یا بابل مین پیدا ہوا
زرویاہ خدا کی زنجیرین
زبوتش غیور
زپورہ خوبصورتی نرسنگا معرب صفورہ
زیوس یا جوپیٹر مددگار باپ ایک یعنے مشتری بت کا نام

س

سُرشَدّی قادر مطلق میری چٹان سے
سلوس یا ساؤل مانگا ہوا خواہ گورا ایک ساؤل کو قرآن مجید مین طالوت لکھا ہے اور یہہ نام بسبب طوالت قد کے مستعمل ہوا دیکھو تفسیر حسینی وغیرہ
سمرون سامریہ چوکی پہرا قیدخانہ
سکار سکم پیا ہوا یا متوالا از انگریزی
تفسیر طامس اسکاٹ یوحنا ۴ باب ۵
سراکین یا سراسین یعنے شرقیین از تواریخ انگلستان مطبوعہ مطبع العلوم صفحہ ۵۳ اہل یورپ سلاطین اسلام کو شرقی بادشاہ کہتے ہین
سرہ یا سارہ بی بی یا شہزادی (از دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۷۰ مین ہے سرے کے معنے شاہزادی اور سرہ کے معنے بارور کی)
سیت رکہا ہوا عربی مین شیث بتانہ مثلثہ
سموئیل خدا سے طلب کیا ہوا
سرون شہانہ میدان
سِم نام یا ناموری عربی سام
سیلا سلامت یا نجات طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۱۰۵ مین ہے شیلاہ صلح یا صلح کنندہ
سدوم انکا بھید سدوم عمورہ دو شہر قوم لوط کے
سافر شریعت نویس ایک فرقہ یہود کا (ازرومن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۱۰۰
سین سینا جھاڑی
سلیمان صلح جو ملاپ چاہنے والا

سوسن یا سوسنا ایک پہول کا نام
سالم سلمون سلوم سلامت
سلوآم بہیجا ہوا
سال یوبل بضم اوّل وثالث یعنی
سال خوشی ہر پچاسوین سال یہودیون مین
ہوتا تہا کہ سب قیدی اور غلام آزاد
ہوجاتے تہے احبار ۲۵ باب مفتاح الکتاب
صفحہ ۷۵ اور یوبل کے معنے نرسنگا پہونکنا
سکندر اچہا آدمی یہہ نام یونانی ہی الاسانڈر
یعنے اچہا آدمی عربی مین الاسکندر (از دیباچہ ہی)
سکرمنٹ لاطینی یعنے قسم یا سر مقدس
(رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۷۸)
ستتر بفتح اوّل وثانی وکسر ثالث یونانی
سکہ اسکا وزن ایکتولہ کے برابر اور قیمت
ایک روپیہ چار آنہ از حاشیہ رومن بیبل
مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۷
سیثیم چیتن
سبت آرام اسدن یہودیون کو
جمع کرنا آگ سلگانا لکڑیان لانا وغیرہ
منع تہا اور ضرورت کیوقت دو ہزار ہاتہہ
کے فاصلے تک جانا روا تہا (لغت کتاب
مقدس صفحہ ۴۰۰) رومن تفسیر اسکاٹ
صفحہ ۱۶۰ مین سبت کی منزل کا فاصلہ
پندرہ سو قدم لکہا ہے یہودی لوگ قدیم
سے شنبہ کو سبت کے آداب بجالاتے تہے
مگر لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۰۰ مین
عیسائیونکا دستور مرقوم ہے کہ اتوار
(یکشنبہ) سبت سے بدلا گیا انتہی

ش

شحریث نماز صبح جسے صبح سے دوپہر تک
پڑہ سکتے ہین یہہ نماز حضرت ابراہیم سے ہے
(پیدایش ۱۵ باب ۱) اور نماز دیگر کا نام
منحا یہہ نماز حضرت اسحاق سے ہے
(پیدایش ۲۴ باب ۶۳) اس نماز کو دو
بجے دن سے شام تک پڑہ سکتے ہین اور نماز شب کا
نام عربیث یہہ نماز حضرت یعقوب سے ہے
(پیدایش ۲۸ باب ۱۰ — ۱۲) یہہ نماز شام
سے صبح تک پڑہ سکتے ہین اور ہر نماز مین

اکیسواں تا بیسواں زبور ضرور پڑہنے ہین [۲۸ ۲۸]

شارلیمن یعنے چارلس کبیر شاہ فرانس

دیکہو لب التواریخ جلد ۳ صفحہ ۱۸

شیطان یعنے مخالف (و ابلیس یعنے نا امید)

شمسون اُسکا بیٹا

شمعون سننے والا یا ماننیوالا

شنیر کہڑ کہرا نام کوہ

ص

صُغر چہوٹا حضرت لوط کے شہروں مین سے

پانچواں

صید مچہلی وغیرہ کا شکار کرنیوالا

صیحون اور جیہون تہہر ونکا ٹہیرنا شور

ہنگامہ

صفنیاہ خدا کا بہید

صدقیاہ خدا کی صداقت

ط

طالمی سوتر یعنے طالمی بچانیوالا (دینی

دنیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)

طیطس صاحب عزت

طیبہ نام کشتی نوح و نام اُس ٹوکری کا

جسمین حضرت موسیٰ کو رکہکر دریا مین

ڈالدیا تہا اشت کتاب مقدس صفحہ ۲۵۶

ع

عکن تکلیف دینے والا

عمالیق چاٹنے والا یا بدسلوک لوگ

عزرا مددگار

عموراہ ایک سرکش قوم

عدن عیش خوشی

عبدیاہ خدا کا بندہ

عرب صحرا یا دشت

عابدادوم ادوم کا بندہ

عبر یا ہبر عبور کرنیوالا (یہہ عبرانیوں کا

باپ تہا (پیدایش ۱۱ باب ۱۴ — ۱۷) یہہ

سام کے پوتے کا بیٹا تہا)

عوز مصلحت

عُزئیل یا عزیاہ خدا کی قدرت

عساہئیل خدا کا بنایا ہوا

عُزریاہ جسکی مدد خدا نے کی

عدہ زیبایش

عبدینجو نورکاخادم

عیسو شکیل یابال والا

غ

غتنیل خداکاوقت

ف

فلج تقسیم (بن عیبر)

فلسطی پردیسی

فریسی خاص یاممتاز یہ ایک فرقہ یہودیوں مین تہا (از رومن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۱۰۰)

فرعون بدلا لینے والا یا گہر یا سورج

فلادلفیہ بہائیونکا پیار

فرزی گانوکے رہنے والے

فلیمن پیار کرنیوالا

فلپوس گہوڑونکا چاہنے والا

فیتبل ہرات ہراتکی گزرگاہ

فوطیفار موٹا سانڈ یا جو سورج سے لپٹا تعلق رکہتا اسلامی روایت مین یہ نہ

کا شوہر اول تہا

فالکیس خوشوقت

فستس خوشنود

فنیئل خداکاچہرہ یا رویا

فننیاہ موتی یا جوہر

فردوس باغ میوہ دار یہ لفظ اصل فارسی پیردوس ہے اور سنسکرت مین پیردیشا اور گریک یعنے یونانی پیراڈایزا اور معرب فردوس اور سب زبانونمین ایکہی معنے ہین از ویبسٹرو ڈکشنری

ق

قبیر یعنے قبر

قاناہ تنی جگہہ

قاین ملکیت عربی مین قابیل اور کوئی مین قاین کے معنے برادر شوہر برادر

قورح گنجہ سلو سنجہ ہوا

قادش پاکیزگی

قنز ملکیت

ک

کفرناحوم توبہ یا عیش کا کہیت

کرئیل خدا کا تاکستان

کوش کالا

کوشان حبشستان اتہیوپیا

کلوری گلگتہ کہوپڑی (روسن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۲۳)

کدرون تاریکی

کدار سیاہی (حضرت اسمعیل کے بیٹے کا نام) پیدایش ۲۵ باب ۱۳

کرستس مسیح روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰

کاہن امام منجم حکیم جادوگر (دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اسٹر براڈ ہیڈ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۰۵) ایضاً صفحہ ۵۳ کاہن حکما و اطبا و نجومی و سحار انتہی

کالب کتا یا ٹوکری یا سر گرم عربی کلب

کوارتس چوتہا

کاتہولک عام کلی

گ

گتسمنی کولہو کی جگہہ (روسن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۰۷)

گلیل یا جلیل ایک نام ضلع جو آشر اور نفتالی وغیرہ کی میراث تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۳۴

ل

لابان چمکتا

لاک غریب ذلیل

لاؤدیقیہ راستباز لوگ

لمویئیل خدا اُنکے ساتہہ

لاوی ملا ہوا شریک حضرت یعقوب کا بیٹا (پیدایش ۳۵ باب ۲۳)

لعمی میرے لوگ نہین

لہب شعلہ غزل الغزلات ۸ باب ۶

لویس ببر

لبنان چونکہ اسکی چوٹیون پر برف جمی رہتی ہے اس سبب سے اُسے جبل لبنان یعنے کوہ سفید کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعجم

صفحہ ۹
لارحومہ غیر مرحوم
لوط لپیٹا ہوا یا مُہر
لوقا یا لوقیوس روشن

م

مصر عربی میں شہر عبرانی میں مزرائیم مصیبت
مردکی توبہ
موریاہ خدا کی تلخی
موسیٰ پانی سے نکالا ہوا
منسی فراموشی (پسر یوسف)
منوحہ آرام
مجوسی نجومی کاہن دانا (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷)
مودیون اناج ناپنے کا پیمانہ (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۳۷)
مرقس (رومی لفظ) صاحب عدل
مارتھا کڑوی ہونیوالی

مریم تلخی یا دریا کا مُہر
مستا امتحان آزمائش
میفیاس خدا کا انعام
متی خدا کا دیا ہوا حضرت عیسیٰ کے حواری کا نام اور حضرت یونسؑ کے باپ کا نام (مشارق الانوار صدیقیہ) مگر بیبل میں یونس بن امتی مرقوم ہے
مسیح مسح کیا ہوا
متوسلح اسکے اسپر موت بھیجی
میکاہ فروتن
میکائیل میکایاہ کون ہے خدا کی مانند
مواب باپ سے

ن

نعمان پسندیدہ
نبال احمق نادان
ناحوم تسلی دینے والا
نعومی خوبصورت یا دل پسند
نفتالی میری کشتی یا میرا الجھنا
ناصرہ الگ کیا ہوا

نبوکدنضر نبو کے خزانوں کا قبضہ کرنیوالا (کسدی بخت نصر)

نبوسرددان نبو کے صاحبوں کا چننیوالا

نحمیاہ خدا کی تسلّی

نمرود باغی (پیدائش ۱۰ باب ۸)

نینوا خوبصورت (یہاں حضرت یونسؑ بھیجے گئے تھے)

نوح یا نوحا آرام یا تسلّی

نود آوارہ

و

وشتی بیٹیوالی

ہ

ہارون قوت کا پہاڑ یا روشنا
عبرانی میں نگہبان گنتی ۳۳ باب ۳۹

ہابیل آدم کا بیٹا بطلان یا شہر یا ماتم

ہلیلویاہ خدا کی تعریف کرو

ہب ہاب یعنی بیار بیار نام فرشتہ دوزخ امثال ۳۰ باب ۱۵

ہیرودیس چمڑے کی رونق

ہوسیع نجات دہندہ

ہاجرہ پردیسی ڈرنیوالا

ہامان شور تیاری

ہند تعریف (فارسی میں ہندو را مترادف غلام)

ہرماس یا مرکری یوس ایک بت کا نام

ہزرون گوہ سوسمار

ہزائیل جسے خدا دیکھتا بادشاہ آرام

ی

یحمور ریشم ہرن

یدیدیاہ بہت پیارا

یسوع نجات دینے والا معرب عیسیٰ

یعبیز غم یا تکلیف

یعقوب تعاقب کرنے والا (عیسو کے پیچھے پیدا ہونیکے سبب یہہ نام ہوا)

یاہ از خود موجود ازلی

یعزیر مددگار

یہوس حقارت
یہویرع خدا نے پہچانا یا نام سردار کاہن
یہوشفات خدا کی عدالت
یوحنا خدا کا فضل یا انعام (عربی میں یحیٰی)
یوکابد خدا کا جلال
یوئیل راضی یا قسم کہانے والا
یوناہ فاختہ عربی میں یونس
یوسف افزونی (ابن یعقوبؑ)
یشوع نجات دینے والا (حضرت موسیٰؑ کے جانشین)
یبین پہچاننے والا نام بادشاہ حصور
یسعیاہ خدا کی نجات
یافت خوبصورت عربی میں یافث شگفتہ
یاہو یہوواہ ہے

یابل
یہوداہ بدال مہملہ خدا کی (ابن یعقوبؑ)
یہوواہ بدو واو از خود موجود اسم ذات باریتعالیٰ
یہوواہ نسّی خدا میرا جہنڈا
یہوواہ شمہ خدا وہان ہے
یہوواہ صدقنو خدا ہماری صداقت
یمیمہ دن کیموافق خوبصورت
یرمیاہ خدا کی بزرگی یا خدا سے سرفراز کیا گیا
یربعام عوام سے لڑنے والا یا جسکے لوگ بہت ہین
یربعال بعال اپنے حق کا اظہار کرے
یروسلم سلامتی کا رویا
یسوران راستباز یا صادق
یسّی میرا بہ حضرت داؤدؑ کے والد

ناپ اور وزن وغیرہ

ماپ پانی کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲۷

بط خومر کا دسوان حصہ چنانچہ ایک بط مین قریب ۳۰ تیس سیر کے گنجایش تہی کیونکہ خومر اسمین ۱۰ دس بط یعنے تین ۳۰۰ سو سیر یا ساڑہے سات من کی گنجایش تہی

واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲

تاب ایک اومر تہے اور وہ خومر کا دسوان حصہ تہا چنانچہ اسکی اور لط
ایفیٔس ایک سی تہی یعنے تین سیر کب وہ پیمانہ کی چوتہائی تہی یعنے ڈہائی
سیر خومر اسمین دس لط یا ایفے تہے یعنے تین سو تیس سیر یا ساڑہے سات من
تہا نقلے تہے انتہی

وزن سکہ ہاے عبرانی از لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

شقع نیم تولہ کے برابر تہا جیرہ وہ تولہ کا بیسوان حصہ تہا مانہ وہ پچاس تولہ
کی برابر تہا **قنطار** وہ تین ہزار تولہ کے برابر تہا **ثقل یا مثقال** وہ ایک
تولہ تہا

رومی وغیرہ سکہ جو اسیری بابل کے بعد یہود یونین رایج ہوے
دینار کا وزن تین ماشہ تہا درہم وہ رومی دینار کی برابر تہا یعنے تین ماشہ
منا کا وزن پچاس تولہ تہا لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بعض شہرونکی شناخت جس سے واقفیت اس کتاب کے پڑہنیوالے کو ضرور ہے

ابیلینی شہر یا مین ایک صوبہ جو لبنان
اور انتی لبنان پہاڑون کے درمیان
واقع ہے لوقا ۳ باب ۱
ادریہ خلیج بندو قیہ کا ایک نام
ادوم ایک ملک جو عرب کے اور اور
یہودیہ کے دکہن طرف واقع تہا

افسس کوچک ایشیا کا ایک شہر جو
ارتمیس کے مندر کے سبب سے مشہور تہا
(اس سے تین کوس کے فاصلے پر اصحاب کہف
کا غار ہے از تفسیر حسینی و اعجاز قرآن صفحہ ۵۶

ترکون نے فوج کشی کر کے اُس مُلک کو لے لیا

روس تواریخ کلیسیا صفحہ ۳۶

ارد شیر یا شیر شاہ یا اخسویرس جسکا

یونانیون نے ارتکا زرکسس نام رکہا

یہہ بادشاہ کوش سے ہندوستان تک

ایکسو ستائیس صوبون پر سلطنت کرتا تہا

یہودی جو بابل مین اسیری ستر برس کے

بعد رہ گئے اسکے ظل حمایت مین تہے اسکی

دار السلطنت کا نام شوشن یا سوسن تہا

جیسے یہودی شوشان یا شوشان ہیرہ

یعنے پیت کہتے ہین مسیح سے چار سو چونسٹہہ

برس آگے یہہ بادشاہ تخت پر بیٹہا یہودن

آستر اسیکی ملکہ تہی اور ہامان اسی کا وزیر

تہا جسنے تمام مُلک کے یہودیون کے قتل کا

فرمان جاری کیا مگر خدا کی عجیب قدرت سے

وہ آپ مع دس بیٹون اور ہزارہا اور

بادشاہی ملازمون کے قتل ہوا عید پوریم

یہودیونمین اُسیوقت سے ہے

ابیٹون یہودیہ کا ایک شہر جو یروشلم کے

کنارہ پر تہا

اخایہ یونان کا دکہنی حصّہ جسکا پایۂ تخت

کرنتھس تہا

اماؤس ایک شہر جو یروشلم سے

ساڑہے تین کوس کے فاصلہ پر تہا

امفپولس مقدونیا کا ایک شہر جو

ستریمون ندی کے کنارہ پر تہا

انطاکیہ یا انٹی اوک سابق مین

سُریا کا بڑا شہر تہا اور اُسمین عیسائی

پہلے پہل کرسٹیان کہلائے اس شہر کا

بانی انٹیوکس کا بیٹا سلوکس مصاحب

سکندر تہا اب اُسمین چودہ مسجدین ہین

اور گرجا گہر ایک بہی نہین (الکتاب کے

مقامات المعروف صفحہ ۵۷) یہہ شہر

اوتر کیطرف یروشلم سے تین سو میل

دور ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۲)

اور دوسرا انطاکیہ ایشیائے کوچک یعنے

ولایت روم اور صوبہ پسدیہ مین واقع ہے

(روسن تواریخ کلیسیا آخر صفحہ ۲۳ جلد ا

انتی پترس سامریہ کا شہر

اپی فورم اٹلی کا شہر جو روم سے بیس کوس کے فاصلہ پر تہا

اپلونیا مقدونیا کا شہر

اریوپگس یا کوہ مریخ جسپر اسینی کی مجلس اکثر ہوتی تہی

ارمتیا یہودیہ کا شہر جو اب راملہ کہلاتا ہے

ارمجدون یعنے کوہ مجدہ اور مجدو ایک شہر تہا جسے سلیمان نے تعمیر کروایا

استوس کوچک ایشیا کا بندر

اسینی اٹیکا کا پایہ تخت اور یونان کا مشہور تر شہر کرنتس سے ۱۲½ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے

اتالیہ پمفولیہ کا شہر ہے

ازوتس یا اشدود پلیشتین کا شہر جو ان دنوں ازدود کہلاتا ہے

اسکندریہ مصر کا بندرگاہ جو بڑی تجارت دنیا کی بڑی تجارت گاہ تہی

افرائیم پلیستائن کا ایک شہر جو فرقہ افرائیم کے متعلق تہا

اکونیم کوچک ایشیا کے صوبہ لوقاونیہ کا پایہ تخت

ایلام ایران کی دکہن طرف کی نواح مثل ولایت شوستر اور شیراز وغیرہ کو ایلام کہتے ہین اور اُسکے اوتر کو کہ ہمدان اور اذربایجان وغیرہ ہے ماد اسے مادین بولتے ہین (از میزان الحق صفحہ ۸۹ مطبوعہ ۱۸۶۷ء باب ۳ فصل ۱

الرقوم ایک ملک جو خلیج بندوقیہ کے پورب طرف واقع تہا

اسفانیہ یورپ کا ایک بڑا ملک یعنے اسپین مُعرب اندلس (دیکھو تواریخ کلیسیا جلد ۱ صفحہ ۱۱)

اٹلی یورپ کا ایک ملک جسکا پایہ تخت قدیم روم تہا

ایشیا صغیر یا ایشیاء کوچک جو بالفعل اناطولی کہلاتا (از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۴) یہہ جزیرہ نما ملک شام کے اوتر طرف سلطان روم کے عمل مین ہے اسے نوابی ایشیا کہتے ہین کیونکہ رومی نواب خود اسکا انتظام کرتا تہا

اٹلانٹک یعنے بحر او قیانوس یا محیط مغربی (از حاشیہ مؤید الاسلام صفحہ ۶۱

ایشیا ہندوستان لنکا برہما سیام چین جاپان ترکستان افغانستان [illegible]رس عرب شام کنعان عراق [illegible]رہ. یورپ انگلنڈ اسکاٹ لنڈ آئرلنڈ [illegible]یلز سوئیڈن روس پروشیا ڈنمارک ہالنڈ بلجیم فرانس جرمن اسٹریا پرتگال اسپین اٹلی یونان روم جدید یعنے ابطالیہ

افریقہ مصر نوبیا ابیسینیا بربر صحرا زنگبار مڈگاسکر فزاکو وغیرہ (از جغرافی صفحہ ۵ فہرست

بیت عبارا پایاب کا گہر یہودیہ کا شہر جہاں حضرت یحیی بپتسما دیتے تھے

بیت حکارم انگور کے درخت کا گہر یروسلم اور بیت اللحم کے درمیان ایک گانو

بیت شان آرام کا گہر یروشلم سے ۵۰ میل دور ایک گانو

بیت حوران غار یا سوراخ کا گہر دو گانو بیت حوران عالی اور بیت حوران سافل یروسلم سے بارہ میل

بیت اللحم کہانا پینا وہاں ہمیشہ بہت ہوا ہوگا کیونکہ زرخیز تہا اُسکا نام افراطہ تہا (پیدایش ۳۵ باب ۱۹) عبرانیوں نے اُسے روٹی کا گہر کہا اور اسکا نام عربی نام سے فدہ سابد لگر گوشت کا گہر ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۹۶ یہاں حضرت داؤد اور اُنکے بعد حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے

بیت الیشموت بیابانوں کا گہر کنعان کی سرحد کا ایک شہر

بیت صیدا رحمت کا گہر گلیل کا ایک شہر جو جنسرت کی جہیل پر واقع ہے مسیح نے اُسکے باشندوں میں سے تین رسولوں یعنے اندریاس اور پطرس اور فیلپوس کو مقرر کیا لغت صفحہ ۹۶

بیت ظہرہ میٹھے پانی کا گہر کنعان کا ایک شہر

بابل بابلونیا یا کسدستان کا پایۂ تخت

جو فرات پر واقع تہا

بیت عنیا یہودیہ کا شہر یروسلم سے
ایک کوس کے فاصلہ پر تہا کوہ زیتون کے
پورب پہلو پر ایک کم گہری وادی مین

بیت عنیا گانو یروسلم کے پورب دکہن
سمت واقع ہے عرب اُسے العاذریہ کہتے
ہین بیس اکیس گہر کی آبادی ہے یہان
العاذر کی قبر ایک تہ خانہ مین سنگ چٹان
مین کہودی ہوئی ہے جسے حضرت عیسیٰ
نے اُسکے مرجانیکے چوتہے دن زندہ کیا تہا
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۴۳ و

برطانیہ کلان یعنے گریٹ بریٹن جسمین
انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ اور ویلز شامل ہین
از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱

بغداد عباسی خاندان کے دوسرے
بادشاہ المنصور باللہ نے پرانی گانو کے
کہنڈر و نپر آباد کیا اسکے معنے امن و سلامتی
(از سیر الاسلام صفحہ ۸۶) مفتاح التواریخ
صفحہ ۱۸ ابین طامس ولیم بیل صاحب

لکہا ہے کہ چون منجم در وقت تعمیر بغداد
ملاحظہ نمود شمس در قوس بود و این دلیل
بر آنکہ ہیچ خلیفہ دران شہر نمیرد و ہیگویند کہ
ہمچنان شد کہ او گفتہ بود از جملہ سی و ہشت
نفر خلفاء بنی عباس یک تن دران دیار
پہلو بر بستر مرگ ننہادہ اند در سنہ یکصد
و پنجاہ و ہشت المنصور قصد زیارت مکہ
نمودہ بیرون رفت در اثناء راہ نزدیک بئر میمون
فوت شد جسد او را در مکہ بردہ دفن کردند
گویند کہ یکصد مقابر براے او کندیدند
تا احدی را اطلاع نباشد کہ لاش او در کدام
قبر است انتہی

نیپورہ جو اندنون مین یور کہلاتا مقدونیا
کا شہر تہا اُسکے نزدیک پلا تہا جہان سکندر
پیدا ہوا لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵۰

نتونیا کوچک ایشیا کا صوبہ بحر اسود کے
کنارہ پر

بیت فاگا انجیر کا گہر ایک قریہ یروسلم سے
دو میل دور ہے

پ

پلستاین یہودیہ کنعان فلسطین
پسیدیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پسیدیا کا انطاکیہ کوچک ایشیا مین واقع اور ان دنون مین اکشہر کہلاتا ہے
پافس جزیرہ کپرس کا ایک شہر
پفلگونیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پمفولیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پرگا کوچک ایشیا کے صوبۂ پمفولیا کا پایۂ تخت
پرگمس کوچک ایشیا کا ایک شہر جسکو اسوقت برگمو کہتے ہین جالینوس کا مولد تہا (الکتاب کے مقامات المعروفہ صفحہ)
پیریا یردن کے پار کا ملک
پرگیہ کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پنطس کوچک ایشیا کا ایک صوبہ
پارتیہا ایک ملک جو فارس کے متصل ہے (یہہ ملک خیوا یعنے خوارزم اور مازندران اور خراسان کے پایین مین واقع ہے

(از ترجمہ تواریخ ہند مصنفہ مارشمین مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۲ع حاشیہ صفحہ ۶)
پترا کوچک ایشیا کے صوبۂ لوکیا کی ایک بندرگاہ
پتمس ایک چھوٹا پتھریلا جزیرہ ملیتہ کے متصل اور ان دنون مین پتینو یا پالموسا کہلاتا ہے
پیتولی اٹلی کا ایک شہر جو اس زمانہ مین پزولو کہلاتا ہے
پتولمیس پلستاین کی ایک بندرگاہ جو آجکل آکرے کہلاتا ہے

ت

ترسوس کوچک ایشیا کے صوبہ کلکیا کا پایۂ تخت
تلمیس یا بطلمیوس آجکل اس شہر کو آکرہ یا عاقر کہتے ہین اور قاضیون کے ۱ باب ۳۱ مین لکہا ہے (از ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۸ سطر ۱۹) یہہ شہر صلیب کے مجاہدین نے مسلمانون سے ۱۱۹۱ع مین

لے لیا تہا مگر سنہ ۱۱۹۰ع مین مسلمانون نے
پہر اُسے فتح کرلیا (از ملاڈزن جاگرفی اسپین)

صفحہ ۱۲۵)

تروجلیوم کوچک ایشیا کا ایک شہر

تواتیرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جہان
دنون مین ایک حصار کہلاتا ہے

تسلونیقیہ مقدونیہ کا ایک شہر اور
بندرگاہ جو اسوقت سلونیکا کہلاتا ہے
(یہہ شہر ملک یورپ متعلقہ سلطنت ٹرکی
کا بڑا بندرگاہ ہے از گرامر جاگرفی مصنفہ
گولڈاسمتہ وشرح پادری سی ان رایٹ

صفحہ ۴۵)

تبریاس جلیل کا پایۂ تخت جس کو
آجکل تبریا کہتے ہین

تبق سرلیے ایک جگہہ کا نام جو روم
سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع تہا

تراکونتیس پلستاین کا ایک ضلع جو
اوتر پورب طرف تہا

ترواس کوچک ایشیا کا ایک ضلع

ج

جبعہ جیلا

جات ایک کا کوہ فلسطینونکا ایک شہر

جلیل پلستاین کا شمالی حصہ

جلبعا کوہ کا نور ہی ایک حصہ کے گلگت
بہی کہتے ہین

جنسرت کی جہیل جو دریاے جلیل
اور دریاے تبریاس بہی کہلاتی ہین پلستا
کی ایک جہیل ۸½ کوس کی لمبی اور
۳ کوس کی چوڑی ہے

جرجسی گدارہ اور جرجسا جسیا یہہ دو
شہر گلیل کے پورب اور دکہن کے کو
مین واقع ہین یہین کے وہ دونون دیوانے
تہے جنمین سے حضرت عیسیٰ نے
بدروحون کو نکالکر دوہزار سورون کو
سمندر مین ڈوبادیا تہا (مرقس ۵ باب
۱۳ روشن تفسیر اسکاٹ متی ۸ باب ۲۸)

ج

جبش افریقہ کا ایک ملک ہے جو مصر کی

دکہن طرف ہے
حسن بندر جزیرہ قریتی کا بندر

د

دلمنوتہا ایک شہر جو جنیسرت کی جہیل پر واقع ہے
دکاپلس سوریا کا ایک ضلع جنیسرت کی جہیل کے پورب
دلمتیہ الرقوم کا ایک صوبہ جو خلیج
وینیہ کے ایک طرف واقع ہے
دمشق سوریا کا ایک مشہور شہر جو یروشلم
سے پچیس ۲۵ کوس دور ہے
دربی کوچک ایشیا کا ایک شہر جو صوبہ
لوقاؤنیہ میں واقع تہا
دریائے قلزم بحیرہ روم

ر

رامہ یروسلم سے چہ میل کے فاصلہ
پر بیت ایل اور یروسلم کے درمیان واقع
ہے از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری
جوزف جیکب مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۶۹ء صفحہ
۸۰ — ۸۲ و کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسمتھ صفحہ
صفحہ ۳

ریگیوم اٹلی کا ایک بندرگاہ جو اس وقت
ریگیو کہلاتا ہے
رودس ایک جزیرہ جو کوچک ایشیا
کے متصل ہے
روم اٹلی کا ایک بڑا شہر سات
پہاڑوں پر تعمیر ہوا
ربّہ بڑا یا نامور (نام شہر) جو یردن سے
۲۲ میل حسبون سے ۱۴ میل دور ہے

ز

زبلون پلستاین کا ایک ضلع

س

سسلیا جزیرہ صقلیہ موید الاسلام
حاشیہ صفحہ ۱۰۲ اسی سکلی بہی کہتے ہیں
سالم سامریہ کا ایک شہر
سامریہ پلستاین کا بیچ کا حصہ اور اس کا
پایۂ تخت کہ وہ اس وقت سباستیہ
کہلاتا ہے
ساموس بحر روم کا ایک جزیرہ
ساموتراکیا یونان کا ایک چہوٹا جزیرہ

سارڈس کوچک ایشیا کا ایک شہر
جو اسوقت سارت کہلاتا ہے

سرپتا فونیکی کا ایک شہر

سُریا ارام شام جسمین فونیکی شامل
ہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۲۶۴)

سروان سامریہ کا ایک شہر

سیلوکیا سُریا کی ایک بندرگاہ

سلوام ایک چشمہ اور برج کا نام جو
یروسلم کے نزدیک تھے

سینا عرب کا ایک کوہ جو حوریب پہاڑ
کے نزدیک ہے

سِن کا ریگستان دامن کوہ سینا
کا ریگستان

سقوتیہ ترکستان اور بخارا وغیرہ کے
برابر بحر الخضر کے پورب طرف (روم تواریخ
کلیسیا صفحہ ۱۸)

سمرنا کوچک ایشیا کا ایک شہر اور بندر

سوراکوس ایک شہر جو جزیرہ سسلی پر
واقع ہے

سکار یا سِکم سامریہ کا ایک شہر عیبال
اور جرزیم کے درمیان یروسلم کے اوتر
طرف بالفعل نابلس کہلاتا ہے اٹلاس اور
جاگرفی انڈرسن مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۲۵
اسی جگہہ سامری عورت نے حضرت عیسیٰ
سے پوچھا تھا کہ جرزیم کی ہیکل خدا کے حکم
کی بموجب ہے یا یروسلم (یوحنا ۴ باب)

سلمس کپرس کا ایک شہر

سرو فونیکی سفویا کے متصل تھا

سبا یا سبا عرب کے دکھن
ملک یمن کا ایک شہر جہاں کی ملکہ بلقیس
تھی حالانکہ حبش کے لوگ کہتے ہیں کہ وہ
ہمارے ملک سے گئی تھی (لغت کتاب
مقدس صفحہ ۳۰۹)

ص

صیدا فونیکی کا ایک بندرگاہ

صور چٹان (فونیکی کی ایک بندرگاہ
صیدا سے ۲۰ میل ناصرہ سے ۳۰ میل
یروسلم سے ننانوے میل دور ہے لغت کتاب

مقدس صفحہ ۲۰۴ (یہین کا بادشاہ
حیرام تہا

ع

عرابہ عربہ چرئبہ بیسوں بیابان
لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷
عسقلون اسکیلان
عرب ایک ملک جولال سمندر کے پورب
طرف ہے

ف

فلدلفیہ کوچک ایشیا کے صوبہ لودیا
کا ایک شہر جو اسوقت الہ کا شہر کہلاتا ہے
فلپی مقدونیا کا ایک شہر جسکا نام
سکندر کے باپ فیلبوس سے ہوا
فونیکی فلسطیون کا ملک جو پلشتاین
مین واقع تہا

ق

قرطبہ قردوہ کورڈوا اسپین کا
پاے تخت قدیم
قرنتس یونان کا ایک مشہور شہر
قنکریا یونان کی بندرگاہ جو قرنتس کے
نزدیک تہی
قیصریہ پلشتاین کا بندر اور شہر
قیصریہ فلپی پلشتاین کا شہر جو ان دنوں
مین پنیس کہلاتا ہے
قریتی یونان کا بزرگ تر جزیرہ جسکو
اسوقت کندیا کہتے ہین
قیروین افریقہ کا شہر اور بحر روم کی
بندرگاہ جو مصر کے پچہم طرف ہے (روز مین
تفسیر متی ۲۷ باب ۳۲ صفحہ ۳۲۲ مین ہے
کہ قرین ایک شہر ....
پورب طرف واقع ہے انتہی) اسی شہر کا
رہنے والا وہ شمعون تہا جو بعقیدہ باسلیدی
وسرنتی وغیرہ عیسائی فرقون کے حضرت
مسیح کے بدلے مصلوب ہوا تہا (لغت
کتاب مقدس صفحہ ۳۰۷ مین ہے کہ
پورب طرف کرینا گوا اور پچہم طرف مصر کے
اندنون اس ملک کا نام ترپولی ہے
انتہی

قریۃ اربع یعنے حبرون جہان مکفیلہ کا غار ہے کہ جسمین حضرت بی بی سارہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت بی بی ربقہ اور حضرت یعقوب کے مزار ہین پیدایش ۲۳ باب ۲ یشوع ۱۴ باب ۱۵ پیدایش ۲۵ باب ۱۰ و ۵۰ باب ۱۳ و ۴۹ باب ۳۱

ک

کدرون ایک نالا جو یروسلم کے نزدیک واقع ہے

کفرناحوم جلیل کا شہر جو جنیسرت کی جہیل پر واقع تہا

کلوری یا کہوپڑی کی جگہہ جو یروسلم کے اوتر پچہم طرف تہی

کلوسی کوچک ایشیا کے صوبہ فروگیا کا ایک شہر

کلودا یونان کا ایک چہوٹا جزیرہ

کانا جلیل کا جنوبی شہر

کلکیا کوچک ایشیا کا صوبہ

کنیدس کوچک ایشیا کا شہر جو وینس دیبی کی پوجا کے سبب مشہور تہا

کرازین جلیل کا شہر

کوس بحیر یونان کا ایک جزیرہ جسکو اب ستانچیو کہتے ہین

کوہ زیتون جو یروسلم کے پورب طرف واقع ہے

کپدوقیہ کوچک ایشیا کا صوبہ

کپرس بحر روم کا ایک جزیرہ تہا بعد سے قبرس ۱۵۷۱ع مین سلیم ثانی نے اُسے لیلیا تب سے وہ سلطان روم کے قبضہ مین رہتا ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۵۷

کہیوس بحر یونان کا جزیرہ جسکو آجکل اسکیو کہتے ہین

کہرو دالقاہرہ مصر کا دارالسلطنت

گ

گلتیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

گازا فلسطین کا ایک شہر جو پلستیا ہے

کی دکھن کی سرحد پر واقع تھا

گال اسوقت مین فرانس کہلاتا ہے
(از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۰)

ل

لاودقیہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جسکو
آجکل اسکی حصار کہتے ہین

لال سمندر یا بحر قلزم سات سو کوس
لمبا افریقہ اور عربستان کے درمیان
واقع ہے

لوبیا افریقہ کا ایک ملک جو مصر سے پچہم تھا

لدا یہودیہ کا ایک شہر

لوکیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ جو پچہم
پر واقع تھا

لوقاونیہ کوچک ایشیا کا ایک ملک

لسطرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر

م

مادا ایک ملک جو فارس کے متصل
بحر خزر کے دکھن پچہم طرف تھا

مالیتا بحر روم کا جزیرہ جو ان دنون
مالٹا کہلاتا ہے

مقدونیہ ایک ملک جو یونان کے
اوتر کے حصہ کا واقع تھا

مدیان ایک مقام ملک عرب کا متصل
کوہ طور (از اعجاز قران مطبوعہ سنہ ۱۸۷۴ع صفحہ ۲۱)

ملتیس کوچک ایشیا کا ایک بندرگاہ

ملتشم قبرص کا ایک شہر

مصر ایک مشہور ملک جو افریقہ کے
اوتر و پورب کے کونے پر واقع ہے

مسوپوتامیہ ارم نہراین الجزیرہ
یا عراق عرب کہلاتا ہے دجلہ اور فرات
کے درمیان کا ملک روسن تواریخ کلیسیا
صفحہ ۳۳ مین اسکا نام دیار بکر بھی لکھا ہے

مرا ایک شہر جو کوچک ایشیا کے صوبہ
لوکیا کا پایہ تخت تھا

موسیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

موت کی جھیل یا دریاے مردہ
پلستاین کی ایک مشہور کہاری جھیل
ہے جو ۴۰ میل لمبی اور دس یا پندرہ ۱۵ میل چوڑی

صفحہ

اُس مقام پر واقع ہے جسکے نزدیک صدوم
اور عمورہ اور ادمہ اور زبیان تھے
مریبہ جھگڑا (نام مقام جہاں اسرائیلی
لوگ حضرت موسیٰ سے جھگڑے تھے
سیل رومی میل ہین سو ہاتھ ۱۶۱۸
انگریزی گز تھے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۴۲
مگدلا برج جلیل کے قریب ایک گانو
اندنون اُسے ایل مجدل کہتے ہین
من چالیس برس تک بنی اسرائیل
فقط ایک قسم کا کھانا پاتے تھے۔ عجم
اُسے تین مہینے تک خاصکر جون و جولائی
مین ایک درخت سے جسکا نام طرفا ہے
جمع کرتے جب پانی بہت برستا تب باؤ
مین پایا جاتا ہے۔ مکھن اور شہد کے
عوض مین اُسے کام مین لاتے۔ سات
یا آٹھ من سے زیادہ ایک سال مین
کبھی جمع نہین کیا جاتا مگر اسرائیلیون
نے ہر ہفتہ کے خرچ کے لئے اٹھارہ لاکھ
۱۸۷۵۰۰
سات ہزار پانسو من سے کم نہ جمع کیا

کیونکہ ہر ایک آدمی کو ایک اومر روز
ملتا تہا اب معلوم ہوگا کہ عرب لوگونکے
من کو اس من سے کچھ نسبت نہین ہے
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۸۵)

ن

نائن جلیل کا ایک شہر
ناصرہ جلیل کا ایک شہر سلطان روم
کے عملین عکہ یا عکو کے پاشا کے تابع ہے
یہان وہابی معجزہ ایک ستون معلق ہے
(الکتاب کے مقامات المعروفہ صفحہ ۴۴)
اسکے پاس ایک پہاڑ پر پیغمبر اسمعیل کی
قبر ہے (لغت صفحہ ۴۳۳) توریت مین
سوا حضرت اسمعیل بن ابراہیم کے پانچ
اشخاص اور اسی نام کے مذکور ہین۔
لغت صفحہ ۲۲۴ پس انہین پانچوں مین سے
کسی کی یہہ قبر ہوگی
نکاپلس یونان کا ایک شہر جو سو اقت
نکوپلی کہلاتا ہے
نینوہ اسور کا قدیم پایہ تخت جو کنار

مشرق پر دجلہ کے شہر موصل کے مقابل
آباد تہا

نیپولس مقدونیا کا ایک شہر جو اب نیکل
نیپولی کہلاتا ہے

نیقولاس قوم کا کہا جانیوالا نیقولاتی
فرقہ کا بانی

نوف نیکون کی آرامگاہ یا شیخ نکا
پہاڑ مصر کا قدیم دار السلطنت جہاں ایک
بلند مینار جو چند میل سے دکہائی
دیتے ہیں سب سے بڑا مینار جو ریگ
زمین پر تعمیر ہوا اور چار سو اٹھاسی فٹ
بلند ہے

ہ

ہیراپلیس کوچک ایشیا کا صوبہ فریجیا
کا ایک شہر

ہاران مسوپتامیہ کا شہر

ہنگار یا نکب پونٹ کے قریب وہاں
لوگوں کے پاس بادشاہ کے پجو کا تاج ہے جسکی حفاظت
دو سپاہی حفاظت کرتے ہیں (از گلدستہ طفلان)

مصنفہ بیم والش صاحب پادری

ی

یردن اترنے والا (نام دریا جسمین
حضرت یحییٰ بپتسما یعنی غوطہ دیتے تہے)

یونان یورپ کے پورب دکہن طرف

وہ الفاظ عبرانی جنکے معنے قبر علیا ایلیا کتاب کو معلوم نہیں

کبیونوا قیقاز لیسعیاہ ۴۴ ہ باب ۱۵ لغت کتاب مقدس صفحہ
شیجا کیون سفر نامہ زبور ۷ - ایضاً صفحہ ۴۳۵

جو لوگ قرآن مجید میں حروف مقطعات کے
معنے معلوم نہونے پر اعتراض کرتے ہیں انہیں تو پہلے
ان الفاظ کے صحیح معنے بہم پہونچانا چاہیے -

واضح ہو کہ یہ سب انبیاء علیہم السلام
وغیرہم کے ناموں کے معنے اور شہروں کے
نام ہوا بعض ناموں کے جنکے ساتھ کسی
کتاب کا نام لکہدیا ہے لغت کتاب مقدس
مصنفہ مسٹر پادری ہنتر صاحب و شیپ پادری
۱۸۹۵
شہر بنگلہ سے مطبوعہ فیرا پوریشن پریس ۱۸۹۵ ور
مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲۔۱۳۳ - اور صفحہ ۲۳۰
مفتاح الکتاب میں یہ کتاب سعید ہے تیرہ سو برس پہلے انگریزی تعلیم

عبرانی مہینے	مطابق انگریزی	مطابق ہندی	مطابق فارسی	مطابق نوروز	دینی سال کے مہینے	ملکی سال کے
ابیب یا نیسان خروج ۱۳ باب ۴ و ۱۲ باب ۲ اور ۲۳ باب ۱۵ آستر ۳ باب ۷	اپریل	چیت	فروردین	حمل	پہلا مہینا	ساتواں مہینا
زیو یا زیو اول سلاطین ۶ باب ۱	مئی	بیساکھ	اردی بہشت	ثور	دوسرا ۲	آٹھواں ۸
سیوان آستر ۸ باب ۹	جون	جیٹھ	خورداد	جوزا	تیسرا ۳	نواں ۹
تموز حزقیل ۸ باب ۱۴	جولائی	اساڑھ	تیر	سرطان	چوتھا	دسواں
آب	اگست	ساون	مرداد	اسد	پانچواں ۵	گیارہواں
ایلول نحمیاہ ۶ باب ۱۵	ستمبر	بھادوں	شہریور	سنبلہ	چھٹا ۶	بارہواں ۱۲
تسری یا ایتانیم یعنی تسرین اوّل سلاطین ۸ باب ۲	اکتوبر	کنوار	مہر	میزان	ساتواں	پہلا
مرچسوان یا بول اول سلاطین ۶ باب ۳۸	نومبر	کاتک	ابان	عقرب	آٹھواں ۸	دوسرا ۲
کسلیو	دسمبر	اگہن	آذر	قوس	نواں	تیسرا ۳
طیبیتھ آستر ۲ باب ۱۶	جنوری	پوس	دے	جدی	دسواں	چوتھا
سبط زکریا ۱ باب ۷	فروری	ماگھ	بہمن	دلو	گیارہواں	پانچواں ۵
ادار آستر ۳ باب ۷ ادار ثانی ہر تیسرے سال ہوتا تھا	مارچ	پھاگن	اسفندار	حوت	بارہواں ۱۲	چھٹا ۶

وے ادار یعنی ادار ثانی جس سال میں واقع ہوتا اُس سال عید پوریم دو دفعہ ہوتی تھی

اعیاد بنی اسرائیل	تاریخ		موسم	
فسح کا ذبح ہونا فسح نئی جو کی نذر کرنی فسح کا ختم	۱۴ ۱۵ ۱۶ ۲۱	نیسان	موسم ... کاٹ... [illegible]	[illegible]
				[illegible]
عید پنتکوست نئے گیہون کی نذر کرنی	۶	سیوان	[illegible]	[illegible]
			[illegible]	[illegible]
			[illegible]	اب
کسدیون نے پہلی ہیکل کو اور رومیون نے دوسری ہیکل کو اسی روز لیلیا	۹	ایلول	[illegible]	[illegible]
نرسنگے کی عید کفارہ کا روز عید خیمہ اسکا آخری دن	۱ ۱۰ ۱۵ ۲۲	تسری	[illegible]	[illegible]
			[illegible]	[illegible]
ہیکل کی تقدیس	۲۵	کسلیو	[illegible]	[illegible]
			[illegible]	[illegible]
			[illegible]	[illegible]
عید پوریم آستر ۹ باب ۱۸–۲۱	۱۴ و ۱۵	اذار	[illegible]	[illegible]

اسمین عبرانی مہینے مفتاح الکتاب صفحہ ۵۸۰ و ۵۹۵ سے اور انگریزی مہینون کی مطابقت کتاب ... [illegible]

[illegible]

باب دویم

مناجات نظم از مولف

کارساز ابد کبریائی خویش / ہے یکتائی و خدائی خویش
شرف ذات مصطفیٰ کا طفیل / اُسی سرور انبیا کا طفیل
فقر آل رسول کا صدقہ / فاقہ ہائے بتولؑ کا صدقہ
رکھیو انہیں اس کتاب سے ناکام / جو مسلمان ہیں دشمن اسلام
رہیو دور اس سے ہر شریر و خراب / جیسے اقصیٰ سے خارج اہل کتاب
دینداروں کو اس سے ہو تائید / راستبازوں کی راستی ہو مزید
رکھیں دین ہو ہرا پیار کریں کتاب / گردنیں خم ہوں ہو سکے ہر محراب
نسخہ مقبول خاص و عام ہو یہ / سارے نسخوں میں بس امام ہو یہ
جیسے لکھ کر یہ شوکت فاروق رضؓ / پائی میں نے زیارت فاروق رضؓ
ویسے ہی اسکو جو پڑھیں دیندار / پائیں وہ بھی سعادت دیدار
جس مکان میں کہ یہ کتاب رہے / دخل شیطان کا سدباب رہے ۱
پڑھیں جس جا میں یہ کتاب تمام / ہو گذرگاہ انبیا وہ مقام ۲
جن بزرگوں کے پاس ہو یہ کتاب / پائیں اقصیٰ کی زائروں کا ثواب
خرچ اسپر کریں جو ایک دینار / لیں عوض ایک کے پچاس ہزار ۳
پڑھیں دو بار جو ذکور و اناث / پائیں حج کعبہ انکی ہو میراث
ہوں ترے گھر کا حج خواں یا رب / دے صلا مسکن جناں یا رب ۴

۱ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ شیطان بھاگتا ہے سایہ عمر سے

۲ یعنی جن مکانوں میں [illegible] فاروق [illegible]

۳ بیت المقدس میں ایک نیکی کے عوض پچاس ہزار نیکیوں کا ثواب ہے

۴ [illegible]

مدد م کن بہ لطف یزدانی — ایلی ایلی کہ سبقتانی

گرنہ پیری مین نیم جان مجہہ کو — تہام لے ہمت جوان مجہہ کو

رشک خورشید ہوا باغ میرا — تار سے عرش پر دماغ میرا

سُن سے ایکدم جو توفان میرا — ہو زمین میری آسمان میرا

سدم ہو نعامے اخفیا مجہہ کو — دے یہہ نان جوین مزا مجہہ کو

خندہ ساں صبح شرابِ زمزم — لیک پیشک ہو آفتاب زمزم

گرے نظر دن سے آب تاب محل — دیکھو نہیں جہونپڑی مین خواب محل

ایسی سیری ہو چشم تر مین مری — نہ سمائے کوئی نظر مین مری

سختیون کا جو پائمال رہون — تب بہی گدڑی کا اپنے لال رہون

اسقدر نور دل کے داغ مین ہو — جس سے مشعل کی بو دماغ مین ہو

جا کسی بزم مین جو پا نسکون — اپنے جامے مین مین سما نسکون

دم بہ دم ہو فلک سے گو بلب میرا — پر فرشتے کرین ادب میرا

چاہون گر عہدہ سلطانی — کرون تیرے ہی گہر کی دربانی

ہمسدا عشق طاق ہم مین ہون — کاش جاروب کش حرم مین ہون

زبیون تک کبہی گلا آوے — پہلے دے صبر گر بلا آوے

خوش ہون ارواح انبیا مجہہ سے — بنے بسلم کلیسیا محمد سے

بہر دین بخشِ ہمت انصار — وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار

قدر اسلام سمجہین اہل یہود — کہ سوا اسکے ہے زیان مرسود

از دل شان نرفت حب جاد — وَلَیَصُدُّونَ عَنْ سَبِیلِ اللّٰہ

یہان نہ کعبہ فقط بس اپنا ہے
علت از ما و ملک ہم از ماست
دون نصارا کو روح پاک کا نور
ہو زبان محو گوہر افشانی
ہو موثر میرا سوال و جواب
جانفزا ہو میرا کلام فصیح
پائین اہل یہود مجہہ سے فتوح
ایک کو بہی نہو گلا مجہہ سے
اپنے اسلام و دین کا در کہولون
غنی اس مال سے کرون انکو
تاکہ جب یہان سے ہو سفر میرا
دلکو منصور کے ملین سو چین

بلکہ بیت المقدس اپنا ہے
کعبہ از ما یروسلم از ماست
لین یہود آکے مجہہ سے درس زبور
لوٹین یہہ دُر یہود و نصرانی
مجہہ سے پڑہ لین کتاب اہل کتاب
کہ چلا لون کلیسیا سے مسیح
رب ہلیل کی ہو مجہہ مین روح
بلکہ دونون کا ہو بہلا مجہہ سے
آگے مفلس کے ہشت در کہولون
سفت پایا ہے سفت دن انکو
قصر خلد برین ہو گہر میرا
پاؤن ایکدم مین دولت دارین

اے یہوواہ کے سارے بندو جو رات کو یہوواہ کے گہر مین کہڑے رہتے ہو یہوواہ کو مبارک کہو اپنے ہاتہہ مقدس کیطرف اُٹہاؤ اور یہوواہ کو مبارک کہو (۴ ۳ ۱ زبور ۲ و ۳) مین اپنی نذرین یہوواہ کو ادا کرون گا اُسکی کل اُمت کے حضور مین منت کرتا ہون یہوواہ کے گہر کی بارگاہون مین اے یروسلم تیرے درمیان ہللویاہ (۱۱۶ زبور ۱۸ و ۱۹)

اعلان

۵۲

واضح ہو کہ یہہ صرف یروسلم یعنے بیت المقدس کا بیان ہے اور یہودی قوم کی

تواریخ نہین ہے اسکے پڑہنے والے کو ان باتون پر خوب غور کرنا چاہیئے کہ یہہ کتاب
اُن تصنیفون کی مانند نہین ہے جنہین ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے عقاید کے
موافق لکہا کرتے ہین بلکہ صرف مورخانہ معہ سنہ .. و تاریخ ہر واقعی کا بیان
ہے ایسا کہ عیسائی اور یہودی اور مُسلمان سب اسے تسلیم کرسکتے ہین دوسرے
کوئی مبالغہ یا خلاف بات ایسی نہین ہے کہ جس سے تمام دُنیا کے کسی اہل مذہب
کو حیرت اور تعجب ہو تیسرے پیشین گوئیان جو اس مین منقول ہوئین وہ بغیر
تاویلات ہر شخص کے فہم مین آسکتی ہین چوتہے مناظرہ کی باتین جو اس مین
شامل کی گئین وہ صرف واجبی واجبی علماء اہلکتاب کے اقوال سے لکہین
اور ہر طرح کے تعصّب اور حُجّت سے آزاد ہین پانچوین باوجود ان سب احتیاط کے
صرف عیسائی علماء کی معتبر تصانیف سے یہہ کتاب لکہی گئی چہٹے نظم فارسی و
اردو جو مولف کیطرف سے ہے بیانات مورخانہ اہلکتاب اور فواید مناظرہ اور
بدیہات مطلب خیز سے مملو ہے اگرچہ اُن کتابون کے نام جنسے اس کتاب مین
مضامین انتخاب ہوے معہ سنہ مطبوعہ و شمار صفحہ و سطر اپنی اپنی جگہہ پر لکہدئے
ہین صرف بعض جگہہ حلقہ کے (یعنے اسکے) درمیانین جو عبارت ہے اور اشعار
وغیرہ توضیح مطلب کے واسطے اور دستور عبارات اردو و فارسی وغیرہ پر مولف
کی طرف سے زیادہ کئے گئے باقی اصل کتابون کے ترجمے یا نقل عبارتون مین
سر مو تفاوت ہونے نہین پایا مگر یہان بہی اُن کتابون مین سے بعض کی فہرست
احتیاطًا لکہہ دینا لازم ہوا

فہرست کتب جنسے اس کتاب دولت فاروقی مین مضامین نقل کیے گیے

ہندی	
تواریخ کلیسیا چھاپہ بپٹسٹ مشن کلکتہ سنہ ۱۸۴۵ع یہہ کتاب پادری سی جی بارتہہ نیشنے کوٹلب بارتہہ صاحب نے المانی زبان مین تصنیف کی پہر انگریزی مین ترجمہ ہوئی پہر جان پارسنس صاحب پادری مونگیر نے ہندوستانی کلیسیاؤن کے لئے ہندی زبان مین ترجمہ کیا دیکہو اسی تواریخ کا سماچار صفحہ اول	پہوتوی اتہاس مصنفہ پادری ال جی ہے صاحب چھاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۵۸ع
اردو	
تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم سیور صاحب بہادر چھاپہ اکبر آباد سنہ ۱۸۴۳ع	اردو تواریخ کلیسیا انگریزی [illegible] صاحب بہادر [illegible] صاحب انگریز مصنف کے ترجمہ کیا ہوا بابو شیو پرشاد انسپکٹر مدارس سرکاری کا طلبا مدارس کے لئے مطبوعہ مطبع نولکشور سنہ ۱۸۶۷ع (یہہ تواریخ بہی مصنفہ سر ولیم میور صاحب بہادر ہے)
[illegible] الاسلام ترجمہ [illegible] مصنفہ مارشمین صاحب [illegible] دہلی کالج کے واسطے سنہ ۱۸۴۵ع	دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری گسٹس براڈ ہیڈ صاحب مطبوعہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۳ع

کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شلیر صاحب نے زبان جرمن میں تصنیف کیا اور اب آنجہانی پادری اسمتھ صاحب نے ترجمہ کیا اور نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کیلئے مشن پریس الہ آباد میں سنہ ۱۸۶۱ء کو مطبوع ہوا ؁

لب التواریخ مولفہ مرین سکندر فریزر ٹیٹلر مطبوعہ سنہ ۱۸۵۸ء

فارسی

کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مریک صاحب چھاپہ ایڈنبرگ سنہ ۱۸۴۳ء یہ کتاب دراصل انگریزی الکزنڈر کیتھ صاحب پادری نے انگریزی زبان میں تصنیف کی اور پھر یورپ کی اکثر زبانوں میں اور بعد اسکے عربی میں بھی ترجمہ ہوئی اور آخر کو پادری مریک صاحب نے فارسی

تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبع لاہور سرکاری سنہ ۱۸۶۵ء ترجمہ انگریزی ولیم فرانسس کالیر ال ال ڈی مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۵۹ء

مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۵۸ء

طریق حیات مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۴۳ء

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۶۷ء بموجب پسند مسٹر ہنری میرس الیٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند ؁

مین ترجمہ کیا دیکھو کشف الآثار و تمثال اول و دوم ۔	
انگریزی	
جغرافیہ یعنی ماڈرن جاگرفی آف انڈیا مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۸ع	جغرافیہ یعنی مینوئل جاگرفی مطبوعہ مدراس سنہ ۱۸۶۶ع
تفسیر طامس اسکاٹ صاحب مطبوعہ نیویارک سنہ ۱۸۱۱ع وغیرہ	تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتھ صاحب مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۴ع
کتاب واشنگٹن ارونگ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۲ع	ریوڈمی ہسٹری آف نالج مطبوعہ لندن مصنفہ ڈبلیو اینڈ چیمبرس
اوٹ لائنس آف ہسٹری حصہ اول مطبوعہ مدراس سوتھ انڈیا کرسچن اسکول بک سوسائٹی سنہ ۱۸۵۸ع	گریٹ اوٹ لائنس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر ایل ایل ڈی مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۰ع ۔
تاریخ روم مصنفہ اولیور گولڈ اسمتھ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۵۳ع	تواریخ جان ڈیون پورٹ صاحب مصنفہ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۰ع

رومن کرگٹر	
تفسیر اعمال مصنفہ پادری نکلس صاحب چھاپہ الہ آباد ۱۸۴۸ء	تفسیر زبور مصنفہ جوزف اوین صاحب پادری چھاپہ مرزاپور [illegible]ء
بیبل چھاپہ لندن ۱۸۴۰ء مترجمہ ونس ؛	بیبل چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۵ء
مفتاح الکتاب چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء ؛	جغرافیہ چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء ؛
الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء مصنفہ پادری شیرنگ صاحب ؛	سوال و جواب پادری ہیورسٹنگ و پادری رالفس صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۵ء
تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء ؛	تفسیر اسکاٹ صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۲ء ؛
لغت کتاب مقدس مصنفہ مسیش	

پادری مٹیہر صاحب و تتمہ پادری
شیرنگ صاحب مطبوعہ مشن پریس
مرزاپور ۱۸۵۵ء

عبرانی

ترگوم یعنی تفسیر شمی مطبوعہ وادونشہ یعنی پانچہزار پانسو انا سیسی سال
عالم اور اس کتاب مین سنہ اسطرح لکھے ہین پانچہزار چار سو

دو سولہ اسی چھ ستر پانچ

یہودی اور عیسائی اور اہل اسلامی علما کی اس کتاب کے خاتمہ پر دستخط

دستخط عیسائی عالم پروٹسٹنٹ

کتاب یروشلم کی تواریخ مین مینے بھی دیکھی اور خوش ہوا پس
مولف کے حق مین میری یہی دعا ہے یہوواہ تجھے صیحون سے
برکت دے اور تو عمر بھر یروشلم کی بھلائی پر نظر کیا کرے اور اپنے
لڑکون کے لڑکون کو دیکھے (۱۲۸ زبور ۵ و ۶) ایم آر

دستخط یہودی سینٹ صاحب الصافات

یہوواہ تنگی کے دن تیری سنے یعقوب کے خدا کا نام تجھے بلند کرے

مقدس سے تیری مدد بھیجے اور صیہون سے تجھے سنبھالے تیرے سارے ہدیون (یعنی ان تالیفات) کو یاد فرماوے اور تیری سوختنی قربانی (یعنی نظم پرسوز) کو قبول کرے سیلہ تیرے دل کے مطابق تجھے بخشے اور تیرے سارے منصوبے کو پورا کرے ہم تیری نجات پر ترنم کرین اور اپنے خدا کے نام پر جھنڈا کھڑا کرین یہوواہ تیری ساری درخواستین (یعنی یہ مناجات) پوری کرے (۲۰ زبور ۱–۵)

خرقیاہ بن عبدیاہ

دستخط اہل اسلام

چونکہ ہیکل کے بانی حضرت داؤد علیہ السلام اور یروشلم خاص انہین کا تختگاہ تھا اسلئے اس تواریخ یروشلم مین زبور ہی سے حمد و نعت اور انہین کی توصیف عبارت بلکہ یروشلم ہی کے علاقہ کے ہین لکھنا اور تاریخ اشعار انہین کی رعایت رکھنا اور زبور ہی کے آیات سے پیشین گوئیان سوا بعض کے اپنے مقصد کے موید بیان کرنا یہانتک کہ سکندر کا ذکر بھی یروشلم سے متعلق ہونا اور سب کچھ جیسا علماء کی تصنیفات سے بحیثیت نقل کرنا اتفاق یہ کہ نثر مین مناجات اور جابجا خاتمہ کی آیتین بھی زبور سے برعایت بیت المقدس لکھنا اور باوجود اسکے باقرار علماء اہل کتاب بقدر اظہار فضایل اسلام بسبب تائید الہی اس تواریخ

کے مؤلف جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور
صانہ اللہ عن شر الدہور کا خاص حصہ ہے پس اسکی مؤلف کے حق میں
میری یہی تمنّا ہے کہ یہوواہ زمین و آسمان کا بنانیوالا صیحون سے تجھے
برکت دے (۱۳۴ زبور ۳)

دستخط { بندہ سید الطاف حسین شیعہ مدرس اول انگلو عربی [illegible]
{ بندہ سید حیدر علی دہلوی شیعہ [illegible]

الحمد للہ الذی منّ بالعلماء علی عباده وجعلهم مصابیح
فی بلاده اما بعد در حق چنین تصنیف جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب
سیدنا ناصر الدین محمد ابو المنصور ابقاہ اللہ فی ایام خیر و سرور غیر ازین
مضمون الشاکر دان نمی توانم کہ واقعے باقرار معتبرین علما اہل کتاب
در اثبات فضایل اسلام اینچنین کتابے در ہیچ ملکے و زمانے پیدا نیست
پس ما ہم در حق مصنف ممدوح ہمین است کہ تو اپنے ہاتھوں کی کمائی
کھائیگا تو سعادتمند ہے اور خیر تیرے ساتھ ہے (۱۲۸ زبور ۲)
کتبہ بیده و اوصلہ الی [illegible] محمد حسین [illegible]
[illegible] شعبان [illegible]

لا یخفی ان بیت المقدس خربه عبدة الاصنام مرة بعد مرة ثم عمره
اصحاب نبینا محمد صلی اللہ علیه وسلم وانکسرت شوکة عبدة
الاصنام بایدیهم فاولئک هم الذین مدحهم اللہ تعالی فی صحف

المكرمة التي انزلها على انبياء بني اسرائيل كانهم يعرفون بيت المقدس
ويسكنونه وهذا المصنف المشهور المذكور على لسان الجمهور
باتمام مناظرة اهل الكتب عني سيدنا السيد ناصر الدين محمد ابو المنصور
ايده الله تعالى قد اثبت هذا الامور وصححها باقوال اكابر علماء اهل
الكتاب والحق ما شهدت به الاعداء فلا ريب ان هذا الكتاب
المستطاب معجزة من معجزات نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وعند
اولى الالباب ه كتبه العبد الاحقر عبد العزيز بن غلام احمد اللكهنوي
غفر الله ذنوبه وستر عيوبه ...

نشكره تعالى ونقدسه على ما استكمل تاريخ البيت المقدس مما
صنفه الرفيع الجناب اتمام مناظرة اهل الكتاب الناصر لدين النبي السيد
محمد ابو المنصور الدهلوي نصره الله القوي على كل غبي وغوي لعمري
انه قد بالغ في تحريره وسعى وبذل كثيرا من مجهوده هلا
فبلغ في جهده اقصى واستوفى في كتابه هذا مما سمح
والمسجد الاقصى فطوبى لمن اتخذه واشتراه وطالعه ومراه
اذ هو احق واحرى بان يجعل قبلة لمن يهدي والسلام على
من تبع الهدى وقد صحح هذا السطور العبد المبتلى بالقصور الاحقر
الافقر السيد مظفر الدين حيدر عفى الله عنه في يوم المحشر

(پسر نواب [illegible] [illegible] دار لكهنو [illegible] نبيره نواب حسام الدين حيدر [illegible])

ایضاً دستخط علمائے یہود

یہ نامہ مفاخرت خامہ نغز رقم زیب خامہ استاد علامہ ادام اللہ ایامہ و شید فی مراکز العز اعلامہ ہو کر صحیح ترین تواریخ بیت المقدس ہے اسکے مصنف کے حق میں ہم ہمارے یعقوب حضور خداوند کے گھر میں سے تم کو مبارکباد دیتے ہیں (۱۸ نومبر ۲۶)

موسی بن یعقوب [illegible]
بنیامین بن یعقوب [illegible]

تاریخ مصنفہ مولوی سید محمد نصر علی صاحب متخلص بہ قیصر

تواریخ جب لکھی ان نے عام / ... سال [illegible]	دیگر	سلام علیک علیک السلام / کلام الامام امام الکلام ۱۳۳۱
کسی ہاتف غیب [illegible] / لئے آخر عیسوی سال قیصر		پڑھیں کہے تواریخ بیت المقدس / کہو اے تواریخ بیت المقدس

بعض کتب دار الطبع مطبع ... فہرست [illegible]

[illegible]

قطعہ تاریخ مصنفہ ثانی سحبان مداح حضرت پیغمبر آخر زمان صلعم
مولوی محمد اکبر خان صاحب سلمہ الواہب المتخلص بہ مسلم

صاحبو بیت المقدس کی سبھی حالات مین — جامع تحقیق یہہ نسخہ بہت اچھا چھپا
کس زبانین آجتک بیت المقدس کے لئے — اس سے بہتر کوئی بھی نسخہ کسی نے لکھا
یہہ شرف کسکو تھا جو لکھتا کوئی ایسی کتاب — فضل یہہ بالاختصاص اسکے مصنف ہی کو تھا
جامع اوصاف ہی اسکا مصنف بالیقین — دوستو اب انکے مین وصّاف ہو کس صوفی کا
بے نظیر بے بدل بے مثل ہے ذات انکی آج — اپنے فن مین ہے یہی شہرت جہانین جا بجا
ہین امام فن خود عالم ہین وہ بے گفتگو — سب پہ بالتسلیم ظاہر ہے یہہ انکا مرتبہ
کسکو انکی طرح نصاری سے مین کمال — جو مناظر کو طلب کرتا ہو خود دیکر صلا
آجتک انکے سوا کسنے بہلا مانگا جواب — وعدۂ انعام کرکے اپنی تصنیفات کا
نام نامی یہہ ہے اس عالی نسب کا باوفا — مولوی سید ابو المنصور صاحب باصفا
ہے انہین کی خاص تالیفات سے یہہ بھی کتاب — جسکا ہر ایک فقرہ بلکہ ہر لفظ ہے صدق انتما
ہے جسے اقت مین مخالف تاب کہ اسپر دستخط — کسکی طاقت کرسکے کوئی فرا چون و چرا
سے یہی برجستہ تاریخ کتاب مستطاب — تمنے پایا مسلم اچھا مادہ تاریخ کا

۱۲ ۹۴

ولہ ایضاً عیسوی

چھپی کیا صاف یہہ تاریخ بیمثل — لکھی کیا خوب اس نسخے کی کاپی
کہی مسلم نے کیا عمدہ یہہ تاریخ — دلا کیا اشرف التاریخ چھاپی

صحت نامہ اغلاط کتاب دولت فاروقی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۵	اُسبہ	اُسپیر	۲۵۰	۴	ژ	ہ
۵	۱۷	قنا	تنّا	۲۵۰	۵	محفوظی	محفوظ [illegible]
۷	۱۸	بنچے	بیچے	۲۶۵	۱۴	[illegible]	[illegible]
۸	۹	[illegible]	لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین آمنوا الیھود	۲۶۵	۱۸	سے مسا تفع	سے تفع
				۲۷۳	۷	یروسلم پاپال	یروسلم کو پا[illegible]
۱۰	۱۲	جو	چھو	۲۷۵	۱۸	کہ سب کے	[illegible]
۳۱	۱۰	ہام	حام	۲۷۶	۲	ستی انجیل	انجیل متی
۳۲	۹	رکھیں	رکھیے	۲۸۰	۱	سی ہی	سے ہی
۳۳	۱۵	اوردو	اوررود	۳۸۴	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۳۴	۱۷	النشر ٹیڈ	البشر ٹیڈ	۲۹۶	۵	[illegible]	[illegible]
۱۰۴	۱۳	ایک اخطار	ایک قنطار	۳۵۲	۱۳	سقدر رونیا	[illegible]
۱۲۹	۳	سوذن	سوڈن	۴۱۸	۱۵	لیسبٹ	[illegible]
۱۴۰	۱۲	گر	نگر	۴۳۱	۱۹	[illegible]	[illegible]
۱۶۱	۱۲	احد	۱۷	۴۲۹	۷	[illegible]	[illegible]
۱۶۷	۱۸	منشیح ۱۸۷	مشیح	۴۳۲	۱۵	جان چیر	[illegible]
۱۸۹	۱۱	۳۹	۱۲۹			تمت بالخیر	

گزارش

واضح ہو کہ اس کتاب مین بڑی احتیاط یہہ کی گئی ہے کہ علماء اہلکتاب کی تصنیفات مین سے جو مضمون نقل کئے گئے ہین وہ بجنسہ حرف بحرف ہین کسیطرح کا اُنمین تصرف نہین کیا گیا اسوجہ سے انبیاء علیہم السلام کے نام جسطرح اُن عبارتون مین درج تھے اسیطرح نقل کرنا ضرور ہوا کہ نقل کفر کفر نباشد مگر مؤلف کتاب دولت فاروقی کی طرف سے جہان کہین کچھہ عبارت مرقوم ہوئی وہان ہر نبی کے نام کے ساتھہ استعمال الفاظ تعظیمی مین ہرگز قصور نہین کیا گیا ہے اسوجہ سے نقل عبارات تصانیف اہلکتاب مین جو انبیاء علیہم السلام کے نام بے رعایت الفاظ تعظیمی مرقوم ہین وہ مؤلف کتاب ہذا کی طرف سے نہ سمجھنا چاہیے

فہرست کتب مصنفہ جناب امام فن مناظرہ اہلکتاب معہ شرح قیمت

(۱) نوید جاوید (۲) دولت فاروقی (۳) عقوبت الضالین (۴) استیصال
(۵) رقیمۃ الوداد (۶) لحن داؤدی (۷) انعام عام (۸) انجام الخصام

(۹) تفصیح التاویل (۱۰) اعجاز قران (۱۱) میزان المیزان (۱۲) عین الیقین (۱۳) مجموعه وعظ (۱۴) یادداشت ❖❖❖

تمام شد

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۴۰ [illegible] اوراق [illegible] کیا ہی

[illegible] صفحہ ۹۰ جلد ۲ صفحہ ۲۲ مین [illegible] اس [illegible] ہی

[illegible] کے مقابل [illegible] کی [illegible] بیان

[illegible] حضرت سلیمان [illegible]

[illegible] حضرت داود [illegible] مین

[illegible] ہی [illegible] نہین [illegible]

[illegible] کی [illegible] ہی [illegible] ہی

[illegible] ہیں [illegible] مین

[illegible]

۲

اور دیوارین سجائی ہوئی

ہین اور بیچ قالین کا فرش بچہا ہی جس مین

دوسرے وقت کی ایک صاحب نے کون کے ساتہہ جن مین

پادری کلارک صاحب بہی ہین اوس بالاخانہ کو دیکہا جس مین

لوگ کہتے ہین کہ حواریوں پر آسمان سے روح القدس نازل ہوئی ہی

(اعمال ۲ باب) اس حجرہ کے نیچے ایک گراو جہکے پر ہو کے سے

حجرہ مین قبر حضرت سلیمان کی کی ہی سے ایک پہچہ تصویر کی ہی ہین اور یہ

کوئی نئی بنی ہی پادری کلارک صاحب نے اوسوقت فرمایا کہ یہان

کہیں حضرت داود کا مقبرہ ہی جسمین عیسائیونکو نہین جانے دیتے

اوسوقت مین نے کہا کہ مین نے اوس مقبرہ کو دیکہا ہی ۱ [illegible] ۱۳

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲۸۲ سطر ۱۵ احاطے کے شمال کے

جانب ایک ہے دروازہ ہی جس کا نام [illegible] عالی ہی اور حضرت سلیمان کے وقت

کا ہی اسکے اندر دو ستون ایک ایک پتہر سے تراشے ہوئے

لگے ہین — موٹائی ایک کی [illegible] سولہ

بالشت کی ہی [illegible]

ہاتھ میں اسکے
اور دوسرے ہاتھ میں کتاب ہے۔ یہ چٹان مسجد
کی زمین سے ایک گز اونچی ہوئی ہے پتھر کا رنگ نیلگوں مائل بسیاہی ہے
اور اسکے اوپر ایک گنبد بنا ہے جو مسجد کی چھت سے چار پانچ گز اونچا ہے
ہے اس میں فقط ایک کھڑکی دیکھو نماز پڑھتے دیکھا۔ یہ چٹان بیچ میں
ہوا ہے چار پانچ چھوٹی سیڑھیاں اور گرتے گرتے رکی ہے بچھو صاف کر
تھا اور سیلی نیچے زمین خالی ہے جب زمین پر پاؤں مارتے تو خالی ہونے
کی آواز آتی ہے ۱۲ + ۱۲

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۳۸ لطف نور افشان لدھیانہ
مطبوعہ ۲۴ جولائی ۱۸۷۸ء نمبر ۳۰ جلد ۳ صفحہ ۲۳۳ میں
لکھا ہے کہ مسجد کے فرش میں ایک چھوٹی آدھ گز مربع پتھر سل ہے جس میں
میخیں پر ایک (یعنی کیلیں) چھوٹی چھوٹی چاندی کی ہوئی گڑی ہیں جن کی بابت
بیان کیا کہ جب یہ سب میخیں پاؤں سے اوکھڑ جائیں
تب قیامت ہوگی۔ پھر ایک یہودی نے رستے سے
جہاں ہمیشہ پہرا ہی تھا ہمیں نکالی ہیں اور
ہر ایک ... میں موجود ہی چاندی کی ہی

جو حضرت سلیمان نے بنایا تھا
دیون سے ان ستونوں کو گڑوایا تھا جو بیت المقدس کے
ہیکل کی احاطہ کی زمین دروازہ کی پچھت سے ...
اور یہودی کی زمین میں کھینچا گیا ہے (از نور افشان مطبوعہ ۲ نومبر ۱۸۷۸ء)
مطبوعہ ۲۸ نومبر جلد ۳ صفحہ ۳۰۱ × ×
حاشیہ متعلقہ صفحہ ۳۸ ۴۳ پادری صاحب
اخبار نور افشان لدھیانہ مطبوعہ ۱۲ جولائی ۱۸۷۸ء نمبر ۴۹ جلد ۳
صفحہ ۲۹۰ باہتمام پادری ویر صاحب میں حرف بحرف ... بیان ہے
... کو حضرت ... کی مسجد میں ... (یعنی مسلمان ...)
بسبب اسلامی لباس کے مسجد میں ... ہو سکے
... اپنی جوتیاں ... پہن ... کیل ... کی ...
بعض نے اپنی جوتی اوتاری ... مسجد ... ہے
جوتیاں۔ بعض نے ... مسجد ... چٹان ہے
اور اوسکے اندر ایک ... چٹان ... حضرت ابراہیم نے
جس کے اوپر ... اسحاق کو قربانی کیا چاہا تھا اس
چٹان کو ... صخرہ ...

کہا گیا کہ بہت بڑی عمارت پر
والاانون کے موافق ایک دوسرے کے بعد [illegible] انکو ان پہنچایا
آگے جا کر ایک بہت گہرے [illegible] کے
والالون میں [illegible]
دو تک سلسلہ چلی گئیں اور [illegible]
[illegible] دیکھیں [illegible] روشن [illegible]
[illegible] کی بابت [illegible]
[illegible] ان عمارتوں کی بابت [illegible]
[illegible] کے [illegible]
سلیمان کے [illegible] کا [illegible]

طور پر [illegible] بڑی بڑی دیواریں [illegible]
کٹنا وہ مسطح میدان بنانا چاہتا تھا پس [illegible]
کی چوٹی پر ایسا میدان تھا جس قدر
ہاتھوں کی کہ کوہ موریا
کوہ موریہ کی چوٹی پر خوب کٹنا وہ میدان بنا [illegible]
[illegible] وہ اونچی عمارتوں پر [illegible] لیکن زمین [illegible]
[illegible] کیا [illegible]
برابر [illegible] فرش میں ایک جگہ [illegible]
کی [illegible] ۱۲

صحت نامہ دولت فاروقی

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
مقدمش	مقدس	۳	۹	اُو سپیر	اُسپیر	۱۵	۴
سبب تابیف	صحرا اول	حاشیہ	۱۰	ثنا	فنا	۱۷	۵
جو	جو	۱۲	۱۰	نہ چلائے گا	چلائے گا	۱	۶
پیدائش باب ۱۵	پیدائش باب ۱۵	۱۲ و ۱۳	۱۲	بیچے	بیچے	۱۸	۷
حام	ہام	۱۰	۲۱	لتجدن اشد الناس عداوة للذین امنوا الیهود	[illegible]	۹	۸
خروج کرکے	خروج کے	۲	۲۸				
رکھنے	رکھیں	۹	۳۲				
صفحہ ۲۷	صفحہ ۳۶	۴ حاشیہ	۳۳	چو دیا آیت المرسلین بگفت ان هذا لسحر مبین	کے بعد شعر لانے سے رہ گیا ہے	۹	۸
اور رود	اور ود	۱۵	۳۳				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳	۱۷	انسٹرشیڈ	الیسٹرشیڈ
۳۳	۱۹	آخر حاشیہ	کعبہ کو یہودیوں سے تخمیناً چہ سو سال لکھا ہے
۳۴	آخر عبارت حاشیہ		حضرت یونس کو اسی شہر کے پاس سمندر کی مچھلی نے اگل دیا تھا (یوناہ ۱ باب ۳)
۴۴	۱۱	عتیرہ	عتیرہ
۴۵	۳	نقطوں کے	نقطوں کے
″	۱۷	شیح	مسیح
۴۸	۸	تخوماتے	تخوما تے
۴۹	۲۱ سے آخر		جبکہ بنی اسرائیل نے زور پکڑا تو کنعانیوں سے جزیہ لیا پر بالکل انہیں خارج نکیا (یشوع ۱۷ باب ۱۲ اور ۱۶ باب ۱۰)
۷۷	۱۸	قایض	قابض
۸۵	۶	۱۳ و ۵	۱۴ اور ۱۵
۸۷	۱۶	سلیمان بہی	سلیمان بہی
۸۷	۱۸	۲۵ و ۳۶ وغیرہ	۲۵ و ۲۶ باب وغیرہ
۹۱	۳	یہودیہ	یہودیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۸	۱۱	باوجو اسکے	باوجود اسکے
۱۰۱	۱۲	اوسنے	اوسے
″	۱۳	نارتھہ	نارتھہ
۱۰۳	۳	جوان سے	جوان
۱۰۴	۷	رکھتا	رکھا
″	۱۲	ایک افتظار	ایک انتظار
۱۰۸	۴	سبب	سب
۱۱۵	۱	حقیت	حقیقت
۱۱۸	۱۱	بہیر	بہیڑ
۱۱۹	۲	لوٹنے لوٹنے	لوٹنے لوٹنے
″	۱۷	چوپتر	چوبتر
۱۲۵	۱۷	ایلغاوزر	ایلعاذر
″	۱۹	سے	لے
۱۲۹	۳	موفزن	موذن
۱۳۴	۱۰	بیٹھے ہے	بیٹھتے تھے
۱۳۷	۹	سلومی	سلوے
۱۳۹	۱۱ و ۱۲	[illegible]	یہہ فقرہ غلط اور زاید ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۰	۱۲	گر	مگر	۱۹۰	۱۴	چلاتا	جلاتا
″	۱۹	مقرر	مقرر ہوتا	۱۹۱	۱۱	اس	یہہ
۱۴۳	۱	بہی ہے	بہی ہے	۱۹۵	۱۵	دروغے	دروسے
۱۴۷	۱۵	ووح	سوح	۱۹۷	۱۱	مقتضی	مستقضی
۱۴۹	۱۴	اسکاب	اسکاٹ	۱۹۹	۲	آدین	اڈین
″	۱۶	عرجے	ترجمے	″	۱۸	پچاس سوفٹ	پچاس فٹ
۱۵۰	۷	پہ پہ	پہ	۲۰۰	۱	السخرہ	الصخرہ
۱۵۲	۱۳	مصنبوبیکی	مصلوبی کی	۲۰۷	۳	حضرات	حضرت
۱۶۱	۱۲	اح	۱۷	۲۰۷	۸	ابوبکر	ابوبکر
۱۶۴	۵	یہہ	یہہ	″	۱۳	تنہائی	تنہا سے
۱۶۵	۲	جھوٹے	چھوٹے	۲۱۰	۱۲ و ۱۳	رہے (اگرچہ	رہے اگرچہ مکہ
۱۶۷	۳	باداونہیں	بادلونہیں			مکہ میں کعبہ کو	میں کعبہ کو سجدہ
″	۱۸	۱۸۷۵ء	۱۸۷۵ء			سجدہ کرتے تہے	کرتے تہے
۱۶۸	۱۱	برباکے	برپا کی	۲۱۲	۱۸	اسی نے	اسی لئے
۱۷۰	۱۷	وعیرہ	وغیرہ	۲۱۳	۱۰	جوصگی	جوصلگی
۱۷۳	۸	قبطلینہ	قسطلینہ	۲۱۴	۸	۱۸۲۹ء	۱۸۲۹ء
۱۷۵	۳	او ۷۰	اور ۷۰	″	۱۹	کئے	کے
۱۷۶	۱۹	مسح	مسیح	۲۱۵	۶	لپیا	لی ہیا
۱۸۰	۱۶	بچپلا	پچھلا	″	۱۷	بروٹلاہیس	اوٹلاہیس
۱۸۳	۷	تکلیفات ہے	تکلیفات سے			اف ہسٹری	اف ہسٹری
۱۸۶	۱۳	رمیلین	میلین	۲۱۶	۲	عاقیت	عافیت
۱۸۸	۳	صفحہ	صفحہ ۵	۲۱۸	۱	نہ چاہیے	چاہیے
۱۸۹	۱۱	۲۹	۱۲۹	″	۱۱	الجملہ	الحملہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۱۸	ایک سو	ایک سو ۱۰۰
۲۲۲	۱۱	اونہون	اونہون نشے
۲۲۳	۳	موامق	موافق
۲۲۴	۱۸	رہنے والون	رہنے والون
۲۲۵	۱	سیلہی راہ	سیلہی
״	۱۱	سوفسٹاوہیں	سوفسٹاوہیں
۲۲۶	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۲۲۷	۱۳	ضیاق	طباق
۲۲۸	۱۲	ادن	اقرن
״	۱۸	قانون	قانونون
۲۲۹	۱۳	سپاہیانہ	سپاہیانہ
۲۳۳	۵	سمپرویس	سمپرویس
۲۳۸	۱۶	جبل اللہ	جبیر آلنشر
۲۴۲	۱	قابل	قابیل
۲۴۶	۲	اسکو	اسکو
۲۴۶	۱۰ سے آخر تک		یہہ کتاب سیر الاسلام مطبوعہ مطبع مولوی محمد باقر شیعہ مذہب مالک اردو اخبار دہلی ہے
״	۱۰	سیر الام	سیر الاسلام
״	۶	زبور	زنبور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۹	۶	موبقہ	لموبقہ
״	۱۶	سلامتی	سلامتی
۲۵۰	۲	گزیز	گریز
״	۴	دعیش	دعیش
״	״	را	رہ
״	۶	محزونے	محزو نشے
״	۷	اصدف	آصدف
״	۱۱	پہر	پہر
״	۱۶	فزروز	وررروز
״	۱۷	عکاسے	غلاسے
۲۵۱	۱۰ مصرع اول	ہنور	ہنوز
۲۵۵	۵	البوہریزہ	ابوہریرہ
״	۱۱	لکہنی	لکہی
״	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۲۵۷	۹	لکہات	لکہا ہے
״	۱۹	وعزہ	وغیرہ
۲۵۹	۱۳	باہتمام	باہتمام
۲۶۵	۳	کیاگیاتہا	کیا کیا تہا
״	۱۸	سے سانفع	سے نفع ہے
۲۶۶	۶	قوریت	توریت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۸	۴	تعلیت	تعلیمنت
۲۷۰	۴	السخرہ	الصخرہ
״	۱۲	عرض	غرض
۲۷۳	۷	یروسلم	یروسلم کو
۲۷۵	۳	پیس	پس
״	۱۵	کنواری	کنواری
״	۱۷	ایکویلا	ایکویلا
״	״	سیکس	سمیکس
״	۱۸	کہ کہے	کہ علمہ کے
۲۷۶	۲	متی انجیل	انجیل متی
״	۱۱	بنس	بنبن
۲۷۸	۱	کایہہ	کایہہ
״	۱۸	زبلون	زبلون
۲۷۹	۱	داودسا	داود
״	۱۷	علیسونیین	عیسویین
״	۱۸	جو	جو
۲۸۰	۱	سی بہی	سے بہی
״	۱	دیوازون	دیوارون
״	۱۳	ترکشن	ترکش

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۱	۱۷	ادنی	ادنے
۲۸۲	۶	حرم	حرم
۲۸۳	۸	ایک پاہر	ایک پہر
۲۸۴	۱۵	ہوگا	ہوگا
״	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۲۸۶	۲	حضرت ابراہیم	حضرت ابراہیم
״	۱۱	یہہ بایہ	یہہ بات
״	۱۲	تقرلبوا	یقرلبوا
۲۸۷	۱۰	وابستند	داشتند
۲۸۸	۸	بالنصرانی	یالنصرانی
۲۹۰	۱۸	کیجالت	کیجالیت
۲۹۱	۱۷	گینہسوم	گیہنسوم
״	۱۸	بادرہ	یادرہ
۲۹۲	۱۳	غلنظ	غلیظ
״	۱۴	چلتی	جلتی
۲۹۳	۱۷	ہین	ہین
۲۹۵	۱۳	جٹانین	چٹانین
۲۹۶	۵	الستیشید	الستیشید
״	۱۲	حبیلاین	حسبیلاین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۷	۶	غوخصوصیت	جو خصوصیت
۲۹۸	۷	زاییر	زایر
۳۰۱	۲	ہوسے	ہووسے
۳۰۵	۳	لاطینون	لاطینیون
۳۰۶	۱۸	شک	مشک
۳۱۱	۱۶	راہ پاگئے	راہ پا گئے
۳۱۲	۷	ہرست	ہرسٹ
۳۱۳	۱۳	ہولین	ہوامین
۳۱۸	۱۷	اسکاٹلنڈ	اسکاٹلینڈ
۳۱۹	۱۵	پیلسٹاین	پیلیشٹائین
۳۲۰	۴	دوبون	دونون
۳۲۱	۶	شاہ	شاہ
رر	۱۱	بچارہا	بچارہا
۳۲۲	۸	گزرا	گزرا
۳۲۵	۱۸	گھیرتا	گھیریا
۳۲۶	۱۵	عرض	عرض
۳۲۷	۱۲	ڈیوک	ڈیووک
۳۲۹	۶	ٹیپل	ٹیپل
رر	۱۳	شوجمہ	ترجمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۲	۸	سنہ ۱۸۵۲ء	سنہ ۱۸۵۳ء
رر	۱۲	ارزو و شرجمہ	اردو ترجمہ
رر	۱۳	ونڈسٹر	ونڈسٹر
رر	۱۶	پاپا	پاپاتا
۳۳۱	۱	جرمانے	جرمانے
رر	۱۵	اوسنی	اوسی
۳۳۳	۴	بیہہ گیا	بہہ گیا
رر	۹	بیٹی	بیٹھی
۳۳۴	۳	سنہ ۱۳۴۶	سنہ ۱۳۴۶
رر	۴	ملک شاہ	ملکِ شاہ
رر	۱۲	اسبات	اسباب
رر	۱۶	اور کہتا	گرورے کہتا
۳۳۹	۱۳	کمنت	مکنت
۳۴۲	۴	کرنے لگے جب	[illegible]
۳۴۴	۹	دور تر	دور تک
۳۵۰	۱۲	ٹونس	ٹونس

صحیح	غلط	سطر	صفحہ		صفحہ
تحریف	تحرلیف	۱۶	رر		۳۵۱
سنہ ۱۲۶۳ھ اور	سنہ ۱۲۶۳	۳	۳۶		رر
سنہ ۱۲۷۰ھ	اور سنہ ۱۲۷۰				رر
دسی	وو	۱	۳		۳۵۲
تلواروں نے	تلواروں	۱۹	ر		رر
نہایت	جہایت	۵	۳		۳۵۶
تھوڑے سے	تھوڑسے	۱۴			رر
کی	کئے	۱۵	۲		۳۵۷
بجائے	بجاے	رر			
لااطمینان	لااطمینان	۱			رر
سنہ ۵۷ء	سنہ ۵۸ء	۸		۶	رر
سنہ ۱۳۵۳	سنہ ۱۳۵۲	۹		۴	رر
آخرت	آحرت	۱۲		۱۲	۳۵۸
و دولت	و دلت	۱		۱	۳۶۰
کمشنری	کنشنری			۳	رر
جبکہ	جبکو			۵	رر
۱۲ آنہ	۱۲			۱۰	۳۶۲
جلا دیا — اور	جلادیا اور			۱	۳۶۳
سیر الاسلام جلد دوم	سیر الاسلام			۱۵	۳۶۵

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷۲	۱۴	کہتے ہیں صفحہ	کہتے ہیں۔ صفحہ	۳۸۷	۱۲	۱۸۲۹	۱۸۲۹ء
۳۷۳	۲	ڈینوب	ڈینوپ	۳۸۹	کالم	(ایضاً ۱۴) حینیہ	(ایضاً ۱۴) حبیبہ
〃	۱۱	صفحہ ۱۵۵	صفحہ ۱۵۸	۳۹۰	[illegible]	اتنا	اتنا
۳۷۴	۱۹	صفحہ ۶۱	صفحہ ۶۱ باب ۱۲ فصل	〃	۵	اریوپکس	اریوپکس
۳۷۵	۳	اسمتھ آف بنا کر	اسمتھ آف بناکس	۳۹۱	۱۸	بیبر	بینر
〃	۹	گولڈ	گولڈ	۳۹۶	۴	زکریاہ	ذکریاہ
〃	۱۰	موسوم بہ	موسوم بہ	〃	۱	بڑا حصہ	بڑا حصہ
۳۷۶	۲	ایڈریل نوپل	ایڈریان پل	۳۹۹	۱۵	فلیمن	فلیمون
〃	۷	سوچے اور ہوئے	سوچے اور ہوئے	〃	۹	[illegible]	یونانی
〃	۸	کہاں شیعہ [illegible]	+	〃	[illegible]	[illegible]	وبسٹر
〃	۱۰	کے بعد	پشیمان [illegible]	〃	[illegible]	[illegible]	ڈلک
			[illegible]	۴۰۰			الغزلات
				۴۰۲		[illegible]	(بادشاہ
۳۷۸	۳	یہودی	یہودی				
〃	۱۰	مصنفہ	مصنفہ	۴۱۸	۱۶	سیت	سبت
〃	۱۸	۲-۳	۱-۳	〃	۱۹	وسے	و سے
۳۷۹	۱۴	اور کہنگین	اور کہنکین	۴۲۰	۱۰	حج کعبہ	حج اکبر
۳۸۰	۶	ہر ایک	بیہہ ایک	〃	۹	حنان	جنان
〃	۱۸	دریافت کرے	دریافت کرلے	۴۲۱	۱۷	یصدون	یصدون
۳۸۳	۵	اسٹیین	سبیین	〃	[illegible]	ہشال ۳۳	ہشال ۳۲ باب
〃	۸	یہودنکا	یہود کا	۴۲۳	۲	خلاف	خلاف قیاس
〃	۱۳	زلور	زبور	۴۲۴	۶	سیر الاسلام [illegible]	سیر الاسلام اردو ترجمہ [illegible] حسب الحکم
۳۸۶	۱۹	عشقی	عشقی				